سنن نسائی
مترجم
تالیف:
امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ
(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)
ترجمہ:
مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ۔

۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

کتاب پاکیزگی

شیخ۔ امام عالم ربانی، راہنما حافظ حجۃ اللہ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر النسائیؒ نے فرمایا اللہ جل شانہ کے اس فرمان کی تشریح و توضیح کہ "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ"۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ رات دوران نیند) اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

رات کی نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرماتے۔

بَابٌ كَيْفَ يَسْتَاكُ

۳ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ عَأْعَأْ۔

مسواک کرنے کا طریقہ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور مسواک فرما رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپکی زبان پر تھا آپ اپنا گلا مبارک صاف فرما رہے تھے لہٰذا عاعا کی آواز آرہی تھی۔

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

امام کا اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کرنا

۴ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِي وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْئَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ نَبِيًّا بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِي مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ اِنَّا لَا اَوْ لَنْ نَسْتَعِيْنَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ہمراہ قبیلۂ اشعر کے دو اور اشخاص میرے دائیں بائیں آرہے تھے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرما رہے تھے، دونوں افراد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملازمت کے متعلق عرض کیا۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی حق مبعوث فرمایا ہے، ان دو حضرات نے اس سے قبل اپنی دلی خواہش نہیں بتائی اور نہ ہی مجھے علم تھا کہ وہ ملازمت طلب کرتے ہیں گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹوں کے اندر دیکھ رہا تھا اور آپ کا اوپر کا ہونٹ مبارک اٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا ہم کبھی بھی اس شخص کو ملازمت نہیں دیتے جو خود اس کا طالب اور متمنی ہو کر اس کی درخواست کرے، لیکن اے ابوموسیٰ آپ جائیں اور آپ نے حضرت ابوموسیٰ کو یمن کا حاکم بنا کر ارسال فرمایا، آپ کے ہمراہ معاذ بن جبلؓ کو ان کے نائب کی حیثیت سے ارسال فرمایا۔

(اس سے ثابت ہوا کہ امام رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے)

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي السِّوَاكِ

ترغیب مسواک

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنیوالی اور رضا الٰہی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

نوٹ: حدیث پاک سے ثابت ہے کہ مسواک کرنے والے کا منہ پاک وصاف اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

اَلْاِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ

بہت زیادہ مسواک کرنا

۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یقیناً مسواک کے متعلق میں نے تمہیں بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

صائم تیسرے پہر مسواک کر سکتا ہے

۷ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میری امت پر یہ بات تکلیف دہ نہ ہوتی تو میں ان پر ہر نماز سے قبل مسواک کرنا فرض قرار دیتا۔

اَلسِّوَاكُ فِىْ كُلِّ حِيْنٍ ۔

ہر وقت مسواک کرنا

٨ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ يَبْدَءُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ کس کام سے ابتدا کرتے ہیں حضرت صدیقہ رض نے فرمایا سب سے پہلے آپ مسواک فرماتے۔

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ اَلْاِخْتِتَانُ

فطرتی خصائل (ختنہ کرانا ہے)

٩ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف کے بالوں کو مونڈنا، مونچھوں کے بال کترنا۔ ناخن کاٹنا اور بغل کے بال دور کرنا (یہ سب فطرتی خصائل اور پرانی سنتیں ہیں جو جملہ انبیاء کرام سے برابر اور مسلسل منقول ہیں۔

تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

ناخن کاٹنا

١٠ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال ترشوانا ناخن کاٹنا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

نَتْفُ الْاِبْطِ

بغل کے بال اتروانا

١١ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ کام فطرتی خصائل میں سے ہیں ختنہ کرنا۔ زیر ناف بال مونڈنا بغل کے بال اتروانا۔ ناخن تراشنا۔ مونچھوں کے

بالوں کو لینا۔

اکثر سلف صالحین کے نزدیک مونچھوں کا کترنا بہتر ہے۔ بالکل منڈانا مکروہ ہے۔

حَلْقُ الْعَانَةِ

۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔

زیرِ ناف بال مونڈنا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ناخن تراشنا مونچھ کترنا۔ زیر ناف بال مونڈنا فطرتی سنت ہے

انہیں استرے سے مونڈنا چاہیے۔

قَصُّ الشَّارِبِ

۱۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

مونچھیں کترنا

سیدنا حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھوں کے بال نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اَلتَّوْقِيْتُ فِيْ ذٰلِكَ

۱۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

کتنے عرصہ کے بعد حجامت کرائی جائے

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کٹوانے، ناخن ترشنے زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اتارنے کے لیے حد مقرر فرما دی۔ یعنی کہ ہم انہیں چالیس دن یا چالیس رات سے زیادہ نہ چھوڑیں

(اگر چالیس دن کی مقررہ مدت سے کم مدت میں حجامت کرائی جائے تو افضل ہے۔ اس کے بعد گناہ ہے۔)

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحٰى

۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔

مونچھوں کے بال کاٹنا اور داڑھی بڑھانا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

مونچھیں کاٹنے کا مطلب بالکل مونڈنا نہیں بلکہ صرف کٹوانا ہے اتنا کہ لب سے کھانے پینے کے برتن میں کوئی بال نہ جائے۔ بالکل مونچھیں نکال دینا اہل سنت کے نزدیک درست نہیں۔

اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ

رفع حاجت کے لیے دور جانا

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابی قراد سے مروی ہے

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ۔

کہ میں حضور کے ہمراہ رفع حاجت کے لیے بستی کے باہر جنگل میں گیا۔ چنانچہ جب آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو اعوام سے ستر چھپانے کے لیے دور دراز جگہ تشریف لے جاتے۔

۱۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ کہ سرکار دوعالم رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے جاتے۔ ایک دن آپ کسی سفر میں رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے گئے تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں وضو کا پانی حاضر خدمت کروں میں نے وضو کا پانی پیش کیا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

رفع حاجت کے لیے دور نہ جانے کی رخصت

۱۸ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے۔ اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔
میں آپ سے پردہ اور آڑ کی غرض سے دور چلا گیا۔ آپ نے مجھے بلایا میں آپ کی پچھلی طرف تھا۔ آپ نے فارغ ہو کر وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جنگل میں جائے تو آڑ اور پردہ نہ ہونے کی صورت میں دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی انسان کی نظر نہ پڑے اور اگر پردہ یا آڑ وغیرہ ہو تو نزدیک اور قریب ہونے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حیا بہر حال ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔

آپ نے کھڑے ہو کر اسی لیے پیشاب فرمایا کہ وہاں غلاظت ہی غلاظت تھی اور بیٹھنے کی جگہ نہ تھی تاکہ گندگی اور غلاظت نہ لگ جائے۔ نیز بعض دوسری روایات کے مطابق آپ کی پشت مبارک میں درد تھا۔

علماء فرماتے ہیں کہ آپ نے اس لیے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان اور تسلی ہو اور ایسا بیٹھنے میں نہیں ہوتا۔
ایک اور قول کے مطابق جو ابن منذری کا ہے۔ کہ وہاں نجاست ہو گی اور جگہ گیلی لہٰذا اوپر چھینٹے پڑنے کے خدشہ سے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

١٩ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"۔

خبث اور خبائث دونوں شیطانی اقسام ہیں۔

پاخانے جائیے تو کیا کہے

سیدنا حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ فرماتے ! اے اللہ میں تجھ سے بھوتوں اور چڑیلوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

٢٠ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

بیت الخلاء میں یا دوران پیشاب قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جبکہ آپ مصر میں قیام پذیر تھے اور مصر کے بیت الخلا کے منہ قبلہ کی طرف بنائے گئے، فرماتے واللہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان پاخانوں کے ساتھ کیا کروں کیونکہ رسول اکرم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب اور پاخانے کے لیے جائے تو وہ قبلہ رو نہ ہو اور نہ کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے

مذکورہ حکم شہر اور جنگل دونوں کے لیے یکساں ہے۔ علماء عظام کے اکثریتی گروہ جس میں تاجدار اقلیم فقہ حضرت ابو حنیفہ علیہ بھی شامل ہیں کا یہی خیال ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

٢١ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

فضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف بیٹھ کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پیشاب کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ ہی بیٹھو۔ ہاں البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو۔

سرکار کا یہ حکم مدینہ منورہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے پاکستان سے قبلہ مغرب کی طرف ہے تو یہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

اَلْاَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ۔

۲۲ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰکِنْ لِیُشَرِّقْ اَوْ لِیُغَرِّبْ۔

رفع حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لیے جائے تو قبلہ رو ہو کر نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف بیٹھے۔

یہ حکم اس لیے ہے کیونکہ مدینہ منورہ کا قبلہ مغرب کی طرف نہیں ہے۔ اور جہاں قبلہ مغرب کی طرف ہو وہاں مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع ہے

اَلرُّخْصَةُ فِیْ ذٰلِكَ فِی الْبُیُوْتِ

۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَیْتُ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتِنَا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی لَبِنَتَیْنِ مُسْتَقْبِلَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

گھروں کے اندر پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضائے حاجت فرماتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ کا روئے انور بیت المقدس کی طرف تھا۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ مَسِّ الذَّکَرِ بِالْیَمِیْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۴ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْخُذْ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ۔

۲۵ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ۔

رفع حاجت کے دوران شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

اسلام میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، ہر کام کی ابتداء کرنا اور دوسرے اہم کام کرنے کے احکام ہیں اور بائیں ہاتھ سے پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا حکم ہے۔ لہٰذا ہر عضو کو اپنے اپنے مقام پہ استعمال کرنا چاہئیے۔ وگرنہ ناجائز ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنا وضعُ الشّیئ فی غیر محلہٖ کے ضمن میں آتا ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

صحرا یا جنگل میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت

۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

۲۷ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

۲۸ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

اَلْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

مکان یا گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا جَالِسًا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص تم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایت کرے کہ آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔ تو تم اسے سچ اور درست نہ سمجھو کیونکہ آپ بیٹھے بغیر پیشاب نہ فرماتے تھے۔

اس روایت کو ترمذیؒ نے روایت کیا اور آپ فرماتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے باب میں اور تفصیل وطریقہ میں یہ روایت بہترین اور اصح ہے۔ حاکمؒ کے فرمان کے مطابق یہ روایت شیخین کی روایت پر درست ہے۔

اَلْبَوْلُ إِلٰى سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا

کسی چیز کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوْا يَبُوْلُ كَمَا

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ کے دستِ مبارک میں ڈھال کی مانند ایک چیز تھی آپ نے اسے سامنے رکھا اور اس کے پیچھے بیٹھ کر اسی کی طرف پیشاب فرمایا۔ تو قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ان

تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ فَقَالَ أَوَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَآءِيْلَ كَانُوْٓا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ۔

کی طرف تو دیکھو جو عورتوں کی مانند پیشاب کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تم اس چیز کو نہیں جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی بنی اسرائیل کا یہ طریقہ تھا کہ انہیں جہاں کہیں پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو وہ قینچی سے کتر ڈالتے۔ اُن کے ساتھی نے انہیں منع کیا تو اس جرم کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

۱۔ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورتیں بہت حیا سے پردہ اور آڑ کرتی ہیں۔

۲۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو سزا ملی۔ یعنی اس نے بھلائی نیکی اور معروف کام کرنے سے روکا۔

۳۔ قینچی سے کتر ڈالتے یعنی اوپر سے چمڑا چھیل ڈالتے۔

بنی اسرائیل کی شریعت میں لازمی تھا کہ اگر ان کے بدن میں کہیں نجاست لگ جاتی تو وہ وہاں کا گوشت چھیل ڈالتے اگر کپڑے میں لگ جاتی تو وہ ایسے کپڑے کو نجاست و غلاظت والی جگہ کو کاٹ ڈالتے۔ اگرچہ یہ بات عقل سے بالا ہے تاہم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھی۔ اور عقل کو شریعت کے تابع ہونا چاہیئے۔ عقل سے بالا اس طرح کہ ایسا کرنے سے انہیں ضرر مال و جان لازمی اٹھانا پڑتا۔

جب ایک عقل سے بچاری شخص نے انہیں ایسا نیکی اور پاکیزگی کا کام کرنے سے منع کیا تو اسے عذاب دیا گیا۔ جب مشرکین حیا سے منع کرتے ہیں تو وہ بطریق اولیٰ لائق عذاب ہیں۔ کیونکہ حیا اور پردہ شریعت و عقل ہر دو کے اعتبار سے بہتر اور ان کے عین مطابق ہے۔

اَلتَّنَزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ — پیشاب سے بچنا

۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ وَأَمَّا هٰذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک قبر پہ ایک شاخ گاڑ دی۔ اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو گی

لفظ لعل کے معنی امید ہے جب نبی کریم کوئی امید کا الفاظ فرمائیں تو آپ اندازہ فرمائیں اس کا یقینا ہونا گمان ہے۔ یہ آپ کا علم غیب ہے۔ سبز درخت کی ٹہنی سے عذاب میں کیوں تخفیف ہوتی ہے۔ علماء حق نے اس کا جواب

یہ دیا ہے کہ چونکہ وہ سرسبز و شاداب درخت اللہ کی تسبیح کرتا ہے لہٰذا اس وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی۔ آج بھی مزاروں پر گل پاشی اور پھول چڑھانے کا جواز اسی حدیث سے لیا جاتا ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں پیشاب کرنا

۳۲ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اس میں پیشاب فرماتے اور اسے تخت کے نیچے رکھ لیتے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مجبوری اور معذوری کی صورتِ حال میں برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

اَلْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

طشت کے اندر پیشاب کرنا

۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ نے تو محض پیشاب کرنے کے لیے برتن منگوایا۔ آپ کا جسم مبارک دوہرا ہو گیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ بھلا کس کو کس کی وصیت فرمائی۔

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

بل میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ فَقَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ لوگوں نے جناب قتادہ سے عرض کیا کہ آپ نے بل میں پیشاب کرنے کو کیوں منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں۔

سوراخ میں پیشاب کرنا اس لیے منع ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں اور تکلیف نہ دیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بل اور سوراخ وغیرہ جنوں کے گھر ہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رض کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ایک جگہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی نہی

۳۵ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرنا

۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اکثر و بیشتر اس سے وسواس پیدا ہوتے ہیں۔

یعنی دل و دماغ میں اس بات کا کھٹکا اور وسوسہ کہ یہیں پیشاب کیا تھا اور اسی جگہ غسل لہٰذا چھینٹیں اڑی ہوں گی غسل کرنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ

پیشاب کرنے والے کو اسلام علیکم کہنا

۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس شخص نے آپ کو سلام عرض کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا۔

جب آپ استنجا کر کے وضو سے فارغ ہو گئے تو آپ نے سلام کا جواب فرمایا۔

رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مہاجر بن قنفذ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے سلام عرض کیا جبکہ آپ پیشاب فرما رہے تھے۔ آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے وضو کیا اور جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو اُس کے سلام کا جواب دیا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ

ہڈی سے استنجا کرنا ممنوع

۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَسْتَطِیْبَ اَحَدُکُمْ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے کو ممنوع قرار دیا۔

آپ اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ ہیں یعنی رؤف و رحیم نبی تعلیم و نصیحت خیرخواہی رحم و کرم حلال و حرام اور فلاح و بہبود کے لیے باپ سے بھی بڑھ کر اپنے غلاموں کے خیرخواہ اور خیراندیش ہیں۔

اَلنَّھْیُ عَنِ الْاِسْتِطَابَۃِ بِالرَّوْثِ

لید سے استنجا کرنا ممنوع

۴۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْخَلَاءِ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا وَلَا یَسْتَنْجِیْ بِیَمِیْنِہٖ وَکَانَ یَاْمُرُ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ وَیَنْھٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے باپ کی بمنزلہ ہوں۔ تو میں تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی ایک پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنا منہ قبلہ کی جانب نہ کرے اور نہ ہی اس کی جانب پیٹھ کرے۔ نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرماتے۔ اور بوسیدہ ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرماتے

(اس لیے کہ ہڈی جنوں کی اپنی اور لید گوبر وغیرہ ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔)

اَلنَّھْیُ عَنِ الْاِکْتِفَاءِ فِی الْاِسْتِطَابَۃِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ

استنجا کرنے کے لیے تین پتھروں سے قلیل پتھر استعمال کرنا ممنوع

۴۱ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّ صَاحِبَکُمْ لَیُعَلِّمُکُمْ حَتَّی الْخِرَاءَۃَ قَالَ اَجَلْ نَھَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِاَیْمَانِنَا اَوْ نَکْتَفِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ ایک کافر شخص نے آپ سے ازراہِ مذاق کہا تمہارے نبی نے تمہیں سب چیزیں سکھائیں حتیٰ کہ پیشاب کرنا بھی سکھایا۔ سیدنا حضرت سلمان نے جواب میں فرمایا۔ بلاشبہ ہمیں پاخانہ پھرنا بھی سکھایا ہے اور پیشاب کرنا بھی نیز ہمیں دوران پیشاب قبلہ رو ہونے، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

کافر نے ازراہ تمسخر و مذاق سیدنا سلمانؓ پر طعن کیا۔ سیدنا حضرت سلمان نے نہایت متانت سے جواب دیا۔ اور اس کے مذاق کی پروا نہ فرمائی۔

استنجا کرنے کے لیے ڈھیلا اگر سہ طرفہ ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَیْنِ

۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَہٗ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَیْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْہُ فَاَخَذْتُ رَوْثَۃً فَاَتَیْتُ بِھِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَیْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَۃَ وَقَالَ ھٰذَا رِکْسٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّکْسُ طَعَامُ الْجِنِّ۔

دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں تین پتھر پیش کروں۔ تلاش کرنے پر مجھے دو پتھر دستیاب ہوئے مگر تیسرا نہ ڈھونڈ سکا تو تین پورے کرنے کے لیے گوبر کا ایک ٹکڑا اٹھا کے ساتھ لے آیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا یہ فرما کر کہ یہ نجس ہے۔

نیز امام نسائی کے بقول رکس سے مراد جنوں کا کھانا بھی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَّاحِدٍ

۱ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

استنجا ایک ہی پتھر سے کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لینے چاہئیں۔

لہ یعنی ایک یا تین یا پانچ حدیث پاک سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فقط ایک ہی ڈھیلا کافی ہے۔

اَلْاِجْتِزَاءُ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَیْرِھَا

۴۴ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْغَائِطِ فَلْیَذْھَبْ مَعَہٗ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ فَلْیَسْتَطِبْ بِھَا فَاِنَّھَا تُجْزِیُٔ عَنْہُ۔

اگر صرف ڈھیلوں سے استنجا کر لے تو کافی ہے پانی لینا ضروری نہیں

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے تو اسے استنجا کے لیے تین پتھر ساتھ لے جانے چاہئیں کیونکہ اسے استنجا کے لیے تین پتھر کافی ہیں۔

یہ اس وقت ہے جب نجاست مخرج سے متجاوز نہ ہو ورنہ پانی سے استنجا ضروری ہے۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۴۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

پانی سے استنجا کرنا

سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی ہے۔ کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف

أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِي نَحْوِي إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔

لے جاتے تو میں اور میرے ساتھ ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول اٹھا کر چلتے۔ آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

۴۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپؓ نے عورتوں سے فرمایا۔ کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم پہنچائیں کیونکہ مجھے ان سے بات فرماتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا فرماتے۔

یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے بعد ڈھیلے استعمال فرماتے۔ بعد ازاں پانی استعمال فرماتے جو افضل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۴۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی پانی پیئے تو اپنے برتن میں پھونک نہ لگائے (مارے) اور جب کوئی بیت الخلا میں جائے تو اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے سونتے

نوٹ:۔ برتن میں پھونک نہ مارے تاکہ منہ اور ناک کے جراثیم نکل کر پانی میں نہ گریں۔

مس ذکر کے متعلق امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ نہی عام ہے اور تخصیص سے مقصود یہ ہے کہ جب دوران استنجا بوجہ ضرورت دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے تو کسی اور وقت چھونا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

۴۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِيْنِهِ۔

سیدنا حضرت قتادہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکیں مارنے شرمگاہ کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۴۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِيْنِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ انہیں مشرکوں نے کہا کہ ہم تمہارے نبی کو پاخانہ پھرنے کے آداب سکھاتے دیکھتے ہیں۔ حضرت سلمان نے فرمایا۔ ہاں بلاشبہ آپ نے ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور پیشاب و استنجا کے دوران قبلہ رو ہونے اور تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں دون کو غیر کے معنی میں استعمال کرنا بالاجماع غلط ہے۔

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی رگڑ کر صاف کرنا۔

۵۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰی دَلَكَ یَدَهٗ بِالْاَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ جب آپ نے استنجا فرمایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا۔

نوٹ:۔ اس لیے تاکہ وہ بخوبی صاف ہو جائیں اور نجاست و غلاظت کا اثر زائل ہو جائے۔

۵۱ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْخَلَاءَ فَقَضَی الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ یَا جَرِیْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَیْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰی بِالْمَاءِ وَقَالَ بِیَدِهٖ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ بیت الخلا میں تشریف لے گئے اور حاجت سے فارغ ہو کر مجھے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کروں۔ میں پانی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پانی سے استنجا فرمایا اور ہاتھ زمین پر ملے۔

بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَاءِ

پانی کی تحدید کا بیان

۵۲ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا یَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

سیدنا حضرت عمر سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ایسے پانی کا حکم پوچھا جس پر چوپائے اور درندے وغیرہ آیا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلوں[1] کے برابر ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ ایسی ہی روایت ابوداؤد کی بھی ہے۔ اور حاکم کی روایت کے مطابق ایسے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ اور اگر لم یحمل الخبث کا معنی یہ کیا جائے کہ ناپاکی اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یعنی پانی نجس اور پلید ہو جاتا ہے جو پانی قلتین سے کم ہو وہ بدرجہ اولیٰ پلید ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ قید لگانے کی ضرورت ہی نہ تھی

پانی میں درندے آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں آکر پیشاب وغیرہ کر جاتے ہیں اور وہ پانی پیتے ہیں۔

تَرْكُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَاءِ

پانی میں کسی حد کا مقرر نہ ہونا

۵۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ (مدینہ منورہ کے

---

[1] حدیث نمبر ۲۲۱ میں تشریح کر دی گئی ہے۔

الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

ایک کنویں سے وضو کر سکتے ہیں اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے، مردہ جانور کتے اور دیگر بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

نوٹ:۔ پانی اگرچہ قلیل مقدار میں ہو۔ دو قلے ہو یا اس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اس کا رنگ مزہ یا بو بالکل نہ بدل جائے۔

یہ حدیث مطلق ہے جس میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی دیگر احادیث کی بہ نسبت جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں عمل کے اعتبار سے یہ اولیٰ ہے۔

۵۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف (اسے مارنے) جھپٹے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کا پیشاب نہ روکو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا۔ اور اس پانی کو اس جگہ بہا دیا۔

نوٹ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس میں بہت سی حکمتیں تھیں۔

۱۔ اس میں امت کے لیے تعلیم اور موعظت اور عبرت ہے کہ وہ اگر کوئی خلاف شرع کام دیکھیں تو نرمی اور ملائمت سے منع کریں نہ کہ سختی اور درشتی اور کڑوے مزاج سے۔

۲۔ دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب اچانک روک لیتا تو اس بات کا احتمال تھا کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو جاتی۔

۳۔ تیسری حکمت یہ کہ جو نصیحت آپ نے اسے پیشاب کرنے کے بعد فرمائی وہ اس تک نہ پہنچتی اور وہ ڈر کے مارے بھاگ جاتا۔

۴۔ چوتھی یہ کہ اگر صحابہ کرام اسے مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا دوڑتا اور اس طرح نہ صرف ساری مسجد پلید ہو جاتی۔ بلکہ نمازیوں پر بھی پیشاب پڑتا۔

۵۔ پانچویں یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بد خلق سمجھ کر اس بات کا خدشہ تھا کہ اسلام سے پھر جاتا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول پانی بہانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بہا دیا گیا۔

۵۶ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے وہاں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے دیکھ کر چیخے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ لوگوں نے اسے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کیا۔ پھر آپ کے حکم کے مطابق اس جگہ پانی کا ایک ڈول بہایا گیا۔

---

۵۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے پکڑ کر اسے زجر و توبیخ کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے معاف کر دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔ دشواری پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ
کھڑا ہوا پانی

۵۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ پھر اس سے وضو کرے۔

۵۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اس کے بعد اس پانی سے غسل نہ کرے۔

نوٹ: بہتے ہوئے پانی میں نجاست نہیں ٹھہر سکتی اور کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کے بعد وضو اور غسل کرتے ہوئے پیشاب دوبارہ ہاتھ میں آسکتا ہے

بَابٌ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ
سمندر کا پانی

۶۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

نِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ہمراہ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی لے لیتے ہیں۔ پھر اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور اس کا مردہ حلال ہے۔

نوٹ:- اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کے متعلق عرض کیا تاہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بیان بھی فرما دیا۔ کیونکہ جیسے وہاں پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ایسے ہی اکثر کھانے کی کمی اور ضرورت پیش آجاتی ہے

بعض علماء کے نزدیک سمندر میں جتنے جانور رہتے ہیں۔ جن کی زندگی پانی کے بغیر ناممکن اور محال ہے۔ وہ سب حلال ہیں۔ خواہ وہ مچھلی کی شکل وصورت جیسے نہ ہی ہوں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث میں مردے سے مراد مچھلی ہے اور سمندر کے دوسرے جانور نہیں۔

حضرت امام سیوطیؒ نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی میں تردد کے متعلق سوال کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان فرما دیا۔ جس کا حکم مخفی تھا۔ لوگوں نے سمندر کے پانی میں اس وجہ سے شک کیا کہ اس کا رنگ بدلا ہوا اور مزہ کھاری ہوتا ہے۔ حالانکہ وضو ایسے پانی سے کرنا چاہیے جو تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی حالت پہ قائم ہو۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سمندر میں سیکڑوں جانور مر جاتے ہیں اور مردہ نجس ہے۔ لہٰذا پانی بھی نجس ہوگا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی بھی پاک ہے اور اس کا مردہ بھی پاک وحلال ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کا جواز

٦١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو آپ تھوڑی دیر تک خاموشی اختیار فرماتے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اس سکتے میں کیا فرماتے ہیں جو تکبیر اور قراءت کے درمیان ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کی اطراف کے درمیان بُعد فرمایا ہے اور مجھے گناہوں سے صاف فرما دے جیسا کہ کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔

نوٹ:۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے امام نسائی نے یہ استنباط کیا ہے کہ برف کے پانی سے وضو درست ہے اور آپ نے دلیل یہ لائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور ظاہر ہے کہ گناہ وضو سے دھوئے جاتے ہیں۔ لہٰذا برف کے پانی سے وضو جائز ہوا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہونے میں بطور مبالغہ یہ استعارہ ہے۔ وگرنہ ٹھنڈے پانی کے مقابلے میں گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے۔ درحقیقت گناہ کی میل اور غلاظت دوسری کسی گندگی اور غلاظت کے برعکس ہے کیونکہ گناہوں کی میل میں ایک طرح کی عفونت اور حرارت و حدت ہوتی ہے۔ جس کے لیے ٹھنڈا پانی نہایت موزوں ہے۔ مگر پھر بھی ٹھنڈا پانی اور برف مراد نہیں۔

خطابی فرماتے ہیں کہ یہ امثال ہیں اور ان سے مسمیات کے حقائق مراد نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس طہارت میں تاکید مراد ہے اور گناہوں کے مٹانے اور محو کرنے میں مبالغہ مقصود ہے۔ برف و اولوں کا پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتے بلکہ بالکل پاک ہیں نہ ہی وہ مستعمل ہوتے اور نہ انہیں گنہگاروں کے ہاتھ لگے۔ لہٰذا تاکید طہارت کے لیے ان کی مثل زیادہ فائدہ دے گی۔

کرمانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ فرمایا۔ کیونکہ گناہ جہنم کی آگ میں لے جاتے ہیں۔ پھر انہیں مٹنے سے تعبیر فرمایا جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ

برف سے وضو کرنا

۶۲ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ میرے دل کو گناہوں سے ایسے صاف فرما جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف فرمایا۔"

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ

اولوں کے پانی سے وضو کرنا

۶۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ

سیدنا عوف بن مالک سے مروی ہے۔ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازے پر یہ دعا فرماتے ہوئے سُنا۔
اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اس پر رحم فرما، اسے سلامتی سے رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اسکی اچھی طرح مہمانی کر، اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح دھو ڈال جیسے سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے۔

سُؤْرُ الْكَلْبِ

کُتّے کا جُوٹھا

۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں سے کتا پانی پیئے تو وہ اسے سات بار دھولے۔

نوٹ شرح السنہ میں ہے کہ اکثر محدثین کے مذہب کے مطابق جب کتا پانی میں منہ ڈال دے یا کسی مائع شے میں تو وہ چیز بہا دی جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ ایک بار مٹی سے مل کر دھویا جائے یہی مذہب ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک دوسری نجاستوں کی طرح کتے کے چاٹے ہوئے کو بھی صرف تین مرتبہ دھویا جائے۔ واللہ ورسولہ اَعلم بالصواب۔

۶۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔

اَلْاَمْرُ بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ الْكَلْبُ

کتے کے چاٹے ہوئے برتن میں باقی ماندہ چیز کو بہا دیا جائے

۶۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہا دیا جائے۔ پھر سات مرتبہ اس برتن کو دھو ڈالے۔

۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بَابُ تَعْفِيْرِ الْاِنَاءِ الَّذِيْ وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

٦٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

جس برتن میں کتا منہ ڈال کر کوئی چیز پیئے اسے مٹی سے صاف کرنا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم صادر فرمایا۔ مگر شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر جائے تو تم اس برتن کو سات بار دھو لو۔ اور آٹھویں بار اسے مٹی سے صاف کر کے مانجھ لو۔

سُؤْرُ الْهِرَّةِ

٦٩ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

بلی کا جوٹھا

حضرت کبشہ بنت کعبؓ سے مروی ہے کہ جناب ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے یہ معنی تھے۔ میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا۔ اسی دوران بلی آ کر اس پانی سے پینے لگی۔ لہٰذا جناب ابو قتادہ نے اس کے پینے کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے سیر ہو کر پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں۔ پھر جناب قتادہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں آپ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مجھے فرمایا۔ اے بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی پلید نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے گرد گھومنے والوں میں سے ہے (بصورت نر) یا گھومنے والوں میں سے ہے (اگر مادہ ہے)

بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ

٧٠ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ

گدھے کا جوٹھا

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہمارے ہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی تشریف لائے اور فرمایا یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں

عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں کیونکہ وہ پلید اور نجس ہے۔

نوٹ:۔ جب گدھے کا گوشت حرام، پلید اور نجس ٹھہرا تو اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہوگا۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ اَنَا حَائِضٌ وَ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ اَنَا حَائِضٌ۔

حائضہ عورت کا جوٹھا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں ہڈی کو چوستی تھی اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن مبارک اسی جگہ رکھ کر ہڈی سے گوشت تناول فرماتے تھے۔ جہاں سے میں نے چوسا ہوتا۔ اس کے باوجود کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا۔ حالانکہ میں حیض سے ہوتی۔

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا

۲۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ وضو کرنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْجُنُبِ

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

جنبی کے غسل سے باقی ماندہ پانی

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں (یعنی ایک ہی برتن سے دونوں پانی لیا کرتے۔ تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا)

بَابُ الْقَدْرِ الَّذِیْ يَكْتَفِیْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ

۴۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَّيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

وضو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور پانچ مد پانی سے غسل فرماتے۔

نوٹ:۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مُد کے ساتھ وضو فرماتے اور صاع کے ساتھ غسل۔ اہل حجاز کے نزدیک "مُد" ایک رطل اور تہائی کا ہوتا ہے۔ اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے۔ اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی کا ہو گا۔ اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل ہو گا۔ لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا۔

۷۵ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

حضرت ام عمارہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پانی کا برتن پیش کیا گیا۔ جس میں دو تہائی مُد پانی تھا۔ شعبہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ ان کو ملا اور کانوں کے اندر مسح فرمایا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کانوں کے اوپر کی طرف مسح فرمایا۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو کی نیت

۷۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی نیت ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول کے واسطے ہوئی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی تاکہ اس کو پالے یا کسی عورت کے لیے تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

نوٹ:۔ کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو ان کو اس کا بدلہ اس دنیا میں مل جائے گا تو فبہا مگر آخرت میں نہ ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ "اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا جب کہ انسان ثواب کی نیت سے اس کام کو کرے مگر ایک شخص نماز اہل محلہ کو دکھانے کے لیے پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص محض اس لیے کرے کہ میں اپنے معبود اللہ کی عبادت کر رہا ہوں۔ اب دونوں ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھیں گے۔ ثنا، حمد، قرأت، تسبیح، تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام۔ رکوع سجود

بھی ویسا ہی ہوگا۔ لیکن پہلے نمازی کے لیے نماز میں ہلاکت ہے اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضا کے مطابق نہیں پڑھ رہا۔ اور دوسرا ایمانی تقاضا کے مطابق پڑھ رہا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں۔ اسی اصطلاح کو حدیث پاک میں ایمان و احتساب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْاِنَاءِ

برتن سے وضو کرنے کا بیان

۷۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ اور لوگوں کو وضو فرمانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی بہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ:۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے ساتھ شریک لوگوں کی تعداد تین سو سے زائد تھی اور ایک دوسری کے مطابق کل آدمی ایک ہزار پانچ سو تھے۔

اللہ اللہ! رسولِ معظم نبی مکرم کے اشارہ کی تاثیر اور انگلیوں کی تاب و تواں اور ان مبارک انگلیوں کی ہمت و طاقت، جسے اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھ فرمایا ہے۔ اور اسے اپنے دست قدرت کا مظہر قرار دیا ہے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔

۲۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

پھر خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت اور قوت کتنی ہے؟ حضرت حسان نعت خوانِ بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لہ همم لامنتهى لكبارها وهمته الصغرى اجل من الدهر

یعنی میرے محبوب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار ہمتیں اور قوتیں ہیں۔ جن میں بڑی بڑی ہمتوں کی تو انتہا ہی نہیں۔ اور آپ کی قدرت و قوت کا ادنیٰ کرشمہ پورے دور پر حاوی اور غالب ہے۔

۷۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَأُتِيَ بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ ہم حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ ملا اور آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیا۔ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے آؤ پانی اور اللہ عزّوجل کی برکت کی طرف۔ اعمش کہتے ہیں کہ انہیں سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے جناب جابر سے پوچھا آپ اس دن کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ ایک ہزار پانچ سو۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کی ابتداء بسم اللہ سے کرنا

۷۹- عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدِكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورؐ کے بعض صحابہ کرام نے وضو کے لیے پانی طلب کیا حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپؐ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھا اور فرمایا اللہ کے نام کی ابتدا سے وضو کرو۔ میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی نکلتے دیکھا۔ حتیٰ کہ ان کے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ:۔ حضرت انس سے مروی ایک روایت کے مطابق سب آدمیوں کی تعداد ستر تھی۔

صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ

ملازم کا وضو کرانا

۸۰- عَنِ الْمُغِيْرَةِ سَكَبْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک میں حضورؐ نے جب وضو فرمایا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملازم اور نوکر سے وضو کرانا درست ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونا

۸۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی

بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

بَابُ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۸۲ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صِفَةُ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ

۸۳ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِيْ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ وَمَعِيْ سَطِيْحَةٌ لِيْ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ أَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

ہے۔ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے آگاہ نہ کروں پھر آپ نے سبھی اعضا کو ایک ایک بار دھویا۔

وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ اور فرمایا حضور بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

وضو کا طریقہ: دونوں پہنچوں کو دھونا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے میری پیٹھ میں لکڑی کونچی جو آپکے پاس تھی پھر آپ راستہ میں مڑ گئے میں آپ کے ساتھ پھرا پھر آپ ایسی زمین پر تشریف لائے جس کی ہیئت کذائی اس طرح تھی۔ وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس پانی ہے۔؟ میرے پاس پانی کی ایک مشک تھی میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ آپ نے دونوں پہنچے دھوئے اور منہ دھویا پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن آپ نے ایک شامی جبہ مبارک پہن رکھا تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ اسی وجہ سے آستینیں نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے اپنا دست مبارک جبے کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر حضرت مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کے مسح کی کیفیت اور طریقہ بیان فرمایا۔

لیکن ابن عون نے فرمایا۔ مجھے اس طرح خوب یاد

وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِأُوْذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا۔

نہیں جیسے میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور مجھے فرمایا کہ تو حاجت سے فارغ ہو لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں بعد ازاں ہم نماز پڑھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ جناب عبدالرحمٰن بن عوف امامت فرما رہے تھے اور ایک رکعت نماز فجر پڑھ چکے تھے۔ میں نے عبدالرحمٰنؓ کو حضورؐ کے تشریف لانے کے متعلق آگاہ کرنا چاہا لیکن آپؐ نے منع فرمایا۔ پھر ہمیں جماعت کے ساتھ جتنی نماز مل سکی اسے پڑھا اور جو رکعتیں قبل ازیں ہو چکی تھیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو پورا کیا۔

كَمْ يُغْسَلَانِ

پہنچوں کو کتنی بار دھویا جائے

۸۴ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا۔

سیّدنا حضرت ابن ابی اوس اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہنچوں پر تین بار پانی بہایا۔

اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۸۵ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ

سیّدنا حمران بن ابان راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا بعد ازاں اپنا منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دائیں اور بائیں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا پھر تین بار اپنا دایاں پاؤں دھویا۔ پھر ویسے ہی بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جیسے وضو فرمایا میں نے ایسے ہی وضو کیا۔ بعد میں فرمایا۔ جو شخص میرے وضو

ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

جیسا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور دل و دماغ ادھر ادھر کے خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ خدا غفور اور رحیم ہے لہٰذا اگر وہ چاہے تو صغائر اور کبائر معاف ہو جائیں گے۔

بِاَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ

کس ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے

۸۶ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت حمران سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کا پانی منگایا۔ اور برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی ڈال کر کلی فرمائی اور ناک صاف کی۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ پھر آپ نے سر کا مسح فرمایا۔ اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی وضو فرمایا۔ جیسے میں نے یہ وضو کیا۔ اور آپ نے فرمایا جو شخص میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر حضورِ قلب سے وسوسوں اور پراگندہ خیالات سے خالی ہو کر نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ آدمی دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔

اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْشَارِ

ایک ہی دفعہ ناک صاف کرنا

۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے۔

اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ

۸۸ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا

حضرت لقیط بن صبرہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میں وضو کیسے کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو مگر جب روزہ ہو تو آہستہ پانی ڈالو۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ

۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۹۰ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔

ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے۔

حضرت سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم وضو کرو تو اچھی طرح ناک صاف کرو اور جب تم ڈھیلے لو تو طاق لو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

سو کر اٹھے تو ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں تین بار پانی ڈالے۔ کیونکہ شیطان رات ناک کی جڑ میں بسر کرتا ہے۔

نوٹ:۔ دوران نیند بلغم دماغ سے اتر کر ناک کی جڑ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آدمی سست ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تین بار چھنکنے کا حکم صادر فرمایا تاکہ سستی دور ہو جائے اور آپ نے بلغم و رطوبت کو شیطان فرمایا کیونکہ اس سے سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے۔ جو شیطان کی عین آرزو ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

بَابُ اَیِّ الْیَدَیْنِ یَسْتَنْثِرُ

۹۲ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کس ہاتھ سے ناک صاف کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف فرمائی تین دفعہ ایسے ہی کیا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیئے۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ۔

۹۳ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَيْنَا عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

منہ دھونا

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے آپؓ نماز ادا فرما چکے تھے۔ آپؓ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ ہم نے آپس میں کہا کہ آپ نماز تو پڑھ چکے ہیں لہٰذا پانی کو کیا کریں گے؟ لازمی ہمیں سکھانے کے لیے پانی منگوایا ہوگا۔

حضرت عبد خیر ان کے پاس ایک برتن لائے۔ جس میں پانی تھا اور ایک طشت تھا۔ آپ نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ میں ڈالا اور اسے تین بار دھویا۔ پھر کلی فرمائی اور ناک میں تین دفعہ اسی ہاتھ سے پانی چڑھایا۔

جس سے پانی لیتے تھے پھر آپ نے منہ کو تین بار دھویا پھر دایاں ہاتھ تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا اور بعد ازاں بائیں پاؤں کو تین دفعہ دھویا اور فرمایا جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو معلوم کرنا چاہے تو وضو یہی ہے۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپؓ نے کلی فرمائی اور ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا۔

نوٹ:۔ حنفیوں کے نزدیک ایک ایک چلو علیحدہ لینا افضل ہے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ؟

۹۴ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَكَفَأَ

چہرے کو کتنی دفعہ دھویا جائے

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی کے پاس ایک کرسی لائی گئی آپ اس کرسی پر رونق افروز

عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ -

غَسْلُ الْيَدَيْنِ

٩٥ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فِيْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ -

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

٩٦ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رض قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْءِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ

ہوئے۔ پھر آپؓ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور برتن جھکا کر اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا۔ پھر آپؓ نے کلی فرمائی اور تین بار ناک میں چلو سے پانی ڈالا۔ تین دفعہ منہ دھویا۔ اور دونوں بازوؤں کو تین تین بار دھویا۔ اور پھر پانی لیا اور سر پر مسح فرمایا۔ شعبہ (راوی) فرماتے ہیں کہ آپ نے مسح اس طرح کیا کہ پیشانی سے شروع فرمایا اور گدی تک لے گئے۔ فرمایا پھر مجھے معلوم نہیں کہ آپ دوران مسح ہاتھ کو گدی سے پھر پیشانی پر لائے کہ نہیں۔ پھر آپ نے دونوں پاؤں کو تین تین دفعہ دھوئے اور پھر فرمایا جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنا چاہے تو آپ کا یہی وضو تھا۔

دونوں ہاتھ دھونا

حضرت عبد خیرؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے ایک کرسی لانے کا حکم فرمایا۔ اور اس پر براجمان ہوئے۔ پھر آپ نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم فرمایا۔ دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر کلی فرمائی، ناک میں ایک ہی چلو سے تین دفعہ پانی چڑھایا تین دفعہ پھر تین دفعہ منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈبو کر سر پہ مسح فرمایا پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد فرمایا، جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو تو دیکھ لے یہی آپ کا وضو تھا۔

وضو کا طریقہ

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں نے وضو کا پانی لا کر حاضر خدمت کیا۔ آپؓ نے وضو فرمانا شروع

ثَلٰثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى
كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَسْحَةً
وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى
إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى
كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِيْ
فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ
وَضُوْءِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ
قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لَا
تَعْجَبْ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِيْ صَنَعْتُ
يَقُوْلُ لِوُضُوْءِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ
فَضْلِ وَضُوْءِهٖ قَائِمًا۔

کیا۔ آپؓ نے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک صاف فرمائی۔ بعدازاں آپ نے منہ کو تین دفعہ دھویا۔ بعدازاں آپ نے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ بعدازاں بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا۔ بعدازاں آپ نے اپنے سر مبارک پر ایک دفعہ مسح فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین دفعہ صاف فرمایا پھر ایسے ہی بائیں کو اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پانی لانے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے وہی برتن جس میں وضو کا بچا ہوا پانی تھا حاضر خدمت کیا۔ آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا۔ میں متعجب ہوا پھر جب مجھے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ حیران نہ ہوں کیونکہ میں نے آپ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرماتے۔ اور آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

۹۷ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ
قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ
حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلٰثًا
وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا
وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ
غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ
فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ
ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُوْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہاتھ کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

حضرت ابی حیہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے سب سے پہلے اپنے پہنچے دھوئے اور انہیں خوب صاف فرمایا۔ پھر آپ نے تین بار کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا ۔ تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی نوش کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے بتانا چاہتا تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ

ہاتھ کہاں تک دھوئے جائیں

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی سے مروی ہے۔ انہوں نے

أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن۔ سے سنا انہوں نے صحابی رسول عبداللہ ابن زید ابن عاصم سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔

یہ غلطی ہے راوی حدیث سے عبداللہ بن زید عمرو بن یحییٰ کے نہ دادا ہیں نہ نانا۔ صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہے عمرو بن یحییٰ کا۔

کیا آپ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں فرمائیں گے؟ انہوں نے ہاں فرمائی اور وضو کا پانی طلب کیا اسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا، دونوں کہنیوں تک۔ پھر کلی کی اور ناک میں تین بار پانی ڈالا پھر تین دفعہ منہ دھویا پھر دو بار ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے اقبال کیا اور پھر ادبار یعنی پہلے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر آگے کی طرف وہاں تک لائے جہاں سے شروع فرمایا تھا۔ پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ

سر پر مسح کرنے کی ترکیب

۹۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم دادا عمرو بن یحییٰ سے کہا کیا تم مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ کہ آپ کیسے وضو فرماتے تھے عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر تین بار منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو دو دفعہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے سامنے سے شروع کیا۔ اور پیچھے تک لے گئے۔ پھر پیچھے سے وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی بعد ازاں پاؤں دھوئے۔

عَدَدُ مَسْحِ الرَّأْسِ

١٠٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِيْ أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ۔

سر پر کتنی بار مسح کیا جائے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زید جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا تو آپ نے منہ مبارک کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا۔ اور دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا۔

بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

١٠١ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ فَأَرَتْنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلٰثًا وَّغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَّالْيُسْرٰى ثَلٰثًا وَّوَضَعَتْ يَدَهَا فِيْ مُقَدَّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً إِلٰى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ آتِيْهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِيْ مِنِّيْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيَ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ اُدْعِيْ لِيْ بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَقَنِيَ اللّٰهُ قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِيْ فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

سیدنا حضرت ابو عبد اللہ جن کا اسم گرامی سالم اور آپ سبلان سے مشہور ہیں راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ ان کی کمال امانت داری پر حیران تھیں اور آپ سے اجرت پر کام کاج کراتیں ایک دفعہ حضرت صدیقہ رضہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا۔ آپ نے کلی فرمائی۔ تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین دفعہ منہ دھویا۔ تین دفعہ دایاں ہاتھ اور تین دفعہ بایاں ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار آپ نے اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھ کر پیچھے تک مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پھیرا اور بعد ازاں گالوں پر۔

سیدنا سالم فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضہ کی خدمت اقدس میں مکاتب غلام کی حیثیت سے حاضر ہوا کرتا تھا لہٰذا آپ مجھ سے پردہ نہ فرماتی تھیں۔ بلکہ میرے پاس تشریف لا کر بیٹھ جاتیں اور مجھ سے گفتگو فرماتیں۔ ایک دن میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی اے ام المومنین میرے لیے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے آزاد فرمایا (یعنی بدل کتابت ادا کر دیا) آپ نے فرمایا اللہ آپ کو برکت دے اور اسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا۔ پھر اس روز سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا

نوٹ:۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ کچھ رقم بذریعہ اقساط طے کرے یہ کہہ کر کہ جب تو اتنی رقم ادا کرے گا تو تُو آزاد ہے۔

مَسْحُ الْاُذُنَيْنِ

۱۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

کانوں کا مسح

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا۔ تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا، کلی فرمائی ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا اور دونوں ہاتھ ایک ایک بار دھوئے سر اور کانوں کا ایک بار مسح فرمایا۔ دوسری روایت کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔

بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ مَعَ الرَّاْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى اَنَّهُمَا مِنَ الرَّاْسِ

۱۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

کانوں اور سر کا مسح ایک ساتھ کرنا اور کانوں کے سر ہی میں شامل ہونے کی دلیل

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو ایک چلو لیا، کلی فرمائی۔ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر چلو لے کر منہ دھویا پھر چلو لیا اور دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا

دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا پھر آپ نے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا اور دونوں کانوں کے باطن کا مسح انگشت شہادت سے فرمایا اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے مسح فرمایا۔ پھر ایک چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا اور دوسرے چلو کے ساتھ بایاں پاؤں دھویا۔

۱۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی سے مروی ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَّهُ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بندہ مومن جس وقت وضو کرنا شروع کرتا ہے اور جب وہ کلی کرتا ہے۔ تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پپوٹوں سے نکل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں حتیٰ کہ ناخنوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ اس کے کانوں سے نکل جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس شخص کا گھر سے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب اس کے لیے علیحدہ ہو گا۔

نوٹ:۔ معافی گناہ سے مراد صغائر ہیں کبائر نہیں تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اس کے بالکل معاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبائر گناہ ہونے کی صورت میں ان گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر صغائر اور کبائر ہر دو قسم کے گناہ نہ ہوں تو اس شخص کی نیکیوں میں ترقی اور اضافہ ہوتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۵ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

۱۰۶ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ تیسری روایت میں ہے کہ حضور

ل عمامے اور موزوں ہر دو پر مسح فرمایا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ راوی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران وضو پیشانی، عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ جب آپؐ حاجت سے فارغ ہو چکے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور منہ مبارک دھوئے۔ پھر ہاتھ اپنے آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں (یعنی جبّے کی آستینیں تنگ تھیں لہٰذا آپ کے دست مبارک وہاں سے نہ نکلے) آپ نے جبے کو اپنے کندھے پر رکھا اور اپنے دستِ مبارک اندر سے نکال لیے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

حضرت بلال سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر کیسے مسح کیا جائے

۱۱۰ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَقَالَ وَصَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ قَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں یہ دو باتیں کسی سے نہ پوچھوں گا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ ہم ایک سفر میں آپؐ کے ساتھ تھے آپ حاجت کو تشریف لے گئے پھر تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری یہ کہ امام رعیت میں کسی کے پیچھے نماز پڑھے یہ درست ہے کیونکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں۔ آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آ گیا لیکن آپ تشریف نہ لائے تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرما دی۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کیا۔ آپؐ نے نماز پڑھانا شروع کی اسی دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جس

وَسَلَّمَ فَقَضٰی مَا سُبِقَ بِہٖ۔

قدر نماز پڑھی جا چکی تھی اسے ادا فرمایا۔

بَابُ اِیْجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ

پاؤں دھونے کا وجوب

۱۱۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے ایڑی کی خرابی ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پاؤں کا مسح ناکافی ہے بلکہ انہیں دھونا واجب ہے۔ ایڑی ٹخنے وغیرہ اگر وضو کرتے ہوئے خشک رہ گئے تو قیامت میں عذاب ہوگا۔ العیاذ باللہ۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۱۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَّتَوَضَّؤُوْنَ فَرَاٰی اَعْقَابَھُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ حضورؐ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا اور ان کی ایڑیاں خشک ہونے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا وضو مکمل کرو۔ جہنم کی آگ سے ایڑیوں کی خرابی ہے۔

بَابٌ بِاَیِّ الرِّجْلَیْنِ یَبْدَاُ بِالْغَسْلِ

پہلے کون سا پاؤں دھوئے

۱۱۳ عَنْ عَائِشَۃَ وَذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَنَعْلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت و پاکیزگی، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کی ابتدا دائیں طرف سے فرمانے کو پسند فرماتے۔

غَسْلُ الرِّجْلَیْنِ بِالْیَدَیْنِ

دونوں ہاتھوں سے پاؤں دھونا

۱۱۴ عَنِ الْقَیْسِیِّ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلٰی یَدَیْہِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَھُمَا مَرَّۃً وَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ مَرَّۃً مَرَّۃً وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْھِمَا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں میں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں آپ کی معیت میں تھا اور آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر اپنے دونوں ہاتھوں پہ پانی ڈالا ان کو ایک دفعہ دھویا۔ اپنے منہ اور بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔ ..... اور دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں ایک ایک دفعہ مل کر دھوئے۔

اَلْاَمْرُ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۱۱۵ عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم

سیدنا حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو وضو پورا کرے تو انگلیوں میں خلال کرو۔

عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

۱۱۶ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاؤں کتنی دفعہ دھوئے جائیں

حضرت ابوحیہ وادعی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا، تین مرتبہ کلی فرمائی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ دھویا تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے، سر پہ مسح فرمایا اور دونوں پاؤں تین تین دفعہ دھو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

۱۱۷ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے

حضرت حمران جو حضرت عثمان ابن عفان کے آزاد کردہ غلام تھے راوی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو وضو فرماتے دیکھا۔ آپ نے وضو کا پانی منگا کر وضو فرمایا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا کلی فرمائی، ناک میں پانی ڈالا، منہ کو تین دفعہ دھویا پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھویا اور اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا۔ سر پہ مسح فرمایا۔ دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں پاؤں اسی طرح ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو فرمایا پھر کہا کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو کسی طرح وضو کرے جیسے میں نے کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور دل میں وسوسے اور پراگندہ خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ (صغائر) معاف فرما دیے جائیں گے۔

اَلْوُضُوْءُ فِی النِّعَالِ

۱۱۸ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُکَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِیْهَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُهَا وَیَتَوَضَّأُ فِیْهَا۔

جوتے پہنے ہوئے وضو کرنا

حضرت عبید بن جریج راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چمڑے کی جوتیاں پہنے ہوئے وضو فرماتے ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی جوتیاں پہن کر انہی میں وضو فرماتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

۱۱۹ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ اَتَمْسَحُ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ وَکَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ یُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِیْرٍ وَکَانَ اِسْلَامُ جَرِیْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَسِیْرٍ۔

۱۲۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

۱۲۱ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْاَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثُمَّ صَلّٰی۔

موزوں پر مسح کرنا

سیدنا حضرت جریر ابن عبداللہؓ راوی ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ موزوں پہ مسح فرماتے ہیں۔ حضرت جریرؓ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پہ مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اصحاب عبداللہ کو حضرت جریرؓ کی مروی یہ حدیث بہت پسند تھی۔ کیونکہ جناب جریرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تھوڑے دن قبل اسلام لائے تھے۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کی اپنے والد سے روایت ہے آپؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پہ مسح فرمایا۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زیدؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسواف میں ۔۔۔۔۔۔۔۔ تو حضرت اسامہ نے فرمایا میں نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضورؐ نے کیا کیا۔ حضرت بلال نے فرمایا آپؐ رفع حاجت کو تشریف لے گئے۔ وضو فرمایا، منہ دھویا ہاتھ دھوئے سر اور موزوں پہ مسح فرمایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۱۲۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پہ مسح فرمایا۔

۱۲۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موزوں پہ مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۴۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لانے لگے تو میں ایک برتن میں پانی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ کو وضو کرانے کے لیے پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے منہ دھویا۔ پھر آپ اپنے دونوں بازو دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ مبارک تنگ نکلا اور اس کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ چڑھ سکیں تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبے کے نیچے سے نکالا۔ ان کو دھویا، موزوں پر مسح کیا۔ پھر ہمارے ساتھ مل کر نماز ادا فرمائی۔

۱۲۵۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے پیچھے پیچھے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ایک کوزہ ہمراہ لے گئے۔ پھر آپ نے پانی ڈالا حتی کہ آپ فارغ ہوگئے حاجت سے آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا

نوٹ:۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے استنجا فرمایا۔ علامہ نووی کی تاویل یہ ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد وضو فرمانا ہے۔

اس باب میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان ہے جسے علماء امت نے حضر اور سفر ہر دو صورتوں میں درست قرار دیا ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ایک روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے ستر آدمیوں نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پہ مسح فرمایا کرتے تھے۔ بعض تابعین کے نزدیک موزوں پہ مسح افضل ہے۔ جبکہ بعض دوسرے علماء کا ایک گروہ پاؤں دھونے کو افضل گردانتا ہے۔

یہاں پہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسح کا حکم سورہ مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سے موقوف ہوگیا جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس آیت میں پاؤں دھونے کا حکم اس حالت کے ساتھ خاص ہے۔ جس میں موزے نہ پہنے ہوئے ہوں۔ وگرنہ مسح درست ہے۔

حدیث نمبر ۱۱۹ میں لفظ اسواف کے معنی مدینہ منورہ کے اس حرم کے ہیں جس کی حد بندی حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۲۱ سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو کرانے میں نوکر ، ملازم وغیرہ کی امداد حاصل کرنا جائز ہے۔ جن احادیث مبارکہ سے مدد لینے کی مخالفت آئی ہے وہ ثابت نہیں۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جوربین اور جوتوں پر مسح کرنا

۱۲۶ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوربین اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

نوٹ: جوربین سے مراد ہمارے دور کی مروجہ جرابیں نہیں بلکہ چمڑے کی بنی ہوئی پائتابیں ہیں لہٰذا یہ خصوصاً قابل توجہ اور اہم مسئلہ ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر موزوں پر مسح کرنا

۱۲۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے مجھ سے پیچھے رہنے اور باقی ہم سفر حضرات کو آگے جانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے توقف کیا میرے پاس پانی کا ایک کوزہ تھا۔ باقی حضرات چلے گئے اور آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں والا ایک جبہ پہن رکھا تھا اس میں سے آپ نے ہاتھ نکالنا چاہا مگر نہ نکل سکا تو آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے۔ منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

موزہ پر مسح کرنے کے لیے سفر کی مدت

۱۲۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

سیدنا حضرت صفوان بن عسال سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوران سفر ہوتے تین دن اور تین رات تک نہ اتارنے کی رخصت

وَلَيَالِيَهُنَّ۔

دی۔

نوٹ: یہ حکم بغیر جنبی صورت میں ہے اگر جنابت ہو تو موزے آتارنے پڑیں گے تاجدار اقلیم فقہ حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے۔ جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات۔ یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنی جب سے وضو کر کے موزے پہنے تو اب وضو جس وقت سے ٹوٹے گا۔ اسی وقت سے عرصہ شمار ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ ہی پہننے کے وقت سے (نووی)

۱۲۹ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

حضرت زرر راوی ہیں کہ میں نے جناب صفوان بن عسال سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے دریافت کیا حضرت صفوان نے فرمایا کہ حضور ہمیں دوران سفر موزوں پر مسح کرنے کا حکم صادر فرماتے اور یہ کہ انہیں تین دن تک پیشاب، پاخانے اور سونے کے باوجود نہ آتاریں الّا یہ کہ جنابت کی حالت ہو۔

اَلتَّوْقِيتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ

موزوں پر مسح کرنے کی مقیم کیلیے مدت

۱۳۰ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رض سے مروی ہے کہ حضور انور نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی تین دن اور تین راتیں متعین فرمائیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

۱۳۱ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔

حضرت شریح بن ہانی رح سے روایت ہے کہ میں نے جناب حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں موزوں کے مسح کی مدت کے بارے عرض کیا آپ رض نے فرمایا سیدنا حضرت علی رض کے پاس جا کر ان سے پوچھیے! کیونکہ آپ اس مسئلے کو میری نسبت زیادہ جانتے ہیں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور مسح کے متعلق سوال کیا سیدنا شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے۔

صِفَةُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اگر کسی شخص کا وضو ہو تو تازہ وضو کرنے کا طریقہ

۱۳۲ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے

عَلِیًّا صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِیَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هٰذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور بعد ازاں لوگوں کے کام کاج کرنے میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے ایک چلو لے کر منہ دونوں ہاتھوں سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ نے تھوڑا سا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور فرمایا لوگ تمام اعضاء پر مسح کرنے کے وضو کو مکروہ جانتے ہیں۔ حالانکہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا اور جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو اس کا یہی وضو ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجائے اور وہ شخص نماز کے لیے تازہ وضو کرنا چاہے تو اس طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لے کر سبھی اعضا کو تر کرے۔ پانی بہانا اور مکمل وضو کرنا ضروری نہیں۔

اَلْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے وضو کرنا

۱۳۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِإِنَاءٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ۔

۔۔۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا برتن لایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا۔ عمرو بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے آپ نے جواب اثبات میں ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا اور آپ ؟ آپؓ نے فرمایا جب تک وضو نہ ٹوٹتا ہم کئی نمازیں پڑھتے تھے۔ یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کو کھانا پیش کیا گیا۔ حاضرین نے عرض کیا کیا وضو کا پانی پیش کریں؟ آپ نے فرمایا (بیت الخلاء سے فارغ ہو کر وضو کرنا لازمی نہیں) مجھے وضو کا حکم نماز کے لیے ہی دیا گیا ہے۔

۱۳۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ۔

سیدنا حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے۔ لیکن یوم فتح مکہ کو آپ نے تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا سیدنا حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں فرمایا۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ اے عمرؓ! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ میرے امتیوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے۔ اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں۔)

نوٹ:۔ علماء امت کی اکثریت کا اس پر اجماع ہے۔

بَابُ النَّضْحِ

پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا۔ وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهٖ فَرْجَهٗ

سیدنا حضرت حکم بن سفیان راوی ہے آپ نے اپنے باپ سے سنا حضور جب وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑکتے۔

۱۳۷ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔

سیدنا حضرت حکم بن سفیان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریمؐ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔ احمد نے کہا کہ وضو فرمایا پھر آپ نے اپنی شرمگاہ پہ پانی چھڑکا۔

بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا

۱۳۸ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ۔

حضرت ابی حیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو تین تین بار وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور وضو کا باقی ماندہ پانی پیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسے کہ میں نے کیا ہے۔

۱۳۹ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ

سیدنا حضرت ابوجحیفہ سے مروی ہے آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْءِهٖ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزَلَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

فرماتے ہیں میں بطحا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ سیدنا حضرت بلال نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ صحابہ کرام اسے حاصل کرنے کے لیے جلدی سے لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پانی حاصل کیا۔ اور آپ کے سترہ کے لیے ایک لکڑی گاڑی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ درآنحالیکہ گدھے۔ کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ آپ کے تصور کے بغیر نماز ادا ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ بعض جہلا کے نزدیک تصور اور خیال ممنوع و حرام ہے۔ لیکن صحابہ کرام حالتِ نماز میں کھڑے ہوئے نظریں اس حسینِ خدا پہ جمائے رکھتے ہیں اور نگاہیں آئینۂ حق نما سے تجلیات اللہ کا نظارہ کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نماز میں مشغول تھے سیدنا ابوبکر صدیق نماز پڑھا رہے تھے اچانک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریفہ کا پردہ اٹھایا اور آپ نے اپنے غلاموں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ مسکرائے اور خوشی میں ہنسے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اس خیال سے کہ خود حضور تشریف لاتے ہیں۔ پیچھے ہٹے تاکہ آپ صف کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور دیدار کی خوشی میں نماز کو توڑ دیں تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز کو پورا کرو۔ پھر آپ حجرہ مقدسہ میں تشریف لے گئے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے خیال سے نماز نہیں ٹوٹتی (بخاری)

۱۴۰ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ فَوَجَدَانِيْ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں علیل ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب مجھے بے ہوشی کی حالت میں ملاحظہ فرمایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا باقی ماندہ پانی میرے اوپر ڈالا۔ (یا وضو کا پانی مجھ پہ ڈالا)

نوٹ :۔ جب وضو کے پانی کے استعمال کا جواز ثابت ہوا تو وضو سے بچے ہوئے پانی کا استعمال بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ بزرگانِ دین اور برگزیدہ ہستیوں کی باقی ماندہ اشیاء سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

وضو فرض ہونا

۱۴۱ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ

حضرت ابوالملیح جن کا اسم گرامی عامر، زید یا زیاد

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ۔

ہے اپنے باپ اسامہ بن عمیر سے راوی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔ اور چوری کے مال سے صدقہ پسند نہیں فرماتا۔

نوٹ:۔ اگر مال غنیمت سے چرا کر صدقہ دیا جائے تو وہ قبول نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا عذاب ہے۔ ہر مال حرام کا یہی حکم ہے۔

اَلْاِعْتِدَاءُ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا

۱۴۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور پر نور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے تین تین بار وضو فرما کر اسے بتایا پھر ارشاد فرمایا وضو اس طرح ہے۔ اب جو کوئی اس پر اضافہ کرے اس نے برا کیا۔ اور حد سے تجاوز اور ظلم کیا۔

نوٹ:۔ وضو میں ہر ایک عضو کا ایک، دو یا تین بار دھونا سنت اور مستحب ہے۔ تین سے زائد مرتبہ دھونا مکروہ اور اسراف ہے۔ عقل کو شریعت کے تابع ہونا چاہیئے اپنی عقل سے قوانین مصطفویہ میں کمی بیشی کرنا مذموم اور ناپسند ہے۔

اَلْاَمْرُ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ
وضو پورا کرنے کا حکم

۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلٰثَةِ اَشْيَآءَ فَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا بخدا دین کی باتیں بتانے میں سرکار نے بنی ہاشم کو کسی بات سے مخصوص نہیں فرمایا سوائے تین باتوں کے۔ پہلی یہ کہ ہمیں آپ نے وضو پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ دوسری یہ کہ ہم مال زکوٰۃ نہ کھائیں تیسری یہ کہ گدھوں اور گھوڑوں کا ملاپ نہ کریں۔

نوٹ:۔ پہلا ارشاد گرامی یعنی وضو کرنا تمام مسلمانوں کے لیے ہے مگر تینوں باتوں کی خصوصی تاکید بنو ہاشم کو زیادہ فرمائی۔ نر گدھوں اور مادہ گھوڑیوں کا ملاپ عملاً مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح اگر جہاد گھوڑوں کی نسل کم ہوگی جو بڑھانی چاہیئے۔ زکوٰۃ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے جائز نہیں۔

۱۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کو مکمل کرو۔

بَابُ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

مکمل وضو کرنے کی فضیلت

۱۴۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جو گناہوں کو مٹا دینے والی اور درجوں کو بلند کرنے والی ہے وہ ہے تکلیف اور مشکلات (سردی وغیرہ) کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ مسجد کی طرف بہت سے قدم اٹھانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہی رباط ہے۔

نوٹ:۔ یعنی دور باط جس کا اللہ رب العزت نے حکم ارشاد فرمایا ہے اور آیت یہ ہے۔ وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ

حکم کے عین مطابق وضو کرنے کا ثواب

۱۴۶ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عاصم بن سفیان ثقفیؓ سے مروی ہے کہ ہم سلاسل کی طرف بغرض جہاد روانہ ہوئے۔ لیکن جہاد نہ ہو سکا۔ بعد ازاں ہم وہیں چوکنے رہے حتیٰ کہ ہم واپس معاویہ کے پاس آئے۔ آپ کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے۔ حضرت عاصمؓ نے فرمایا اے ابوایوب! امسال ہم جہاد نہ کر سکے اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص چار مساجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوایوب نے فرمایا اے میرے بھتیجے کیا میں آپ کو اس سے بھی آسان کار ثواب سے آگاہ نہ کروں؟ میں نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور نماز کے ارکان و شرائط کے مطابق ادا کرے تو وہ بخش دیا جائے گا۔ اور اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے عاصم نے عقبہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا کیا واقعی؟

تو عقبہ کہتے فرمایا کہ ہاں :

۱۴۷ عَنْ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ۔

سیدنا حضرت عثمان غنی سے مروی ہے کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا : جو شخص وضو مکمل کرے جیسے اللہ نے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو پانچ نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور یہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی۔

---

۱۴۸ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔

سیدنا حضرت عثمان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ شخص جو اچھی طرح وضو کرنے پھر نماز پڑھے۔ اللہ اس کی بخشش فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ شخص دوسری نماز پڑھتا ہے۔

نوٹ :۔ یعنی دونوں نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ! وضو کا ثواب کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ صاف کیے تو تیرے ہاتھوں کے ناخنوں اور پوروں سے گناہ خارج ہو گئے۔ پھر تو نے کلی کی ناک کے ہر دو حصوں کو صاف کیا منہ دھویا، بازو کہنیوں تک دھوئے سر پر مسح کیا۔ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے تو بہت سے گناہ دھو دیے گئے۔ اور اللہ کے لیے تو نے اپنا منہ زمین پر رکھا (یعنی نماز اور سجدہ کیا) تو تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا۔ جیسے اس روز تھا جس دن تجھے تیری ماں نے جنا۔
ابو امامہ جنہوں نے اس حدیث کو عمرو ابن عبسہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا۔ اے عمرو دیکھ کر بتاؤ کیا ہر شخص کو اتنی نعمتیں اتنے صلے میں مل جاتی ہیں۔ عمرو ابن عبسہ نے فرمایا سن لیجئے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میرے

وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وصال کے دن نزدیک ہیں۔ میں محتاج بھی نہیں ہوں کہ غریبی کی بدولت حضور انور پر جھوٹ بولوں! بلاشبہ میرے کانوں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور دل نے یاد رکھا۔

اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے کے بعد کے کلمات

۱۵۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لیے قیامت کے روز جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو جائے۔

حِلْیَةُ الْوُضُوْءِ

وضو کا زیور

۱۵۱ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ یَغْسِلُ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْلُغَ اِبْطَیْهِ فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِیْ یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْیَةُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور آپ نماز کے لیے وضو فرماتے تھے۔ اپنے بازو بغلوں تک دھو رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا یہ کیسا وضو ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنی فروخ! آپ یہاں موجود ہیں اگر مجھے یہاں آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو پہنچے۔

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر بڑھا کر ہاتھ یا پاؤں دھوئیں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ مگر عوام کے سامنے یہ امر نہیں کرنا چاہیے تاکہ وہ اسے فرض اور لازم نہ سمجھ لیں۔ اسی لیے سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں مشہور طریقے کے مطابق وضو کرتا۔ موجودہ وضو جس میں مبالغہ اور بغلوں تک نہ دھوتا۔ حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اس حد تک پہنایا جائے گا۔ جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

۱۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوْا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ فَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔ تو فرمایا اے مومنوں کے گھر والو تم پر سلامتی ہو ان شاء اللہ ہم جلد ہی آپ سے ملنے والے ہیں (آپ نے فرمایا) میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا درجہ تو اس سے بھی بلند تر ہے۔ کیونکہ تم میرے اصحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے روز قیامت کو حوض کوثر پر میں ان کا فرط ہوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو قیامت کے روز کیسے جان پہچانیں گے جو دنیا میں آپ کے وصال شریف کے بعد ہوں گے۔؟

آپ نے ارشاد فرمایا۔ بھلا اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچان سکے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا پس اسی طرح وہ میرے بھائی ہیں روز قیامت کو آئیں گے اور وضو سے ان کے ہاتھ منہ چمکتے ہوں گے اور حوض کوثر پر میں ان کا فرط ہوں گا۔

نوٹ:۔ مقبرہ سے مراد جنت البقیع ہے۔ حدیث پاک سے بھائی اور صحابی کا فرق واضح ہے انما المومنون اخوۃ سے ظاہر ہے کہ سبھی مسلمان بھائی ہیں۔
مسلمان بھائی ہے صحابی کا درجہ اعلیٰ وارفع ہے۔ فرط وہ شخص کہلاتا ہے جو لشکر سے آگے چل کر ان کے کھانے پینے کا بندوبست اور انتظام کرے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اس کا ثواب کیا ہے؟

۱۵۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص وضو کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں خشوع وخضوع سے متوجہ ہو کر ادا کرے تو جنت

لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ منہ اور دل سے متوجہ ہونے سے مراد ادھر ادھر کے خیالات نہ لائیں۔ اور دل بھی لگانا۔ اچھی طرح۔

بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ

وضو کا مذی سے ٹوٹ جانا

۱۵۴ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ إِبْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَى جَنْبِي سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب خاتونِ جنت فاطمہ الزہرا میرے عقد میں تھیں تو مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی۔ مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے اپنے پاس جو شخص تھا سے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کرو۔ اس نے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مذی سے وضو ہے۔

نوٹ:۔ مذی وہ پانی ہے جو شہوت میں نکلتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت تیز تر ہو جاتی ہے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مذی سے غسل فرض نہیں بلکہ فقط وضو ہی کافی ہے۔

۱۵۵ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْذَى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کسی شخص کی مذی اس حالت میں نکل آئے کہ وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا ہو لیکن وہ شخص جماع نہ کرے اس مسئلہ کے بارے میں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کیونکہ مجھے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ کی صاحبزادیؓ میرے عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقدادؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص اپنا ذکر دھولے اور نماز کے لیے وضو کرے۔

۱۵۶ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ يَكْفِي مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوءُ۔

سیدنا حضرت عائش بن انس سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی۔ الغرض میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے فرمایا کہ آپؓ یہ مسئلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے عقد میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب مذی نکلے تو صرف وضو ہی کافی ہے۔

۱۵۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیجؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے کا حکم فرمایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص ذکر کو دھوڈالے اور وضو کرلے۔

۱۵۸ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهٗ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَا ذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت مقداد بن الاسود سے مروی ہے کہ حضور علیؓ نے انہیں یہ مسئلہ پوچھنے کے متعلق فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا واجب ہوا (وضو یا غسل) اور فرمایا کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے حبالۂ عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقداد نے فرمایا میں نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو ایسی صورت حال پیش آئے تو وہ شرمگاہ کو دھوڈالے اور ایسے وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

---

۱۵۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ ابْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی اور مقداد سے کہا چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مذی میں وضو ہے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پیشاب سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۰ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعٰى صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ تَسْاَلُ؟ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زر بن حبیشؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص صفوان بن عسال کے دروازے پر جاکر بیٹھ گیا۔ جب وہ باہر نکلا تو پوچھا کہ کیا کام ہے۔ میں نے کہا میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا فرشتے علم حاصل کرنے والے کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ پھر اس نے کہا تو کیا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ موزوں کے مسح کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَهٗ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔

کے ہم سفر ہوتے تو آپ ہمیں تین دن اور تین رات موزے نہ اتارنے کا حکم صادر فرماتے ہاں مگر جنبی ہونے کی صورت میں تاہم آپ پیشاب کرنے یا سو کر اٹھنے کے بعد موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

نوٹ ۱: اگر جنبی حالت میں غسل کرنا ہو تو موزے اتارنا ضروری ہیں۔ اس کے بعد غسل کرے پیشاب اور نیند کے بعد وضو کرنے کی صورت میں موزے اتارنا ضروری نہیں مسافر کے لیے بہ رعایت تین دن ہے جبکہ مقیم کے لیے صرف ایک دن اور ایک رات۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْغَائِطِ

وضو کا پیشاب سے ٹوٹ جانا

۱۶۱ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَهٗ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سیدنا حضرت صفوان بن عسال نے فرمایا کہ جب حضور کے ہمراہ ہوتے تو آپ ہمیں موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر جنبی حالت اس سے مستثنیٰ ہے تاہم ہم پیشاب اور سو کر اٹھنے سے نہ اتارتے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الرِّيْحِ

ہوا خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یہ عرض کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کو نماز میں ریح نکلنے کا وہم ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے۔

نوٹ: جب ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو اس وقت نماز توڑے جب تک کہ اس کا یقین نہ ہو جائے۔ نہ توڑے وہم کا کوئی اعتبار نہ کرے

اَلْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ

وضو کا نیند سے ٹوٹ جانا

۱۶۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے پانی سے تین بار نہ دھولے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ۔

کا ہاتھ کہاں رہا۔

نوٹ: شاید اس کا ہاتھ شرمگاہ پر پڑا رہا ہو۔ اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جائے۔ بعض علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اکثر علماء کے نزدیک نہی تحریمی ہے۔ جب نیند سے جاگنے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ

اونگھنے کا بیان

۱۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے اونگھنے لگے تو نماز پڑھنا چھوڑ دے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لیے بددعا کرنے لگے اور نہ سمجھے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

وضو کا ذکر چھونے سے ٹوٹ جانا

۱۶۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّأْ ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مروان نے کہا ذکر کو چھونے سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا مجھے نہیں معلوم مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اطلاع دی۔ آپ نے حضور سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ذکر کو چھوئے تو وضو کرے۔

۱۶۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِيْ إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضٰى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِيْ مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا

سیدنا حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے۔ کہ جب مروان مدینہ منورہ کا حاکم تھا تو اس نے مجھے ذکر کو چھونے سے وضو لازم ہونے کے متعلق بتایا میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ جو شخص ذکر کو چھوئے تو اس پر لازم نہیں کہ وضو کرے۔ مروان کہتا ہے کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے جن چیزوں سے وضو کرنا چاہیے انہیں بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ ذکر کے

رَجُلًا مِّنْ حَرَسِهٖ فَأَرْسَلَهٗ إِلٰى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ۔

چھونے سے وضو کرے عروہ نے فرمایا میں مروان سے برابر جھگڑتا رہا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک کو بلایا اور اسے بسرہ کے پاس ارسال کیا جس نے بسرہ سے مروان کا بیان کردہ مسئلہ پوچھا۔ تو بسرہؓ نے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے مجھے کہا تھا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ

وضو کا شرمگاہ چھونے سے نہ ٹوٹنا

۱۶۷ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اپنی قوم کی طرف سے نکلے حتیٰ کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا۔ حضور! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو نماز میں اپنے ذکر کو چھوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ذکر بھی تو تیرے بدن ہی سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

نوٹ: جیسے باقی اعضاء بدن کو چھونے سے وضو نہیں جاتا بالکل اسی طرح ذکر کے چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور یہی مسلک اصحاب حنفیہ کا ہے۔

اس مقام پر اصحاب شافعیہ معترض ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ جناب ابوہریرہؓ حضرت طلق کے بعد اسلام لائے حنفی علماء نے جواب یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جناب ابوہریرہؓ نے طلق کے بعد ہی حدیث پاک سُنی ہو بلکہ عین ممکن ہے کہ طلق نے ابوہریرہؓ کے بعد حدیث پاک سُنی ہو اور صحیح یہ ہے کہ طلق نے بھی حضور سے حدیث پاک سُنی اور سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے بھی طلق کے بعد حضور سے سماعت فرمائی۔

تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

مرد اپنی عورت کو شہوت کے بغیر چھوئے تو وضو کا نہ ٹوٹنا

۱۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَإِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی۔ مثل جنازہ کے تو اپنے پاؤں مبارک سے مجھے چھوتے اور آپ نماز ادا فرماتے۔

مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ ۔

۱۶۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی اور آپ نماز ادا فرماتے جب آپ سجدہ فرمانے لگتے تو میرا پاؤں دبا لیتے میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی یہاں تک کہ آپ سجدہ فرماتے۔

۱۷۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدہ فرماتے تو میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے سمیٹ لیتی جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ ان دنوں گھر میں چراغ نہ ہوتا تھا۔

۱۷۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهٗ بِيَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھوں سے ٹٹولنے لگی تاکہ تلاش کروں۔ میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کیے ہوئے تھے اور سجدہ فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب و گرفت سے تیری عافیت کی۔ میں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔

نوٹ:۔ ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ مرد اگر اپنی عورت کو شہوت کے بغیر مس کرے تو اس طرح اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

مرد کا اپنی عورت کو چومنے سے وضو کا نہ ٹوٹنا

۱۷۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر آپ نماز ادا فرماتے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۱۷۳ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۷۴ ـــــ انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے

۱۷۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاْتُ مِنْهَا اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۶ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَوَضَّاُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِاَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ اَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۷ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۸ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۹ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھاکر وضو کرنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو کرو

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے اوپر وضو فرماتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے پنیر کے چند ٹکڑے کھائے تھے۔ لہٰذا وضو کیا۔ کیونکہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو فرمانے کا حکم صادر فرماتے۔

سیدنا حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا اللہ کی کتاب کے حلال کردہ کھانے کو کھاکر صرف اس لیے وضو کروں کہ وہ آگ سے پکا ہے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کنکریاں جمع کیں اور فرمایا کہ میں ان کنکریوں کے شمار سے گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضو فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھاکر وضو کرو!

سیدنا حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن اشیاء میں آگ کا عمل اور تصرف ہوا ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں کو آگ نے پکایا ہو ان کو کھاکر وضو کرو۔

۱۸۰ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ

حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو۔

۱۸۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جن اشیاء میں آگ لگی ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

۱۸۲ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِي فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور اپنی خالہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ابوسفیان کو ستو پلائے اور پھر انہیں فرمایا: میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

۱۸۳ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيقًا يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس سے مروی ہے کہ انہوں نے ستو پیا تو ام المومنین ام حبیبہ نے آپ سے فرمایا۔ اے میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ میں نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جن چیزوں کو آگ کی گرمی لگی ہو ان سے وضو کرو۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکائی گئی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنا

۱۸۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔

۱۸۵ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنبی اٹھتے تھے۔ احتلام سے نہیں۔ پھر آپ روزہ رکھتے تھے ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پسلی پیش کی گئی آپ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ دو باتوں (آگ سے پکی ہوئی چیز میں سے وضو کرنا نہ کرنا) سے آخری بات یہ تھی کہ آپ آگ سے پکی ہوئی اشیاء تناول فرما کر وضو نہ فرماتے۔

نوٹ:۔ اور اسی قول کو ترجیح اور یہی بات علماء کے نزدیک مختار ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز میں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ السَّوِيْقِ

ستو کھا کر کلی کرنا

۱۸۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت سوید بن نعمان سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں کسی دن باہر نکلے۔ حتیٰ کہ مدینے کی طرف خیبر کے پیچھے آپ صہبا نامی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ نے نماز عصر ادا فرمائی اور بعد ازاں توشے منگوائے تو ستو حاضر خدمت کیے گئے۔ آپ نے اس کی ثرید بنائی۔ اور آپ نے نوش فرمائے تو ہم نے بھی کھائے بعد ازاں آپ مغرب کی نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ آپ نے کلی فرمائی۔ ہم نے بھی کلی کی۔ آپ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا

۱۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پانی طلب فرما کر کلی کی۔ فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوْجِبُهٗ

ان باتوں کا ذکر جن سے غسل واجب یا غیر واجب ہوتا ہے

۱۹۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ

سیدنا حضرت قیس بن عاصم سے مروی ہے کہ

فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

آپ مسلمان ہوئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم صادر فرمایا

نوٹ:۔ کفر سے مسلمان ہوتے وقت غسل کرنا اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے۔ جبکہ بعض دیگر اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔

تَقْدِيمُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ

کافر جب مسلمان ہونے لگے تو غسل کرے

١٩١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے قریب ایک کھجور کے درخت کے نیچے گئے۔ اور غسل فرمایا پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ! قسم بخدا اس سے قبل ساری روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ مبارک سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا۔ اور اب آپ کا چہرہ انور باقی چہروں کی نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اب آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ثمامہ بن اثال کو خوشخبری دی اور عمرہ ادا فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

اَلْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

مشرک مردے کو دفن کرنے سے غسل کا وجوب

١٩٢ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جناب! ابوطالب وفات پاگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے انہیں دفن کر دیجئے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو مشرک فوت ہوئے ہیں (لہٰذا کیا ان کا دفن کرنا لازمی ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا جائیے دفن کر دیجئے۔ جب میں انہیں دفن کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا غسل کیجئے۔

بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

جب مرد اور عورت جماع کریں اور مرد کو انزال نہ بھی ہو تو وجوب غسل

۱۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے دونوں پنڈلیوں اور دونوں رانوں میں بیٹھ کر اپنے ذکر کو فرج میں داخل کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۱۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے ہر چہار کونوں میں بیٹھ کر جماع کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

اَلْغُسْلُ مِنَ الْمَنِيِّ

منی نکلے تو وضو کرنا

۱۹۵ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو مذی بہت آتی تھی۔ لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ جب تم مذی دیکھو تو ذکر کو دھولو۔ اور نماز کی طرح کا وضو کیجئے۔ اور پانی جب ٹپکتا ہوا نکلے (منی خارج ہو) تو غسل کر لیجئے۔

۱۹۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی تو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کیجئے اور ذکر دھو لیجئے۔ جب ٹپکتا ہوا پانی دیکھیں تو غسل کر لیجئے۔

غُسْلُ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

اگر عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا واجب ہے

۱۹۷ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت دوران نیند دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنی احتلام ہو جائے تو آپ نے

قَالَ إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

ارشاد فرمایا کہ اگر پانی نکلے تو غسل کرے۔

۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَوَتَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ حق بات سے نہیں شرماتا جب عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا ہاں وہ غسل کرے۔ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام سلیم سے فرمایا افسوس ہے آپ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے حضور میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو پھر صورت کیسے ملتی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں جاتا ہے۔ دوسری حدیث کے مطابق جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے۔ تو بچہ مرد کی شکل پہ ہوتا ہے۔ جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ ماں کی شکل پہ ہوتا ہے۔

۱۹۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ سچی بات فرمانے میں شرم کو جائز نہیں رکھتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھے تو۔ یہ سن کر جناب ام سلمہ ہنس پڑیں اور فرمانے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انزال نہیں ہوتا تو صورت کیسے ملتی ہے۔

نوٹ:۔ جب انزال ہونا ثابت شدہ ہے تو احتلام ہونے کا بھی امکان ہے۔

۲۰۰ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

حضرت خولہ بنت حکیم سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر عورت کو نیند میں احتلام ہو تو وہ کیا کرے؟ حضورؐ نے فرمایا جب وہ پانی دیکھے تو غسل کرے۔

بَابُ الَّذِی یَحْتَلِمُ وَلَا یَرَی الْمَاءَ — اگر کسی شخص کو احتلام ہو اور وہ تری نہ دیکھے

۲۰۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی پانی سے ہوگا۔

نوٹ :- یعنی غسل تب واجب ہوگا جب منی خارج ہو۔ اگر تری نہ دیکھے اور صرف احتلام ہو تو غسل واجب نہیں حدیث ہذا حالت احتلام پر محمول یا منسوخ ہے۔ اگر مطلق مراد ہو۔ کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال نہ بھی ہو۔

بَابُ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْاَۃِ — مرد اور عورت کی منی کا بیان

۲۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ کَانَ الشَّبَہُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالت صحت میں مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے۔ اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے۔ ان میں سے جس کی پہلی نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

ذِکْرُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَیْضِ — ماہواری سے فراغت کے بعد غسل

۲۰۳ عَنْ فَاطِمَۃَ رض بِنْتِ قَیْسٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّھَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس جو قریش کے قبیلہ بنو اسد سے ہیں مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے سو جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے لیکن جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو لیجئے اور پھر نماز پڑھیے۔

نوٹ :- عورت کو بے وقت خون آنے کو استحاضہ کہتے ہیں۔ یہ بے وقت خون جس رگ سے آتا ہے اسے عاذل کہتے ہیں۔ اس کے برعکس حیض کا خون رحم سے نکلتا ہے۔

حیض یا ایام خاص گزرنے کے بعد غسل اور خون دھونے کے بعد نماز پڑھنا چاہیے خواہ استحاضے کا خون آ رہا ہے بلکہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اکثر علماء کا یہی ارشاد ہے۔

۲۰۴ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوۃَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب ایام حیض ختم ہو جائیں تو غسل کرے۔

۲۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ رہا۔ انہوں نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ تو آپ غسل کر کے نماز پڑھ لیں۔

۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جناب عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی اور زینب بنت جحش کی ہمشیرہ تھیں استحاضہ ہوا۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ جب ماہواری کے دن گزر جائیں تو غسل کیجئے اور نماز پڑھیے۔ اور پھر جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا پھر ہر نماز کے لیے ام حبیبہ غسل فرمائیں تب نماز پڑھتیں۔ کبھی آپ ایک ایسے برتن میں جو ان کی بہن حضرت زینب کی کوٹھڑی میں تھا غسل فرمائیں اور جناب زینب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں۔ تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔ پھر آپ نکل کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتیں۔ اس خون سے آپ کی نماز نہ رکتی۔

نوٹ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیے اور ہر نماز کے لیے غسل نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ لہٰذا آپ کا یہ غسل ہر نماز کے لیے بطور نفل ہوگا۔

۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ، رسول کی زوجہ کی ہمشیرہ، حضرت عبدالرحمٰن کی زوجہ کو سات برس تک استحاضہ آتا رہا۔ آپ نے یہ مسئلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے۔ لہٰذا غسل کر کے نماز ادا کیجیے۔

۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۔

مروی ہے کہ ام حبیبہؓ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ ہے۔ لہٰذا آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو پھر وہ ہر نماز کے لیے غسل فرمایا کرتیں۔

۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْكُثِیْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب ام حبیبہؓ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان کے نہانے کے لگن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے دن حیض آتا ہے اتنے دن نماز روزہ نہ ادا کریں پھر غسل کر کے نماز روزہ ادا کیجئے خواہ خون آتا رہے۔)

---

۲۱۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِیْ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْتَظِرْ عَدَدَ اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ الَّتِیْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِیْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّیْ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ حضرت ام سلمہؓ نے یہ مسئلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے جن میں بیماری سے قبل آیا کرتا۔ تو اتنے دن ایک ماہ میں نمازیں پڑھنا ترک کر دے۔ پھر جب اتنے مقررہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور اپنی شرمگاہ پر کپڑے یا روئی کا پھاہا رکھ کر نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْاَقْرَاءِ

اقراء کا بیان

۲۱۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِیْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِیْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ام حبیبہ بنت جحش، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی زوجہ کو استحاضہ ہو گیا۔ اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کی ایک چوٹ ہے۔ آپؐ اپنے قرء کا

كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

شمار دیکھ لیں جتنے دن آپ کو حیض آیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں نماز چھوڑ دیجئے۔ اور اس کے بعد ہر نماز کے لیے غسل کیجئے۔

نوٹ :- حدیث ہٰذا سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہیں جناب ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ اور جناب امام شافعیؒ کے نزدیک قرء سے مراد طہر ہے۔

۲۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب ام حبیبہؓ کو سات برس مسلسل استحاضہ رہا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ نے حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

۲۱۳ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قَرْءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ فَاِذَا مَرَّ قَرْءُكِ فَتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ فرماتی ہیں کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ تو اسے دیکھتی رہ جب تیرا قرء آئے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جائے اور آپ حیض سے پاک ہو جائیں تو دوسرے حیض تک نماز پڑھیے اجب دوسرا حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔

۲۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیشؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ رہتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی کیا نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ رگ ہے۔ حیض نہیں۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالئے اور نماز ادا کیجئے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

حائضہ عورت کا غسل

۲۱۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور

قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

اقدس میں ایک مستحاضہ عورت کو کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور اسے ظہر کی نماز میں دیر اور عصر کی نماز میں جلدی پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ اور دونوں نمازوں میں ایک غسل کرنے کا۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کا پھر فجر کے لیے ایک ہی غسل کا حکم فرمایا۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

نفاس کے بعد غسل کرنا

٢١٦ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنابہ اسماء بنت عمیس کو جب ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں غسل کرنے اور احرام باندھنے کا حکم کیجئے۔

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

٢١٧ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

فاطمہ بنت ابی جیش سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ ہوا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا سیاہ اور پہچان لیا جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔

٢١٨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ تُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جنابہ فاطمہ بنت ابی جیش کو استحاضہ ہوا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔ پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر اور نماز پڑھ

٢١٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهَا فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكِ لَا يَشُكُّ فِيْهِ أَحَدٌ۔

سے مروی ہے۔کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جیش کو استحاضہ ہوا۔آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمایا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں۔آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے۔حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو۔جب حیض بند ہو جائے۔تو خون کا دھبہ دھولے۔اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے۔کسی نے عرض کیا کیا غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرنے میں کوئی شک نہیں(یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل لازمی ہے۔)

---

۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش نے عرض کیا۔یارسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز کو ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے جب مدت اور موسم گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ۔

۲۲۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ابو جیش کی بیٹی فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں کہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں۔لہٰذا ان مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دیجئے۔جب مدت گزر جائے تو خون دھو کر غسل کر اور نماز ادا کر۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

رکے ہوئے پانی میں جنبی کا غسل کرنا ممنوع

۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم میں سے کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی شخص کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے بلکہ پانی لے کر الگ کھڑا ہو کر غسل کرے یہ کراہت تنزیہی ہے اور تحریمی نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر پانی دہ در دہ ہے تو جنبی کے نہانے سے بھی پلید نہ ہو گا۔ اگر اس سے کم ہے تو پانی نجس اور مستعمل ہو جائے گا۔ علماء امت نے اسی حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر پانی جاری ہو اور نہانے والا جنبی ہو تو پانی کے اندر جا کر نہانا منع نہیں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی میں نہانا ممنوع ہے

۲۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے غسل نہ کرے

نوٹ:۔ ٹھہرے ہوئے پانی کی مقدار اگر تھوڑی ہے۔ تو وہ پیشاب کرنے سے نجس ہو جائے گا۔ اگر کثیر تعداد میں ہے تب بھی خراب ہو گا۔ اور اس کے پینے سے لوگوں کو نقصان ہو گا۔ اکثر علماء کے نزدیک اسی لیے یہ نہی تحریمی ہے جبکہ پانی قلیل ہو اور جب پانی زیادہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

اول رات میں غسل کرنا

۲۲۴ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ۔ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے۔ کہ آپ نے جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس حصہ میں غسل فرمایا کرتے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کبھی آپ اول رات میں غسل فرمایا کرتے کبھی آخر رات میں میں نے کہا شکر اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

۲۲۵ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل فرماتے یا آخر رات میں؟ آپ نے فرمایا سب طرح کرتے۔ کبھی اول رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

ذِكْرُ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ

۲۲۶ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ۔

غسل کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابوالسمح سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل فرمانے کا ارادہ فرماتے تو مجھے ارشاد فرماتے کہ میں منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہوں۔ میں اپنا رخ دوسری طرف کر کے کھڑا ہوتا اور آپ کو چھپا لیتا۔

۲۲۷ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ فتح مکہ کے روز آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں آپ غسل فرما رہے تھے اور خاتون جنت فاطمۃ الزہرا ایک کپڑے کا پردہ آپ کے اوپر کیے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اس میں آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

۲۲۸ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا۔

غسل کے لیے پانی کی مقدار

سیدنا حضرت موسیٰ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجاہد ایک پیالہ لے کر تشریف لائے۔ میں نے اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے حدیث پاک بیان فرمائی۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مقدار پانی سے غسل فرماتے (ایک صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)۔

۲۲۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے رضاعی بھائی نے دریافت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح غسل فرماتے تھے؟ آپ نے ایک برتن طلب کیا جس میں ایک صاع پانی تھا اس کے بعد پردہ ڈال کر غسل فرمایا۔ اور سر پر تین دفعہ پانی ڈالا

۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ هُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک برتن میں غسل فرماتے جس میں ایک فرق (۱۶ رطل) پانی آتا ہے۔ میں اور آپ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔

۲۳۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو فرما لیتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

نوٹ:۔ دو پاؤ = ایک رطل۔

ایک رطل تقریباً آدھے کلو کے برابر بنتا ہے۔

مکوک اہل حجاز کے نزدیک ۱۱ گیارہ چھٹانک بنتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک تقریباً ایک سیر۔ صاع کی مقدار چار کلو کے قریب ہے۔

مکوک۔ مد اور رطل وغیرہ حدیث میں پیمانوں کے بیان مراد حجازی ہیں۔

پانی کی یہ مقدار عرب اور حجاز مقدس میں کمی کے پیش نظر ہے۔ نیز یہ امر پیش نظر رہے کہ اسراف بہر حال معیوب اور ناپسندیدہ ہے۔ یہ قدرت کی عظیم نعمت۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ "اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا فرمایا۔ لہٰذا وضو اور غسل میں اس کا خرچ اور مصرف فضول نہیں کرنا چاہیئے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

۲۳۲ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِيْ صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا۔

سیدنا ابو جعفر سے مروی ہے کہ ہم نے جناب جابر ابن عبداللہ رضی اللہ کے سامنے غسل کے باب میں بحث کی۔ تو سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لیے فقط ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع یا دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ہستی کے لیے کافی ہوتا تھا جو آپ سے زیادہ بال رکھتے تھے۔ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهُ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ

غسل کے پانی کی کوئی متعین مقدار نہ ہونا

۲۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آٹھ سیر پانی والے برتن میں مل کر غسل کرتے۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کے لیے پانی کی کوئی حد متعین اور مقرر نہیں۔ بلکہ جتنے پانی سے طہارت اور نظافت حاصل ہو جائے۔ اور بدن سے پانی بہ جائے وہ کافی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

ایک ہی برتن سے مرد اور عورت کا مل کر غسل کرنا

۲۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم، دونوں مل کر ایک ہی برتن سے ہاتھ ڈال کر غسل کرتے۔

نوٹ:- ہم سے مراد آپ کی بیویاں اور امہات المومنین ہیں۔

۲۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سے برتن میں جھگڑتی تھی (یعنی میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے پانی لیتے تھے) میں چاہتی کہ میں پانی لے لوں اور آپ چاہتے کہ آپ لے لیں۔ کیونکہ میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرلیتے۔

---

۲۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری خالہ جناب میمونہ نے بتایا کہ وہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۹ عَنْ نَاعِمٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنَقِّيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ

ام سلمی کے مولی ناعم سے مروی ہے کہ ام سلمی سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ مل کر غسل کرسکتی ہے ام سلمی نے فرمایا۔ ہاں جب وہ عقل رکھتی ہو! دیکھیں میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے پانی لے کر غسل کرتے۔ پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے حتی کہ ان کو صاف کرتے پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالتے

قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تُبَالِيهِ۔

اعرج نے کہا کہ جناب ام سلمہؓ نے شرمگاہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اسے اہمیت دی۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

جنبی کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے نہانا منع ہے

۲۴۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

حضرت حمید ابن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو چار سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے تھے۔ جیسے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے شرف صحبت میں رہے۔ اس نے بتایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے۔ غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنے مرد کو جنبی عورت اور عورت کو جنبی مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔ بلکہ دونوں مل کر پانی لیتے جائیں۔

نوٹ:۔ صحیح مسلم میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا۔

۲۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتّٰى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي۔

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ چاہتے کہ جلدی سے غسل کر لیں۔ میں یہ چاہتی کہ میں جلدی سے غسل کر لوں۔ آپ ارشاد فرماتے میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے۔ اور میں عرض کرتی میرے لیے پانی رہنے دیجئے۔

حضرت سوید فرماتے ہیں کہ آپ مجھ سے جلدی فرماتے اور میں آپ پر جلدی کرتی۔ میں عرض کرتی میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے۔ میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے۔

نوٹ:۔ جب ایک آدمی غسل کر چکتا ہے تو دوسرا اس کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرتا اس حدیث سے جنبی شخص کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی اجازت ثابت ہوئی۔

ذِكْرُ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ

کونڈے سے غسل کرنا

۲۴۲ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسے کونڈے میں غسل فرمایا جس میں آٹے کا نشان تھا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر پانی میں کوئی پاک شے مل جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

جنبی عورت غسل کرے تو سر کی مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

۲۴۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ شَدِيْدَةُ ضَفْرِ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! میں اپنے بالوں کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت میں انہیں کھولوں! آپ نے فرمایا تجھے سر پر پانی ڈالنا تین مرتبہ کافی ہے۔ اس طرح کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر تو سارے بدن پر پانی ڈالے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

حائضہ جب احرام حج باندھنے کے لیے غسل کرنا چاہے تو بالوں کا کھولنا ضروری ہے

۲۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کو نکلے تو میں نے میقات سے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو میں حائضہ تھی۔ پس میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی (یا حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکی) بعد ازاں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (کہ حج آ پہنچا ہے اور حیض کی وجہ سے میرا عمرہ ادا نہیں ہوا۔ تو میرا حج بھی نہ ہو گا)

قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سر کی مینڈھیاں کھول ڈالو اور کنگھی کیجئے اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ نہ کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں ارکانِ حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم بھیجا میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا یہ آپ کی عمرے کی جگہ ہے (یہاں سے احرام باندھنے کی اجازت ہے)

ذِكْرُ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا الْإِنَاءَ

جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنا ہاتھ دھولے

۲۴۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتّٰى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى جَسَدِهِ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کی خاطر برتن میں پانی رکھا جاتا آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب آپ اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تو دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ جب اس سے فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور دونوں ہاتھوں کو دھو کر کلی فرماتے اور تین بار ناک میں پانی ڈالتے بعد ازاں دونوں ہتھیلیاں بھر کر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ بعد ازاں سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

ہاتھ برتن میں ڈالنے سے قبل کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

۲۴۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى

جناب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کس طرح فرمایا کرتے؟ آپ نے فرمایا حضور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر

يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

شرمگاہ دھوتے پھر دونوں ہاتھ دھوتے کلی فرماتے، ناک میں پانی ڈالتے، پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے اور بعد ازاں سارا بدن مبارک دھوتے۔

بَاب

اِزَالَةُ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی دور کرنا

۲۴۷ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے، اور ان سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیسے فرماتے تھے آپ نے فرمایا کہ حضورؐ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا جاتا آپ تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں پہ پانی ڈال کر انہیں صاف فرماتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پہ پانی ڈال کر رانوں کو دھوتے پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی فرماتے، ناک میں پانی ڈالتے۔ سر پہ تین بار پانی ڈال کر سارے بدن پہ پانی بہاتے۔

بَابُ اِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

جسم سے ناپاکی کو دھو کر دونوں ہاتھ دھونا

۲۴۸ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلٰثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

جناب ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کو بیان فرمایا، سب سے پہلے آپ اپنا ہاتھ تین دفعہ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پہ پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے اور جو اس پہ لگا ہوتا۔ عمر بن عبید نے فرمایا میں سمجھتا ہوں عطاء نے یوں فرمایا۔ پھر آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ پھر تین بار کلی فرماتے اور ناک میں تین دفعہ پانی چڑھاتے۔ تین مرتبہ منہ دھوتے پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ بعد ازاں آپ سارے بدن مبارک پہ پانی بہاتے۔

ذِكْرُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

غسل سے قبل وضو کرنا

۲۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے

بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهِ كُلِّهِ۔

تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے ۔ نمازوں کی طرح کا وضو فرماتے بعد ازاں انگلیاں پانی میں ڈال کر آپ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال فرماتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کے بعد سارے جسم مبارک پر پانی بہاتے ۔

بَابُ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَأْسَهٗ

جنبی شخص کا اپنے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۰ عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَ يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ رَأْسَهٗ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى شَعْرِهِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کی کیفیت بیان فرمائی اس طرح کہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے ۔ وضو کرتے سر میں بالوں تک پانی پہنچانے کے لیے خلال کرتے تاکہ پانی بالوں تک پہنچ جائے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے ۔

۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشْرِبُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلَيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پر ۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ

پانی کی مقدار جو جنبی کے لیے کافی ہو ۔

۲۵۲ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّيْ لَأَغْسِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلٰثَ أَكُفٍّ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل کی بحث کی ۔ کسی نے کہا میں اس طرح غسل کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپیں پانی بہاتا ہوں

بَابُ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

حیض سے فارغ ہو کر کیسے غسل کیا جائے

۲۵۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت اسماء بنت شکل نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے پاک ہو کر کیسے غسل کیا جائے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ غسل کرنے کے بعد روئی کا ایک ٹکڑا لے جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اس سے طہارت کیجئے وہ عورت

تَتَّبِعِيْنَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

ہوئی میں کیوں کر اس سے طہارت کروں۔ آپ نے اپنا دست مبارک چھپا لیا اور فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ کر آہستہ سے کہا اسے خون کے مقام پر رکھیں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ بدبو رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد ایسا کرنا مستحب ہے فقط خوشبو ملنا ہی کافی ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ غُسْلِ الرِّجْلِ فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

غسل کرنے کی جگہ کی بجائے دوسری جگہ پاؤں دھونا

۲۵۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جنابت کے غسل کے واسطے پانی رکھا۔ آپ نے ایسا کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا۔ بعد ازاں داہاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر بہایا پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا اس کے بعد اپنا بایاں دست مبارک زمین پر مار کے خوب زور سے رگڑا۔ بعد ازاں نماز کی طرح کا وضو فرمایا۔ پھر بایاں چلو بھر کر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ اور اس کے بعد سارے جسم مبارک کو دھویا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر پونچھنے کے لیے رومال پیش کیا۔ آپ نے اسے استعمال فرمائے بغیر واپس فرما دیا۔

بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد تولیہ استعمال نہ کرنا

۲۵۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَأُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ کو بدن مبارک پونچھنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے یہ کپڑا لیے بغیر پانی جھٹکا۔

نوٹ:۔ امام نووی کے اقوال کے مطابق غسل کے بعد بدن پونچھنا مستحب ہے کیونکہ اس سے بدن مزید صاف ہو جاتا ہے۔ البتہ ایک مشہور قول یہ بھی ہے کہ نہ پونچھنا بہتر اور افضل ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

کھانا کھانے کے لیے جنبی شخص کا وضو کرنا

۲۵۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے۔ اور جب کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

جنبی شخص کھانا کھانے کے لیے صرف ہاتھ دھولے

۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرما لیتے اور کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

جنبی آدمی کھانے پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ ہی دھولے

۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رضى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا قصد فرماتے تو صرف وضو فرماتے۔ اور اگر کھانے یا پینے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھو لیتے۔ پھر کھاتے یا پیتے

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ

جنبی شخص کا وضو کرنا جب وہ سونے کا ارادہ کرے

٢٦٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونا چاہتے تو سونے سے قبل نماز کی طرح کا وضو کرتے۔

٢٦١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟
قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سو سکتا ہے بشرطیکہ وہ وضو کرے۔

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهٖ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ

جنبی سوتے وقت وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے

٢٦٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ يُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں اور فوری طور پر نہا نہیں سکتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے ذکر دھو لیجئے اور بعد ازاں سو رہو۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

جنبی شخص اگر وضو نہ کرے

٢٦٣ عَنْ عَلِيٍّ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص ہو۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعُوْدَ

اگر جنبی شخص دوبارہ جماع کرنا چاہے

٢٦٤ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّأَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص جنبی حالت میں دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ وضو کر لے۔

بَابُ اِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

ایک ہی غسل سے کئی عورتوں سے صحبت کرنا

۲۶۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی بیویوں سے صحبت فرماتے۔

نوٹ:۔ تمام بیویوں کے ساتھ جماع کے بعد صرف ایک ہی غسل پر اکتفا فرمایا۔

۲۶۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرا کرتے تھے اپنی عورتوں پہ ایک ہی غسل میں۔

بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

جنبی شخص تلاوت قرآن نہ کرے

۲۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَلِيًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلمہ راوی ہیں کہ میں اور میرے ساتھ دو شخص جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے۔ آپ کو قرآن پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی چیز نہ روک سکتی۔

۲۶۸ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا الْجَنَابَةَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت کے سوا قرآن پڑھا کرتے ہر وقت ہر حالت میں۔

بَابُ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهٖ

جنبی شخص کے ساتھ بیٹھنا اور اسے چھونا

۲۶۹ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَاسَحَهٗ وَدَعَا لَهٗ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَوْمًا بُكْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيْتُ اَنْ تَمَسَّنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ اپنے کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو اس پر ہاتھ پھیرا کرتے اس کے لیے دعا فرماتے۔ ایک صبح میں آپ کو دیکھ کر ایک طرف چلا گیا۔ پھر سورج نکلتے وقت میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تجھے دیکھا کہ تو الگ ہو کر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا حضور! میں جنبی حالت

اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجَسُ۔

میں تھا۔ لہٰذا مجھے اس بات کا خدشہ لاحق ہوا کہ آپ مجھ پر ہاتھ پھیریں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا یعنی نجاست حکمی سے اور اس کے برعکس مسلمان کی طہارت حقیقی ہے۔ ہاں مگر جب نجاست حقیقی لگی ہو تو اس وجہ سے وہ ناپاک ہو جائے گا تاہم وہ اپنی ذات سے پاک رہے گا۔

۲۷۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ وَھُوَ جُنُبٌ فَاَھْوٰی اِلَیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جنبی حالت میں ملے۔ آپ جب میری جانب جھکے تو میں نے عرض کیا کہ میں جنبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ فِیْ طَرِیْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْہُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَقِیْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَکَرِھْتُ اَنْ اُجَالِسَکَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک راستے میں مجھ سے ملے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی حالت میں تھے۔ لہٰذا چھپ کر نکل گئے اور غسل فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو نہ پایا جب آپ واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوہریرۃ آپ کہاں چلے گئے تھے۔ آپؓ نے عرض کیا حضور جب آپ مجھ سے ملے تھے تو میں جنبی حالت میں تھا۔ مجھے غسل کرنے سے پہلے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا کام کاج کرنا

۲۷۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ یَا عَائِشَۃُ نَاوِلِیْنِی الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِیْ یَدِکِ فَنَاوَلَتْہُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ مجھے کپڑا دیجئے۔ آپ نے عرض کی کہ میں حائضہ ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا وہ آپ کے ہاتھ میں تو نہیں۔ پھر حضرت عائشہ نے کپڑا اٹھا کر حاضر خدمت کر دیا۔

۲۷۳ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے

۲۷۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا مسجد میں سے بچھونا اٹھا دیجئے۔ میں نے عرض کی حضور میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑا رکھا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ مبارکہ میں تھیں۔ آپ نے بوریا طلب فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیال فرمایا کہ حالت حیض میں مسجد میں اپنا دست مبارک نہ بڑھائیں۔ چونکہ حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا لہٰذا آپ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد میں دینے سے کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں دھرا۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے

بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا مسجد میں بچھونا یا چٹائی بچھانا

۲۷۵ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی۔ ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر مسجد میں بچھونا بچھا دیتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ یعنی باہر سے ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی۔

بَابٌ فِي الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

کسی شخص کا اپنی حائضہ عورت کی گود میں سر رکھ کر تلاوتِ قرآن کرنا

۲۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی حائضہ عورت کی گود میں ہوتا اور آپ تلاوت قرآن فرماتے۔

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۲۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِي إِلَى رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اعتکاف میں اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اور میں حالتِ حیض میں آپ کا سر دھوتی۔

۲۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے۔ میں حائضہ ہونے کے باوجود اسے دھو دیتی۔

۲۷۹ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ

حضرت عائشہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں حضور علیہ السلام کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

حائضہ کو ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا پینا درست ہے

۲۸۱ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

سیدنا حضرت ابن شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا عورت حائضہ ہونے کی حالت میں اپنے خاوند کے ہمراہ کھا سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں: حضور مجھے یاد فرماتے اور میں آپ سے مل کر کھانا کھایا کرتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ آپ گوشت کی بوٹی اٹھاتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے کھاتی اس کے بعد میں اسے رکھ دیتی۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نوش فرماتے۔ اور اسی جگہ اپنا دہن مبارک بوٹی پر لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا آپ پانی طلب فرماتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے پیتی اس کے بعد رکھ دیتی۔ اس کے بعد حضور اسے اٹھا کر پیتے اور پیالے میں اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

---

۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اپنا منہ (برتن) میں اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگا کر پیا تھا اور میرا جوٹھا پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا باقی ماندہ کھانا پینا استعمال کرنا

۲۸۳ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَاوِلُنِی الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْہُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِیْہِ فَیَتَحَرَّی مَوْضِعَ فِیَّ فَیَضَعُہُ عَلٰی فِیْہِ۔

۲۸۴ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ یَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ أُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ۔

بَابُ مُضَاجَعَۃِ الْحَائِضِ

۲۸۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ بَیْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَۃٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمِیْلَۃِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِیَابَ حِیْضَتِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِی فَاضْطَجَعْتُ مَعَہُ فِی الْخَمِیْلَۃِ۔

۲۸۶ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیْتُ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَہُ مِنِّی شَیْءٌ غَسَلَ مَکَانَہُ وَلَمْ یَعْدُہُ وَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ یَعُوْدُ فَإِنْ أَصَابَہُ مِنِّی شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَمْ یَعْدُہُ وَصَلّٰی فِیْہِ۔

بَابُ مُبَاشَرَۃِ الْحَائِضِ

۲۸۷ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے جس میں پانی پیتی اس کے باوجود کہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر میں وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ تلاش کر کے اسی جگہ منہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی اور پھر وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی۔ آپ اپنا دہن مبارک اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی۔ پھر آپ کو پیش کر دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

حائضہ عورت کے ساتھ سونا

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اسی حالت میں مجھے حیض آ گیا میں کھسک گئی اور جا کر حیض کے کپڑے اٹھائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آ گیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چادر میں سویا کرتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر میرے بدن سے کچھ آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ اس مقام کو دھو ڈالتے باقی نہ دھوتے۔ اس کے بعد آپ نماز ادا فرماتے۔ پھر لیٹتے۔ پھر آپ پر کچھ لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے۔ اس سے زیادہ نہ دھوتے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

حائضہ عورت کے ہمراہ مساس کرنا اور لیٹنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

مروی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی۔ تو آپ اسے تہبند لپینے کا حکم فرماتے تو پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (جماع کے سوا باقی سب کچھ)

۲۸۸ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم میں سے حائضہ عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر اس سے مباشرت فرماتے!۔

۲۸۹ عَنْ مَيْمُونَةَ رضی قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجات میں سے کسی حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت فرماتے بشرطیکہ وہ ایک ازار پہنے ہوئے ہوتی۔ جو رانوں کے نصف اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ لیث کی حدیث میں ہے کہ اس ازار کو خوب مضبوط باندھے ہوتی

نوٹ :- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کی ناف سے گھٹنوں تک کپڑا ہو یا صرف اس کی شرمگاہ پہ کپڑا ہو تو اس سے مباشرت درست ہے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ

خداوند قدوس کے فرمان وَيَسْئَلُونَكَ کی تفسیر

۲۹۰ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـــــــــــ

ـــ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب یہود میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسے نہ کھلاتے، نہ پلاتے اور نہ ہی ایک گھر میں ان کے ساتھ رہتے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الخ یعنی آپ سے حیض کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ یہ ایک پلیدی ہے لہٰذا حالت حیض میں عورت سے الگ رہو۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ حائضہ عورتوں کو اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں۔ اور ایک گھر میں ان کے ساتھ رہیں اور جماع کے سوا سب

الجماع

باتیں کریں۔

بَابُ مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ اَتٰى حَلِيْلَتَهٗ فِيْ حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

جو حالت حیض میں جماع نہ کرنے کا علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کر

۲۹۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِيْ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے وہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

بَابُ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَاضَتْ

حالتِ احرام میں عورت حائضہ ہو جائے تو وہ کیا کرے

۲۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنَفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لیے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے دریافت کیا کیوں رو رہی ہے؟ کیا تجھے حیض آ گیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ اب حاجیوں والے سارے کام کریں مگر طواف نہ کریں (جو حالت حیض ختم ہونے پر کیجیے) حضور نے اپنی سب بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی دی۔

بَابُ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

حائضہ عورتیں احرام باندھتے وقت کیا کریں

۲۹۳ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ

سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد محمد باقر نے بیان فرمایا کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مدینہ منورہ سے نکلے جب کہ ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ہم آپ کے

بِنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ ثُمَّ اَہِلِّیْ۔

ساتھ نکلے تو اسماء بنت عمیس کے بطن مبارک سے محمد ابن ابی بکر (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) پیدا ہوئے۔ تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اور پوچھا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ غسل کیجئے اور لنگوٹ باندھیے پھر لبیک پکاریے۔

بَابُ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے

۲۹۴ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّھَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُکِّیْہِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِیْہِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا اسے کھرچ کر پانی اور بیری کے پتوں سے دھو لیجئے اور اس میں نماز پڑھیں۔

۲۹۵ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ امْرَاَۃً اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّیْہِ ثُمَّ اقْرُصِیْہِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِیْہِ وَصَلِّیْ فِیْہِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضورؐ سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں بھر جائے تو کیا کرے آپؐ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈال، پھر اسے پانی کے ساتھ مل پھر دھو ڈال اور نماز پڑھ اس میں۔

نوٹ: امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست کو پانی سے دھونا چاہیے اور جو شخص نجاست کو کسی دوسری شے مثلاً سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو کافی نہ ہوگا۔ اس لیے کہ پانی کا حکم ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دور کرنے میں کوئی شمار مقرر نہیں۔ بلکہ صاف کرنا ہی کافی ہے۔ نجاست آنکھ سے معلوم نہیں ہوتی تو اسے ایک دفعہ دھونا ہی کافی ہے۔ اور دوسری اور تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اور نجاست اگر عینی ہے۔ یعنی آنکھ وغیرہ سے محسوس ہوتی ہے۔ جیسے خون وغیرہ تو اس کا زائل کرنا واجب ہے۔ اگر ایک دفعہ دھونے سے زائل ہو جائے تو دوسری تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اگر نجاست عینی دھل جائے اور اس کا رنگ باقی رہے تو طہارت چونکہ حاصل ہو گئی۔ لہٰذا دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔ لیکن اگر مزہ باقی ہے تو کپڑا نجس ہے۔ تو اسے پاک کرنا چاہیے۔

بَابُ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

اگر کپڑے میں منی لگ جائے

۲۹۶ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ کَانَ

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جسے پہن کر جماع کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں جب کہ انہیں

يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

کپڑے میں نجاست معلوم نہ ہوتی۔

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی دھونا

۲۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی۔ پھر آپ نماز کو تشریف لے جاتے اور پانی کے نشانات آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

نوٹ:۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انسان کی منی نجس اور پلید ہے لہٰذا اسے ملنے کے علاوہ پانی سے دھونا بھی ضروری ہے۔

بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

منی کو صرف مل لینا

۲۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی تھی۔

۲۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی پانی سے دھونے کی بجائے فقط مل لیا کرتی تھی۔

۳۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی صرف مل لیا کرتی۔

۳۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی صرف مل لیا کرتی۔

۳۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُكُّهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی دیکھتی تو میں اسے کھرچ ڈالتی۔

۳۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ — — — — — — —

جب میں دیکھتی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ ڈالتی تھی

۳۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت اسود سے فرمایا کہ میں اگر منی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پاتی تو اسے چھیل ڈالتی۔

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا بیان

۳۰۵ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے۔ کہ آپ اپنے اس چھوٹے بچے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (بلکہ صرف دودھ پیتا تھا) آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھایا۔ اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑے کو نہ دھویا۔

نوٹ:۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چھڑکنا کافی نہیں بلکہ آپ نے محض تخفیف کے لیے ایسا کیا۔ بعض علماء کے نزدیک پانی چھڑکنا کافی ہے۔ اور بعض دوسروں کے نزدیک دھونا ضروری ہے۔

۳۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا آیا اور اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس کی جگہ پر محض پانی بہایا۔

بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کے پیشاب کا بیان

۳۰۷ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

سیدنا حضرت ابوالسمح سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب کو پانی سے چھڑک دیا جائے۔

بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

حلال جانوروں کا پیشاب

۳۰۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکل کے چند افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور زبانی کلامی

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

اسلام قبول کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور ہم جانور رکھنے والے ہیں ہماری گزر اوقات دودھ پر ہوتی ہے۔ اور ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں وہ مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کئی اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا۔ اور انہیں حکم فرمایا کہ تم مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور بول پیو۔ جب وہ صحت مند ہو گئے اور حرہ کی ایک جانب تھے تو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو شہید کر کے اونٹ بھگا لے گئے۔ جب یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تلاش کرنے والوں کو ان کے پیچھے ارسال فرمایا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو ان کی آنکھوں کو سلائی سے پھوڑ دیا گیا۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے آپ نے انہیں وہیں حرہ میں چھوڑ دیا اور وہ اپنی حالت پر تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

نوٹ: مسلم شریف کی روایت کے مطابق آپ نے انہیں یہ شدید سزا محض اس لیے دی کہ انہوں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو ایسا ہی سنگین جرم کر کے شہید کیا تھا۔ نیز وہ لوگ اسلام سے پھر گئے۔ یعنی مرتد ہو گئے اور یہ احسان وحسن سلوک کی ناقدر شناسی تھی۔ ایسے احسان فراموش کی یہ سزا بجا ہے۔

اس حدیث سے بعض ائمہ نے حلال جانوروں کے پیشاب کے پاک ہونے پر استدلال کیا مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب نجس ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے۔ ناسخ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ۔ پیشاب سے بچو۔

۳۰۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرینہ کے چند لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا راس نہ آئی۔ ان کے رنگ پیلے پڑ گئے اور پیٹ بڑھ گئے۔ حضور ﷺ نے انہیں دودھ والی اونٹنی عنایت فرمائی اور حکم فرمایا کہ وہ اس کا دودھ اور بول پئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا حتیٰ کہ وہ صحت یاب ہو گئے تو وہ چرواہے کو شہید کر کے اونٹ ہانک لے گئے۔ آپ نے لوگوں کو ان کی گرفتاری کے لیے ارسال کیا۔ جب وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ؟
قَالَ بِكُفْرٍ۔

قیدی ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں۔ مسلمانوں کے امیر عبدالملک ابن مروان نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے روایت کرتے وقت دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا ان کے قصور کی وجہ سے؟

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کفر کی وجہ سے (یعنی اس قصور کے علاوہ کہ انہوں نے چرواہے کو قتل کیا۔ نیز وہ دوسروں کے اونٹ لے کر گئے اور مرتد ہوئے جس کی سزا محض قتل ہے۔)

بَابُ فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

کپڑے میں حلال جانور کا گوبر لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے

٣١٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ يَعْنِي عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعٰى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔
اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت آپ کے قریب بیٹھی تھی۔ انہوں نے اونٹ ذبح کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا۔ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو اس گوبر کو لے کر کھڑا رہے جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جائیں تو یہ آپ کی پیٹھ پر رکھ دے حضرت عبداللہ نے کہا ان میں سے ایک بدبخت غلاظت اٹھا کر کھڑا رہا۔ جب آپ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس بدبخت نے یہ پلیدی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ خبر حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ اس وقت کم سن تھیں، دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور پلیدی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے ہٹائی۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اے اللہ! قریش کا معاملہ تجھ پر ہے
اے اللہ! تو ابوجہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ

هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ۔

عتبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط یہاں تک کہ قریش کے سات آدمیوں کو گنا) کا معاملہ تیرے سپرد ہے۔ جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا میں نے ان سب لوگوں کو بدر کے روز ایک گہرے کنوئیں میں گرا ہوا مرا ہوا پایا۔

نوٹ:۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کی مدد فرمائی اور یہ سب بدبخت غزوہ بدر میں ذلت وخواری سے مارے گئے۔
امام نسائی نے اس حدیث پاک سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہیں۔ اور نہ ہی حلال جانور کا گوبر ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوجھڑی پڑنے کے بعد نماز توڑ دیتے۔

بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے

٣١١ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کر مل ڈالا۔

٣١٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَإِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے نہ ہی دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے ورنہ جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے تھے اسی طرح تھوکے۔ وہ ایسے کہ آپ اپنے کپڑے پر تھوکتے اور اس کو مل ڈالتے۔

بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ابتداء کیسے ہوئی

٣١٣ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پرنور کے ساتھ کسی سفر میں نکلے جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں نکلے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کرنے کے لیے رکے اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ٹھہر گئے۔ لیکن نہ تو اس جگہ پانی تھا اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا بعض حضرات جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خدمت

فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ بِالنَّاسِ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ رض وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعَنُ بِیَدِہٖ خَاصِرَتِیْ فَمَا مَنَعَنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ۔ قَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ مَاھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ۔

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا آپ نے دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا؟ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کو بھی ایسی جگہ ٹھہرا دیا ہے جہاں پانی کا نام ونشان ہی نہیں۔ اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے۔ اس وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے آپ نے فرمایا۔ تو نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جگہ روک دیا جس جگہ پانی نہیں اور نہ ہی قافلہ کے پاس پانی ہے آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری دونوں طرفوں پر مارنے لگے۔ میں اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ آپ جب صبح کو بیدار ہوگئے تو پانی نہ تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حضیر نے ارشاد فرمایا اے اہل خانہ ابوبکر یہ آپ کی اولین برکت نہیں! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بعد ازاں ہم نے اپنے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا ہار اس کے نیچے سے ملا۔

بَابُ التَّیَمُّمِ فِی الْحَضَرِ

حضر میں تیمم کرنا

۳۱۴ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی مَیْمُوْنَۃَ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ جُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ وَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور رضائے میمونہ حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہم دونوں ابوجہیم کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل سے تشریف لائے آپ کو راستے میں ایک شخص ملا اس نے سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار تک پہنچنے سے پہلے اس کے سلام کا جواب نہ فرمایا۔ آپ نے اپنے چہرہ انور اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

نوٹ: حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا عیدا ور جنازہ کی نماز کے لیے جب دوسر

کہتے ہوئے یہ نمازیں فوت ہونے کا اندیشہ ہو درست ہے۔

امام نووی رح فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اس بات پر محمول ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پانی دستیاب نہ ہو سکا۔ اسی لیے آپ نے تیمم فرمایا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

حضر میں تیمم

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (کہ پانی ملنے تک) نماز نہ پڑھ (جب پانی ملے غسل کر کے پڑھنا) عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین! آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک لشکر جہاد میں شامل تھے ہمیں جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہ ملا۔ آپ نے نماز ہی نہ پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ہم نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مٹی میں لوٹنے کی بجائے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر انہیں پھونکا اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیرا۔ سلمہ نے شک کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کا مسح دونوں پہنچوں تک کیا یا کہنیوں تک۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم جو کچھ آپ نے بیان فرمایا تمہارے ہی حوالے کرتے ہیں۔

۳۱۶ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِي الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ۔

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حاجت غسل ہو گئی میں اونٹوں کی نگرانی پر مامور تھا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ میں نے جانور کی طرح مٹی میں لوٹنے لگا میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا مجھے تیمم کرنا ہی کافی تھا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي السَّفَرِ

سفر میں تیمم کرنے کا بیان

۳۱۷ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ۔

اَلْاِخْتِلَافُ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

۳۱۸ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ

۳۱۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا إِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لِأُصَلِّيَ حَتّٰى أَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَتَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ

صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اولات الجیش مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپؐ کا ہار جو یمن کے معروف علاقے کا ظفار کا بنا ہوا تھا۔ ٹوٹ کر گر گیا۔ صحابہ کرام اس ہار کو تلاش کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور ان کے ہمراہ پانی نہ تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب عائشہ صدیقہؓ پر غصے ہوئے اور فرمایا آپ نے لوگوں کو ٹھہرا دیا۔ اور ان کے ہمراہ پانی بھی نہیں۔ لہٰذا اللہ جل مجدہ نے مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ مسلمان اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اٹھائے اور مٹی کو نہ جھاڑا۔ انہوں نے اپنے چہروں اور بازوؤں کا کندھوں کا اندرونی بغلوں تک مسح کیا۔

تیمم کیونکر کرنا چاہیئے؟

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو چہروں بازوؤں کا کندھوں تک مسح کیا

ہاتھ مٹی پر مار کر تیمم کرنے کی ایک اور ترکیب

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا امیر المومنین کبھی کبھی وضو اور غسل کے لیے ہمیں مسلسل دو دو ماہ تک پانی نہیں ملتا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک مجھے پانی نہ ملے میں نماز نہ پڑھوں گا۔ حتیٰ کہ پانی مل جائے۔ سیدنا حضرت عمار بن یاسر نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو یاد ہے کہ جب ہم فلاں فلاں مقام پر اونٹ چرا رہے تھے کہ ہمیں

كُنْتُ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْإِبِلَ فَتَعْلَمُ أَنَّا أَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الصَّعِيدُ لَكَافِيكَ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

نہانے کی حاجت ہوئی۔ میں نے مٹی میں لوٹیں لگائیں۔ پھر ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اور مٹی میں لوٹنے کے متعلق آپ سے عرض کیا) آپ نے ہنس کر فرمایا۔ مٹی تجھے کافی تھی آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں کو زمین پر مار کر پھونکا پھر منہ اور ہاتھوں کے کچھ حصے پر مسح فرمایا۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمار اللہ سے ڈرو (حدیث رسول کو بے کھٹکے بیان کرتا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیرالمومنین اگر آپ پسند فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہ کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

نوٹ:- سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روایت حدیث میں انتہائی حزم و احتیاط سے کام لیتے اور راوی کو آپ نے یہ فرمایا کہ دوسرے شخص کی گواہی پہنچنے تک تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم نہ کریں گے۔

مقصود اور مطلب یہ تھا کہ لوگ جھوٹی احادیث نہ گھڑ لیں اور بیان حدیث میں احتیاط نہ چھوڑ دیں۔ اس سے یہ مقصود ہرگز نہیں کہ خدانخواستہ جناب فاروق اعظم نے حضرت عمار کو جھوٹا سمجھتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ایک اور قسم

۳۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ جواب نہ دے سکے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا آپ کو یاد ہے کہ جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے حاجت غسل ہوئی تھی۔ میں مٹی میں لوٹا تھا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس طرح کافی تھا۔ اور جناب شعبہؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر مارا پھر پھونکا اور پھر منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار مسح فرمایا۔

۳۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ أَجْنَبَ رَجُلٌ فَأَتَى عُمَرَ رض فَقَالَ إِنِّي

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو حاجت غسل لاحق ہوئی وہ جناب

أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ
قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ
فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا
فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ
فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ
شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَّنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ
دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ
بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا
هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِي
هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ
وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيكَ
مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۳۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ رَجُلًا
جَاءَ إِلٰى عُمَرَ رض فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ
الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ
فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ
وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا
أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ
شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ الْمِرْفَقَيْنِ
أَوِ الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا
تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کی کہ میں جنبی حالت میں پانی نہ پا سکوں تو کیا کروں؟
سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو۔
حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو یاد نہیں جب
کہ ہم ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حاجت غسل لاحق
ہوئی۔ آپ نے تو نماز ہی نہ پڑھی۔ لیکن میں نے مٹی میں
لوٹ کر نماز پڑھی پھر میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے
فرمایا تجھے یہ کافی تھا۔ اور شعبہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر
ماری پھر اسے پھونکا۔ بعد ازاں دونوں ہتھیلیوں کو ایک
دوسرے سے مل کر اپنے منہ پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا البتہ اگر تمہیں ناپسند ہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں
آپ نے فرمایا بلکہ آپ جو کچھ بیان کریں گے وہ آپ کی ذمہ داری
ہو گی۔

تیمم کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے مروی
ہے کہ ایک شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم کی خدمت
میں حاضر اور عرض کیا کہ میں جنبی ہوا اور پانی نہ ملا تو کیا
کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنبی حالت
میں نماز نہ پڑھیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین
آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب ہم اور آپ ایک لشکر میں
تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوئی۔ پانی نہ ملا۔ آپ نے
تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا۔ نماز ادا کر کے حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے
بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تجھے اس طرح کافی تھا۔ اور
آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر آپ نے
انہیں پھونکا اور بعد ازاں منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح
کیا۔ سلمہ نے اس حدیث پاک میں شک کیا۔ اور فرمایا

وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِيْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا۔

کہ کہنیوں یا پہنچوں تک مجھے یاد نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس کے ذمہ دار آپ خود ہی ہیں۔ شعبہ رح نے بیان فرمایا۔ اس حدیث میں پہلے سلمہ دونوں پہنچوں منہ اور دونوں ہاتھوں کا ذکر کرتے تھے منصور نے آپ سے کہا کیا کہتے ہو بازوؤں کا ذکر آپ کے سوا کوئی راوی نہیں کرتا اور انہوں نے شک کیا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات یاد نہیں کہ آپ نے بازوؤں کا ذکر فرمایا کہ نہیں۔

بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

جنبی شخص کا تیمم کرنا

۳۲۳ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَبِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ عَلٰى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

سیدنا حضرت شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نے عمار کا یہ قول نہیں سنا کہ آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا اور وہاں مجھے حاجت غسل لاحق ہو گئی اور مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اس طرح کرنا کافی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ مبارک زمین پر مارے، دونوں ہتھیلیوں کو ملا پھر انہیں پھونکا۔ اپنا بایاں ہاتھ مبارک دائیں پر مارا اور دایاں بائیں ہاتھ کے دونوں پہنچوں پر مارا اور منہ پر مسح کیا عبداللہ نے فرمایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے فرمان پر قناعت نہیں کی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

تیمم مٹی سے کرنا

۳۲۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے

لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔

شخص کو ملاحظہ فرمایا جو لوگوں سے الگ تھا اور باجماعت نماز میں شریک نہ ہوا آپ نے اس سے پوچھا بھائی تم دوسرے لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل کیوں نہیں ہوتے! اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے حاجت غسل لاحق ہوئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے اوپر مٹی لازم کر لو (پانی نہ ملنے تک تیمم کرنے کے لیے) تجھے کافی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

کئی نمازیں ایک ہی تیمم سے پڑھنا

۳۲۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشَرَ سِنِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا پاک مٹی سے تیمم کرنا وضو ہے۔ خواہ اسے دس برس تک پانی نہ ملے۔

نوٹ:۔ جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں اسی طرح ایک ہی تیمم سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے ہاں مگر پانی ملنے بیماری ختم اور عذر نہ ہونے کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہوگا۔

بَابُ فِيْمَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيْدَ

جس شخص کو پانی اور مٹی دونوں نہ مل سکیں

۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّنَاسًا يَّطْلُبُوْنَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِيْ مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرًا تَكْرَهِيْنَهٗ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گلے کے ہار کی تلاش کے لیے حضرت اسید بن حضیر اور کئی دوسرے آدمیوں کو روانہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنا ہار کہیں بھول گئی تھیں۔ نماز کا وقت ہو گیا اور ان لوگوں کا وضو نہ تھا۔ لہٰذا پانی نہ ملا اور انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ تب اللہ تعالے نے تیمم کی آیت اتاری۔ اسید بن حضیر نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے جب تم پر کوئی ایسی بات آئی جس کو آپ ناپسند فرماتی تھیں تو اس میں اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے واسطے بہتری کر دی۔

---

۳۲۷ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے نماز نہ پڑھی

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِيْ اَصَبْتَ۔

(پانی کی تلاش میں رہا اور نماز کا وقت باقی تھا) پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔ پھر ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے ایسے بھی ایسے ہی ارشاد فرمایا۔ یعنی تو نے اچھا کیا۔

نوٹ:۔ اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ہو تو نمازی کو اس بات کا اختیار ہے۔ کہ وہ آخری وقت تک پانی نہ ملنے کا انتظار کرے اگر وہ تیمم کر کے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

كِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب پانی کے مسائل میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

وَقَالَ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

اور فرمایا تم کو پاک کرنے کے لیے آسمان سے پانی اتارتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ طہارت و نظافت کے لیے پاک پانی اشد ضروری ہے اور کسی معقول عذر کے بغیر پانی کے علاوہ کسی دوسری چیز سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

۳۲۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ نے جنابت سے غسل کیا پھر اس بچے ہوئے پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کیا کہ (یہ) ان کے غسل سے باقی ماندہ پانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ذِكْرُ بِئْرِ بُضَاعَةَ

مدینہ منورہ کے کنویں بضاعہ کا ذکر

۳۲۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا حضور کیا ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کریں جس میں کتوں کے گوشت، حیض کے

الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

غلیظ کپڑے اور متعفن اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

۳۳۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بئر بضاعہ کے پانی سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ اس کنویں کے پانی سے وضو کیوں فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبو دار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہونیوالے پانی کی مقدار

۳۳۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ اور پانی پینے کے لیے جانوروں اور درندوں کے اس پہ بار بار آنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا جب پانی کی مقدار دو قلے ہو تو وہ پانی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا۔

نوٹ۔ دو قلے تقریباً سوا چھ من کے برابر ہوتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک پانچ من پانی کی مقدار نجس نہیں ہوتی۔

۳۳۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسے سزا دینے کے لیے جھپٹے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا پیشاب نہ روکو جب وہ حاجت سے فارغ ہو چکا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر وہاں بہا دیا۔

۳۳۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں کھڑا ہوا اور پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑنا چاہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جہاں پر اس نے پیشاب کیا ہے۔ وہاں پر ایک پانی کا ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانیاں پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔

مشکلات پیدا کرنے کے لیے نہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۳۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

اَلْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ، ہم بحری سفر کرتے رہتے ہیں اور پینے کے لیے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ آپ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۳۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو ڈال اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف فرما جیسے تو نے سفید کپڑوں کو میل سے پاک و صاف فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور پانی اور اولے سے دھو ڈال۔

نوٹ: یہ دعا آپ نے اپنے غلاموں کی تعلیم کے لیے فرمائی کیونکہ عصمت انبیاء قرآنی آیات احادیث صحیحہ اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جس کے پاس دل و دماغ کی آنکھیں نہ ہوں۔

مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں اللہ جل شانہ نے شیطان سے فرمایا۔

۱۔ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ　　　اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیری دسترس نہیں۔

۴۔ شیطان نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ:

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔

کہ اے اللہ میں تیرے خاص بندوں کے سوا ان سب کو گمراہ کروں گا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تک شیطان کی رسائی نہیں اور وہ نہ تو انہیں گمراہ کر سکے اور نہ ہی بے راہ چلا سکے۔ پھر ان سے گناہ کیسے سرزد ہوں۔

لہٰذا عصمت انبیاء کرام علیہم السلام پر چند آیات قرآنیہ پیش خدمت ہیں۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا:

وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ۔

یعنی ہم گروہ انبیاء کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا زیب نہیں دیتا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام شرک اور گناہ کرنے کا کبھی ارادہ نہیں کرتے۔ یہی عصمت کی حقیقت ہے۔

یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ۔

یہاں یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ میرا نفس برائی کا حکم کرتا ہے۔ بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ عام نفوس انسانوں کو برائی کا حکم کرتے ہیں سوا ان نفوس کے جن پر رب تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور وہ نفوس انبیاء کرام کے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نفوس انہیں لا تقریب ہی نہیں لے جا سکتے۔

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ:

جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام سارے جہان سے افضل ہیں اور جہان میں تو ملائکہ معصومین بھی داخل ہیں ملائکہ کی صفت یہ ہے کہ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے اگر انبیاء کرام گنہگار ہوں تو ملائکہ ان سے بڑھ جائیں گے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ۔ میرا عہد نبوت ظالمین یعنی فاسقین کو نہ ملے گا۔ معلوم ہوا کہ فسق و نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

احادیث:

۱۔ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔ جسے قرین کہا جاتا ہے۔ مگر میرا قرین مسلمان ہو گیا ہے۔ یعنی مجھے نیک مشورہ ہی دیتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب الوسوسہ)

۲۔ ہر بچے کو ولادت کے وقت شیطان مارتا ہے۔ مگر شیطان عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کی ولادت کے وقت چھو بھی نہ سکا اس سے ثابت ہوا کہ پیغمبران کرام شیطانی وسوسہ سے پاک اور محفوظ ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شیطانی اثر ہے۔ بلکہ ان کی بیویاں بھی شیطانی

اثر سے پاک ہیں (مشکوٰۃ کتاب الغسل)

۴۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کر کے اس میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکالا گیا اور کہا گیا کہ ایک شیطانی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس قدسیہ شیطانی اثر سے پاک ہے اور پھر اس کو ماء زمزم سے دھویا گیا۔ (باب علامات نبوت مشکوٰۃ)

۵۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عمر جس راستے سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے معلوم ہوا کہ جن پر پیغمبران کی نظر کرم ہو جائے وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ خود ان کا کیا پوچھنا۔
(ماخوذ جاء الحق ضمیمہ ص ۴۳۰)

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۳۳۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

کُتّے کا جُوٹھا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹ لے تو وہ شخص اس برتن میں موجود چیز کو بہا دے۔ پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

بَابُ تَعْفِيْرِ الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

۳۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

کُتّے کے جُھوٹے برتن کو مٹّی سے مانجھنا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا مگر شکار اور ریوڑوں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ نیز فرمایا جب کتا منہ ڈال کر برتن میں چاٹے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو۔

۳۴۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا ان لوگوں کو کتوں کو پالنے کی ضرورت ہی کیا ہے آپ نے شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے صاف کرو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اس کے برعکس ہے آپ فرماتے ہیں (سات بار دھونے کے دوران میں سے صرف) ایک دفعہ مٹی سے دھویا جائے۔

۳۴۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے یا کھائے تو وہ اسے سات بار دھوئے اور پہلی دفعہ مٹی سے مل کر دھوئے۔

۳۴۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کا جوٹھا

۳۴۳ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِیْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور پھر حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے یہ معانی تھے۔ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ اسی دوران بلی آکر اس پانی میں سے پینے لگی جناب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اور جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے اچھی طرح پانی پی لیا۔ پھر جناب ابو قتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں آپ کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بھتیجی آپ حیران ہوتی ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلی ناپاک اور نجس نہیں وہ تو رات دن تمہارے اوپر گھومنے پھرنے والے یا پھرنے والیوں سے ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جوٹھا

۳۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَ اَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ اَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ہڈی چوستی تھی پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے۔ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔ (آپ پانی نوش فرماتے) اور میں حالت حیض میں ہوتی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْمَرْاَةِ

عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی سے وضو کرنا

۳۴۵ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد اور عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سب مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْءَةِ

عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے کی ممانعت

۳۴۶ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ ۔

سیدنا حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کی ممانعت فرمائی۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ

جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنے کی اجازت

۳۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ غسل کرتی تھیں حضور کے ساتھ ایک برتن سے (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا)

بَابُ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

کس قدر پانی وضو کو اور کس قدر غسل کو کفایت کرتا ہے؟

۳۴۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَّ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے۔

ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو فرمایا کرتے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل فرماتے

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب سنن مجتبیٰ سے حیض ونفاس اور

بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

حیض کو نفاس کہنے کے بیان میں

۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ!
قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا؟ شاید نفاس آگیا۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ بات اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ آپ حاجیوں والے سب کام کریں مگر خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

استحاضے کا ذکر اور خون شروع اور ختم ہونے کا بیان

۳۵۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

قریش کے قبیلہ بنی اسد سے صحابیہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔ اور خون دھو کر نماز پڑھیں (خواہ استحاضہ کا خون آیا ہی کرے۔)

نوٹ:۔ اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں۔ مگر مصنف نے ان کو مکرر بیان کیا ہے ہم نے بھی ترجمہ

ان کا مکرر کر دیا ہے۔

۳۵۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔

۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں۔ لہٰذا آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

اَلْمَرْاَةُ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

ہر ماہ جس عورت کے ایام حیض متعین ہوں اور اسے استحاضہ آئے

۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (استحاضہ) حیض آنے کے خون کے متعلق دریافت کیا۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں میں نے آپ کے غسل کا برتن خون سے بھرا ہوا دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے حیض کے دنوں کے شمار تک نماز اور روزہ ادا نہ کریں پھر غسل کرلیں۔

۳۵۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَ اللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَ اسْتَثْفِرِي وَصَلِّي۔

سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہوگیا ہے اور پاک نہیں ہوتی کیا ان دنوں نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا البتہ جتنے دن حسب سابق تجھے حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز نہ پڑھو پھر غسل کرکے لنگوٹ (کپڑا) باندھیں اور نماز پڑھیں۔

---

۳۵۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْتَظِرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

---

۲۶۰ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا

کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس کا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دن رات کا شمار رکھے جن میں اسے ہر ماہ بیماری سے پہلے حیض آتا تھا۔ پھر اتنے دنوں کی نماز کو چھوڑ دے جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے اور پھر نماز پڑھے۔

قرءٔ کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں کو استحاضہ ہو گیا اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ رحم کی ایک چوٹ اور زخم ہے آپ اپنے قرء کا شمار دیکھ لیجئے یعنی جتنے دن حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز چھوڑ دیجئے پھر ہر نماز کے لیے غسل کر لیجئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ کو سات برس تک استحاضہ رہا۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ نے انہیں حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ پھر بعد ازاں غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو آپ ہر نماز کے لیے غسل فرما لیا کرتیں۔

حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر خون آنے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک رگ ہے۔ آپ اسے دیکھتی رہیں جب آپ کو حیض آئے

ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قَرْءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَاِذَا مَرَّ قَرْءُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ۔

تو نماز مت پڑھیں جب یہ چلا جائے اور آپ پاک ہو جائیں تو دوسرا حیض آنے تک نماز ادا کریں۔

۳۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت جیش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو کر نماز ادا کیجئے۔

جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلُهَا اِذَا جَمَعَتْ

مستحاضہ عورت اگر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل

۳۶۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت سے کہا گیا [illegible] رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور اسے نماز ظہر تاخیر سے اور نماز عصر جلدی ادا کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کرنے کا حکم فرمایا گیا اسی طرح اسے حکم کیا گیا کہ وہ نماز مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء کی نماز جلدی پڑھے دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنے اور فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

---

۳۶۳ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں مستحاضہ ہوں آپ نے حکم فرمایا کہ تم ایام حیض تک نماز روزہ سے رکی رہو۔ پھر غسل کرو ظہر میں دیر کرو اور نماز عصر ادا کرنے میں جلدی کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو پھر نماز مغرب میں دیر اور عشا میں جلدی دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو اور نماز فجر کے لیے غسل کرو۔

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

٣٦٤ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ سے مروی ہے کہ آپ کو استحاضہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ اور قابل پہچان ہوتا ہے، اور جب کسی اور قسم کا خون آئے تو وضو کرو اور نماز پڑھو کیونکہ وہ ایک رگ کا خون ہے۔

٣٦٥ عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دیجئے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کرکے نماز پڑھیں۔

٣٦٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ وَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حضور! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے، دم حیض نہیں۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔ جب دم حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیجئے اور وضو کرکے نماز پڑھیئے، کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے حیض کا نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا وہ (صاف ہو کر) غسل نہ کرے؟ فرمایا اس میں کس کو شک ہے؟

نوٹ: اس حدیث پاک اور دیگر احادیث سے ثابت ہوا کہ حیض سے پاک ہوتے وقت ایک دفعہ غسل ضروری ہے۔ پھر استحاضے میں ہر نماز کیلئے غسل کرنا ضروری نہیں، فقط وضو کرنا ہی کافی ہے۔

٣٦٧ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں ہوتی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے، اور حیض ختم ہو جائے تو خون دھو کر نماز ادا کیجئے۔

٣٦٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں پاک ہی نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک

وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلوٰةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجیے جب حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیجیے اور غسل کر کے نماز ادا کیجیے۔

٣٦٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ فَأَتْرُكُ الصَّلوٰةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلوٰةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

زرد اور خاکی رنگ حیض میں شامل نہیں

٣٧٠ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.

حضرت محمد سے روایت ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: بعض علماکرام رحمہم اللہ کے نزدیک جب حیض سے سرخی ختم ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ حیض سے پاک ہوگئی اور زردی یا تیرگی رنگ کا خون حیض میں شمار نہ کیا جائے بعض دوسرے علماکرام رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ دوران حیض یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں حتیٰ کہ خالص سفیدی دکھائی دے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ الْآيَةَ.

حائضہ عورت سے جماع وغیرہ کرنا اور آیہ شریفہ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ کی تفسیر

٣٧١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کی عورتوں کو جب حیض آتا تو یہودی نہیں اپنے ہمراہ کھلاتے اور نہ ہی پلاتے، نہ ہی ایک مکان میں ان کے ہمراہ سکونت پذیر ہوتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بارے میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن المحیض۔ آخر تک۔ پھر حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساتھ کھلانے، پلانے، ایک مکان میں اکٹھا رہنے اور جماع کے سوا (بوس وکنار) وغیرہ کرنے کا حکم فرمایا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللهِ تَعَالَى

جو شخص علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے اس پر کیا کفارہ ہے

٣٧٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرے تو ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

٢٨٣ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ۔

حائضہ عورت کو اسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک اٹھ کھڑی ہوئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیئے حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹی۔

بَابُ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

٢٨٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

کسی مرد کا اپنی حائضہ بیوی کیساتھ ایک لحاف میں سونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ اگر آپ کو کہیں کچھ لگ جاتا تو آپ اتنا ہی دھوتے اور اس سے زیادہ نہ دھوتے اور آپ اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

٢٨٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

٢٨٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

حائضہ عورت سے مباشرت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مضبوط تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے مضبوط تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے

ذِكْرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلعم يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

٢٨٧ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے

حضرت جمیع بن عمیر راوی ہیں کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا لَكُنَّ؟ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

پوچھا کہ جب تم میں سے کسی کو حیض آتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جب ہم میں سے کوئی ایک حالت حیض میں ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھی طرح تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور اس کے بعد اس کے سینے اور چھاتیوں سے پیار فرماتے۔

۳۷۸ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے مباشرت فرماتے، درانحالیکہ وہ حائضہ ہوتی جب وہ ایسی ازار پہنے ہوئے ہوتی جو آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچتی اس کی آڑ کر لیتی۔

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

حائضہ عورت کو اپنے ہمراہ کھلانا اور اس کا جھوٹا پانی پینا

۳۷۹ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

سیدنا حضرت شریح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ حالت حیض میں کھا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا کھا سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلاتے اور میں آپ کے ہمراہ کھاتی تھی اور میں حائضہ ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہڈی تناول فرماتے اور میرا بھی اس میں حصہ رکھتے، میں پہلے اس کو چوس کر رکھ لیتی۔ اس کے بعد آپ اسے وہیں سے تناول فرماتے جہاں سے میں نے ہڈی پر سے کھایا ہوتا تھا۔ آپ پانی منگوا کر اس میں سے میرا بھی حصہ رکھتے میں پہلے سے کر اسے پیتی پھر رکھ دیتی، بعد ازاں آپ اسے اٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہیں منہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

۳۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ دہن مبارک رکھ کر پیتے، جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بچا ہوا پانی پیتے درانحالیکہ میں حائضہ ہوتی۔

اَلْاِنْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جھوٹا استعمال کرنا

۳۸۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے، میں حائضہ ہونے کے باوجود اس سے پانی پیتی، پھر وہ برتن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتی، آپ تلاش کرکے اسی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا۔

۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں پیالے سے پانی پیتی بعد ازاں وہ برتن حضور انور کی خدمت میں پیش کرتی۔ آپ اپنا دہن مبارک اس جگہ لگاتے جہاں میں نے پہلے لگایا ہوتا۔ میں حالت حیض میں ہڈی چوستی۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ اپنا منہ مبارک اسی مقام پر لگاتے جہاں کہ میں نے لگایا ہوتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

۲۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا درآنحالیکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ تلاوت کلام مجید فرماتے۔

بَابُ سُقُوطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ذمہ سے نماز کا ساقط ہونا

۲۸۴ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

حضرت معاذہ عدویہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حائضہ عورت نماز قضا کرے؟ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حروریہ ہے۔ ہمیں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں حیض آیا کرتا پھر ہم نماز قضا نہ کرتے تھے اور نہ ہمیں قضا کرنے کا حکم ہوتا تھا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے خدمت کرانا

۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ

الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْ۔

مجھے کپڑا اٹھا دیجیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں حالت حیض کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی۔ آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں تو نہیں دھرا تب انہوں نے آپ کو کپڑا اٹھا کر پیش خدمت کیا

۳۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں بچھونا اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور میں حائضہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں دھرا

بَسْطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ کا مسجد میں بوریا بچھانا

۳۸۷ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر تلاوت قرآن مجید فرماتے، درانحالیکہ وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی عورت اٹھ کر مسجد میں بچھونا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی۔

تَرْجِيلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرنا جب کہ مرد مسجد میں معتکف ہو۔

۳۸۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ آپ حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتیں جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کر دیتے، درانحالیکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حجرے کے اندر ہوتیں

نوٹ: یہ حجرہ مسجد سے ملحق تھا لہٰذا حضور اپنا سر مبارک اس کی طرف کر دیتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر دیتیں اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں۔

غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ بیوی کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۳۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اس حال میں کہ آپ اعتکاف فرما رہے ہوتے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے نکالتے اور میں اسے ....

مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

دھوتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی۔

بَابُ شُهُوْدِ الْحُيَّضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِيْنَ

حائضات کا عید گاہ میں حاضر ہونا اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا

۳۹۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام عطیہ جب حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتیں تو آپؓ بابا فرماتیں (مجھے میرے باپ کی قسم ہے)۔ میں نے پوچھا کیا آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ایسے فرماتے؟ ام عطیہ نے بتایا کہ ہاں مجھے میرے باپ کی قسم آپ نے فرمایا۔ نوجوان، پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو عید گاہ کی طرف نکلنا چاہیے تاکہ مسلمانوں کا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز میں رونق اور خوشی پیدا ہو لیکن حائضہ عورتیں مسجد سے الگ رہیں۔

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک عورتوں کا مساجد میں آنا ممنوع ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر پابندی لگائی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تصدیق فرماتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا کہ اگر بالفرض یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور اقدس ہوتا، تو آپ بھی ضروری پابندی لگاتے اور منع فرماتے۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پاک کے مطابق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ مسجد سے مراد مسجد نبوی ہے۔

اَلْمَرْاَةُ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

۳۹۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت حی کو حیض آگیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید انہوں نے ہمیں روک رکھا ہے۔ کیا انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں فرمایا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپؓ طواف کر چکی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر چلیے۔

نوٹ: حج کا رکن طواف زیارت ادا ہو جانے کے بعد گویا فرض ادا ہو گیا۔ اب حائضہ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ طواف وداع کیلئے ٹھہرے

مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

حائضہ احرام کے وقت کیا کرے؟

۲۹۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مُرْھَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُھِلَّ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کہ آپ اپنی زوجہ کو حکم فرمائیں کہ وہ غسل فرمائیں اور احرام باندھیں!

نوٹ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم گرامی اسماء بنت عمیسؓ ہے۔ آپؓ کو ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آیا۔ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ حالت احرام میں نفاس یا حیض اسے مانع نہیں۔ جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جائے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ لبیک کہے لیکن وہ دوگانہ احرام نہ پڑھے، نہ ہی طواف کرے اور وہ باقی ارکان حج سبھی ادا کر سکتی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے

۲۹۵ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ کَعْبٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِھَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فِیْ وَسْطِھَا۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعبؓ کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں انتقال فرما گئی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے۔

بَابُ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے

۲۹۶ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ امْرَاَۃً اسْتَفْتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّیْہِ وَاقْرُصِیْہِ وَانْضَحِیْہِ وَصَلِّیْ فِیْہِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے مل ڈالیے، چھیل دیجیے اور پانی سے دھو کر اس کپڑے میں نماز ادا کیجیے۔

۲۹۷ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّھَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُکِّیْہِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِیْہِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اسے چپٹی سے کھرچ ڈال اور اسے پانی اور بیری سے دھو ڈال۔

کِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّیَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰی

سنن مجتبیٰ سے غسل اور تیمم کی کتاب

بَابُ ذِکْرِ النَّھْیِ الْجُنُبَ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ

جنبی شخص کی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی مخالفت!

۲۹۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَھُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

٣٩٩ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ یُغْتَسَلَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا پھر اس میں غسل کرنے سے

٤٠٠ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ اَوْ یَتَوَضَّأُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل یا وضو نہ کرے۔

٤٠١ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یُغْتَسَلَ فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب اور پھر اس میں غسل جنابت کرنے سے منع فرمایا۔

٤٠٢ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے نہ بہنے والے پانی میں نہ تو پیشاب کرے اور نہ ہی غسل۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

حمام میں جانے کی اجازت

٤٠٣ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اللہ جل جلالہٗ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر نہ جائے

بَابُ الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

برف اور اولوں کے پانی سے غسل کرنا

٤٠٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ۔

نوٹ: اس حدیث کی تشریح پیچھے بیان کر دی گئی ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے "اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک فرما دے یا اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرما دے، جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ یا اللہ! مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

٤٠٥ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا یُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے اے اللہ مجھے ایسا پاک فرما دے جیسا سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

نیند سے قبل غسل کرنا

۴۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فِي الْجَنَابَةِ اَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور حالتِ جنابت میں کس طرح سوتے تھے۔ کیا آپ نیند سے قبل غسل فرماتے؟ یا قبل از غسل سو جاتے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب طرح کرتے تھے۔ کبھی غسل اور کبھی وضو فرما کر سوتے تھے (آپ غسل نہ فرماتے لیکن وضو ضرور کرتے)

بَابُ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

رات کے پہلے حصے میں غسل کرنا؛

۴۰۷ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهِ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

سیدنا حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے، کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصے میں غسل فرمایا کرتے یا آخری حصے میں۔ آپ نے فرمایا ہر طرح سے غسل فرماتے۔ آپ کبھی اوّل رات میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں غسل فرماتے۔ تو میں نے کہا اس ذاتِ اقدس کا شکر ہے جس نے دین میں آسائش رکھی۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

غسل کے وقت پردہ کرنا

۴۰۸ عَنْ يَعْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

سیدنا حضرت ابو یعلی سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بغیر آڑ کے نہاتے دیکھا۔ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ حلم اور شرم والا ہے۔ پردے میں رہتا اور شرم و پردے کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو وہ پردہ کرے

۴۰۹ عَنْ يَعْلٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

سیدنا حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ عزوجل بہت پردے والا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرے، تو وہ پردہ کرے۔

۴۱۰ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے

مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اس کے بعد آپ پر پردہ کیا پھر آپ نے غسل کا طریقہ بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے بدن پونچھنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں) کپڑا پیش کیا۔ آپ نے اس کو استعمال نہ فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ننگے نہا رہے تھے کہ آپ کے بدن مبارک پر اوپر سے سونے کی ٹڈی گری۔ آپ اسے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اس وقت اللہ رب العزت نے آپ کو پکارا اور فرمایا۔ اے ایوب کیا میں نے آپ کو غنی نہیں کیا؟ جناب ایوب نے فرمایا کیوں نہیں اے میرے رب تو نے مجھے بلاشبہ غنی فرمایا، تاہم میں تیری برکتوں کا محتاج رہوں گا۔

بَابُ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنْ لَا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہ ہونا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ سولہ رطل پانی کے ایک ہی برتن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں پانی لے کر غسل فرماتے۔

اِغْتِسَالُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مرد اور عورت کا مل کر غسل کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلْعَمْ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے چلو کے ذریعے پانی لے کر وضو کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں، جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے پانی لے کر کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر آپ مجھے دیکھتے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینا جھپٹی کرتی تھی اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے،

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

٢١٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ اُبَادِرُهٗ وَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِيْ لِيْ وَ اَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِيْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَ اُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ۔

دونوں کو ایک برتن میں نہانے کی اجازت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے، میں جلدی آپ سے پہلے نہانا چاہتی، اور آپ جلدی جلدی مجھ سے پہلے نہانا چاہتے حتی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے، اور میں عرض کرتی کہ آپ میرے لیے رہنے دیں، حضرت سوید فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی غسل فرمانا چاہتے، اور میں چاہتی، کہ آپ سے پہلے کرلوں تو میں عرض کرتی کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے، میرے لیے باقی پانی رہنے دیجیے

بَابُ الْاِغْتِسَالِ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ

٢١٧ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُوْنَهٗ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا اَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى حِيْنَ قَضٰى غُسْلَهٗ۔

جس برتن میں آٹا لگا ہُوا ہو اس میں پانی بھر کر غسل کرنا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے روز حاضر ہوئیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ پر کسی کپڑے کا پردہ کیے ہوئے تھیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کونڈے کے برتن سے غسل فرما رہے تھے، اس میں آٹا لگا ہوا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی فرماتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرما کر کتنی رکعتیں ادا فرمائیں۔

نوٹ: حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ پانی میں اگر کوئی چیز مل جائے اور پانی کی رقت اور مائع پن باقی رہے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے

تَرْكُ الْمَرْاَةِ نَقْضَ رَاْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

٢١٨ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَاِذَا تَوْرٌ مَوْضُوْعٌ مِثْلُ الصَّاعِ اَوْ دُوْنَهٗ

غسل کے وقت عورت کا مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

سیدنا حضرت عبید ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں مل کر ان برتن سے غسل کیا کرتے تھے، جہاں ایک صاع کے برابر یا اس

فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا۔

بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

۴۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

بَابُ إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

۴۲۰ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هَذِهِ غُسْلُهُ۔

سے کم پانی والا ڈول رکھا تھا ہم دونوں مل کر شروع کرتے تو میں اپنے سر پر اپنے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالتی اور اپنے بال نہ کھولتی۔

اگر کوئی شخص احرام کیلئے غسل کرے خوشبو لگائے پھر احرام کے بعد اس خوشبو کا اثر رہے تو کیا حکم ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں گندھک لگا کر صبح کروں تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے اس کی نسبت کہ میں احرام میں صبح کروں، اس حال میں کہ میرے بدن یا کپڑوں سے خوشبو آتی ہو۔ محمد ابن المنتشر فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی، آپ اپنی عورتوں کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر اس کی صبح کو احرام باندھا تو احرام کی حالت میں خوشبو کا اثر باقی رہا پس جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول، آپ کا قیاس تھا ورنہ جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اس کا احرام سے پہلے لگانا درست تھا)

اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جنبی شخص اپنے پر لگی ہوئی نجاست کو دور کرے

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی طرح کا وضو فرمایا لیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہ دھوئے۔ شرم گاہ دھوئی جو کچھ اس میں لگا ہوا تھا اسے دھویا۔ پھر آپ نے پانی اپنے بدن مبارک پر بہایا وہاں سے اپنے پاؤں مبارک ہٹا کر دونوں پاؤں دھوئے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت یہ ہی تھا۔

باب مسح الید بالارض بعد غسل الفرج

شرمگاہ دھونے کے بعد ہاتھ زمین پر مارنا:

۴۲۱ عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ یبدء فیغسل یدیہ ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یضرب بیدہ علی الارض ثم یمسحہا ثم یغسلہا ثم یتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یفرغ علی رأسہ وعلی سائر جسدہ ثم یتنحی فیغسل رجلیہ۔

سیدہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے، بعدازاں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے شرمگاہ کو دھوتے پھر آپ اپنا دست مبارک زمین پر مار کر اس کو رگڑتے۔ پھر آپ اسے دھوتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔ بعدازاں اپنے سر اور سارے بدن مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے

باب الابتداء بالوضوء فی غسل الجنابۃ

وضو سے غسل جنابت کی ابتداء

۴۲۲ عن عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ غسل یدیہ ثم توضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یغتسل ثم یخلل بیدہ شعرہ حتی اذا ظن انہ قد اروی بشرتہ افاض علیہ الماء ثلث مرات ثم غسل سائر جسدہ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ پھر آپ اپنے دست مبارک سے بالوں میں خلال فرماتے جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ کے جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا تو اس وقت آپ اپنے اوپر تین دفعہ پانی ڈالتے پھر آپ اپنے سارے بدن مبارک کا غسل فرماتے۔

باب التیمن فی الطہور

طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا

۴۲۳ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی طہورہ وتنعلہ وترجلہ وقال بواسط فی شانہ کلہ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں جہاں تک ممکن ہوتا، دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتداء فرماتے (حدیث ہذا کے راوی جناب مسروق نے مضافات بصرہ کے قریہ واسط میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے اتنا زیادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے۔)

(ہر مستحسن کام نہ کہ امور مکروہہ استنجاء وغیرہ

بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٤٢٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هٰذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ۔

بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٤٢٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

٤٢٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

غسل جنابت کے وضو میں مسح سر لازمی نہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ اور پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالنے کی بہت سی روایات آئی ہیں۔ پھر اپنا دائیاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر بہاوے اور اپنی شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھوئے حتیٰ کہ اس میں لگی ہوئی غلاظت صاف ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو اپنے بائیں ہاتھ کو مٹی سے رگڑے، بعد ازاں بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے۔ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے پھر منہ دھوئے اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے۔ جب سر کی باری آئے تو اس پر مسح نہ کرے بلکہ فقط پانی بہائے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان فرمایا۔

غسل جنابت میں بدن صاف کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو فرماتے پھر آپ اپنی انگلیوں سے سر مبارک کا خلال فرماتے حتیٰ کہ آپ کو اپنے سر مبارک کے صاف ہونے کا یقین ہو جاتا پھر آپ دونوں چلو بھر کر سر پر تین دفعہ ڈالتے پھر سارے بدن مبارک پر پانی ڈالتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو حلاب کی طرح ایک برتن منگواتے تا آپ اس برتن کو ہاتھ میں لے کر اپنے سر مبارک کی دائیں طرف سے شروع فرماتے پھر بائیں طرف سے اور بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے اپنے سر مبارک پر ڈالتے۔

نوٹ: حلاب بروزن کتاب وہ برتن جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔ اور ایک اور قرأت کے مطابق یہ لفظ دراصل جلاب ہے جس کے معنی گلاب کے ہیں تو مفہوم یہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلاب لانے کا حکم صادر فرماتے اور اسے آپ سر مبارک میں لگاتے۔

بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

۴۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا۔

۴۲۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

جنبی شخص اپنے سر پر کتنا پانی ڈالے

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں غسل کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ اپنے سر مبارک پر تین دفعہ پانی ڈالتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

۴۲۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حیض سے پاک ہو کر غسل کیسے کیا جائے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حیض سے پاک ہو کر کیسے غسل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑے یا روئی کا ایک ٹکڑا لو جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اس سے طہارت حاصل کیجئے۔ اس عورت نے عرض کیا حضور! میں اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے طہارت حاصل کیجئے! اس نے پھر عرض کیا حضور میں اس سے کس طرح طہارت، حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ ارشاد فرما کر اپنا رخ انور پھیر لیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور کے ارشاد کو سمجھ گئیں، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بتا دیا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ غسل کے بعد اس ٹکڑے کو شرم گاہ پر رکھا جائے تاکہ اس سے دم حیض کی بدبو اور تعفن دور ہو جائے۔)

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

۴۲۰ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَسَائِرِ جَسَدِهٖ۔

دوران غسل تمام اعضاء کو صرف ایک بار دھونا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر دست مبارک زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر ایسے وضو فرمایا جیسے نماز کی طرح وضو کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور تمام بدن مبارک پر پانی ڈالا۔

بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۴۲۱ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ۔

نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے حجۃ الوداع کے حال کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے اس دن تشریف لے گئے جب ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ جب مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس نے سیدنا حضرت محمد بن ابی بکر کو جنم دیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اب کیا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غسل کیجئے اور لنگوٹ باندھ لے اس کے بعد لبیک کہہ (یعنی احرام باندھ لے)۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

۴۲۳ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ

متعدد بیویوں سے جماع کرکے صرف ایک ہی غسل کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تو آپ اپنی ازواج کے

مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا۔

پاس تشریف لے جاتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور آپ کے جسدِ اقدس سے خوشبو مہک رہی ہوتی۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ ایک سے زائد بیویوں سے صحبت کے بعد صرف ایک ہی غسل کافی ہے اور دوسرا یہ کہ قبل از احرام لگائی گئی خوشبو کا اثر اگر باقی رہ جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

مٹی پر تیمم کرنا

۴۳۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی باتیں عنایت فرمائی گئیں، جو مجھ سے قبل کسی دوسرے نبی کو نہیں عنایت فرمائی گئیں۔ ۱۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی یعنی جب میں ایک ماہ کی مسافت پر ہوتا ہوں تو کفار پر میری دہشت اور رعب و دبدبہ ہوتا ہے۔ ۲۔ ہر پاک صاف جگہ پر سجدہ درست ہونے کی وجہ سے زمین میرے لیے سجدہ گاہ بنائی گئی۔ ۳۔ مٹی سے تیمم درست ہونے کی وجہ سے یہ میرے لیے طہارت بنائی گئی لہٰذا اب میری امت سے جس شخص کو نماز کا وقت جہاں کہیں بھی آجائے نماز پڑھ لے۔ ۴۔ جبکہ مجھے شفاعت کا وہ مقام عنایت فرمایا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں بخشا گیا۔ ۵۔ مجھے تمام دنیا کے لیے نبی بنا کر ارسال فرمایا گیا حالانکہ مجھ سے پہلے نبی کو کسی خاص قوم کی طرف ارسال کیا جاتا تھا۔

نوٹ: حضرت شیخ الحدیث ابو الحسنات علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی مقام شفاعت کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: روز محشر جب تک صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت عظمٰی کے لیے لب کشائی نہیں فرمائیں گے نہ حساب و کتاب کا آغاز ہوگا۔ نہ اہل جنت جنت میں جا سکیں گے۔ اور نہ دوزخی دوزخ میں ...... اہل محشر مشورہ کریں گے لو استشفعنا احدا الٰی ربنا فیُریحنا من مکاننا کاش ہم کسی کو اپنا شفیع بناتے جو رب تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کرتا حتیٰ کہ رب تعالیٰ ہمیں اس مکان ہیبت و جلال سے نجات عطا فرماتا۔ (کبیر، جمل، قرطبی، ماوردی) جب تمام اہل محشر اس کریم کے در اقدس پر اپنی زبان حال اور کسمپرسی کی داستان غم اور حکایت رنج و الم زبان بے زبانی سے عرض کریں گے تو محبوب خدا، امام الانبیاء فخر الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے "انا لہا" شفاعت کے لیے تو میں ہی تھا یہ تو حصہ ہی میرا تھا۔ تم کہاں بھٹکتے رہے رہے؟ جدھر خدا ہے۔ ادھر نبی ہے، جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے۔ خدائی بھی سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا۔ خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی۔ ان کی مرضی پہ ہو رہا ہے، انھی کی مرضی پہ کام ہوگا

بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَّجِدُ الْمَآءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

اگر ایک شخص تیمم کرے بعد ازاں پانی ملے اور وقت باقی ہو

۴۳۵ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا

سیدنا حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے۔ کہ دو شخصوں نے تیمم

وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ۔

کیا اور نماز پڑھی، پھر ابھی نماز کا وقت باقی تھا انہیں پانی مل گیا۔ ایک نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی اور دوسرے نے دوبارہ نماز نہ پڑھی۔ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے شریعت کے مطابق سنت پر عمل کیا جس نے نماز نہ لوٹائی اور تیری نماز ادا ہوگئی اور دوسرے شخص سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دگنا ثواب ہے یا تمہارے لیے لشکر کے مال غنیمت کے حصہ جتنا ثواب ہے۔

۴۳۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے سابق روایت کے مطابق روایت مروی ہے۔

۴۳۷ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔

طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جنبی ہوا تو نماز نہ پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا ایک اور آدمی جنبی ہوا تو تیمم کر کے نماز پڑھی تو آپ نے اس کو بھی وہی فرمایا یعنی تو نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی آنے سے وضو کرنا

۴۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت علی، مقداد اور عمار نے آپس میں گفتگو کی تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مذی بہت آتی ہے اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں لیکن آپ دونوں میں سے کوئی صاحب حضور سے دریافت کریں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت مقداد اور عمار میں سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون صاحب تھے جنہوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا حضرت مقداد یا حضرت عمار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو مذی نکلنے کا اتفاق ہو تو وہ اسے دھو کر نماز کی طرح وضو کرے۔

۴۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے

فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ۔

ہیں کہ مجھے مذی بہت آتی تھی۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں چنانچہ انہوں ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مذی میں وضو کافی ہے۔

۴۴۰ عَنْ عَلِیٍّ اِسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم محسوس کی۔ کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے حبالۂ عقد میں تھیں میں نے حضرت مقدادؓ کو مسئلہ پوچھنے کے متعلق کہا انہوں نے پوچھا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مذی میں وضو ہے۔

---

۴۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْمَذْیِ قَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے حضرت مقدادؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مذی کا مسئلہ پوچھنے کے لیے روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرکے شرم گاہ دھو لیجئے۔

۴۴۲ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیٌّ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْمَذْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ ذَكَرَہٗ ثُمَّ لْیَتَوَضَّاْ۔

سیدنا حضرت سلیمان ابن یسارؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذی کا مسئلہ پوچھنے کے لیے حضرت مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈال اور پھر وضو کرے۔

۴۴۳ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَہٗ اَنْ یَّسْئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَۃِ فَخَرَجَ مِنْہُ الْمَذْیُ فَاِنَّ عِنْدِیْ اِبْنَتَہٗ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَہٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

سیدنا حضرت سلیمان ابن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد ابن الاسود سے فرمایا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے قربت کرے اور اس کی مذی نکل آئے تو وہ کیا کرے؟ آپؐ کی صاحبزادی میرے عقدۂ نکاح میں ہیں لہٰذا مجھے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقدادؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو دھوڈالے پھر نماز کی طرح وضو کرے

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

رات کی نیند سے بیدار ہو کر وضو

۴۴۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی تم میں سے رات

يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈال دے جب تک کہ وہ اس پر دو یا تین دفعہ پانی نہ بہا دے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا!

۲۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے دائیں طرف کر دیا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور آپ لیٹ کر سو گئے پھر موذن آیا آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

نوٹ:۔ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سے تھی۔ کہ آپ کا وضو سوتے وقت بھی نہ ٹوٹتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کون ہو سکتا ہے جو نیند میں ہوں تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

۲۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو رہے (کیونکہ نیند کی حالت میں ممکن ہے کہ وہ دعا کی بجائے اپنے خلاف بد دعا کرنے لگے)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کو چھونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۲۴۷ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ چھوئے اس کو وضو کرنا چاہیئے۔

---

۲۴۸ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضٰى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلٰى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے تو اسے وضو کرنا چاہیئے۔

۲۴۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے کہا۔ ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے اور مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا۔ عروہ نے بسرہ کے پاس کئی دفعہ آدمی بھیجا بسرہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا جن سے وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔

---

۲۵۰ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى

حضرت بسرہ بنت صفوان سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے وہ

يَتَوَضَّأْ۔ | وضو کیے بغیر نماز پڑھے۔

کتاب الغسل والتیمم ختم ہوئی اور سنن مجتبیٰ سے کتاب الصلوٰۃ شروع ہوئی۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابٌ - فَرْضُ الصَّلٰوةِ

نماز فرض ہونے کا بیان

۴۴۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ يَعْنِي مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هٰذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ۔

قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟

قَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے حضرت مالک بن صعصعہؓ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس سونے اور جاگنے کی حالت میں تھا اسی دوران میں دو اشخاص کے درمیان ایک شخص آئے اور ایک طشت سونے کا لایا گیا حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا (حکمت کہتے ہیں اس علم کو جس کی وجہ سے انسان کا قول وفعل درست اور ٹھیک ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حکمت عملیہ، دوسری حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے ... شعبے ہیں، تدبیر منزل، تہذیب اخلاق، سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے ہیں۔ الہیات، ریاضیات، طبیعیات وغیرہ۔ آنحضرتؐ دونوں قسم کی حکمتوں کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے تھے اس کے ساتھ ایمان اور یقین بھی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تھا پس جس نے صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چھوڑ دیا وہ بھی گمراہ ہے۔ بڑی حکمت یہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اس کے احکام بجالائے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد حکمت سے وحی علم شریعت اور احکام ہیں، واللہ اعلم ورسولہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا سینہ حلقوم سے پیٹ تک چاک کر کے دل زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے پاس ایک جانور آیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا میں جناب جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ چلا اور دنیا سے دکھائی دینے والے پہلے آسمان تک پہنچا، وہاں دربانوں نے پوچھا کون ہے؟ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا میں ہوں جبرائیل۔ انہوں نے سوال کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں مرحبا آپ کشادہ اور وسیع جگہ تشریف لائے ہیں اچھی آمد سے تشریف لائے۔ پھر میں جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس

وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
قِيلَ مَنْ هٰذَا؟
قَالَ جِبْرِيلُ.
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟
قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى
يُوسُفَ ؑ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الرَّابِعَةِ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الْخَامِسَةِ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ
عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا
السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذَالِكَ ثُمَّ
أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى قِيلَ
مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ
الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ
الْجَنَّةَ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ
ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنٍ
وَنَبِيٍّ ثُمَّ رُفِعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ
فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا
فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى
السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ

آیا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا مرحبا اے بیٹے اور نبی پھر
پھر ہم دوسرے آسمان پر گئے، وہاں سے دریافت کیا گیا کہ کون
ہے؟ فرمایا جبرئیل۔ پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہیں؟ فرمایا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر ایسے ہی بتایا یعنی پوچھا کہ وہ بلائے گئے
ہیں۔ جناب جبرئیل نے فرمایا کہ ہاں، بلائے گئے ہیں۔ پھر انہوں
نے مرحبا کہا اور کہا کہ آپ کا تشریف لانا قابل صد مبارکباد ہے پھر
میں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں
نے فرمایا مرحبا۔ اے بھائی اور نبی پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے۔
وہاں سے پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل، کہا آپ کے ساتھ
کون ہے۔ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایسا ہی کہا پھر میں یوسف
علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا مرحبا
اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا
ہی ہوا۔ پھر میں ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور انہیں
سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم پانچویں
آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر میں ہارون علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پاس گیا انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی
اور نبی! پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا پھر میں جناب
موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا، اور آپ کو سلام کیا، آپ نے فرمایا
مرحبا اے بھائی اور نبی! جب میں آگے چلا تو جناب کلیم اللہ علیہ
السلام رونے لگے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ روتے کیوں ہیں؟
کہا: اے پروردگار یہ لڑکا جسے تو نے میرے بعد دنیا میں
بھیجا اس کی امت سے میری امت کی نسبت زیادہ اور بہتر لوگ
جنت میں جائیں گے حتیٰ کہ ہم ساتویں آسمان پر پہنچے۔ وہاں
بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوا۔ پھر میں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پاس گیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مرحبا
اے بیٹے اور نبی، پھر مجھے آباد گھر (بیت معمور) دکھایا گیا میں نے جناب
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل نے بتایا یہ وہ گھر
ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب
نماز پڑھ کر باہر جاتے ہیں تو کبھی اس میں نہیں آتے پھر مجھے

وَإِذَا ثَمَرُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى ؑ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى ؑ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى فَقُلْتُ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا۔

سدرۃ المنتہیٰ دکھایا گیا۔ اس کے پھل ہجر شہر کے مٹکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے اور اس کی جڑ سے چار نہریں نکل رہی تھیں، دو چھپی ہوئیں اور دو کھلی ہوئیں۔ میں نے جناب جبرئیل سے دریافت کیا تو آپ نے نے فرمایا کہ چھپی ہوئی نہریں تو جنت میں گئی اور کھلی ہوئی نہریں فرات اور نیل ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا تو نے کیا کیا میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی، اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور نمازوں میں اس سے تخفیف کرائیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور تخفیف چاہی اس نے چالیس نمازیں کر دیا جب میں واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا اللہ رب العزت نے پچاس کی چالیس نمازیں کر دیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ویسے ہی کہا۔ میں پھر لوٹ کر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ اس نے تیس نمازیں فرما دیں۔ جب میں جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا آپ نے پھر بھی ویسا ہی کہا۔ پھر میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اور اس نے بیس نمازیں کر دیں۔ پھر اسی طرح دس ہوئیں پھر پانچ ہوئیں تب میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر وہی کہا۔ میں نے کہا مجھے اب پھر پروردگار کے پاس جانے میں شرم آتی ہے۔ اس وقت پروردگار کی طرف سے پکارا گیا کہ میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی اور میں ایک نیکی کا دس گنا بدلہ دوں گا (یعنی پانچ نمازوں کا ثواب دس گنا پچاس نمازوں کے برابر ہے۔)

۴۵۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں میں واپس آیا تو جناب کلیم

مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰی أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً قَالَ لِیْ مُوْسٰی ع فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوْسٰی فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ هِیَ خَمْسٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ إِنِّیْ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزرا آپ نے دریافت کیا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر اپنے رب کے پاس تشریف لے جائیے کیونکہ آپ کی امت ان کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔ پروردگار نے آدھی معاف کر دیں۔ میں نے پھر واپس آ کر جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا۔ آپ نے کہا پھر اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی۔ میں پھر لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اس نے فرمایا۔ پانچ نمازیں ہیں۔ اور وہ پچاس کے برابر ہیں اب میرا فرمان تبدیل نہیں ہوگا۔ میں واپس جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا پھر رب کی طرف جائیے میں نے عرض کیا مجھے اب اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔

۴۵۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِیْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰی طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِیَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ أَتَدْرِیْ أَیْنَ صَلَّیْتَ؟ صَلَّیْتَ بِطَیْبَةَ وَإِلَیْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ أَتَدْرِیْ أَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِطُوْرِ سَیْنَاءَ حَیْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ أَتَدْرِیْ أَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِبَیْتِ لَحْمٍ حَیْثُ وُلِدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْأَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرِیْلُ حَتّٰی

سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پڑتی تھی اس کا قدم پڑتا تھا میں اس پر سوار ہوا اور میرے ہمراہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چنانچہ میں رات کے وقت چلا جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز پڑھیں میں اترا اور نماز پڑھی جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے آپ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے۔ اس کی طرف ہجرت ہوگی پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے۔ میں نے نماز پڑھی جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے پھر کہا اتریے اور نماز ادا فرمایئے میں نے نماز پڑھی جبرئیل نے دریافت کیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہنچا۔ وہاں تمام پیغمبر اکٹھے کیے گئے

أُمَّتِهِمْ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَتْنِي ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ إِلَى خَمْسِ صَلٰوةٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلٰوتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا، پھر جبرائیل مجھے چڑھا کر پہلے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے پھر وہاں سے دوسرے آسمان پر لے گئے جہاں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ملے۔ پھر تیسرے آسمان پر لے گئے جہاں جناب یوسف علیہ السلام ملے۔ پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ چھٹے آسمان پر لے گئے۔ وہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ساتویں آسمان پر لے گئے جہاں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، پھر وہ مجھے ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، وہاں پر مجھے ایک بادل کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا (جس میں خاص تجلی الٰہی تھی) میں نے سجدہ کیا، مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ جس دن میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے ہیں　　لوٹ کر جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے مجھے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا انہوں نے دریافت کیا آپ پر اور آپ کی امت پر کتنی نمازیں فرض ہوئی ہیں میں نے عرض کیا پچاس نمازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اور آپ کی امت میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں آپ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جائیں اور تخفیف کرائیں۔ میں اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس آیا اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ نے دس نمازیں کم فرما دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے کہا کہ واپس جا کر تخفیف کرائیں۔ میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر

وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِرَّى فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِرْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرَّى يَقُوْلُ حَتْمٌ فَلَمْ اَرْجِعْ۔

---

۴۵۴ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَهٰى بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا عُرِجَ بِهٖ مِنْ تَحْتِهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا هُبِطَ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا حَتّٰى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَاُعْطِيَ ثَلٰثًا اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِهٖ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اَلْمُقْحِمَاتُ۔

ہوا اللہ نے دس پھر کم فرمادیں یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے، کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تو وہ ان کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر پروردگار کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا میں نے جس دن زمین اور آسمان کو تخلیق کیا اسی دن آپ اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمادیں، اب یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں آپ اور آپ کی امت انہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جائیے، میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے لہٰذا میں پھر نہ گیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ جو نیکیاں اور روحیں زمین سے اوپر چڑھتی ہیں وہ اس جگہ تھم جاتی ہیں۔ اسی طرح جو اوامر الٰہی اوپر سے اترتے ہیں وہ بھی وہاں آکر تھم جاتے ہیں حتیٰ کہ وہاں سے فرشتے جہاں حکم ہوتا ہے وہاں لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اذ یغشی السدرۃ ما یغشی سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد سونے کے پروانے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات تین چیزیں عنایت فرمائی گئیں: ۱۔ پانچ نمازیں۔ ۲۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات آمن الرسول سے لے کر آخر تک۔ ۳۔ حضور علیہ السلام کا جو امتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے بغیر مرے گا اس کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: معراج شریف اہل سنت والجماعت کے نزدیک معجزہ ہے۔ معجزہ وہ ہے جس کا وقوع عادۃً ناممکن ہو اور منکرین کو عاجز کر دینے کے لئے ضروری تھا کہ پہلے اس کے استحالہ عادیہ کو ثابت کیا جائے تاکہ قدرت ایزدی سے اس کا ظہور و قوع معجزہ قرار پا سکے۔ مادی ترقی کے اس دور میں لوگوں کو مسئلہ معراج میں تردد نہیں ہونا چاہیئے جب کہ محض مادی اور برقی طاقت کے بل بوتے پر انسان مشرق و مغرب شمال اور جنوب کے قلابے ملا رہا ہے، زمین سے آسمانوں کی طرف ہوائی جہازوں کی

پرواز راکٹوں کا ستاروں تک پہنچنے کا ادعا چند منٹوں میں ہزاروں میل مسافت کا طے کرنا کوئی مشکل نہیں لیکن معراج کے معاملے میں اس حقیقت کو قطعاً نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر قیوم اپنی قدرت کاملہ سے اپنے ایسے نورانی اور روحانی محبوب کو راتوں رات لے گیا جس کی روحانیت کا مادہ پرست بھی انکار نہیں کر سکتے۔ پھر براق پر لے گیا جو برق سے مشتق ہے۔ برق بجلی کو کہتے ہیں جس بجلی کے بل بوتے پر انسان ضعیف البنیان آج منٹوں میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر سکتا ہے۔ فضائے عالم کو چیر کر آسمانوں کی طرف بلند پروازی کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر باقی تمام امور سے قطع نظر کر کے صرف اسی برقی طاقت کو مدِ نظر رکھ لیا جائے تب بھی مسئلہ معراج میں کسی قسم کا خلجان باقی نہیں رہتا۔

شق صدر مبارک مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اقدس اوپر سے نیچے تک چاک کیا اور آپ کا قلب مبارک باہر نکالا۔ پھر اسے شگاف دیا اور اس سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر باہر پھینکا اور کہا کہ یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا۔

خون کا لوتھڑا یا شیطان کا حصہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر خون کا ایک لوتھڑا پیدا فرمایا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ انسان کے دل کے اندر شیطان جو کچھ ڈالتا ہے۔ یہ لوتھڑا اس کو قبول کرتا ہے۔ جس طرح قوت سامعہ آواز کو اور قوت باصرہ مبصرات کی صورتوں کو اور قوت شامہ خوشبو، بدبو کو اور قوت ذائقہ ترشی تلخی وغیرہ کو قوت لامسہ گرمی سردی وغیرہ کیفیات کو قبول کرتی ہے اسی طرح دل کے اندر یہ منجمد خون کا لوتھڑا شیطانی وسوسوں کو قبول کرتا ہے۔ یہ لوتھڑا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک سے دور کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں ایسی کوئی چیز باقی نہ رہی جو القائے شیطانی کو قبول کرنے والی ہو۔ علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ حدیث پاک کی یہی مراد ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں شیطان کا کوئی حصہ نہ تھا اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں اسے پیدا ہی کیوں فرمایا گیا؟ تو یہ جواب ہے کہ اس کے پیدا فرمانے میں یہ حکمت ہے۔ کہ وہ اعضائے انسانیہ میں سے ہے، لہٰذا اس کا پیدا کرنا خلقت انسانی کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ اور اس کا نکال دینا یہ ایک امر آخر ہے۔ جو تخلیق کے بعد طاری ہوا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس کی نظیر بدن انسانی میں اشیائے زائدہ کی تخلیق ہے۔ جیسے قلفہ کا ہونا۔ ناخنوں اور مونچھوں کی درازی اور اسی طرح بعض دیگر زائد چیزیں جن کا پیدا ہونا بدن انسانی کی تکمیل کا موجب ہے۔ اور ان کا ازالہ طہارت نظافت کے لیے ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ ان اشیاء زائدہ کی تخلیق اجزائے بدن انسانی کا تکملہ ہے۔ اور ان کا زائل کرنا کمال تطہیر و تنظیف کا مقتضی ہے

(شرح شفاء لملا علی قاری) جلد اوّل ص۳۷۴

شیخ الحدیث علامہ احمد سعید کاظمی مدظلہ فرماتے ہیں۔ چونکہ ذات مقدس میں حظ شیطانی باقی ہی نہ تھا۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمزاد مسلمان ہو گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا وَلٰکِنْ اَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ "میرا ہمزاد مسلمان ہو گیا لہٰذا سوائے خیر کے وہ مجھے کچھ نہیں کہتا"، علامہ شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض" میں فرماتے ہیں، کہ قلب بمنزلہ میوہ کے ہے جس کا دانہ اپنے اندر کے تخم اور گٹھلی پر قائم ہوتا ہے اور اسی سے پختگی اور رنگینی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح وہ منجمد خون قلب انسانی کیلئے ایسا ہے۔ جیسے چھوہارے کے لیے گٹھلی۔ اگر ابتداءً اس میں گٹھلی نہ ہو تو وہ پختہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن پختہ ہو جانے کے بعد اس گٹھلی کو باقی نہیں رکھا جاتا، بلکہ نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ چھوہارے کی گٹھلی یا دانہ انگور کے بیج کو نکال کر پھینکتے وقت کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ جو چیز پھینکنے کے قابل تھی وہ پہلے ہی کیوں پیدا کی گئی۔ اس طرح اگر یہ

بات ذہن نشین ہو جائے کہ قلب اطہر میں خون کا وہ لوتھڑا جیسے انگور کے دانہ میں بیج یا کھجور کے دانہ میں گٹھلی ہوتی ہے۔ اور قلب اطہر سے اس کو بالکل نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ تو یہ سوال پیدا نہ ہوگا کہ اس لوتھڑے کو قلب اطہر میں ابتداءً کیوں پیدا فرمایا گیا!! (نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ج ۳ ص ۲۳۹)

رہا یہ امر کہ فرشتوں نے یہ کیوں کہا کہ هٰذِهِ حَظُّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث پاک کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ آپ کی ذات پاک میں واقعی شیطان کا کوئی حصہ ہے نہیں اور یقیناً نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ذات پاک ہر شیطانی اثر سے پاک اور طیب و طاہر ہے۔ بلکہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ کی ذات پاک میں شیطان کے تعلق کی کوئی جگہ ہو سکتی ہے تو وہ یہی خون کا لوتھڑا تھا جب اس کو آپ کے قلب مبارک سے باہر نکال کر پھینک دیا گیا۔ تو اس کے بعد آپ کی ذات مقدس میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی شق صدر مبارک کے بعد ایک نورانی طشت جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس میں بھر دیا گیا۔ ایمان و حکمت اگرچہ جسم و صورت سے متعلق نہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر قادر ہے کہ غیر جسمانی چیزوں کو جسمانی صورت عطا فرمائے، اور یہ شق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں انتہائی عظمت اور رفعت شان کا موجب ہے۔ شب معراج کو سینۂ اقدس کے شق ہونے میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ قلب اقدس میں بالفعل ایسی قدرت ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی سے مشرف ہونے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے!!

شق صدر مبارک اور حضور علیہ الصلوٰۃ کا نوری ہونا

علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں، کہ بعض لوگوں کا وہم ہے کہ شق صدر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے مخلوق ہونے کے منافی ہے لیکن یہ وہم غلط اور باطل ہے۔ جو بشریت عیوب و نقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور سے پیدا فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔ شق صدر ہونا بشریت مطہرہ کی دلیل ہے اور باوجود سینۂ اقدس چاک ہونے کے خون نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ صاحب روح البیان کے مطابق شق صدر کسی آلہ سے نہ تھا اور نہ ہی اس شگاف سے خون بہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کر دے اور جب چاہے نورانیت کو احوال بشریہ پر غلبہ دے دے۔ بشریت نہ ہوتی تو شق کیسے ہوتا۔ اور نورانیت نہ ہوتی تو آلہ بھی درکار ہوتا اور خون بھی ضرور بہتا۔ سوال و جواب کے جواب میں یہ ہے کہ سوال ہمیشہ لاعلمی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ کبھی حکمت کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔ یہاں سوال و جواب میں مندرجہ ذیل دو حکمتیں ہیں۔

۱۔ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ ہفت سماوات میں عزت و کرامت کے مخصوص دروازے بجز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے لیے نہیں کھولے جا سکتے خواہ جبرئیل علیہ السلام کی ذات گرامی ہی کیوں نہ ہو۔ ۲۔ اگر فرشتے یہ نہ پوچھتے۔ "کیا وہ بلائے گئے ہیں،، تو جبرئیل علیہ السلام نعم ہاں کہہ کر اقرار بھی نہ کرتے۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے جب اس امر کا اقرار کر لیا کہ ہاں وہ واقعی بلائے گئے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور فضیلت پر دلیل قائم ہو گئی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلایا جانا ہے۔ اگر یہ سوال و جواب نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلایا جانا کیسے ثابت ہوتا؟۔

اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کی پانچ نمازیں کیوں فرمائیں؟ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ کے فعل میں حکمت تھی اور حکمت کو لاعلمی کہنا جہالت ہے۔ اس واقعہ میں یہ حکمت تھی کہ جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات

ظاہری کے بعد بھی ہم دنیا والوں کا وسیلہ بن گئے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہلِ قبور خواہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہی کیوں نہ ہوں، دنیا والوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنی حکمت بالغہ سے ان کا رد بلیغ فرمایا اور وہ اس طرح کہ پینتالیس نمازیں معاف فرمانے والا خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اور معاف کرانے والے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معافی حاصل کرنے کے لیے بھیجنے والے اور معافی کا وسیلہ بننے والے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو صاحب قبر ہیں اور غالباً اسی حکمت کے پیش نظر حضور نے فرمایا وَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي کہ میں مسجد اقصیٰ جا رہا تھا تو میرا گزر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر سے ہوا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ خاص طور لفظ قبر ارشاد فرمانے سے یہ حکمت ظاہر ہوتی ہے کہ اہلِ قبور کا دنیا والوں کو فائدہ پہنچانا ثابت ہو جائے اور وہ فائدہ بھی ایسا کہ تمام دنیا مل کر کسی کو یہ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اگر سارا جہان بھی زور لگائے تو فرائض کا ایک سجدہ بھی کم نہیں کرا سکتا لیکن موسیٰ علیہ السلام نے بالواسطہ پینتالیس نمازیں معاف کرائیں۔ اس کے علاوہ یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کریں

سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے اور علم خلائق کی منتہیٰ ہے۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کیا۔ کہ اے اللہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں ان کے جمالِ اقدس کی زیارت کرنے کی ہم کو اجازت مرحمت فرما۔ اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا۔ کہ تمام فرشتے سدرۃ المنتہیٰ پر جمع ہو جائیں جب میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آئے تو سب زیارت کریں۔ چنانچہ ملائکہ سدرۃ المنتہیٰ پر جمع ہو گئے۔ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى اور وہ ملائکہ ہیں جنہوں نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سدرہ کے ہر پتہ پر ایک ایک فرشتہ کو دیکھا کہ وہ بحالتِ قیام سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہا تھا۔ جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے رہ جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے۔ صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں۔ وَ

ذٰلِكَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ تَخَلَّفَ عَنْهُ فِيْ مَقَامٍ وَقَالَ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ۔

اور وہ یہ ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جبرئیل ایسی جگہ پیچھے رہ گئے جس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر میں یہاں سے ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل کر خاکستر ہو جاؤں (معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ احمد سعید کاظمیؒ)

بَابُ اَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ

نماز کہاں فرض ہوئی

۴۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهٗ حِكْمَةً وَّعِلْمًا۔

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نمازیں مکہ میں فرض ہوئیں، دو فرشتے حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے آپ کو زمزم پر لے گئے جہاں آپ کا شکم مبارک چاک کر کے آنتیں سونے کے طشت میں رکھی گئیں۔ پھر ان کو آبِ زمزم سے دھویا گیا اور ان کے اندر علم و حکمت بھر دیا۔

بَابُ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ

نماز کیسے فرض ہوئی

۴۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ پہلے نماز فقط دو ہی رکعتیں تھی پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی

اور حضر کی نماز پوری کی گئی۔

نوٹ: سفر میں نماز اپنی حالت پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی فقط دو ہی رکعتیں رہیں، حضر کی نماز ان اوقات میں چار رکعتیں ہو گئی۔

۴۵۷ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى۔

سیدنا حضرت ابو عمرو اوزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ابن شہاب زہری سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہجرت سے قبل نماز کس طرح ادا فرماتے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھ سے عروہ نے بیان کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ اللہ جل جلالہٗ نے پہلے اپنے رسول مکرم پر دو دو رکعتیں فرض فرمائیں، پھر حضر میں چار پوری فرما دیں اور سفر میں وہی دو رکعتیں رہیں۔

۴۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں، پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۴۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضر میں چار رکعتیں فرض کی گئیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

نوٹ: سیدنا حضرت حسن بصری، ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کے قول کے مطابق صلوٰۃ الخوف کی فقط ایک ہی رکعت ہے۔ اور شافعی مالکی اور جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ امام کے ساتھ فقط ایک رکعت پڑھی جاتی ہے ورنہ صلوٰۃ الخوف صلوٰۃ الامن کی رکعتوں کے برابر ہے۔

۴۶۰ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت امیہ بن عبداللہ سے مروی ہے آپ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ سفر میں نماز قصر کیوں فرماتے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، اگر تمہیں کافروں کے فساد کا اندیشہ ہو تو نماز قصر کرنے میں گناہ نہیں ہے لہٰذا اب خوف کفار نہیں اور قصر نماز تو اس سے مشروط ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں فرمایا میرے بھتیجے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہم میں ظہور فرمایا جب ہم گمراہ تھے آپ نے ہمیں دین سکھانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سکھایا کہ اللہ کے حکم کے مطابق سفر میں دو رکعتیں پڑھو۔

نوٹ: یہاں سے حجیت حدیث کی ایک بے لوث اور واضح دلیل سامنے آئی کیونکہ کلام اللہ سے قصر نماز کا ثبوت صرف حالت خوف میں ہوتا ہے۔ اور حدیث پاک میں ہر سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے پس جیسے کلام اللہ پر عمل لازمی ہے ویسے ہی حدیث شریف پر عمل لازمی ہے۔

كَمْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۴۶۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

۴۶۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۴۶۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

رات دن میں کتنی نمازیں فرض ہوئیں

سیدنا حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ نجد میں رہنے والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اس کی گفتگو نہ سمجھ سکتے یہاں تک کہ وہ قریب ہوا معلوم ہوا کہ اسلام کے معانی دریافت کرنا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس نے کہا اور تو کوئی نماز مجھ پر فرض نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں اگر تو چاہے تو نفل پڑھ اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں آپ نے فرمایا نہیں اگر تو چاہے تو نفل روزے رکھو پھر آپ نے زکوٰۃ کو بیان فرمایا اس نے عرض کیا اس کے سوا کچھ اور تو دینا میرے ذمے نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل طور پر اگر جی چاہے تو دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور یوں کہہ رہا تھا خدا کی قسم میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے نجات پائی۔

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائیں۔ اس شخص نے عرض کیا، حضور ان نمازوں کے اول و آخر کوئی نماز فرض ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ جنت میں جائے گا۔

پانچ نمازیں ادا کرنے کی بیعت

سیدنا حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ

كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَ بِهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلٰى مَا قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا کیا آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ کی بیعت کی پھر ہم نے عرض کی حضور آپ کی بیعت تو ہم کر چکے لیکن یہ بیعت کن امور پر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچ نمازیں ادا کرو۔ اور پھر آہستہ سے فرمایا کہ لوگوں سے بھیک نہ مانگو (بلکہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کھاؤ)

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی محافظت

۴۶۴ عَنْ اَبِي مُحَيْرِيْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ اِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن محیریز سے مروی ہے کہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص المعروف مخدجی نے شام کے ایک شخص ابو محمد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا میں آپ کے سامنے ہوا تو آپ مسجد کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے جناب ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہؓ نے فرمایا کہ ابو محمدؓ نے غلط فرمایا۔ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو شخص ان کو ادا کرے گا اور ان میں سے کسی نماز کو خفیف سمجھ کر نہ چھوڑے گا تو اللہ جل شانہ نے اسے جنت میں لے جانے کا عہد فرما رکھا ہے۔ اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو اللہ رب العزت کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں خواہ وہ اسے عذاب دے خواہ جنت میں لے جائے۔

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

۴۶۵ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ

سیدنا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس میں کچھ میل رہے گی صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں کچھ میل نہ رہے گی۔ حضور صلی اللہ

فَكَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلٰوةِ

جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنے والے کا حکم

۴۶۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

سیدنا حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے اور منافقین کے درمیان عہد نماز کا ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

نوٹ:۔ عہد یہ کہ مسلمان منافقوں کو قتل نہیں کرتے۔ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقتہ نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر و گمراہی ہے۔ اس کا بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ یہ خالص عبادت بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ اس کے بدلے زندگی میں کچھ مال بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اسکا قائم رکھنا دین کا قائم رکھنا ہے۔ یہ سفر و حضر کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ اسے باجماعت ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس درجے بڑھ کر ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اوّلیں پرسش نماز بود

۴۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز کے سوا انسان اور کفر میں بلانے۔ روکنے والی کوئی چیز نہیں۔

نوٹ:۔ نماز کفر تک نہیں پہنچنے دیتی۔ کفر تک آڑے اور جب نماز ترک کر دی تو کفر تک بات جا پہنچی۔

بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نماز کا حساب

۴۶۸ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلٰوتِهِ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ (قَالَ هَمَّامٌ لَا أَدْرِي هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ) فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ

سیدنا حضرت حریث بن قبیصہؓ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے دعا کی اے اللہ! مجھے ایک نیک و صالح ساتھی عنایت فرما۔ میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا، اور بتایا کہ میں نے اللہ جل جلالہ سے نیک بخت ساتھی کے ملنے کی دعا کی تھی۔ لہٰذا مجھے آپؓ کوئی ایسی حدیث مبارکہ سنائیں جو آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ شاید اس کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ مجھے نفع بخشے آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز شرائط، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہوئی تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔ اگر نماز پوری

قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ ۔

نہ ہوئی تو وہ شخص نقصان میں رہے گا اور برباد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو کہا جائے گا دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نمازیں ہیں۔ ان میں سے فرض پورا کریں گے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔

۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتُقِصَ مِنْهُ شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تُجْرٰی عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو پوری اور مکمل لکھی جائے گی اور اگر ادھوری نکلی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کے پاس نفل نماز ہے؟ اس میں سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال کا بدلہ بھی اسی طرح ہوگا۔

۴۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهَا الْفَرِيْضَةَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہو تو بہتر ورنہ اللہ رب العزت ارشاد فرمائیں گے کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے۔ اگر نفل نماز ہوئی تو اس سے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

نماز پڑھنے والے کا ثواب

۴۷۱ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ۔

سیدنا حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا حضور! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کیجئے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایئے نماز اور زکوٰۃ ادا کریں صلہ رحمی کریں (جب آپ جواب مکمل فرما چکے) تو سائل اعرابی کو فرمایا کہ اونٹنی کو چھوڑ دے (یعنی راستے میں اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے تو اس نے اونٹنی کی باگ پکڑ کر یہ سوال کیا تھا)۔

بَابُ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِی الْحَضَرِ

حضر میں ظہر کی رکعتیں

۴۷۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ظہر کی چار رکعتیں

الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

بَابُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۴۷۳ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۴۷۴ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۴۷۵ عَنْ اَبِي يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّي حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۴۷۶ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

۴۷۷ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ

پڑھیں اور سفر کی وجہ سے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

سفر میں ظہر کی رکعتیں

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا شریف سے گئے وہاں آپ نے وضو فرمایا ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں، آپ کے سامنے ایک چھوٹا نیزہ تھا (یعنی لکڑی کو سترہ بنایا ہوا تھا)

نماز عصر کی فضیلت

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رض سے مروی ہے، کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ آپ فرماتے تھے وہ شخص کبھی جہنم میں نہ جائے گا جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز فجر ادا کی اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے

نماز عصر کی نگہداشت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ سیدنا حضرت ابو یونس رض سے مروی ہے، کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے مجھے ایک مصحف لکھنے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ جب میں اس آیت پر پہنچوں حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تو مجھے اطلاع دینا جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا آپ نے یوں لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین پھر آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درمیان والی نماز، نماز عصر ہے)

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق کے موقع پر) ارشاد فرمایا، کافروں نے ہمیں درمیانی نماز سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

عصر کی نماز چھوڑنے والا شخص

سیدنا حضرت ابو الملیح سے مروی ہے، کہ ہم ایک ابر آلود دن

ذِی غَیْمٍ فَقَالَ بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔

کو حضرت بریدہؓ کے ہمراہ تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جس شخص نے عصر کی نماز پڑھنا چھوڑ دی اس کے اعمال صالحہ بھی ضائع ہو گئے

بَابُ عَدَدِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فِی الْحَضَرِ

حضر میں نمازِ عصر کی رکعتوں کی تعداد

۴۷۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزِرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً قَدْرَ سُوْرَۃِ السَّجْدَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نماز ظہر اور عصر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے۔ ظہر کے وقت ایک دفعہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا۔ تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ سجدہ کی تیس آیات کے مطابق اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا نصف اور نماز عصر کے وقت جب ہم نے آپ کے قیام کا اندازہ کیا تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا نصف۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک سے یہ ثابت کیا کہ حضر میں ظہر اور عصر کی چار رکعتیں ہیں۔

۴۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ فِی الظُّهْرِ فَیَقْرَءُ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ ثُمَّ یَقُوْمُ فِی الْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت کھڑے ہوتے تو آپ ہر رکعت میں تیس آیات کے مطابق تلاوت فرماتے۔ پھر آپ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے مطابق پڑھتے۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فِی السَّفَرِ

سفر میں نماز عصر کی رکعتیں

۴۸۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں ادا فرمائیں پھر مدینہ منورہ سے تین میل دور ذوالحلیفہ کے مقام پر قصر کرتے ہوئے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۴۸۱ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃٌ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُہٗ وَمَالُہٗ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُہٗ وَمَالُہٗ۔

سیدنا حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جس شخص کی ایک نماز جاتی رہی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا اس حدیث کے راوی عراک بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا۔ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جائے گویا اس کا گھر بار لٹ گیا (ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ عصر کی نماز ہے)

۴۸۲ عَنْ عراک بن مالک انه بلغه ان نوفل بن مُعَاوِيَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصلاة صلوة من فاتته فكانما وُتِرَ اهله وماله قال ابن عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هي العصر

۴۸۳ عَنْ عراک بن مالک قَالَ سَمِعْتُ نوفل بن مُعَاوِيَة يقول صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فكانما وُتِرَ اهلهُ وماله قَالَ ابن عُمَر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هي صلاة العصر

بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

۴۸۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى يَعْنِي الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

۴۸۶ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

۴۸۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

عراک بن مالک کو نوفل بن معاویہ سے روایت پہنچی کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی جاتی رہی گویا اسکا گھر بار لُٹ گیا حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

عراک بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نوفل بن معاویہ سے سنا کہ ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی جاتی رہی گویا اس کا گھر بار لُٹ گیا۔ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

مغرب کی نماز

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ میں نے جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا آپؓ نے تکبیر فرمائی، اور نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر تکبیر فرمائی اور عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر بعد ازاں بیان فرمایا کہ اس جگہ جناب عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

نماز عشاء کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر فرمائی حتیٰ کہ آپ کو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پکارا آپؓ نے عرض کیا کہ حضور بچے اور عورتیں سو گئے ہیں تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سوا اس نماز کو کوئی بھی نہیں پڑھتا۔ اور اسلام نہ پھیلنے کی وجہ سے ان دنوں مدینہ منورہ کے لوگوں کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا

سیدنا حضرت حکم سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں تکبیر سے ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔ پھر آپؓ نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر بیان فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے بیان کیا کہ حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپؓ نے

ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

مزدلفہ میں پھر عشاء کی دو رکعتیں نماز پڑھ کر تکبیر کہی پھر آپؐ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کی فضیلت

۴۸۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں مسلسل رات اور دن کو فرشتے آتے جاتے ہیں۔ اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب اللہ رب العزت ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا فرشتے بتاتے ہیں کہ جب ہم تیرے بندوں سے رخصت ہوئے تو وہ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ اور جب ہم عصر کے وقت ان کے پاس گئے تب بھی وہ (نماز عصر) پڑھ رہے تھے۔

۴۸۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَّيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز کیلئے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور رات و دن کے فرشتے نماز فجر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو اس آیت کو تلاوت کرو۔ اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔
ترجمہ: قائم کرو نماز سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیرے تک اور صبح کا قرآن۔ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۴۹۰ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص آفتاب نکلنے سے قبل (فجر کی نماز) اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی نماز) ادا کرے گا وہ جہنم میں نہ جائے گا۔

بَابُ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

قبلہ رخ ہونا فرض ہے

۴۹۱ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے) بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ ماہ منہ کر کے نماز ادا فرمائی۔

وَصُرِفَ اِلَى الْقِبْلَةِ

۴۹۲ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اِنَّهُ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ

پھر آپ کو قبلہ رُخ ہونے کا حکم ہُوا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہُوا۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس کا انصار کی ایک جماعت پر گزر ہُوا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا ہے تو وہ جماعت انصار کعبہ کی طرف پھر گئی۔

اَلْحَالُ الَّتِیْ یَجُوْزُ فِیْهَا اسْتِقْبَالُ غَیْرِ الْقِبْلَةِ

غیر قبلہ کی طرف کس حال میں منہ کر سکتا ہے

۴۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ قِبَلَ اَىِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کرنے کے حکم سے قبل اونٹنی پر نماز ادا فرماتے اور وتر بھی اسی پر ادا فرما لیتے مگر فرض اس طرح ادا نہیں فرماتے تھے

۴۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو آپ اپنی سواری پر ہی نماز ادا فرما لیتے اور یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ تم جدھر بھی منہ پھیرو اسی طرف اللہ کا منہ ہے!۔

۴۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جدھر آپ کی اونٹنی رخ کرتی اس پر نماز پڑھتے۔ مالکؒ نے عبداللہ دینار کو فرماتے سُنا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے!۔

بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر کسی طرف منہ کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا تو وہ کیا کرے؟

۴۹۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ کچھ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص حاضر ہُوا اور اس نے کہا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

پر اللہ کا کلام نازل ہُوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہُوا پس لوگوں نے اسی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے لہٰذا وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ:۔ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی سمت ہے اور کعبہ جنوب کی طرف ۔ لہٰذا نمازی حضرات نے اپنے منہ شمال سے جنوب کی طرف کر دیئے

كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

اوقات نماز

۴۹۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے نماز عصر میں دیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپؓ سے کہا، کیا آپ نہیں جانتے کہ جناب جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے نماز پڑھائی ۔ سیدنا حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا دیکھیئے آپ کیا فرما رہے ہیں ۔ عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ جناب جبرائیل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۔ پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری ۔ بعد ازاں چوتھی پھر پانچویں ۔ آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو گنا ۔

أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کا ابتدائی وقت

۴۹۸ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت شعبہؓ سے مروی ہے ۔ کہ مجھے سیار بن سلامہ نے بیان فرمایا ۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ، آپؓ حضرت ابا برزہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھ رہے تھے ۔ شعبہؓ نے فرمایا ۔ میں نے سیار سے کہا کیا آپؓ نے اس کو سنا ۔ آپؓ نے جواب دیا ہاں ! میں نے جس طرح سنا اس طرح تمہیں بتاتا ہوں ۔ پھر فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھتے تھے ۔ ابو برزہ نے فرمایا ۔ آپ آدھی رات تک نماز عشاء میں دیر کرنے کی پروا نہیں کرتے تھے ، تاہم آپ نماز عشاء سے قبل سو جانے کو ناپسند فرماتے اور عشاء کے بعد گفتگو کو ناپسند فرماتے ۔ شعبہؓ نے فرمایا میں پھر سیار

إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ لَا أَدْرِي حِينَ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

کے پاس آیا اور آپؐ سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا جب سورج ڈھل جاتا تو آپ نمازِ ظہر ادا فرماتے۔ اور نمازِ عصر اس وقت پڑھتے کہ نماز عصر ادا کرنے کے بعد ایک شخص مدینہ منورہ کے کنارے پہنچ جاتا۔ اور ابھی تک آفتاب زندہ نہ ہوا ہوتا۔ اور میں نہیں جانتا کہ آپ نے مغرب کا کونسا وقت بیان کیا۔ پھر میں آپؐ سے ملا اور آپؐ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ آپؐ فجر کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ نماز پڑھنے کے بعد ایک شخص اگر اپنے ایک دوست کے پاس جاتا تو وہ اسے پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے سو آیات تک کلام مجید کی تلاوت کرتے۔

✧　✧　✧

۴۹۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے ان کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا فرمائی۔

۵۰۰ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت خبابؓ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں زمین کی سخت گرمی کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے اس کی بھی پروا نہ فرمائی (ابو اسحٰق سے پوچھا گیا کہ اس کی جلدی میں آپ نے کہا ہاں۔

تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہاں پر نمازِ ظہر پڑھنے سے قبل آپ کوچ نہ فرماتے۔ کسی نے پوچھا خواہ دوپہر ابھی ڈھلی ہوئی نہ ہوتی؟ آپ نے فرمایا اگرچہ دوپہر ڈھلی ہوئی ہوتی (یعنی آپ دوپہر ڈھلتے ہی نمازِ ظہر پڑھ لیتے)

تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

سردیوں میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ موسم گرما میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر تاخیر سے ادا فرماتے۔ اور سردی کے موسم میں آپ اسے جلدی ادا فرماتے،

الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

سخت گرمی میں نماز ظہر ٹھنڈی کرکے پڑھنا

۵۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گرمی بہت زیادہ ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت نارِ جہنم کے جوش مارنے سے ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے علماء حنفیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنا بہتر ہے۔

۵۰۴ عَنْ أَبِي مُوسَى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑھو گرمی جہنم کے جوش میں سے ہے۔

آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کا آخری وقت

۵۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ قَلِيلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلًا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ جناب جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے آئے ہیں۔ پھر جناب جبرئیل نے صبح صادق کے وقت فجر کی نماز پڑھی۔ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھی۔ ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہوا تو عصر کی نماز پڑھی۔ (سایۂ زوال اس سے مستثنیٰ تھا) سورج غروب ہونے اور روزہ کھلنے کے وقت کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ جب شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھی۔ جب دوسرا دن آیا تو ذرا سا اجالا ہونے پر نماز فجر ادا کی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوا تو ظہر کی نماز پڑھی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس سے دگنا ہوا تو عصر کی نماز ادا فرمائی۔ جب سورج غروب ہوا اور روزہ کھلنے کا وقت ہوا تو مغرب کی نماز پڑھی، جب رات کا کچھ حصہ بیت چکا تو آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کل اور آج کی نمازوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ظہر کا آخری وقت دو مثل تک ہے، اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جناب جبرائیل نماز دو

۵۰۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گرمیوں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا وقت تین سے

خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔ پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

نوٹ: ہر قدم سے مراد آدمی کے جسم کا ساتواں حصہ ہے۔ گرمی میں سایہ کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ موسم گرما میں سایۂ اصلی کم پڑتا ہے۔ کیونکہ سورج سمت الرأس کے قریب ہوتا ہے۔ ان ممالک میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ۔ اس کے برعکس سورج جاڑے میں سمت الرأس سے ہٹا ہوتا ہے لہٰذا سایۂ اصلی گرمیوں کی نسبت سردیوں میں زیادہ ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گرمیوں میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ (سوائے اصلی سایہ کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے۔) جب سورج غروب ہوا تو آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی جب شفق ڈوب گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ راوی فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے دن جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ دگنا ہوا تو آپ نے نماز عصر پڑھی۔ اور شفق ڈوبنے سے پہلے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی حضرت عبداللہ بن حارث نے فرمایا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا جب تہائی رات گزر چکی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔

تَعْجِيْلُ الْعَصْرِ

نمازِ عصر جلدی ادا کرنا

۵۰۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب دھوپ حجرے کے اندر تھی۔ اور ابھی سایہ حجرے سے اوپر دیوار تک نہیں پہنچا تھا۔

۵۰۹ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَيَأْتِيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اَوْ يَأْتِيْهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے، پھر ایک سفر کرنے والا قبا تک سفر کرتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھ

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

رہے ہوتے یا سورج بلند ہوتا (حالانکہ قباء اور مدینہ منورہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے)۔

٭ ٭ ٭

۵۱۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَّيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما چکے ہوتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ چلنے والا نماز پڑھ کر عوالی تک پہنچ جاتا۔ اور سورج ابھی بلند ہوتا۔

نوٹ:۔ مدینہ منورہ کے قرب وجوار کے گاؤں عوالی کہلاتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے زیادہ سے زیادہ آٹھ میل کے فاصلے پر اور کم از کم دو میلوں کے فاصلے پر ہیں۔

۵۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور سورج ابھی سفید و بلند ہوتا۔

۵۱۲ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز عمر ابن عبدالعزیز کے ساتھ پڑھی پھر میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو آپ نماز عصر پڑھ رہے تھے میں نے دریافت کیا چچا جان آپ نے کونسی نماز پڑھی؟ آپ نے فرمایا عصر کی۔ اور اس نماز کا یہی وقت ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی وقت میں نماز پڑھتے تھے

۵۱۳ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب عمر ابن عبدالعزیز کے دور میں نماز پڑھی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور آپ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی۔ ہاں ظہر پڑھ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تو عصر بھی پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے کہا آپ نے نماز بہت جلد پڑھی! آپ نے فرمایا۔ میں اسی وقت نماز پڑھتا ہوں جس میں میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو)

٭ ٭ ٭

بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَاخِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴ عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ

سیدنا حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی

دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ الْعَصْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا قَلِيْلًا۔

٭ ٭ ٭

۵۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ

۵۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهٗ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ

ہے کہ ہم جناب انس بن مالکؓ کے پاس بصرہ میں آپؓ کے گھر گئے اور آپؓ اسی وقت نماز ظہر ادا کر کے واپس تشریف لائے تھے۔ آپؓ کا گھر مسجد سے ملحق تھا جب ہم حضرت سیدنا انسؓ کے پاس گئے تو آپؓ نے دریافت کیا کیا تم نے نماز عصر ادا کر لی ہم نے جواب دیا نہیں۔ اور ابھی ابھی ہم نماز ظہر پڑھ کر آئے ہیں۔ سیدنا حضرت انس نے فرمایا تو پھر عصر کی نماز پڑھ لو ہم کھڑے ہوئے اور نماز عصر ادا کی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو جناب انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ بیٹھ کر عصر کا انتظار کرتا رہا ہے حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو گیا یعنی غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ تو وہ شخص اٹھا اور چار ٹھونگیں لگالیں اور اللہ کا بہت کم ذکر کیا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

نمازِ عصر کا آخری وقت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اوقات نماز بتلانے کے لیے آئے تو جبرئیل آگے ہوئے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے باقی تمام لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے۔ آفتاب ڈھل جانے پر جبرئیل علیہ السلام نے نماز ظہر پڑھائی۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل آئے تو حسب سابق وہ آگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے نماز عصر پڑھائی۔ پھر غروب آفتاب کے بعد جبرئیل علیہ السلام آئے۔ وہ آگے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے۔ اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے تو آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ اور جب شفق غروب ہو گئی تو جبرئیل علیہ السلام پھر آگئے وہ آگے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے۔ تو جبرئیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العشاء
ثم اتاہ حین انشق الفجر فتقدم جبریل
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
الغداۃ ثم اتاہ الیوم الثانی حین کان ظل
الرجل مثل شخصہ فصنع کما صنع بالامس
صلی الظہر ثم اتاہ حین کان ظل الرجل مثل شخصیہ فصنع کما صنع بالامس
فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس
فصنع کما صنع بالامس فصلی المغرب فنمنا ثم
قمنا ثم نمنا ثم قمنا فاتاہ فصنع کما صنع بالامس
فصلی العشاء ثم اتاہ حین امتد الفجر واصبح
والنجوم بادیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالامس
فصلی الغداۃ ثم قال ما بین ھاتین الصلاتین
وقت۔

علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور پھر صبح صادق کے طلوع
ہونے پر جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور آگے کھڑے ہوئے حضور
علیہ السلام ان کے پیچھے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے تو
اس طرح جناب جبرائیلؑ نے نماز فجر پڑھائی۔ اور پھر دوسرے روز
جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوا تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔
اور جو کچھ کل کیا تھا وہی کیا اور ظہر پڑھائی۔ پھر ہر چیز کا سایہ دو
مثل ہونے پر آئے اور کل کی طرح کیا اور نماز عصر پڑھائی۔:
غروب آفتاب کے بعد پھر آئے اور گزشتہ روز کی طرح کیا اور
نماز مغرب پڑھائی پھر ہم جا کر سو گئے پھر اٹھے پھر سو گئے اور پھر جب ہم اٹھے تو
جبرائیل علیہ السلام آئے اور کل کی طرح کرتے ہوئے نماز عشاء
پڑھائی، پھر صبح کی روشنی ہونے پر آئے جب تارے دکھائی
دے رہے تھے اور جو کچھ کل کیا تھا
وہی کیا اور نماز فجر پڑھائی اور پھر کہا ان دونوں
وقتوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

نوٹ:۔ ایک دن اوّل اور دوسرے دن آخر وقت میں نمازیں پڑھا کر جبرائیل علیہ السلام نے نمازوں کے اولین و آخرین وقت
کا تعین فرمادیا۔

من ادرک رکعتین من العصر

جس نے غروب آفتاب سے قبل دو رکعتیں پالیں اس نے نماز عصر پالی

۵۱۷ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک
رکعتین من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس
او رکعۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس
فقد ادرک۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب
ہونے سے قبل نماز عصر کی دو رکعتیں پالیں یا فجر کی ایک رکعت
سورج نکلنے سے قبل پالی۔ تو اس نے عصر اور فجر کے وقت کو پالیا

۵۱۸ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
ادرک رکعۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغیب
الشمس او ادرک رکعۃ من الفجر قبل طلوع
الشمس فقد ادرک۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب
ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی یا سورج طلوع
ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی۔ تو اس نے نماز کو پالیا۔

۵۱۹ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادرک
احدکم اول سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کا پہلا سجدہ سورج غروب ہونے سے

الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

پہلے پالے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے اور سورج نکلنے سے قبل فجر کی نماز کا سجدہ پالے تو وہ شخص اپنی نماز کو پورا کرے۔

۵۲۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آفتاب نکلنے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جس شخص نے فجر یا عصر کی نماز شروع کی، ایک رکعت ادا کی تھی کہ سورج نکل آیا یا ڈوب گیا تو اس کی نماز درست ہو گئی۔ وہ اپنی نماز پوری کرے۔ مگر جناب امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عصر میں یہ صورت حال درست ہے لیکن فجر میں ایک رکعت کی ادائیگی کے بعد سورج طلوع ہو گیا تو نماز باطل ہو گی۔ اس کی وہ نماز ادا ہو گی قضا نہیں ہو گی۔

۵۲۱ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کیا اور آپؓ نے دوگانہ طواف ادا نہ فرمایا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپؓ نے دو گانہ کیوں نہیں پڑھا۔ معاذ بن عفراء نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سورج ڈوبنے سے قبل عصر کے بعد کوئی نماز نہیں، اور جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔

❁　❁　❁　❁

اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب کا ابتدائی وقت

۵۲۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَاءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَاَخَّرَ

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر ہر ایک نماز کا وقت پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے ابتدائی اور آخری وقت معلوم کرنے کے لیے دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑھ۔ آپ نے جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور آپ نے فجر ہوتے ہی تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو حکم فرمایا۔ اور ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب سورج سفید تھا۔ آپ نے

سیدنا حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا تکبیر کا، اور عصر کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے حکم فرمایا اور مغرب کی نماز پڑھی۔ جب شفق ڈوب گئی تو آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو۔

عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ

تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور عشاء کی نماز پڑھی۔ دوسرے دن آپ نے حکم فرمایا تو فجر روشنی میں پڑھی اور آپ نے ظہر کو بھی ٹھنڈے وقت پر پڑھا۔ اور بہت ہی ٹھنڈے وقت میں پھر آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سورج ابھی سفید تھا تاہم سابقہ دن سے آپ نے تاخیر فرمائی۔ پھر آپ نے شفق ڈوبنے سے قبل مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے تہائی رات گزرنے پر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور آپ نے تکبیر پڑھی۔ اور اس وقت عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے جو اوقات نماز کے دریافت کر رہا تھا۔ دیکھو تمہاری نماز کے اوقات اس کے بیچ میں ہیں۔

تَعْجِيْلُ الْمَغْرِبِ

مغرب میں جلدی کرنا

۵۲۳ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے قبیلہ بنی اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر گھروں کو جاتے تھے۔ وہ شہر کی طرف تیر مارتے تھے اور جس جگہ تیر گرتا اس کو دیکھ لیتے

نوٹ:۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق علماء امت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ افضل وقت ہے۔ شفق ڈوبنے تک نماز مغرب کو مؤخر کرنا بیان جواز کے لیے ہے۔

تَاْخِيْرُ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں دیر کرنا

۵۲۴ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

سیدنا حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص نامی جگہ پر نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں پر یہ نماز پیش کی گئی۔ انھوں نے اس نماز کو ضائع کیا جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اسے دگنا ثواب ملے گا اور جب تک ستارہ طلوع نہ ہو اس نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔

نوٹ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت عافیت اور فطرت اسلام پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب میں دیر نہ کرے گی حتیٰ کہ تارے گھن جائیں۔ ستارے سے مراد وہ ستارہ ہے جو کہ غروب کے بعد کچھ وقت دکھائی دیتا ہے (دارمی)

اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ) قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

۵۲۶ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْفَجْرِ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

نمازِ مغرب کا آخری وقت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (جناب حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ قتادہؒ کبھی اس حدیث پاک کو حضور کا فرمان بتاتے ہیں اور کبھی آپؒ اس حدیث پاک کو ارشاد نہ فرماتے) ظہر کی نماز کا وقت عصر کے وقت کے نہ آنے تک ہے عصر کی نماز کا وقت سورج زرد نہ ہونے تک ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت شفق کی تیزی نہ جانے تک ہے۔ اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات کے نہ گزرنے تک ہے۔ اور فجر کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے تک ہے۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص اوقات نماز پوچھنے کے لیے آیا۔ آپ نے کچھ جواب نہ فرمایا۔ اور سیدنا حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا تو آپؓ نے فجر کی تکبیر صبح صادق ہونے کے بعد پڑھی۔ پھر آپ نے سیدنا بلالؓ کو تکبیر کا حکم فرمایا۔ آپؓ نے ظہر کی تکبیر پڑھی، جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا ابھی تک دوپہر کا وقت سمجھتا تھا، حالانکہ آپ بہتر جانتے تھے (کہ سورج ڈھل گیا ہے)، پھر آپ نے حکم فرمایا اور حضرت بلالؓ نے عصر کی تکبیر فرمائی اور سورج بلند تھا۔ آپ کے تیسرے حکم پر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی تکبیر فرمائی جب سورج غروب ہوگیا پھر آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شفق ڈوبنے پر تکبیر فرمائی اور عشاء کی نماز پڑھی بعد ازاں آپ نے دوسرے دن فجر کی تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا جب آپ فجر کی نماز سے فارغ ہوچکے تو کہنے والا کہتا کہ سورج نکل آیا۔ (یعنی آپ نے بہت تاخیر سے نماز ادا فرمائی) پھر آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز باتاخیر ادا فرمائی حتیٰ کہ گزشتہ روز عصر کی نماز پڑھنے کے وقت ظہر کی نماز کا وقت قریب ہوگیا۔

بعد ازاں آپ نے عصر کی نماز باتاخیر پڑھی حتیٰ کہ کہنے والا

٭ ٭ ٭ ٭

۵۲۷ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ۔

كَرَاهِيَةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

۵۲۸ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ

کہتا کہ سورج سرخ ہوگیا۔ بعدازاں آپ نے نمازِ مغرب میں شفق ڈوب جانے تک تاخیر فرمائی۔ اور بالآخر تہائی رات تک نمازِ عشاء میں دیر فرمائی۔ پھر فرمایا کہ نمازوں کے اوقات ان اوقات کے درمیان میں ہیں۔

سیدنا حضرت بشیر بن سلام سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گئے اور آپؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ حجاج بن یوسف کے دورِ حکومت کا واقعہ ہے۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور تشریف لائے اور آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی، جب سورج ڈھل گیا۔ اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے کے مساوی تھا پھر نمازِ عصر پڑھی جب سایہ (زائد) اس کے برابر ہوگیا اور اُس سائے کے جو تسمے کے برابر تھا سورج غروب ہونے پر آپ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ شفق ڈوب جانے کے بعد آپ نے نمازِ عشاء پڑھی۔ صبح صادق نکلنے پر آپ نے نمازِ فجر پڑھی دوسرے دن آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے اصل سائے سمیت برابر ہوگیا۔ بعدازاں آپ نے نمازِ عصر پڑھی جب آدمی کا سایہ اس کے دو کے برابر ہوگیا۔ دن کا اتنا وقت باقی تھا کہ اگر آدمی اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ سے معتدل چال سے چلتا تو شام تک وہ ذوالحلیفہ پہنچ جاتا (ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل دور ہے) سورج غروب ہونے کے بعد آپ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ بعدازاں آپ نے تہائی یا آدھی رات کو نمازِ عشاء پڑھی۔ زید کو شک ہوا۔ صبح کی روشنی میں آپ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

نمازِ عشاء سے پہلے نمازِ مغرب پڑھ کر سونا مکروہ ہے

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابوبرزہ کے پاس گیا تو میرے باپ نے آپؓ سے دریافت کیا حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کیسے ادا

كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

فرماتے۔ انہوں نے کہا: نماز ظہر جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آپ آفتاب ڈھلنے کے بعد ادا فرماتے اور عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی اپنے مکان میں پہنچ جاتا اور عصر پڑھ کر مدینہ منورہ کے کنارے پر ہوتا۔ اور سورج صاف اور بلند ہوتا اور جناب ابو برزہؓ مغرب کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے مجھے یاد نہیں۔ آپ نماز عشاء میں تاخیر کو پسند فرماتے، جسے تم عتمہ کہتے ہو اور نماز عشاء سے قبل سو جانے اور بعد میں باتیں کرنے کو برا جانتے۔ اور صبح کی نماز آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہوتے جب کہ ہر شخص اپنے دوست کو پہچانتا تھا اور اس میں آپ ساٹھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

❖ ❖ ❖ ❖

أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

۵۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ جِبْرِيلُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ

نمازِ عشاء کا اوّلین وقت

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب جبرئیلؑ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورج ڈھل جانے کے بعد تشریف لائے اور عرض کی حضور نماز ظہر ادا فرمایئے۔ جب سورج جھک گیا پھر آپ ٹھہرے رہے۔ جب ہر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا حضور اٹھیے عصر کی نماز ادا فرمایئے۔ پھر آپ ٹھہرے رہے جب سورج غروب ہو چکا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کی حضور اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا فرمایئے۔ آپ اٹھے، مغرب کی نماز ادا فرمائی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا پھر آپ ٹھہرے رہے جب شفق ڈوب گئی تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کی حضور عشاء کی نماز ادا فرمائیں آپ اٹھے اور عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں جناب جبرائیل منہ اندھیرے صبح نکلتے ہی تشریف لائے اور عرض کی اٹھیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا فرمائیں۔ آپ اٹھے اور نماز فجر ادا فرمائی۔ دوسرے دن جب ہر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی حضور اٹھیے نماز ادا فرمائیں آپ

مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب کہ ہر شئے کا سایہ اس کے دُو کے برابر ہو گیا، اور عرض کی حضور اٹھ کر نماز ادا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی۔ پھر مغرب کے لیے جناب جبرائیل اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب سورج غروب ہو چکا اور یہ پہلے ہی دن کا وقت تھا اور عرض کیا حضور اٹھئے نماز پڑھیں! آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ عشاء کے لیے اس وقت تشریف لائے جب کہ رات کا تیسرا حصہ بیت چکا اور عرض کی کہ حضور نماز پڑھیے آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر جناب جبرائیل اس وقت حاضر ہوئے جب خوب روشنی ہو چکی اور عرض کی کہ آپ نماز پڑھیں۔ آپ نے نماز صبح ادا فرمائی۔ آخر میں جناب جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

تَعْجِيلُ الْعِشَاءِ

نماز عشاء میں جلدی کرنا

٥٢٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر آفتاب ڈھلتے ہی ادا فرماتے۔ اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج سفید اور صاف ہوتا۔ اور نماز مغرب آپ سورج ڈوب جانے کے بعد پڑھتے۔ اور جب آپ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو عشاء کی نماز جلدی ادا فرماتے اور جب آپ دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی۔ تو آپ بھی نماز میں دیر فرماتے۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧

بَابُ الشَّفَقِ

شفق ڈوبنے کا وقت

٥٢١ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ عِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز عشاء کے وقت کو میں سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز عشاء ادا فرماتے جب تیسری رات کا چاند ڈوب چکا ہوتا۔

نوٹ :- تیسری رات کا چاند تقریباً دو گھنٹے تک رہتا ہے مثلاً جب چھ بجے شام ہو تو گویا آٹھ بجے عشاء کی نماز پڑھنی چاہیے۔

۵۲۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، دیگر لوگوں کی نسبت میں عشاء کی نماز کے وقت کو زیادہ جانتا ہوں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے جب تیسری رات کا چاند ڈوب چکا ہوتا۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

نمازِ عشاء کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے

۵۲۳ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُؤَخَّرَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا باپ دونوں جناب ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے۔ میرے باپ نے آپ سے دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آپ وہ نماز سورج ڈھلتے ہی ادا فرماتے اور آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی شخص اگر عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے دوسرے کنارے پہنچ جاتا اور سورج صاف اور بلند رہتا۔ حضرت سیار فرماتے ہیں میں بھول گیا کہ ابو برزہ نے مغرب کے متعلق کیا فرمایا۔ پھر ابو برزہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے جسے تم عتمہ کہتے ہو اور آپ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو برا جانتے اور عشاء کی نماز کے بعد گفتگو و دیگر بات چیت کو برا جانتے۔ اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکے ہوتے، جب آدمی اپنے واقف کو پہچاننے لگتا۔ اور نمازِ صبح میں آپ ساٹھ آیات سے زیادہ سو آیات تلاوت فرماتے۔

۵۲۴ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت ابن جریج سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں، کہ میں نے جناب عطاءؒ سے دریافت کیا۔ آپ کے نزدیک نمازِ عشاء پڑھنے کے لیے کونسا وقت موزوں ہے؟ اچھا ہے میں امام بن کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں؟ سیدنا حضرت عطاءؒ نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی حتیٰ کہ لوگ سو گئے اور پھر اٹھے پھر سو گئے، پھر اٹھے تو جناب عمر ابن

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ
عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ
عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَى إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ
مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ
أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا
يَمُرُّ بِهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى
مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا
يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ
الْجَبِيْنِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَبْطِشُ شَيْئًا إِلَّا
كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ
عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا
يُصَلُّوْهَا إِلَّا هٰكَذَا۔

الخطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر فرمانے لگے الصلوٰۃ الصلوٰۃ
حضرت عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباسؓ نے
فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز سن کر نکلے گویا میں اب آپ
کو دیکھ رہا ہوں ۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور
آپ اپنے ہاتھ سر مبارک پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ۔
ابن جریجؒ نے کہا میں نے جناب عطاءؒ سے تاکید سے پوچھا کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سر پر کس طرح رکھا
ہوا تھا و آپ نے بتایا جیسے ابن عباسؓ نے فرمایا تھا تو جناب
عطاء نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر مبارک پر رکھا حتیٰ کہ کنارے
انگلیوں کے سر کے آگے آ گئے ۔ پھر آپ نے انگلیوں کو ملا کر
ہاتھ سر پر پھیرے حتیٰ کہ دونوں انگوٹھے کان کے منہ کے قریب
والے کنارے پر آ پہنچے ۔ پھر کنپٹی پر اور بعد ازاں پیشانی یا
داڑھی (جیسے کہ مسلم کی روایت ہے) کے ایک کونے پر
لے گئے ، لیکن آپ نے اپنے بالوں کو
انگلیوں سے نہ پکڑا ۔ بعد ازاں آپ نے اپنے بالوں کو ایسے
ہی رہنے دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا
تو میں ان کو رات گئے نماز عشاء پڑھنے کا حکم دیتا ۔

۵۳۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ
مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ فَنَادَى الصَّلٰوةَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ
فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ
يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ الْوَقْتُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء تاخیر سے پڑھی
حتیٰ کہ رات کا بعض حصہ گزر گیا ۔ پھر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا الصلوٰۃ والصلوٰۃ ، یا رسول اللہ !
عورتیں اور بچے سو گئے ہیں ۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور
پانی آپ کے سر مبارک سے ٹپک رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا
کہ نماز عشاء کا یہی صحیح وقت ہے ۔

۵۳۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں دیر کرتے ۔

۵۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى
أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل
نہ گزرتا تو میں انہیں نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے

عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

بَابُ اٰخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ

٥٣٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيْ مَا بَيْنَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

٥٣٩ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔

٥٤٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى۔

٥٤١ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْ لَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ

لیے مسواک کا حکم فرماتا۔

عشا کے آخری وقت کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں دیر فرمائی تو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز عشاء کے لیے عرض کیا کہ حضور بچے اور عورتیں سو گئے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تو ان دنوں پورے کرۂ عرض پر تمہارے سوا کوئی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ ان دنوں مدینہ کے سوا کہیں بھی نماز نہیں ہوتی تھی (کیونکہ اسلام کے ابتدائی ایام تھے اور اسلام ابھی تک نہیں پھیلا تھا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم اس نماز کو شفق ڈوبنے سے لے کر تہائی رات تک پڑھا کرو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا۔ پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ نماز ادا کرنے کا صحیح وقت یہ ہے۔ اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں نماز عشاء کا یہی وقت مقرر فرماتا۔)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات ہم مسجد میں ٹھہر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ جب تہائی رات یا اس سے زیادہ وقت گزر گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم جس نماز کا انتظار کرتے ہو اس کا انتظار کوئی مذہب والا تمہارے سوا نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر یہ بات گراں نہ گزرتی تو میں ان کے ساتھ اس وقت یہ نماز پڑھتا اس کے بعد آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے ہمارے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر آپ تشریف نہ لائے حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ نے نکل کر نماز پڑھائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور آپ کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا جب تک تم اس کی انتظار میں بیٹھے رہو گے۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف اور بیمار کی بیماری

لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلوٰةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

كا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات کے وقت ادا کرنے کا حکم صادر فرماتا۔

۵۴۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلوٰةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلوٰةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

سیدنا حضرت حمید بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضورؐ نے انگوٹھی پہنی تھی۔ بحضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ ایک رات آپ نے نماز عشاء میں دیر فرمائی اور تقریباً آدھی رات کے وقت ادا فرمائی۔ پھر جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ہماری طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا جب تک تم انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں ہو۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں آپؐ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ علی بن حجر کی روایت کے مطابق آپ نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر فرمائی۔

الرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ

نماز عشاء کو عتمہ کہنا

نوٹ: عتمہ گڈریوں اور گنواروں کی اصطلاح ہے لیکن اہل علم و عرفان کے لیے اس اصطلاح پر عمل کرنا لازمی نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق وہ عتمہ کی بجائے عشاء کہیں تو بہتر ہے۔

۵۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور صف اوّل میں کھڑا ہونے کا کیا ثواب ہے تو وہ اذان دینے یا صف اوّل میں کھڑے ہونے کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔ اگر لوگ جانتے کہ ظہر یا جمعہ کو سویرے جانے میں جو کچھ ثواب ہے تو فوراً وہاں جاتے (کیونکہ یہ قرعہ کے بغیر نہیں ہو سکتا) اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ اور فجر کے آنے میں کتنا ثواب ہے تو وہ سرین گھسیٹتے ہوئے (چلنے کی طاقت نہ رکھنے کے باوجود بھی آتے)

* * *

الْكَرَاهِيَةُ فِي ذٰلِكَ

عشاء کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

۵۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلوٰتِكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گنوار نماز عشاء کو عتمہ کہنے پر غالب نہ آئیں، اور تم ان کی پیروی کر کے اسے عتمہ کہنے نہ لگو۔ وہ تو اپنے اونٹ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں۔ اس نماز کا نام نماز عشاء ہے۔

۵۲۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرما رہے تھے۔ دیکھو گنوار اس نماز کا نام دھرنے میں تم پر غالب نہ آ جائیں اس نماز کا نام نماز عشاء ہے۔

اَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا ابتدائی وقت

۵۲۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم نے نماز صبح اس وقت پڑھی جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ صبح ہو گئی۔

۵۲۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور اس نے آپ سے نماز صبح کا وقت دریافت کیا جب اگلے دن صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح نکلتے ہی نماز کا حکم فرمایا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔ دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے نماز کا حکم فرمایا اور اس کے بعد نماز پڑھائی اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جو وقت نماز کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ ان دو اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

اَلتَّغْلِيسُ فِي الْحَضَرِ

حضر میں فجر اندھیرے میں پڑھنا

۵۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرماتے، بعد ازاں عورتیں اپنی چادریں لپیٹیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں

۵۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی چادریں لپیٹ کر نماز پڑھتیں پھر واپس ہو کر جاتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جا سکتیں۔

التَّغْلِيسُ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا

٥٥٠ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلوٰةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرمائی اور آپ خیبر والوں کے نزدیک تھے۔ پھر آپ نے ان پر حملہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیبر خراب ہو گیا جب ہم دوبارہ کسی میدان میں اتریں گے تو وہ صبح ان لوگوں کے لیے بہت بری ہو گی جو ڈرائے گئے (ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا۔ کافروں کا تمام ساز و سامان مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ بعض کافر قتل کیے گئے اور بعض دوسرے جلا وطن ہو گئے اور باقی ماندہ ذمیوں کی حیثیت سے اسلامی مملکت کے شہری بنے)۔

بَابُ الْإِسْفَارِ

نماز فجر روشنی میں پڑھنا

٥٥١ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی کرو۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز روشنی اور سفیدی میں پڑھنا احادیث کے مطابق ہے۔ امام طحاوی حنفی نے اس کے ایک اور معنی یہ بیان فرمائے ہیں۔ کہ نماز فجر کو اندھیرے میں شروع کرنا چاہیے۔ لیکن اس میں قراءت اتنی ہو کہ نماز مکمل ہوتے ہی روشنی ہو جائے

٥٥٢ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم نماز فجر کو جتنا زیادہ روشن کر کے پڑھو گے تمہیں اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ

طلوع آفتاب سے قبل جس شخص نے نماز فجر کی رکعت پالی

٥٥٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ سورج طلوع ہونے سے قبل پا لیا۔ تو اس

سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ۔

نماز فجر کو پالیا اور جس شخص نے عصر کی نماز کا سجدہ سورج غروب ہونے سے پہلے پالیا اس نے عصر کو پالیا۔

۵۵۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی۔ تو اس نے عصر کی نماز پالی۔

اٰخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا آخری وقت

۵۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور آپ عصر کی نماز تمہاری نماز عصر سے پہلے ظہر اور عصر کے درمیان میں ادا فرماتے۔ اور آپ نماز مغرب کو غروب ہوتے ہی ادا فرماتے اور عشاء جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور جب نگاہ پھیل جاتی تو آپ فجر کی نماز پڑھتے (یعنی اتنی روشنی اور سفیدی ہو جاتی کہ سب چیزیں اچھی طرح دکھائی دینے لگتیں۔)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی

۵۵۶ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔

نوٹ :۔ اس حدیث سے علماء نے مندرجہ ذیل مسائل اخذ فرمائے ہیں۔

۱۔ جو شخص امام کے ساتھ ایک رکعت پالے تو اس نے جماعت کا ثواب پالیا۔ ۲۔ جو شخص ایک رکعت کو وقت کے اندر ادا کرے اور پھر نماز کا وقت ختم ہو جائے جیسے فجر کی نماز کی ایک رکعت کے بعد سورج نکل آئے یا عصر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہو گیا تو وہ شخص اپنی نماز پوری کرے۔ اور اس کی نماز ادا ہو گی قضا نہیں ہو گی۔ ۳۔ ایک شخص نے نماز کا وقت ایک رکعت کے مطابق پالیا۔ مثلاً حائضہ عورت پاک ہو گئی یا لڑکا بالغ ہو گیا یا مجنون صحت مند اور ٹھیک ہو گیا تو اس کے لیے لازمی ہے کہ وہ نماز ادا کرے۔

۵۵۷ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی

٥٥٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

٥٥٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

٥٦٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جس شخص نے جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز ادا ہو گئی۔

اگر جمعے کی ایک رکعت پالی تو گویا جمعہ مل گیا ایک رکعت اور پڑھ لے۔

٥٦١ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی مگر جس قدر نماز جاتی رہی وہ اس کو ادا کرلے۔

اَلسَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ

٥٦٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے اوپر شیطان کے سر کی چوٹیاں ہوتی ہیں (اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ سورج کی عبادت کریں ان کا پوجنا اور سجدہ کرنا شیطان کے لیے ہو) جب سورج بلند ہو جائے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب دوپہر کو سیدھا ہو جائے۔ تو شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب سورج غروب ہونے لگے تو اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

٭ ٭ ٭ ٭

نوٹ :- سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک طلوع، غروب اور دوپہر کو ہر فرض، نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

٥٦٣ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام ہمیں تین اوقات میں نمازیں پڑھنے یا جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو حتیٰ کہ وہ بلند ہو جاتا۔ دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہوتی حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا تیسرے

لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔

جب سورج غروب ہونے لگتا حتیٰ کہ وہ غروب ہو جاتا۔

نوٹ: احناف کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ بھی اگر قصداً پڑھی جائے تو وہ مکروہ ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنا ممنوع

۵۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

۵۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب جن میں فاروق اعظم بھی تھے ۔ اور آپ ان سب میں پسندیدہ تھے۔ سے سنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حتیٰ کہ سورج نکل آئے۔ اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّیَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو تو تم میں سے کوئی شخص جان بوجھ کر نماز نہ پڑھے

۵۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّیَ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبِهَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع یا غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ

عین دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے۔ پہلا وہ وقت جب سورج نکلنے لگتا یہاں تک کہ بلند ہو جاتا۔ دوسرے جب عین دوپہر کو کھڑا ہوتا حتیٰ کہ سورج جھک جاتا۔ تیسرا جب غروب ہونے کو ہوتا حتیٰ کہ غروب ہو جاتا۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

٥٦٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ۔

٥٧٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

٥٧١ عَنْ أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

٥٧٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

٥٧٣ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ رضی إِنَّمَا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

٥٧٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تَشْرُقَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تَغْرُبَ۔

٥٧٥ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْأُخْرٰى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغٰى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ

نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز سے منع فرمایا۔ اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو اور سورج غروب ہو جانے تک نماز عصر کے بعد کوئی نماز

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی سے اسی طرح مروی ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں وہم ہوا۔ حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ کہ تم اپنی نماز کو سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت پڑھو۔ کیونکہ سورج شیطان کی دو سینگوں پر طلوع ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سورج کا کنارہ نکل آئے۔ تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرو حتیٰ کہ سورج خوب روشن ہو جائے۔ اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو نماز پڑھنے میں دیر کرو حتیٰ کہ سورج بالکل غروب ہو جائے۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا حضور! کیا کوئی ایسا وقت ہے جس میں اللہ کا قرب زیادہ ہو؟ یا اس وقت میں اللہ کی یاد کی جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! بندہ سب اوقات سے زیادہ اللہ کے نزدیک پچھلی رات کو ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اللہ جل شانہٗ پہلے آسمان پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے

جَلَّ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَّيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ۔

جو تو اس وقت میں اللہ کی یاد کرنے والوں میں سے ہو۔ کیونکہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو امید ہے کہ وہ جلد ہی قبول ہو۔ سورج طلوع ہونے تک کیونکہ سورج شیطان کی دو چوٹیوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ کافروں کی نماز کا وقت ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے برابر ہو جائے۔ اور اس کی شعاع جاتی رہے۔ پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز میں شامل رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج دوپہر کو سیدھا ہو جاتا ہے۔ جیسے نیزہ سیدھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کسی طرف سایہ نہیں ہوتا۔ اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ تو نماز کو چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ سایہ ڈھلنے لگے۔ پھر فرشتے حاضر ہوتے اور نماز میں شریک رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگے کیونکہ وہ شیطان کی دو چوٹیوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ نماز کفار کا وقت ہے۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنا

۵۷۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُّرْتَفِعَةً۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر اس وقت جب کہ سورج سفید، صاف اور اونچا ہو۔

۵۷۷ عَنْ عَائِشَةَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد کبھی وہ دو رکعتیں نہ چھوڑیں جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر ادا فرماتے۔

۵۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وہ دو رکعتیں نہ چھوڑیں جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر عصر کے بعد ادا فرماتے۔

۵۷۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ہاں عصر کے بعد تشریف لاتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۵۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

آپؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں چھپے اور کھلے دو رکعتوں کو کبھی ناغہ نہیں فرمایا۔ دو رکعتیں فجر سے قبل اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

٥٨١ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت فرمایا جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے قبل ادا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ نے معروفیت کے باعث یا بھول جانے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھا۔ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو آپؐ اسے ہمیشہ ادا فرماتے۔

٥٨٢ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے گھر تشریف لائے۔ اور آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا (کہ حضور یہ دو رکعتیں خلاف معمول آپ نے کیسی پڑھیں) آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ دو رکعتیں ہیں جنہیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا۔ آج میں انہیں نہ پڑھ سکا حتی کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی (میں نے عصر کے بعد ان رکعتوں کو پڑھ لیا)۔

٥٨٣ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ضروری کام میں مصروف ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں ادا نہ فرما سکے تو آپ نے وہ دو رکعتیں عصر کے بعد ادا فرمالیں۔!

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھ لینے کی اجازت

٥٨٤ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

سیدنا حضرت عمران ابن حدیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب لاحقؓ سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا جو سورج غروب ہونے سے قبل پڑھی جاتی تھیں

يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

آپؓ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہیں پڑھا کرتے تو حضرت معاویہؓ نے آپ سے دریافت کرایا کہ سورج غروب ہونے کے وقت یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ یعنی آپؓ کیوں پڑھتے ہیں؟ آپؓ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضروری کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو سورج غروب ہوتے وقت پڑھا پھر میں نے آپ کو اس کے بعد یا پہلے یہ رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَوٰةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے قبل نماز پڑھنے میں رخصت

۵۸۵ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هَذَا أَيُّ صَلَوٰةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَوٰةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو الخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو تمیم جیشانی مغرب سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھنے کھڑے ہوئے۔ میں نے جناب عقبہ بن عامرؓ سے دریافت کیا کہ یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا۔ کہ یہ وہ نماز ہے جو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں پڑھتے تھے

الصَّلَوٰةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد نماز پڑھنا

۵۸۶ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر ہو جاتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی آپ فجر کی سنتیں پڑھتے) اور آپ کوئی نماز نفل ادا نہ کرتے۔

إِبَاحَةُ الصَّلَوٰةِ إِلَى أَنْ يُصَلَّى الصُّبْحُ

فجر ہو جانے کے بعد فرض پڑھنے تک نماز نفل پڑھنا

۵۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُخْرَى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپؐ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک آزاد شخص (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام حضرت بلالؓ میں نے عرض کیا کیا کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ کا قرب دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں رات کا آخیر حصہ اس

قَالَ اَیُّوْبُ فَمَا دَامَتْ كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰی تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰی يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰی ظِلِّهٖ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰی تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

وقت سے فجر کی نماز تک جتنی مناسب سمجھو نفل نماز پڑھو پھر آفتاب نکلنے تک ٹھہر جاؤ جب تک وہ ڈھال کی طرح ہے۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی پھیل جائے۔ پھر جتنے نوافل پڑھ سکتے ہو پڑھیں۔ حتیٰ کہ ستون اپنے سامنے پر ٹھہرا ہے۔ پھر سورج ڈھل جانے تک ٹھہر جاؤ کیونکہ دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے پھر عصر کی نماز تک نماز پڑھیے اور سورج ڈوب جانے تک ٹھہر جاؤ کیونکہ سورج شیطان کی دو چوٹیوں میں ڈوبتا ہے اور شیطان کے سر کی دو چوٹیوں سے ہی طلوع ہوتا ہے۔

اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز پڑھ سکنا

۵۸۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰی اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اولاد عبد مناف! کسی کو اللہ کے گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت رات یا دن کو کسی کا جی چاہے۔

نوٹ: حضرت امام شافعیؒ نے اسی لیے خانہ کعبہ میں ہر وقت نماز پڑھنے کا جواز بیان فرمایا ہے۔

اَلْوَقْتُ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

مسافر کا نماز ظہر اور عصر کو جمع کرنے کا وقت

۵۸۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے قبل سفر میں کوچ فرماتے تو آپ ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک دیر فرماتے پھر آپ اتر کر دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے۔ آپ کے کوچ کرنے سے قبل اگر سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر ادا فرماتے اور پھر سوار ہو جاتے۔

۵۹۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے سال نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے ایک دن آپ نے ظہر کی نماز میں تاخیر فرمائی پھر نکلے تو آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور باہر نکلے تو مغرب اور عشاء آپ نے ملا کر پڑھی۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلٰوةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت کثیر بن قاروندا سے مروی ہے، کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے ان کے والد گرامی کی نماز سفر کے متعلق پوچھا، اور سوال کیا کہ کیا وہ کبھی سفر میں نمازوں کو جمع فرماتے تھے؟ آپؒ نے فرمایا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، آپ نے میرے والد کی طرف لکھا جب میرے والد کھیتی باڑی میں مصروف تھے کہ میں دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (یعنی میرا وصال شریف قریب ہے)۔ یہ معلوم کر کے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور آپؓ جلدی چلے جب ظہر کا وقت قریب آیا، تو موذن نے آپؓ کو بتایا کہ "اَلصَّلٰوۃُ" یعنی نماز کا وقت قریب ہو گیا۔ آپؓ نے کچھ خیال نہیں کیا حتیٰ کہ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت آ گیا۔ آپؓ نے اتر کر موذن کو حکم صادر فرمایا کہ (ظہر کی) تکبیر کہو اور جب میں سلام پھیر دوں تو پھر (عصر کی) تکبیر کہنا، بعدازاں آپؓ نے دونوں نمازیں پڑھیں پھر سوار ہوئے جب سورج غروب ہو گیا تو موذن نے کہا "اَلصَّلٰوۃُ"۔ آپؓ نے فرمایا ایسے ہی کرو جیسے ظہر اور عصر میں کیا اور آپؓ تشریف لے گئے، جب تارے گھن گئے تو آپؓ نے اتر کر موذن سے فرمایا کہ مغرب کی تکبیر کہو جب میں سلام پھیر دوں تو عشاء کی تکبیر کہو۔ آپؓ نے پھر دونوں نمازیں پڑھیں اور بعدازاں فراغت پا کر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا (سنگین) معاملہ درپیش آ جائے تو اس طرح نماز پڑھ لے۔

☆

نوٹ:۔ سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو یا زائد نمازیں جمع کرنا درست نہیں۔

اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ

مقیم کے نمازوں کو جمع کر سکنے کا وقت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ نے ظہر میں دیر فرمائی اور نماز عصر میں جلدی نیز مغرب اور عصر کی سات رکعتیں جمع فرمائیں، اور آپ نے نماز مغرب میں دیر اور عشاء کی نماز میں جلدی فرمائی۔

۵۹۳ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بصرہ میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز نفل نہ پڑھی اور اسی طرح آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔ آپ نے ایسا کسی اہم اور ضروری کام کی وجہ سے کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نماز نہ تھی۔

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُسَافِرُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مسافر نماز مغرب اور عشاء کب جمع کر سکتا ہے

۵۹۴ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَیْخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَی الْحِمٰی فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰی ذَهَبَ بَیَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ عَلٰی اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

سیدنا حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو قریش کے ایک سردار تھے کہ میں جناب عبداللہ بن عمر کے ہمراہ حمی تک گیا (اور حمی مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔) جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے سے خدشہ کیا کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ تشریف لے گئے حتی کہ آسمان کے کنارے سے سفیدی جاتی رہی اور عشاء کی سیاہی چھا گئی۔ پھر آپ سواری سے اترے اور مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کے بعد عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا۔

۵۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز میں دیر فرماتے۔ حتی کہ آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع فرماتے۔

۵۹۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) جب مکہ مکرمہ میں تھے تو سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ مکرمہ سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع) مقام سرف میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔

۵۹۷ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ نماز ظہر میں عصر تک تاخیر کرتے اور پھر ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور

يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ۔

مغرب کو عشاء تک مؤخر فرما کر مغرب و عشاء کو بھی اکٹھا پڑھ لیا کرتے۔

۵۹۸ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى حَتَّى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلا آپؓ اپنی زمین میں تشریف لے جا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید شدید بیمار ہیں آپ تشریف لے جا کر ان سے مل بیٹھیں آپؓ حضرت ابن عمرؓ کی زوجہ تھیں) یہ سن کر آپؓ جلدی جلدی چلے آپ کے ہمراہ قریش کا ایک شخص تھا جو مسلسل چل رہا تھا سورج غروب ہو گیا۔ اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ آپ نماز کا بہت خیال اور توجہ رکھتے تھے۔ جب آپ نے دیر فرمائی میں نے کہا الصلوٰۃ یرحمک اللہ۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور مسلسل چلتے گئے حتیٰ کہ شفق ڈوبنے کے قریب جا پہنچی۔ اس وقت آپؓ نے اتر کر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ اس وقت شفق ڈوب چکی تھی۔ پھر آپؓ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب چلنے کی جلدی میں ہوتے تو آپؐ ایسا ہی کرتے۔

۵۹۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتّٰى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے آئے جب شام ہوئی تو آپؓ چلتے رہے۔ حتیٰ کہ رات ہو گئی۔ ہم نے سمجھا کہ آپؓ نماز کو بھول گئے۔ ہم نے کہا الصلوٰۃ آپؓ خاموش ہو کر چلتے رہے۔ حتیٰ کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر آپؓ نے اتر کر نماز پڑھی۔ اسی دوران شفق غائب ہو گئی تو آپؓ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے جب آپ نے جلدی تشریف لے جانا ہوتی۔

۶۰۰ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ

سیدنا حضرت کثیر بن قاروندا سے مروی ہے کہ ہم نے جناب سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہ کیا جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ آپؓ صرف

ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ۔

الْحَالُ الَّتِي يَجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۶۰۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

مزدلفہ میں ایسا فرماتے اور یہ فقط ایام حج میں ہوتا بعد ازاں معلوم ہوا تو فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں۔ آپؓ نے جناب عبداللہ بن عمرؓ کو عرض کر بھیجا کہ میرا دنیا پر آخری اور آخرت کا اوّلین دن ہے۔ یہ خبر ملتے ہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو کر نکلے میں بھی آپؓ کے ہمراہ تھا۔ آپؓ بہت تیزی سے چلے جب نماز کا وقت قریب آیا تو مؤذن نے کہا۔ الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمٰن جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (جن کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی)۔ اس کے باوجود سفر جاری رکھا۔ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت آپہنچا تو آپؓ نے اتر کر مؤذن کو تکبیر کہنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب میں ظہر کا سلام پھیروں تو اسی جگہ تکبیر کہیئے اس نے تکبیر کہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں نماز ظہر پڑھی پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپؓ سوار ہوئے اور تیزی سے چلے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر مؤذن نے عرض کیا الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمٰن۔ تو آپؓ نے حکم فرمایا کہ جیسے پہلے کیا ہے ایسے ہی کرو۔ (نمازیں تاخیر کر کے آخری وقت میں دونوں اکٹھی پڑھ لو) پھر آپؓ چلتے رہے۔ جب ستارے واضح طریقے سے نکل آئے تو آپ نے اتر کر فرمایا کہ تکبیر کہو۔ جب میں سلام پھیر لوں تو تکبیر کہو۔ اس کے بعد آپؓ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں اسی جگہ کھڑے ہو کر عشاء کی نماز پڑھی۔ اور صرف ایک سلام اپنے منہ کے سامنے پھیرا۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی شخص کو ایسا کام درپیش ہو جس کے بروقت نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اسی طرح نماز پڑھے!

نمازوں کو جمع کرنے کی حالت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر فرمانا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرما لیتے۔

٦٠٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کرنے کی جلدی ہوتی یا جب کوئی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے

٦٠٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلدی سفر فرمانا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں نمازوں کو ملانا

٦٠٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب و عشاء ملا کر پڑھی۔ حالانکہ نہ کسی دشمن کا خوف تھا اور نہ ہی سفر تھا۔

٦٠٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھتے۔ حالانکہ نہ کوئی خوف ہوتا اور نہ ہی بارش ہو رہی ہوتی۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کیا وجہ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

٦٠٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر و عصر کی آٹھ رکعتیں اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں ملا کر پڑھیں۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں نماز ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا

٦٠٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلٰى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے چلے یہاں تک کہ آپ عرفات تک پہنچے آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ کے لیے نمرہ میں خیمہ لگا ہوا تھا۔ (نمرہ ایک وہ جگہ جو عرفات سے متصل ہے تاہم عرفات میں شامل نہیں اور اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا

ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کو کسنے کا حکم فرمایا جب وہ کس دی گئی تو آپ وادی میں داخل ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو آپ نے عصر ادا فرمائی۔ اور ان دو فرضوں کے درمیان میں آپ نے کچھ نہ پڑھا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھنا

۶۰۸ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مزدلفہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۶۰۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ کی طرف لوٹے تو میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس مقام پر ایسے ہی کیا تھا۔

۶۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ إِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے صرف مزدلفہ کے مقام پر ہی دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ملا کر پڑھیں اور اس دن آپ نے صبح کی نماز اس وقت سے پہلے پڑھ لی جس میں پڑھنے کا معمول تھا۔

نوٹ:۔ صبح کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیئے جلد ادا فرمائی۔ تاکہ دیگر کاموں کے لیئے جلد فراغت ہو جائے۔ اسی حدیث سے سفر اور حضر دونوں میں احناف رحمہم اللہ نے دو نمازوں کو جمع کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

كَيْفَ الْجَمْعُ

کیسے جمع کیا جائے

۶۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اسامہ بن زید کو فرماتے سنا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے گھاٹی میں تشریف لائے تو آپ صلی

الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ۔

فَضْلُ الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا

۶۱۳ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۶۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۱۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وسلم نے انہیں (حضرت اسامہؓ کو) اپنے پیچھے بٹھایا آپ اترے اور پیشاب فرمایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے مشک کے ذریعے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ نے خفیف وضو فرمایا۔ میں نے (یاد دلاتے ہوئے) نماز کے متعلق عرض کیا۔ یا رسول اللہ نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ بعد ازاں لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔

نماز اپنے ٹھیک ٹھیک وقت پر ادا کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ آپؓ نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس گھر والے نے بتایا۔ کہ میں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ رب العزت کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ دوسرے والدین کے ساتھ محبت کرنا ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلاف شریعت کام کا حکم نہ دیں۔ تیسرے (اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ دین کے لیے) کفار سے جہاد کرنا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرنا، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

سیدنا حضرت محمد بن منتشر سے مروی ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ آپ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اسی دوران نماز کے لیے تکبیر ہوئی۔ لوگ آپؓ کا انتظار کرنے لگے۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں وتر پڑھنے لگا۔ راوی فرماتے ہیں جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا اس وقت وتر پڑھنا درست ہوتے ہیں جب کہ اذان ہو جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اذان تو رہی تکبیر کے بعد بھی وتر پڑھنا

أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

فِيْمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً

۶۱۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

فِيْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

۶۱۸ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۹ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِيْمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا

إِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

۶۲۰ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُصَلِّهَا أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

درست ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ آپ سو گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

جو شخص نماز بھول جائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو نماز سے سو جاتا ہے یا اس سے غافل ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

جو شخص نماز سے غافل ہو جائے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم سے اپنے سو جانے اور اس طرح نماز کے وقت گزر جانے کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سوئے رہنے میں کوئی قصور نہیں۔ قصور اور غلطی تو جاگتے رہنے میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سو رہے اور نماز کا وقت گزر جائے تو جس وقت اسے یاد آئے وہ نماز پڑھ لے۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سو رہنے میں کوئی قصور نہیں۔ غلطی تو یہ ہے جاگتے رہنے اور تندرست ہونے کے باوجود دوسری نماز کے وقت آنے تک آدمی نماز نہ پڑھے۔

نیند میں قضا ہونے والی نماز کو دوسرے دن پڑھ لینا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب لوگ فجر کی نماز سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نماز کو دوسرے دن اس کے وقت پر قضا کیا جائے۔

۶۲۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ جب تجھے میری یاد آئے اس وقت نماز پڑھ لے۔

۶۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز بھول جائے، اسے جب یاد آئے تو پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ نے فرمایا میری نماز کو میری یاد کے وقت پڑھو۔

۶۲۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ هٰکَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے۔ تو اسے جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہے کہ نماز کو اس وقت قائم کرو جب تمہیں میری یاد آئے۔ معمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے راوی جناب زہری سے پوچھا۔ کہ کیا جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ایسے ہی پڑھا، آپ نے جواب میں فرمایا ہاں!۔

کَیْفَ یَقْضِی الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ

قضا نماز کیسے ادا کی جائے

۶۲۴ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا لَیْلَةً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ کَائِنٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

سیدنا حضرت یزید بن ابی مریم سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر ہم چلتے رہے جب صبح ہونے لگی تو آپ اترے اور سو رہے لوگ بھی سو رہے اور نہ جاگے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔ تو اس کی حدت سے جاگ اٹھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان کہی، آپ نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر اقامت کا حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے قیامت تک ہونے والے امور کو ہم سے بیان فرمایا۔

نوٹ :- اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق فرمایا۔ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام جلیل فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ دو احتمال رکھتی ہے۔

بتلایا کہ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ سے مراد وہ امور ہیں جن کا تعلق دین سے ہے۔ اس بناء پر معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔ اور آپ کو ان کے حقائق و اسرار پر مطلع فرمایا اور ثانی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اخبار اوّلین پر آپ کو مطلع فرمایا۔ (تفسیر کبیر) صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں۔ مَا لَمْ تَکُنْ سے مراد احکام شرع اور امور دین ہیں اور بعض نے فرمایا کہ اس تعلیم سے مراد ان علوم غیبیہ کی تعلیم ہے۔ جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس سے خفیات امور اور مخفی حقائق کی تعلیم مراد ہے۔ جو کہ آپ سے مخفی تھے۔ (تفسیر جلالین، تفسیر خازن، مدارک)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے شب معراج حریم اقدس میں بلا کر انہیں اسرار و رموز علوم غیبیہ اور خفیات امور کا اتنا وسیع علم بخشا کہ کسی کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس نے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فرما کر ساری مخلوق کو پیغام عجز دے دیا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى کی وسعتوں اور بے پایانیوں کا اندازہ کرنے کے لیے شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ نے اس میں تمام علوم و معارف اور حقائق و بشارات و اشارات اور اخبار و آثار اور کمالات و کرامات غرضیکہ جو کچھ بھی اس الہام کے اندر داخل ہے اس سب کو علم رسول محیط و شامل ہے اور انہی علوم و اسرار کی عظمت و کثرت کی وجہ سے انہیں مَا اَوْحٰى کے ابہام میں ذکر فرمایا اور مخلوقات کو بتا دیا کہ ان غیر محدود علوم و معارف کا احاطہ سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

۶۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ (غزوۂ خندق میں ۴ ہجری) ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمیں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز ادا نہ کرنے دی گئی۔ میرے دل پر یہ امر بہت گراں گزرا تاہم میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ (لہٰذا ہم سے اس کا مؤاخذہ نہ ہوگا) پھر آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا آپ نے تکبیر پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے سوا اس وقت پوری زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتی ہو۔

۶۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم ایک رات سفر میں حضور کے ہمراہ تھے۔ جب ہم سفر میں اترے تو نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ تو حضور

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں ہر شخص کو اونٹ کی مہار پکڑنی چاہیئے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے قریب رہا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حکم کی فوراً تعمیل کی۔ آپ نے پانی لانے کا حکم فرمایا وضو کیا دو رکعتیں فجر کی سنتیں ادا فرمائیں بعد ازاں تکبیر پڑھی اور آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔

٦٢٧ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوا الْفَجْرَ۔

سیدنا حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے باپ سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز نہ جاگ سکیں۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں کروں گا۔ پھر آپؓ نے سورج طلوع ہونے کی جانب منہ کیا اور ان سب پر غفلت طاری کر دی گئی۔ جب سورج کی گرمی پڑنے لگی۔ تو وہ جاگے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وضو کر و۔ پھر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سبھی حضرات نے فجر کی دو سنتیں ادا فرما کر نماز فجر پڑھی۔

٦٢٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی رات سفر فرمایا پھر آپ اتر پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورے یا آدھے سورج طلوع ہونے سے قبل نہ جاگے۔ جب تک سورج بلند نہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے (جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔)

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بارے میں

٦٢٩ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب مسلمان مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ وقت کا اندازہ کر کے نماز پر تشریف لاتے تھے۔ اور نماز کے لیے کوئی

لَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِّثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ وَقَالَ عُمَرُ رض اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

پکارتا نہ تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی تو بعض حضرات کا مشورہ یہ تھا کہ ایک ناقوس بنا لیا جائے، جیسے نصارٰی نے بنایا ہوا ہے۔ (ناقوس ایک لکڑی جو دوسری لکڑی پر ماری جاتی ہے اور جب وہ ماری جائے تو آواز پیدا ہوتی ہے۔) بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ تم یہودیوں کی مانند ایک سینگ بنا لو۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بجائے اگر تم کسی ایسے شخص کو نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لیے پکارے۔ یہ سن کر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھیے اور نماز کے لیے پکار دیجیے۔

تَثْنِيَةُ الْاَذَانِ

کلماتِ اذان کو دو دو دفعہ کہنا

۶۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور تکبیر کے کلموں کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا۔

۶۳۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں دو دو دفعہ اذان کہی جاتی۔ اور تکبیر ایک ایک دفعہ مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہنا چاہیئے۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تکبیر میں کل سترہ کلمے ہیں

خَفْضُ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ کہنا

۶۳۲ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهٗ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ هُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

سیدنا حضرت ابو محذورہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بٹھایا اور ایک ایک حرف کرکے اذان سکھلائی۔ حدیث ہذا کے راوی جناب ابراہیم نخعیؒ ہیں کہ وہ جملہ بیشک ہماری اذان کی طرح اذان تھی جناب بشیر بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب ابراہیمؒ سے کہا کہ ذرا مجھے اذان سنا دو۔ آپؒ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار اور اشھد ان محمدا رسول اللہ دو بار۔ پھر آپؒ نے ہلکی آواز سے جس کو نزدیک والے سُن

اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

پس اشهد ان لا اله الا الله دو بار اور اشهد ان محمدا رسول الله دو دفعہ فرمایا۔ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو بار۔ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کے مطابق اذان کے کل سترہ کلمات بنتے ہیں۔ لیکن صحیح قول کے مطابق ابتداء میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنے سے اذان کے کل انیس کلمات بنتے ہیں۔

كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

اذان کے کل کتنے کلمے ہیں

۶۳۳ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو انیس کلمے اذان سکھلائی۔ اور تکبیر کے سترہ کلمے۔ پھر جناب ابو محذورہؓ نے ان انیس اور سترہ کلموں کو گنا۔

كَيْفَ الْاَذَانُ

اذان کیسے دی جائے

۶۳۴ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح اذان سکھلائی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر آپ نے پکار کر فرمایا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۳۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ یتیم تھے۔ اور آپ نے جناب ابو محذورہؓ

إلى الشام قال قلت لأبي محذورة إني خارج إلى الشام
وأخشى أن أسأل عن تأذينك فأخبرني أن
أبا محذورة قال له خرجت في نفر فكنا ببعض طريق
حنين مقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من
حنين فلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض الطريق
فأذن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعنا صوت المؤذن
ونحن عنه متنكبون فظللنا نحكيه ونهزأ به
فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوت فأرسل إلينا
حتى وقفنا بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيكم الذي سمعت صوته قد ارتفع فأشار
القوم إلي وصدقوا فأرسلهم كلهم وحبسني
فقال قم فأذن بالصلوة فقمت فألقى علي
رسول الله صلى الله عليه وسلم التأذين هو بنفسه قال قل الله أكبر
الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا
الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا
رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله ثم قال
ارجع فامدد من صوتك ثم قال أشهد أن
لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد
أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي
على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح
حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا
الله ثم دعاني حين قضيت التأذين
فأعطاني صرة فيها شيء من فضة
فقلت يا رسول الله مرني بالتأذين
بمكة فقال قد أمرتك به فقدمت
على عتاب بن أسيد عامل رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمكة فأذنت معه بالصلوة
عن أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

کی گود میں پرورش پائی حتیٰ کہ جناب ابو محذورہؓ نے انہیں شام
کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا میں شام جا رہا ہوں اور مجھ کو
فکر ہے کہ وہاں کے لوگ تمہاری اذان کے متعلق پوچھیں گے
تو جناب محذورہ نے فرمایا میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ
نکلا اور ہم حنین کے راستے میں پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ راستے میں ہمیں
ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے آپ کی موجودگی میں
اذان فرمائی۔ جب ہم نے مؤذن کی اذان سنی اور ہم وہاں سے
دور تھے۔ تو ہم نے اذان سن کر اس کی نقل کی ٹھٹھے سے حضور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آواز سماعت فرما کر ہمیں بلا بھیجا ہم آپ کے سامنے
کھڑے ہوئے آپ نے دریافت کیا تم میں سے وہ شخص کون
ہے جس نے جس کی آواز کو سنا۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ
کیا اور انہوں نے سچ کہا۔ آپ صلی اللہ نے سب لوگوں کو چھوڑ
کر مجھے روک لیا۔ اٹھو اور اذان دو۔ میں اٹھا اور آپ نے
خود مجھے اذان سکھائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہیے اللہ اکبر اللہ
اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔
پھر آپ نے مجھے بلند آواز کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا اشہد ان لا
الہ الا اللہ دو دفعہ اور دو دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
دو دفعہ حی علی الصلوٰۃ اور دو دفعہ حی علی الفلاح اور دو دفعہ
اللہ اکبر اللہ اکبر (اور آخر میں) لا الہ الا اللہ جب میں
اذان پڑھ چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا اور ایک
ایسی تھیلی عنایت فرمائی جس میں چاندی تھی۔ میں نے عرض کی کہ
حضور مجھے مکہ مکرمہ میں اذان پڑھنے پر مقرر فرمایا جائے۔ حضور علیہ
السلام نے فرمایا۔ کہ تمہیں مقرر کیا جاتا ہے۔ میں جناب عتاب بن اسید
کی خدمت میں حاضر ہوا اور جناب عتابؓ رسول اکرم کی طرف
سے مکہ مکرمہ میں عامل متعین تھے اور میں نے ان کے ساتھ
نماز کی اذان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دی۔

نوٹ:۔ یہ حضور نبی کریمؐ کا کمال اخلاق تھا۔ اور نہایت ہی عمدہ تعلیم ایک ان جان شخص کے ساتھ جس نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے شعار دین کے ساتھ مذاق کیا، آپ نے احسان کے بوجھ سے شرمندہ فرما دیا۔ اور اسے دین کی بات سمجھا دی۔

اَلْاَذَانُ فِی السَّفَرِ

٦٣٦ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حُنَیْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ یُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ سَمِعْتُ فِیْ هٰؤُلَاءِ تَاْذِیْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا فَاَذَّنَ رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِیْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَسَحَ عَلٰی نَاصِیَتِیْ وَبَارَكَ عَلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِیْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَةَ مَرَّتَیْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

سفر میں اذان دینا

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ (ایک دفعہ) جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حنین سے سفر پر روانہ ہوئے۔ تو مکہ مکرمہ سے ہم دس افراد آپ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے۔ ہم نے آپ کے ہمراہ لوگوں کو دیکھا۔ کہ وہ نماز کے لیے اذان دے رہے تھے۔ ہم نے بھی کھڑے ہو کر اذان پڑھنا شروع کی۔ اور ہم ان لوگوں سے مذاق کر رہے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان میں سے ایک شخص کو میں نے اذان کہتے ہوئے سنا اس کی آواز اچھی ہے۔ آپ نے ہمیں بلا بھیجا تو ہر شخص نے باری باری اذان کہی۔ میں سب سے آخر میں تھا جب میں اذان پڑھ چکا۔ تو آپ نے مجھے یاد فرمایا میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا۔ اور تین دفعہ میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جاؤ اور کعبہ مکرمہ کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہو۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! کس طرح اذان دوں۔ آپ نے مجھے اس طرح اذان سکھائی جیسے تم اب اذان پڑھتے ہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اور آپ نے نماز فجر میں اتنے الفاظ کا اضافہ فرمایا۔ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (دوبار) آپ نے مجھے تکبیر دو دفعہ بتائی۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

أَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ

سفر میں علیحدہ لوگوں کا اذان کہنا

۶۲۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ میرا چچا زاد بھائی یا کوئی دوسرا ساتھی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو سفر میں اذان اور تکبیر کہو۔ تم دونوں میں سے جو عمر میں بڑا شخص جماعت کرائے۔

إِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِأَذَانِ غَيْرِهٖ فِي الْحَضَرِ

کسی دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنا

۶۲۸ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلٰى أَهْلِنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیس راتوں تک ٹھہرے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحم فرمانے والے اور نرم دل تھے۔ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ہمیں گھر جانے کا شوق ہو گا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم گھر میں اپنے کون کون سے افراد چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے جواب میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنے گھروں میں جا کر وہیں رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ۔ اور ان سے کہو کہ جب اذان کا وقت آئے تو ایک شخص کو اذان کہنی چاہیے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ شخص امامت کرائے۔

۶۲۹ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت ابوقلابہ سے سنا۔ آپ نے عمرو بن سلمہ سے سنا

حتیٰ أفلا تلقاه قال أیوب فلقیته فسألته فقال لما کان وقعة الفتح بادر کل قومٍ بإسلامهم فذهب أبی إلی إسلام أهل حِوائنا فلما قدم استقبلناه فقال جئتکم واللہ من عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال صلوا صلوٰة کذا فی حین کذا فإذا حضرت الصلوٰة فلیؤذن لکم أحدکم ولیؤمکم أکثرکم قرآنا۔

۶۴۱ عن سالم عن أبیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال إن بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا تأذین ابن أم مکتوم

جناب ابوقلابہ نے فرمایا۔ جناب عمرو بن سلمہ زندہ ہیں۔ اور آپؓ ان سے ملاقات نہیں فرماتے۔ ایوبؓ نے فرمایا۔ میں نے جا کر ان سے ملاقات کی۔ آپؓ نے فرمایا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قبیلہ نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے باپ ہماری قوم سے اسلام کی طرف تشریف لے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو ہم سب ان کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو۔ اور فلاں نماز فلاں وقت میں۔ جب نماز کا وقت ہو جائے۔ تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور جس کو قرآن زیادہ یاد ہو وہ شخص امامت کرائے۔

حضرت سالم کی اپنے والد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات ہوتے اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دے۔

المؤذنان للمسجد الواحد

ایک ہی مسجد کے لیے دو موذن ہونا

۶۴۲ عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا تأذین ابن أم مکتوم۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت بلالؓ (صبح کی) اذان جلدی پڑھ دیا کرتے ہیں۔ تم ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سننے تک کھاؤ اور پیو۔

هل یؤذنان جمیعا أو فرادی

کیا دو موذن ایک ہی وقت میں اذان پڑھیں یا الگ الگ

۶۴۳ عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إذا أذن بلال فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن أم مکتوم قالت ولم یکن بینهما إلا أن ینزل هذا ویصعد هذا۔

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو کھاؤ پیو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں زیادہ فاصلہ نہ تھا مگر اتنا کہ ایک شخص اذان کہہ کر اترتا تو دوسرا اذان دینے کے لیے چڑھتا۔

۶۴۴ عن أنیسة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إذا أذن ابن أم مکتوم فکلوا واشربوا وإذا أذن بلال فلا تأکلوا ولا تشربوا۔

سیدنا حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن ام مکتوم اذان دے تو کھاؤ پیو۔ اور جب بلال اذان دے تو نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

اَلْاَذَانُ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

٦٤٤ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ۔

وقت سے پہلے اذان پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو سوتوں کو جگانے کے لیے اذان فرماتے ہیں اور نیز یہ کہ آپ تہجد پڑھنے والوں کو کھانا کھلانے کے لیے لوٹاتے ہیں۔ اور آپ فجر ہونے پر اذان نہیں دیتے۔ لہٰذا تم ان کی اذان پر کھانا پینا نہ چھوڑ دو!

وَقْتُ اَذَانِ الصُّبْحِ

٦٤٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ۔

اذان صبح کا وقت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز فجر کا وقت کیا ہے؟ آپ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور جناب بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی روشنی دکھائی دینے پر اذان فرمائی۔ دوسرے دن آپ نے اجالا ہونے تک نماز میں تاخیر فرمائی۔ پھر حضور علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر کہنے کا حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ اور بعد میں فرمایا کہ یہی نماز کا وقت ہے۔

كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ

٦٤٦ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ أَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا۔

موذن اذان دیتے وقت کیا کرے

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جناب بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور آپ نے اذان فرمائی سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں پھرتے تھے۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

٦٤٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْمَازِنِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَإِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ

اذان کہتے وقت آواز کو بلند کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے۔ کہ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ جنگل میں اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو بلند آواز سے کہو۔ کیونکہ جہاں تک موذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے جناب ابوسعید نے فرمایا کہ یہ

أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ارشادِ گرامی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

نوٹ :۔ یعنی جہاں تک موذن کی آواز پہنچے گی وہاں تک کی سب چیزیں قیامت کے روز موذن کے ایمان کی گواہی دیں گی۔ اس لیے خوب زور سے اذان کہنا مستحب ہے۔

۶۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہاں تک موذن کی آواز پہنچے اس کی بخشش اور مغفرت کی جاتی ہے اور اس کے ایمان کی گواہی ہر رطب و یابس (زندہ مردہ درخت آدمی وغیرہ) دے گی۔

۶۴۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم نے فرمایا بلاشک وشبہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ اور موذن کی بخشش ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز بلند ہوتی ہے اور اس کی اذان کو تر اور خشک سننے والے سچا کہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہر نمازی کی نماز کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔

اَلتَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ

اذان صبح میں تثویب

۶۵۰ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَوٰةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَوٰةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تو میں پہلی اذان فجر میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کہتا الصلوۃ خیر من النوم، الصلوۃ خیر من النوم اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

۶۵۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ وَلَيْسَ بِأَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ انہیں الفاظ سے حدیث کے راوی وہ ابو جعفر نہیں ہیں جنہوں نے سفیان سے روایت کی بلکہ یہ دوسرے ابو جعفر ہیں۔

آخِرُ الْأَذَانِ

اذان کے آخری الفاظ

۶۵۲ عَنْ بِلَالٍ قَالَ آخِرُ الْأَذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ۔

سیدنا حضرت بلال فرماتے ہیں کہ اذان کا آخر اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، ہے۔

۶۵۳ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری حصہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تھا۔

۶۵۴ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت اسودؓ سے بحوالہ اعمش اس طرح کی روایت مروی ہے۔

۶۵۵ عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اذان کا آخری کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

اَلْاَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ

بارش والی رات جماعت میں آنا ضروری نہیں

۶۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بنو ثقیف قبیلہ سے متعلق ایک شخص نے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو سفر میں ایک رات سنا اور بارش ہو رہی تھی اور وہ کہتا تھا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھو۔

۶۵۷ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

سیدنا حضرت نافع سے مروی ہے۔ کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لیے ایک رات اذان فرمائی اس وقت سخت سردی تھی اور ہوا چل رہی تھی۔ آپ نے اذان میں فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز ادا کریں کیونکہ بارش اور ٹھنڈی رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ پکارنے کا حکم فرماتے کہ سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لیں۔

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

اگر کوئی شخص پہلی نماز کے وقت میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھے تو وہ اذان کہے

۶۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے جب آپ عرفات میں پہنچے تو آپؐ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے لیے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے۔ سورج غروب ہوا تو حضور نبی کریم اپنی سواری سے اترے آپ نے اپنی اونٹنی قصوا کو تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا جب آپ وادی کے درمیان پہنچے تو آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ بعد ازاں جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فرمائی پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر تکبیر کہنے پر

الأذان لمن يجمع بين الصلوتين بعد ذهاب وقت الأولى منهما

۶۵۹ عَنْ جابر بن عبد الله قال دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى إلى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء بأذان وإقامتين ولم يصل بينهما شيئا۔

۶۶۰ عَنْ سعيد بن جبير عن ابن عمر قال كنا معه بجمع فأذن ثم أقام فصلى بنا المغرب ثم قال الصلوة فصلى بنا العشاء ركعتين فقلت ما هذه الصلوة قال هكذا صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان۔

الإقامة لمن يجمع بين الصلوتين

۶۶۱ عَنْ سعيد بن جبير أنه صلى المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحدة ثم حدث عن ابن عمر أنه صنع مثل ذلك وحدث ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ذلك۔

۶۶۲ عَنْ ابن عمر أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بجمع بإقامة واحدة۔

۶۶۳ عَنْ ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم جمع بينهما بالمزدلفة صلى كل واحدة منهما بإقامة ولم يتطوع

عصر کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی (یعنی نماز نفل اور سنت ادا نہیں فرمائی)

پہلی نماز کا وقت گزرنے پر جو شخص دو نمازوں کو ملا کر پڑھے تو اُسے اذان دینی چاہیے؟

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عرفات سے) واپس تشریف لائے جب آپ مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے ملا کر پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم مزدلفہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اذان فرما کر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا۔ الصلوٰۃ اور آپ نے عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کونسی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح نماز پڑھی

دو نماز ملا کر پڑھنے والا شخص ایک یا دو دفعہ تکبیر کہے:۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے ایک تکبیر سے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مزدلفہ میں حضور نبی کریمؐ کے ہمراہ ایک تکبیر سے دو نمازیں ادا فرمائیں۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھیں۔ آپ نے ہر نماز کے لیے ایک تکبیر فرمائی اور کسی نماز سے پہلے نفل ادا

قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدُ۔

اَلْاَذَانُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۶۶۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ فِی الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا۔

اَلْاِجْتِزَاءُ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَالْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

۶۶۵ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ شَغَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ۔

اَلْاِكْتِفَاءُ بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۶۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِیْ غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا

نہ فرماتے۔ اور نہ ہی کسی نماز کے بعد۔

قضا ہو جانے والی نماز کے لیے اذان کہنا

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ غزوۂ احزاب میں مشرکین نے ہمیں نماز ظہر سے روکے رکھا۔ حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اور یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ کہ جب تک جہاد میں صلوٰۃ الخوف کی آیات نازل نہ ہوئی تھیں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنی اللہ نے اب مسلمانوں کی لڑائی اٹھالی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ آپؓ نے ظہر کی تکبیر پڑھی اور آپ نے اس نماز کو اسی طرح پڑھا جس طرح وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ان سب کے لیے ایک اذان کافی ہے مگر ہر نماز کیلیے تکبیر الگ الگ ہے

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن مشرکوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے روکے رکھا۔ آپ نے جناب بلال کو حکم فرمایا تو آپؓ نے اذان پڑھی، پھر تکبیر فرمائی۔ آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر تکبیر فرمائی تو حضور نے عصر پڑھی، پھر تکبیر کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں تکبیر فرمائی تو آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی

ہر نماز کے لیے فقط تکبیر کہہ لینا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ اور مشرکین نے ہمیں ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کی نماز نہ پڑھنے دی جب وہ ہزیمت سے دوچار ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو حکم فرمایا کہ

فَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

نے نماز کے لیے تکبیر ظہر کہی۔ ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر فرمائی۔ ہم نے عصر کی نماز ادا کی۔ پھر مغرب کی تکبیر فرمائی۔ ہم نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے عشاء کی تکبیر فرمائی۔ ہم نے عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس وقت پوری سرزمین پر تمہارے سوا کوئی جماعت اللہ کو یاد نہیں کرتی۔

اَلْإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ

۶۶۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

دوبارہ ادا کے لیے تکبیر کہنا

سیدنا حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب ایک رکعت رہتی تھی تو آپ نے سلام پھیرا اور آپ مسجد سے تشریف لے گئے ایک شخص دوڑتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے تکبیر فرمائی، آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں کو جب یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جس نے الیک کر آپ سے عرض کیا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے ہیں؟ میں نے جواب میں عرض کیا کہ میں نہیں جانتا۔ ہاں البتہ اگر میں دیکھوں تو پہچان لوں گا وہ شخص میرے سامنے نکلا میں نے کہا یہ وہ صاحب ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ جناب طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

أَذَانُ الرَّاعِيْ

۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا مِنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

گڈریے کا اذان کہنا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ربیعہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ آپ نے اذان دینے والے ایک شخص کی آواز سنی جب

وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ گڈریا ہے یا اپنے گھر والوں سے بچھڑا ہوا ہے (حکم فرماتے

هٰذَا لِرَاعِيْ غَنَمٍ اَوْ رَجُلٍ عَازِبٍ عَنْ اَهْلِهٖ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَاِذَا هُوَ بِرَاعِيْ غَنَمٍ فَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَيِّنَةً عَلٰى اَهْلِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ اِلٰى اَهْلِهَا۔

میں کہ میں نے ابن ابی لیلی سے یہ حدیث نہیں سنی۔ آپ نے وادی میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمایا تو وہ چرواہا تھا۔ پھر آپ کی نظر مبارک ایک مردہ بکری پر پڑی تو آپ نے فرمایا دیکھو! یہ اس کے مالک کے نزدیک کس قدر ناپسندیدہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی اذان

۶۶۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے۔ نماز کیلئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو میرے ڈر سے اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے۔ میں نے اس شخص کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی تکبیر

۶۷۰ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ صَفِّ الصَّلٰوةِ اَلْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں اکیلے تشریف فرما تھے۔

كَيْفَ الْاِقَامَةُ

تکبیر کیسے کہی جائے

۶۷۱ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قُلْتَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

جامع مسجد کے مؤذن سیدنا حضرت ابوالمثنیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہے جاتے اور تکبیر ایک ایک دفعہ مگر قد قامت الصلوٰۃ دو دفعہ کہا جاتا جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کر کے نماز ادا کرنے کے لیے باہر نکلتے

اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهٖ

٦٤٢ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِّيْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

ہر شخص کا اپنے لیئے علیٰحدہ تکبیر کہنا :-

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے اور میرے ایک ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو تم دونوں اذان دو پھر تکبیر کہو اور پھر جو تم دونوں میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

فَضْلُ التَّأْذِيْنِ

٦٤٣ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ أَنْ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

اذان کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح خارج کرتا ہوا دوڑتا ہے۔ تاکہ وہ اذان کی آواز نہ سنے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے۔ تو وہ واپس آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ انسان کے دل میں وسوسہ اندازی کرتا ہے (دل سے آدمی کو الگ کر دیتا ہے جسم انسان کا نماز کی طرف ہوتا ہے لیکن دل جمعی اور بھرپور توجہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا) تو شیطان ایسی باتیں یاد دلاتا ہے۔ جو نماز میں قبل ازیں خیال نہ تھا حتیٰ کہ آدمی یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں!

اَلْإِسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِيْنِ

٦٤٤ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اذان پڑھنے کے لیئے قرعہ اندازی :-

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو تا کہ اذان کہنے اور جماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کتنا ثواب ہے۔ تو وہ قرعہ اندازی کے بغیر کوئی راستہ نہ پاتے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ نماز ظہر کو اولین وقت میں ادا کرنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ اس کی طرف جلدی کرتے۔ اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو وہ اپنی سرینوں کو گھسیٹے ہوئے نماز کے لیئے آتے!۔

اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ ـــ

لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

۶۷۵ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

ایسے شخص کو موذن بنانا جو اذان پر اجرت نہ لے

سیدنا حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور مجھے قوم کا امام بنا دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی قوم کا امام ہے تاہم سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور آدمی کی رعایت کرتے ہوئے نماز کو طول نہ دیجیے اور ایسے موذنوں کو مقرر کیجیے جو اذان پر اجرت نہ لیں۔

القول مثل ما يقول المؤذن

۶۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

موذن کی طرح کہنے کا بیان

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔

ثَوَابُ ذٰلِكَ

۶۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اذان دینے کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم کے ہمراہ تھے تو جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کو کھڑے ہوئے جب آپ اذان فرما چکے۔ تو حضور نبی کریم۔ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دل میں یقین کر کے ایسا ہی کیا وہ جنت میں جائے گا۔

اَلْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ

۶۷۸ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ موذن کہے وہی سننے والا بھی کہے

سیدنا حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابو امامہ بن سہل کے پاس بیٹھا تھا کہ موذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے بھی دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر فرمایا۔ پھر موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا۔ حضرت ابو امامہؓ نے بھی دو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فرمایا۔ پھر موذن نے دو دفعہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو آپؓ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا۔

۶۷۹ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں، میں نے جناب معاویہؓ سے سنا آپؓ فرماتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ۔

اَلْقَوْلُ الَّذِيْ يُقَالُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

۶۸۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذَا اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الْاَذَانِ

۶۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْاَذَانِ

۶۸۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے سُنا جیسے کہ موذن کہہ رہا تھا۔

موذن جب حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہیئے

سیدنا حضرت عبداللہ بن علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں جناب حضرت معاویہ کے پاس تھا۔ اسی دوران آپؓ کے موذن نے اذان دی۔ تو حضرت معاویہؓ نے ویسے ہی کہا جیسا کہ موذن نے فرمایا۔ جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ فرمایا۔ جب موذن نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے میں نے سُنا۔

اذان دینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ فرمارہے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہے تم بھی وہ کہو۔ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ رب العزت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت کا درجہ ہے۔ جو کہ اللہ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے سوا کسی کے لائق نہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کے لائق میں ہی ہوں گا، جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت لازمی ہو جائے گی۔

اذان کی دعا

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔

کہ جو شخص اذان سنتے وقت یہ کہے گا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بلاشک و شبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں تو اس شخص کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

٦٨٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر کہے اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدان الوسيلة والفضيلة وابعثه مقامًا محمودان الذی وعدته تو اس کی شفاعت مجھ پر قیامت کے دن لازم ہوگی۔

نوٹ: بیہقی میں اس دعا کے مذکورہ الفاظ کے بعد ہے۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ الفضيلة کے بعد والدرجة الرفيعة [illegible] آخر میں۔

اَلصَّلٰوةُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے درمیان نماز

٦٨٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے اور دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان میں نماز ہے جس کا جی چاہے وہ اذان اور تکبیر کے درمیان نماز پڑھے۔

٦٨٥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مؤذن اذان دے چکتا تو بعض صحابہ کرام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف تشریف لے جاتے اور نفل ادا فرماتے۔ حتیٰ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے۔ مغرب کی نماز سے قبل وہ حضرات نماز نفل ادا فرماتے، مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ دیر نہ ہوا کرتی تھی۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

مسجد میں اذان پڑھے جانے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر جانا گناہ

٦٨٦ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک شخص اذان

قطعه فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم۔

۶۸۷ عن ابي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما نودي بالصلوة فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم۔

إيذان المؤذنين الائمة بالصلوة

۶۸۸ عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر إحدى عشرة ركعة يسلم بين كل ركعتين ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ احدكم خمسين اية ثم يرفع رأسه فاذا سكت المؤذن من صلوة الفجر وتبين له الفجر ركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى يأتيه المؤذن بالاقامة فيخرج معه۔

۶۸۹ عن كريب مولى ابن عباس قال سألت ابن عباس قلت كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فوصف انه صلى احدى عشرة ركعة بالوتر ثم نام حتى استثقل فرأيته ينفخ واتاه بلال فقال الصلوة

کے بعد مسجد سے باہر جانے لگا۔ حتیٰ کہ باہر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا، کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مسجد میں اذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر باہر نہ جائے۔)

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہو جانے کے بعد نکلا۔ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

جب نماز ہونے لگے تو اس سے قبل مؤذنوں کا اماموں کو آگاہ کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے ایک رکعت وتر کی ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی قرآن حکیم کی پچاس آیات تلاوت کرے۔ پھر آپ سر اٹھاتے تھے۔ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔ اور آپ فجر کی نماز کا وقت معلوم فرما لیتے تو آپ دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ دائیں طرف لیٹ جاتے۔ حتیٰ کہ مؤذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا کہ اب تکبیر ہونے والی ہے تو آپ اس کے ساتھ نکلتے (اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ مؤذن امام کو نماز کے وقت دوبارہ مطلع کرے کیونکہ وہ دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں)

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے مولی جناب سیدنا حضرت کریب سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیسے نماز ادا فرماتے۔ آپؓ نے بیان فرمایا کہ حضور وتر سمیت گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ گہری نیند میں آرام فرما ہوتے میں نے جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراٹے لیتے ہوئے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَصَلّٰی بِالنَّاسِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

دیکھا اسی دوران سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ نماز آپ نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بعدازاں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

نوٹ :۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند عام انسانوں کی طرح نہ تھی بلکہ ہمارے سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن آپ فرماتے ہیں میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے۔ اسی لیئے آپ نیند فرماتے تو آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ آپ حالت نیند میں وضو کے نواقض وغیرہ سے آگاہ ہیں۔

اِقَامَۃُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

امام کے باہر نکلتے وقت مؤذن کا تکبیر کہنا :۔

۶۹۰ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو حتی کہ مجھے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لو۔

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ

کتاب المساجد

اَلْفَضْلُ فِیْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۶۹۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یُذْکَرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مسجد تعمیر کرکے اس میں اللہ کی یاد کرے تو اللہ اس کے لیئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

نوٹ :۔ یہ فضیلت صرف اس وقت ہوگی جب کوئی دوسری مسجد نہ ہو اور نمازیوں کو نماز پڑھنے کے لیئے کوئی جگہ نہ ملے۔ اور اگر دوسری مساجد موجود ہوں تو ان کی مرمت اور درستی کرنا نئی مساجد تعمیر کرنے سے بہتر ہے۔ اگر مساجد قابل مرمت ہوں تو ان کی مرمت کرائی جائے یہی سرمایہ دین کے کاموں میں لگایا جائے جیسے مدرسہ بنانا۔ کنواں کھدوانا۔ سرائے بنانا۔ دین کی کتب چھپوانا اور تبلیغی جلسے کرانا وغیرہ۔

اَلْمُبَاھَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ

تعمیر مساجد میں فخر اور بڑائی کرنا

۶۹۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ بھی ہے۔ کہ لوگ مسجد تعمیر کرنے میں فخر کریں گے۔

نوٹ :۔ یعنی ناموری ریاکاری اور بڑائی کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور خلوص نہ ہوگا

ذِكْرُ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلاً

کون سی مسجد پہلے تعمیر ہوئی

۶۹۳ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلاً قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلوٰةَ فَصَلِّ۔

سیدنا حضرت اعمش سے مروی ہے کہ جناب ابراہیم نے مجھ سے مقام سکہ پر بیان کیا جب کہ میں اپنے والد سے پڑھ رہا تھا جب میں آیت سجدہ تلاوت کرتا تو میرے والد گرامی سجدہ فرماتے، میں نے دریافت کیا ابا جان آپ راستے میں سجدہ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی آپ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے کہا پھر کون سی؟ آپ نے ارشاد فرمایا، مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد میں کتنا فاصلہ تھا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چالیس سال کی مسافت کا اور ساری کی ساری زمین تیرے لیے مسجد بنائی گئی ہے جہاں نماز کا وقت آ جائے نماز پڑھو۔

فَضْلُ الصَّلوٰةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلوٰةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلوٰةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ نے فرمایا میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ مگر بیت اللہ میں نماز پڑھنا اس سے بھی افضل ہے۔

اَلصَّلوٰةُ فِي الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

۶۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالاً فَسَأَلْتُهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ جناب اسامہ بن زید، حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ تھے۔ آپ نے دروازہ بند فرما لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اند

هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

مَسْجِدُ الْأَقْصَى وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

۶۹۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

۶۹۷ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ

حاضر خدمت ہوا اور جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ آپ نے درمیانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی!۔

مسجد اقصٰی اور اس میں نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جناب سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے بیت المقدس کی تعمیر و مرمت فرمائی۔ تو انہوں نے اللہ جل شانہٗ سے تین باتوں کی دعا فرمائی۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی سی حکومت عنایت فرمائے (یعنی پانی اور حیوان انسان آپ کے تابع ہوں۔) اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی۔ دوسری یہ کہ اللہ انہیں ایسی سلطنت عنایت فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے۔ اللہ جل شانہٗ نے انہیں ایسی ہی سلطنت عنایت فرمائی۔ تیسری یہ کہ جب آپ مسجد بنانے کے بعد فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ سے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو شخص اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو اس کو گناہوں سے ایسے پاک فرما دے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا۔

مسجد نبوی کی برتری اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور جناب ابو عبداللہؓ سے مروی ہے۔ (اور آپؓ دونوں حضرات جناب ابوہریرہ کے رفقاء تھے۔) کہ انہوں نے جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضور نبی کریمؐ کی مسجد (مدینہ منورہ) میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ مگر مسجد حرام کی نسبت کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں۔ اور آپ کی مسجد سب مساجد کے بعد ہے۔

جناب حضرت ابوسلمہؓ اور جناب حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا۔ کہ ہمیں اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ جناب ابوہریرہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ

رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور نبی کریم کی حدیث بیان فرماتے۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کے متعلق جناب ابوہریرہؓ سے مزید کچھ نہ پوچھا (کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو اس بات پر ملامت کی کہ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیوں دریافت نہ کیا تاکہ وہ اس کلام کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیتے، اگر وہ آپ سے سنتے۔ تو ہم اس تردد میں تھے کہ جناب عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے۔ اور ان سے یہ حدیث پاک بیان کی۔ اور اس قصور کا ذکر کیا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ پوچھنے میں ہوا۔ جناب عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریمؐ نے یہ حدیث پاک ارشاد فرمائی۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد بھی ان سب مساجد سے آخری ہے۔

نوٹ: جیسے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باوجود افضل الانبیاء ہیں۔ ایسے ہی آپ کی مسجد تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے۔

۶۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

نوٹ: مطلب یہ ہے جو آدمی وہاں عبادت کرے گا وہ جنت میں جائے گا، یا یہ مبارک مکان جنت کی جگہوں میں سے ایک ہے۔

۶۹۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے منبر کے پاؤں جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

مَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

تقویٰ پر تعمیر کی ہوئی مسجد

۷۰۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس مسجد کے بارے بحث کی جس کی شان میں اللہ تعالیٰ

هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا۔

فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اولین دن سے (اور وہ اس قابل ہے کہ آپ اس میں عبادت کریں) ایک شخص نے کہا کہ وہ (مدینہ منورہ سے باہر بنی عوالی) مسجد قبا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار اور پیدل تشریف لاتے تھے۔

نوٹ:- بخاری و مسلم شریف کی روایت کے مطابق حضور نبی کریم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۲. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَةٍ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور پھر مسجد قبا میں آکر نماز پڑھے تو اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

کون کونسی مساجد کی طرف سفر کرنا درست ہے

۳. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے ایک مسجد حرام (خانہ کعبہ) دوسری میری مسجد (مسجد نبوی) تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

اعتراض اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں۔ اور زیارت قبور بھی ان تین مساجد کے علاوہ ہے۔

جواب اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے کہ ان تین مسجدوں میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے چنانچہ مسجد بیت الحرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر، بیت المقدس اور مدینہ پاک کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے لہٰذا ان مساجد میں یہ نیت کر کے دور سے آنا چونکہ فائدہ مند ہے لہٰذا جائز ہے۔ لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے۔ محض لغو اور ناجائز ہے۔ کیونکہ ہر جگہ کی مسجد میں ثواب یکساں ہے جیسے بعض لوگ لاہور کی بادشاہی مسجد میں جمعۃ الوداع پڑھنے کے لیے سفر کر کے جاتے ہیں۔ یہ سمجھ کر وہاں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ناجائز ہے تو سفر کرنا کسی اور مسجد کی طرف اور پھر زیادتی ثواب کی نیت سے منع ہوا اگر حدیث کی یہ توجیہہ نہ کی جائے تو بہت سے دوسرے سفر

بھی حرام ہوں گے۔ آج تجارت کے لیے علمِ دین کے لیے، دنیوی کاموں کے لیے، صدہا قسم کے سفر کرتے ہیں۔ وہ سب حرام ٹھہر گئے۔ چنانچہ اسی حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں کلام مسجدوں کے بارے میں ہے۔ یعنی ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں۔ مسجد کے علاوہ اور مقامات وہ اس کلام کے مفہوم سے خارج ہیں۔ مرقات میں ہے۔ کہ ابو محمد نے فرمایا کہ سوا ان تین مساجد کے اور کسی طرف سفر کرنا حرام ہے۔ مگر یہ محض غلط ہے احیاء العلوم میں ہے۔ کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبورِ علماء کی زیارت کے لیے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں۔ مجھے جو تحقیق معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے اَلَا فَزُوْرُوْهَا ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ تمام مساجد یکساں ہیں۔ لیکن مقاماتِ متبرکہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدرِ درجات ہیں، کیا یہ مانع انبیاء کرام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم موسیٰ و یحییٰ علیہم السلام اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے۔ اسی طرح مزارات اولیاء کرام بھی اس حکم میں شامل ہیں پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں بھی کوئی خاص غرض ہو۔ جیسا کہ علماء کی زندگی میں ان کی زیارت کرنا۔ (نووی شرح مسلم)

مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے۔ دریا میں فقط حاجی، نمازی یا عمرہ کرنے والا ہی سوار ہو۔ یہاں بھی تین سفروں کے علاوہ اور طرفوں میں سفر حرام نہیں۔ اگر حدیث کا یہ مفہوم نہ لیا جائے تو دنیا میں زندگی محال ہو جائے گی (جاء الحق حصہ اوّل ص)

قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا بھی سنت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قبروں کی زیارت کرو کیونکہ قبریں کو دیکھنے سے موت یاد آتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قبرستان تشریف لے جاتے تھے۔ اور مردوں کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جا کر مردوں کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔ (دین مصطفےٰ ص ۴۸۲)

اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا

گرجے کو مسجد بنانا

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم اپنی قوم کی جانب سے ایک پیغام لے کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ہم نے آپ سے عرض کیا۔ کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے، پھر ہم نے آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لیے مانگا۔ آپ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی پھر آپ نے پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرجے کو گرا دو اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت پڑتی ہے پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو مدد دیتے رہنا اور ڈول کو پانی میں ڈال کر تر کر لیا کرو۔

فَنَادَيْنَاهُ بِالْأَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ۔

نَبْشُ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذُ أَرْضِهَا مَسْجِدًا

۷۰۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدِيفُهُ وَمَلَأٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ

کیونکہ اسے جتنا پانی پہنچے گا۔ اس کی خوشبو اور خوبی اور زیادہ ہوگی۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو ڈھا دیا۔ اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی۔ قبیلہ بنی طے میں سے ایک پادری تھے جب اذان سنی تو کہنے لگا۔ یہ سچی اور حقیقی پکار ہے۔ پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد کبھی دکھائی نہیں دیا۔

قبروں کو کھود کر مساجد تعمیر کرنا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ایک بنو عمرو بن عوف نامی محلے کے ایک کنارے پر اُترے اور آپ نے وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے قبیلہ بنو نجار کے لوگوں کو بُلا بھیجا اور وہ تلواریں لٹکائے حاضر خدمت ہو گئے۔ گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اب دیکھ رہا ہوں۔ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ سیدنا حضرت ابو بکرؓ آپ کے پیچھے تھے۔ قبیلہ بنو نجار کے رؤسا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حتیٰ کہ آپ سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے صحن میں جا کر اُترے۔ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا، آپ وہاں نماز ادا فرما لیتے، حتیٰ کہ بکریوں کی رہنے کی جگہ میں بھی پڑھ لیتے پھر آپ کو مسجد بنانے کا حکم ہوا۔ آپ نے بنو نجار کے چند رئیسوں کو بُلا بھیجا۔ وہ حاضر ہو گئے اور آپ نے انہیں زمین کی قیمت لے لینے کو کہا۔ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم اس کی قیمت کبھی نہ لیں گے مگر خدا سے۔ سیدنا حضرت انسؓ نے فرمایا اس جگہ مشرکین کی قبریں تھیں اور کھنڈر بھی۔ نیز کھجور کا ایک درخت تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھود ڈالی گئیں۔ درخت کاٹ گیا۔ اور سب کھنڈر برابر کر دیئے گئے پھر درخت قبلے کی طرف رکھا گیا۔ اور پتھر کی چوکھٹ بنائی گئی۔ صحابہ کرامؓ پتھر لے کر تشریف لاتے اور اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضور نبی کریم بھی

يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

ان کے ہمراہ تھے اور وہ ارشاد فرما رہے تھے۔ بھلائی اور خوبی تو صرف آخرت ہی کی ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین ہر دو کی مدد فرما۔

النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

٧٠٦. عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال شریف کی بیماری میں تھے۔ تو آپ اپنے روئے مبارک پر ایک چادر ڈال لیتے، جب دم گھٹنے لگتا تو آپ منہ کھولتے اور اسی حالت میں فرماتے۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنالیا (اور اس طرف سجدہ کرنا شروع کر دیا۔)

٧٠٧. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا تِيكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے دیکھا تھا۔ اس میں تصاویر تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی یہ عادت تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) کہ جب ان میں سے کوئی نیک بخت شخص فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے۔ اور اس کی مورتیں بنا کر رکھتے۔ قیامت کے دن خدا کے نزدیک یہ لوگ تمام مخلوق کی سے زیادہ برے ہوں گے۔

الْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں آنے کا ثواب

٧٠٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے اور ایک قدم رکھتا ہے تو اس کے سبب ایک نیکی لکھی جاتی ہے دوسرے قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے۔

النَّهْيُ عَنْ مَنْعِ

النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۷۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

عورتوں کو مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے سے منع نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔

(دوسری روایت کے مطابق ان کو اجازت دو۔)

مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔

مسجد میں آنا کب منع ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت کو کھائے پہلے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن فرمایا پھر لہسن اور پیاز اور گندنا۔ تو وہ شخص ہماری مساجد میں نہ آئے۔ کیونکہ فرشتوں کو ہر اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

نوٹ:- لہسن پیاز کا پکائے بغیر کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ امام نووی کے نزدیک مولی کی ڈکار میں چونکہ بدبو آتی ہے لہٰذا یہ بھی کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۱- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

کونسا شخص مسجد سے نکالا جائے

سیدنا حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم ان دو ناپاک درختوں پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو۔ البتہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جب آپ کسی کے منہ میں سے ان کی بدبو پاتے تو آپ اسے بقیع کی طرف نکلنے کا حکم صادر فرماتے۔ اچھا تم میں سے جو کوئی انہیں کھائے تو وہ انہیں خوب اچھی طرح پکا لے۔

ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

مسجد میں خیمہ لگانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلْبِرَّ يُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جائے اعتکاف پر تشریف لے جاتے۔ جب آپ نے ماہ رمضان کے ایک آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک مسجد میں ڈیرہ لگانے کا حکم صادر فرمایا۔ مسجد میں ڈیرہ لگایا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ آپ کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا ان کی نیت ثواب کی ہے؟ پھر آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف نہ فرمایا اور ماہ شوال میں دس دن تک اعتکاف فرمایا۔

٧١٣ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو، غزوۂ خندق میں ایک تیر کا زخم پہنچا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا۔ آپ کو یہ زخم اکحل میں لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا خیمہ ایک مسجد میں لگا دیا تاکہ آپ ان کی عیادت نزدیک ہی سے کر لیا کریں۔

إِدْخَالُ الصِّبْيَانِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں بچوں کو ساتھ لانا

٧١٤ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ حضرت امامہ بنت ابی العاص بن الربیع کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب تھیں۔ اور حضرت امامہ بچی تھیں۔ آپ ان کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپ کے کاندھوں پر تھیں۔ جب آپ رکوع فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا کر کاندھے پر بٹھا لیتے۔ آپ نماز ختم ہونے تک ایسا ہی کرتے۔

رَبْطُ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھنا

۷۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ (مختصر)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف ارسال کیا، وہ بنو حنیفہ میں سے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو لے کر حاضر ہو گئے، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ وہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

اِدْخَالُ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ

اونٹ کو مسجد کے اندر داخل کرنا

۷۱۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اونٹ پر طواف فرمایا۔ اور آپ ایک لکڑی سے حجر اسود کو چھوتے تھے!

اَلنَّهْیُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور صلوٰۃ جمعہ سے قبل حلقہ بنانے کی ممانعت

۷۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِی الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے اور خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْیُ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت

۷۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: اشعار سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں فحش، کذب اور لاف زنی و بیت کی طرف رغبت ہو۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں اچھے شعر کہنے کی اجازت

۷۱۹ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ، مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ تو سیدنا حضرت فاروق اعظم نے حضرت حسان کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی۔ (حضور کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کیا تم نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا جب میں آپ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ فرماتے تھے یا اللہ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ روح القدس کیساتھ اس کی مدد فرما۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

گم شدہ اشیاء کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

۷۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گمشدہ چیز تلاش کرتا ہوا آیا آپ نے فرمایا خدا کرے کہ تجھے وہ گم شدہ شے نہ ملے۔

نوٹ: مساجد اللہ کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہیں نہ کہ کاروبار اور تعین دین کے لیے۔

إِظْهَارُ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لگانا

۷۲۱۔ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت سفیان سے مروی ہے۔ میں نے عمرو سے پوچھا کیا آپ نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کے پھل بند کر دو اس شخص نے کہا ہاں۔

نوٹ: مسجد میں ہتھیار لگانا خلاف احتیاط ہے۔ کیونکہ وہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لیئے کہ بے احتیاطی سے کسی کو لگ نہ جائے۔

تَشْبِيكُ الْاَصَابِعِ فِى الْمَسْجِدِ

۷۲۲ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَنَا اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ؟ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ ـ

مسجد میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اور علقمہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپؓ نے ہم سے دریافت کیا کیا آپ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپؓ نے فرمایا کھڑے ہو اور نماز پڑھو۔ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپؓ نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں جانب کیا۔ پھر آپ نے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز پڑھی جب آپ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال لیتے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے اور فرماتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے

اَلْاِسْتِلْقَاءُ فِى الْمَسْجِدِ

۷۲۳ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِى الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ـ

۷۲۴ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

مسجد میں لیٹنا

سیدنا حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپؓ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چیت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ پاؤں پر پاؤں رکھے سوئے تھے۔

حضرت علقمہ اور اسودؓ دونوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح ذکر کیا۔

اَلنَّوْمُ فِى الْمَسْجِدِ

۷۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا اَهْلَ لَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

مسجد میں سونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کنوارا نوجوان تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد یعنی مسجد میں سویا کرتا۔

اَلْبُصَاقُ فِى الْمَسْجِدِ

۷۲۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

مسجد میں تھوکنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی سے دبا دیا جائے۔

النهي عن ان يتنخم الرجل في قبلة المسجد

۷۲۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْكَعْبَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

مسجد میں قبلہ رُخ تھوکنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھی آپ نے اسے کھرچ دیا، پھر آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے متوجہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ

۷۲۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

نماز میں اپنے سامنے یا دائیں یا بائیں طرف تھوکنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں سے مل دیا، اور سامنے اور دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا انسان اپنی بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

الرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

۷۲۹۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَإِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ۔

نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت

سیدنا حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکو بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوکو۔ بشرطیکہ اس طرف نمازی نہ ہوں مگر نہ ایسے کرو آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر مل دیا۔

بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ

۷۳۰۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

کس پاؤں سے تھوک کو ملا جائے

سیدنا حضرت علاء بن شخیر سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور پھر اپنے بائیں پاؤں سے اسے مل دیا۔

تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خوشبو لگانا

۷۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک ملاحظہ فرمائی۔ تو آپ غصے ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے اسے رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ نے یہ ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا یہ کتنا اچھا کام ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسجد میں خوشبو، اگربتی وغیرہ جلانا مسنون اور مستحب ہے۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت کیا کہے

۷۲۲۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ کہے۔ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب وہ مسجد سے نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

اَلْأَمْرُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ

مسجد میں جا کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا

۷۲۳۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ (تحیۃ المسجد)

اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ

مسجد میں نماز پڑھے بغیر بیٹھنے اور نکلنے کی اجازت

۷۲۴۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صلعم قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ جب آپؓ غزوۂ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہ ہو سکے۔ آپؓ نے فرمایا حضور نبی کریم صبح کے وقت تشریف لائے

فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَالِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَّثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ۔

(مُخْتَصَرٌ)

جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتیں اور بعد ازاں آپ لوگوں کے سامنے بیٹھے اب وہ لوگ حاضر خدمت ہونے لگے جو آپ کے ہمراہ جہاد میں نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے قسمیں کھانے لگے۔ وہ سب لوگ تعداد میں اسی کے قریب تھے آپ نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لیے دعا فرمائی اور ان کے دلوں کی باتیں اللہ پر رکھ دیں۔ حتی کہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ نے مجھے دیکھ کر ناراضگی سے تبسم فرمایا۔ پھر فرمایا آؤ! میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ کیا تم نے سواری کے لیے اونٹ نہیں خریدا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر میں کسی دوسرے شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ ضرور اس کے غصہ کو دور کر دیتا۔ اور مجھے باتیں بنانی خوب آتی ہیں۔ تاہم خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آج میں آپ سے جھوٹ عرض کر دوں تو ظاہراً آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ جل جلالہ پھر آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ اگر میں سچ سچ عرض کر دوں تو آپ مجھ پر غصہ فرمائیں گے تاہم مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ آپ کو مجھ پر مہربان فرماتے ہوئے میرا قصور معاف فرما دے خدا کی قسم جب میں آپ کے ہمراہ نہ گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی زور آور اور مالدار نہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبؓ نے سچ کہا۔ آپ نے فرمایا اب آپؓ جائیں، حتی کہ اللہ جل جلالہ آپؓ کے بارے میں فیصلہ کرے پس میں کھڑا ہوا اور وہاں سے رخصت چاہی

نوٹ:۔ حضرت کعبؓ حضورؐ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوئے اور آپؓ نماز پڑھے بغیر تشریف لے گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں حاضر ہو کر بغیر نماز پڑھے واپس جانا درست ہے۔

صَلوٰةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

جو شخص کسی مسجد سے گزرے اس کا نماز پڑھنا

۷۳۵: عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُوا

سیدنا حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی

إِلَى السُّوقِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيهِ۔

ہے۔ کہ ہم حضور کے زمانے میں صبح کے وقت بازار جاتے وقت مسجد سے گزرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ

مسجد میں بیٹھ کر نماز کی انتظار کرنا

۷۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک فرشتے تم میں اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ وہ کہتے رہتے ہیں یا اللہ اسے بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما۔

۷۳۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے۔ (یعنی نماز انتظار کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔)

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پانی پینے یا رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت

۷۳۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہے۔ کہ اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ اس مقام پر نماز پڑھنے کی یہ نہی نجاست کی وجہ سے نہیں، بلکہ ہجوم کے سبب نمازی کو صدمہ پہنچنے کی وجہ سے ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

۷۳۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةَ صَلَّى۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔ میری امت میں سے کوئی شخص جہاں بھی نماز کو پالے۔ تو نماز پڑھ لے۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

۷۴۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَصَلَّوْا مَعَهُ۔

ہے۔ کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور آپؐ کے گھر تشریف لائیں۔ اور نماز پڑھیں تو میں اس جگہ برکت کے لیے نماز پڑھا کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ام سلیم نے ایک بچھونا بچھایا۔ اسے پانی سے دھویا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور آپ کے ہمراہ حضرت انسؓ اور ام سلیمؓ نے بھی اس پر نماز پڑھی۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

۷۴۱ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ گاہ پر نماز ادا فرماتے

نوٹ: خمرہ سجدہ کرنے کی جگہ کا چھوٹا سا ٹکڑا جو گھاس، بوریے یا کھجور سے بنایا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر نماز پڑھنا

۷۴۲ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّا عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلَّى عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابو حازم بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے متعلق بحث کر رہے تھے کہ یہ کس درخت کی لکڑی سے بنایا گیا ہے؟ آخر انہوں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے اچھی طرح علم ہے۔ کہ یہ کس لکڑی سے بنایا گیا ہے اور میں نے دیکھا کہ جب یہ پہلے دن منبر رکھا گیا۔ اور جب پہلی بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایک عورت کے پاس جس کا نام حضرت سہل نے لیا کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑھئی غلام کو فرماؤ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے جن پر بیٹھ کر لوگوں سے باتیں (وعظ) کیا کروں! اس عورت نے اپنے نوکر کو حکم کیا اس نوکر نے منبر مقام غابہ کے جھاؤ سے بنایا اور اس عورت کے پاس لے آیا۔ اس طرح

بُكْبُرٍ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلوٰتِي ۔

نے یہ منبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ وہ یہاں رکھا گیا۔ بعد ازاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس منبر پر چڑھے آپ نے نماز پڑھی اور تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے اس پر رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے الٹے پاؤں اتر کر منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا جب آپ سجدہ سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ کام اسلیئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔!

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نماز پڑھنا

۷۴۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا روئے انور خیبر کی طرف تھا۔ (آپ رکوع و سجود اشارے سے فرماتے ہیں)

نوٹ :۔ کیونکہ خانہ کعبہ مدینہ منورہ کے جنوب کی طرف ہے اور خیبر مدینہ منورہ کی شمالی سمت میں ہے۔

۷۴۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُصَلِّي إِلَى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ سوار ہو کر خیبر کی طرف رخ انور کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور قبلہ آپ کی پچھلی طرف تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلہ کے بارے میں

اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

قبلے کی طرف منہ کرنے کا بیان

۷۴۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ ماہ نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ نے اپنا رخ انور کعبہ کی جانب فرمایا۔ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک قوم کے پاس گیا۔ اس نے کہا میں اس امر کی گواہی

إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا وہ لوگ یہ سنتے ہی کعبہ کی طرف پھر گئے۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنا کب ضروری نہیں

۷۴۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے۔ خواہ اس کا منہ جدھر بھی ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن دینارؒ نے فرمایا۔ کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

نوٹ:۔ سواری پر بیٹھ کر نفل پڑھنا۔ خواہ منہ قبلے کی جانب نہ بھی ہو۔ جمہور علماء کے نزدیک درست اور جائز ہے۔ تاہم شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں۔ البتہ اگر معقول عذر مثلاً درندے کا خوف، چور کا ڈر یا لوٹ مار کا خدشہ ہو یا قافلے کے آگے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو فرض بھی سواری پر پڑھے جا سکتے ہیں۔

۷۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر نماز ادا فرماتے۔ خواہ اس کا منہ جس طرف ہوتا اور آپ وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے مگر آپ اس پر فرض نہ پڑھتے۔

اسْتِبَانَةُ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاجْتِهَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ سمجھ کر قبلہ رخ نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ اس طرف نہ تھا

۷۴۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر پڑھ رہے تھے ایک شخص نے آ کر بتایا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا۔ اور آپ کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر وہ لوگ دوران نماز ہی کعبہ کی طرف پھر گئے۔ پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔ بعد ازاں وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر نہایت غور و فکر کے بعد کسی سمت کو قبلہ سمجھ کر نماز پڑھی۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا۔ تو پڑھی ہوئی نماز کو لوٹانا ضروری نہیں۔

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي

۴۹. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

نمازی کا سترہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی کا سترہ کس قدر ہونا چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کے برابر، اگر اس قدر سترہ ہو تو اس کے آگے سے آدمی کا گزرنا منع نہیں۔)

۵۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر اس طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

الْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

۵۱. عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

سترے کے قریب ہونے کا حکم

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سترہ لگا کر نماز پڑھے تو سترے سے نزدیک رہے۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان (سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز) اس نماز کو توڑ دے۔

مِقْدَارُ ذٰلِكَ

۵۲. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ

سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہونا چاہیے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جناب اسامہ بن زید، حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ تھے۔ آپ نے دروازہ بند فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آپ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو بائیں جانب کیا۔ دو ستون دائیں طرف رکھے اور تین ستون پیچھے کی طرف اس زمانہ میں خانہ کعبہ چھ

أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ۔

ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

٥٣۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

٥٤۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيٰى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

٥٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى أَتَانٍ لَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا

ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وہ دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر تھے (بس سترے کے لیے اسی قدر فاصلہ رہنا چاہیے۔)

جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے کس چیز سے نہیں؟

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے سامنے والی چیز اس کے لیے آڑ بن جائے گی جب پالان کی لکڑی کے برابر ہو۔ اگر اس کے سامنے اتنی بڑی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا توڑ دیں گے (جب وہ سامنے سے گزر جائیں) سیدنا حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جناب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے۔ کتے کا رنگ زرد یا لال ہو تو؟ آپؓ نے فرمایا میں نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جیسے آپؓ نے مجھ سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس چیز (کے سامنے سے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے آپؓ نے فرمایا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت اور کتے (کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) جناب یحییٰؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور فضل بن عباس دونوں ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے ایسی بات کہی جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم تھوڑی سی صف کے سامنے سے گزر گئے پھر ہم نے اتر کر گدھی کو چھوڑ دیا۔ جو گھاس

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔

۷۵۶۔ عَنْ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعٰى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

۷۵۷۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَزَلُوْا وَدَخَلُوْا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

۷۵۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَبَيْنَ سُتْرَتِهٖ

۷۵۹۔ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ

چرتی رہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہ فرمایا۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنگل میں ملاقات کو تشریف لائے۔ جو ہم لوگوں کا تھا۔ ہمارے پاس ایک کتیا اور ایک گدھی تھی۔ گدھی چر رہی تھی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں۔ آپ نے ان کو ہنکایا یا ہٹایا نہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور بنی ہاشم میں سے ایک لڑکا گدھے پر سوار تھے۔ حضور کے سامنے سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ پھر اتر کر نماز میں شریک ہو گئے۔ سب لوگوں نے نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ اسی دوران عبدالمطلب کی اولاد میں سے دو لڑکیاں دوڑتی ہوئی آئیں۔ اور وہ آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں۔ آپ نے ان دونوں کو چھڑایا اور نماز نہ توڑی (جس سے ثابت ہوا کہ گدھی اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب میں اٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا۔ کہ اٹھ کر آپ کے سامنے سے گزروں پس میں آہستہ سے نکل جاتی۔

سترے اور نمازی کے درمیان میں سے نکل جانے کی برائی

سیدنا حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زید بن خالد نے آپؓ کو ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیئے ارسال کیا کہ آپؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے کیا سنا ہے۔ جو جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرے تو ابوجہیم نے کہا کہ حضور علیہ

يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

السلام نے فرمایا۔ اگر اسے ایسے کرنے کا گناہ معلوم ہو تو سامنے سے نکل جانے کی بجائے چالیس (دن یا برس) تک کھڑا رہنے کو ترجیح دے۔

۷۶۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے۔ اگر وہ نہ مانے تو وہ اس سے لڑے۔

نوٹ:۔ کیونکہ ایسا جان بوجھ کر کرنے والا جو ممانعت کی پروا نہیں کرتا اسی لائق ہے۔

الرُّخْصَةُ فِيْ ذَالِكَ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی اجازت

۷۶۱۔ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے آپؓ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف فرماتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور آپ اور طواف کے درمیان کوئی حائل نہ تھا (یعنی لوگ طواف کرتے سامنے سے گزر جاتے۔ اس حدیث سے بعض علماء کا قول ہے۔ کہ مسجد حرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا بوجہ عذر کے منع نہیں ہے۔)

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

۷۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا فرماتے اور میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر قبلہ کی جانب لیٹی رہتی جب آپ نماز وتر ادا فرمانے لگتے تو مجھے جگا دیتے، میں اٹھ کر وتر پڑھتی۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَى الْقَبْرِ

قبر کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنے کی ممانعت

۷۶۳۔ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْھَا۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔

اَلصَّلٰوۃُ اِلٰی ثَوْبٍ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ

جس کپڑے میں تصاویر ہوں اُسے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

۷۶۴: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَیْتِیْ ثَوْبٌ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَجَعَلْتُہٗ اِلٰی سَھْوَۃٍ فِی الْبَیْتِ فَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَخِّرِیْہِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُہٗ فَجَعَلْتُہٗ وَسَائِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں میں نے اسے اٹھا کر طاق میں رکھ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر منہ کر کے نماز ادا فرمایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ اے عائشہؓ! اس کپڑے کو ہٹا دو۔ میں نے اسے اتار کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

اَلْمُصَلِّیْ یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ سُتْرَۃٌ

اگر نمازی اور امام کے درمیان آڑ ہو تو کیسا ہے؟

۷۶۵: عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِیْرَۃٌ یَبْسُطُھَا بِالنَّھَارِ وَیَحْتَجِرُھَا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ فِیْھَا فَفَطِنَ لَہُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِہٖ وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمُ الْحَصِیْرَۃُ فَقَالَ اکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ اَدْوَمُہٗ وَاِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَکَ مُصَلَّاہُ ذٰلِکَ فَمَا عَادَ لَہٗ حَتّٰی قَبَضَہُ اللہُ تَعَالٰی وَکَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَہٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچھونا تھا آپ دن کے وقت اسے بچھاتے اور رات کے وقت اسے آڑ بنا لیتے۔ اور آپ نماز ادا فرمایا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ اور ان کے اور آپ کے درمیان بوریا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتنا عمل کرو جتنے عمل کی تم استطاعت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب عنایت فرمانے سے نہیں تھکتا تم ہی تھک جاتے ہو۔ بے شک اللہ کو وہ عمل پسند اور محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی اور کبھی نہ پڑھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل فرماتے تو مستقل مزاجی اور مضبوطی سے کرتے۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۶۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ ۔

ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑے یعنی فقط تہبند میں نماز پڑھنا درست ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنی چاہیے پھر ایک کپڑے میں نماز درست اور جائز ہوگی!)۔

۷۶۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ ۔

سیدنا حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کپڑے کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر تھے۔

الصَّلٰوۃُ فِیْ قَمِیْصٍ وَّاحِدٍ

صرف ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

۷۶۸۔ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَکُوْنُ فِی الصَّیْدِ وَلَیْسَ عَلَیَّ اِلَّا الْقَمِیْصُ اَفَاُصَلِّیْ فِیْہِ قَالَ وَازْرُرْہُ عَلَیْکَ بِشَوْکَۃٍ ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور میں شکار میں صرف قمیص پہنے ہوئے ہوتا ہوں۔ کیا ایسی حالت میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لو۔ اور اس میں تکمہ لگا لو خواہ کانٹے ہی کا کیوں نہ ہو!

الصَّلٰوۃُ فِی الْاِزَارِ

تہبند میں نماز پڑھنا

۷۶۹۔ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْنَ اُزُرَہُمْ کَہَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ فَقِیْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہبند باندھ کر لڑکوں کی طرح نماز پڑھتے تھے۔ جب وہ سجدے میں جاتے تو پیچھے سے ان کا ستر نظر آتا تو حکم ہوا کہ جب تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جائیں عورتیں سر نہ اٹھائیں۔

۷۷۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِیْ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّہٗ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قِرَاءَۃً لِلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِیْ فَعَلَّمُوْنِی الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ بِہِمْ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ مَفْتُوْقَۃٌ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ اَلَا تُغَطِّیْ عَنَّا

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب میری قوم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واپس آئی تو انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہاری امامت قرآن شریف زیادہ جاننے والا کرے۔ (چونکہ میں قرآن زیادہ جانتا تھا) لہٰذا لوگوں نے مجھے بلا کر رکوع اور سجدہ سکھایا۔ میں نماز پڑھاتا تھا اس وقت میرے

اِسْتَ ابْنِکَ۔

بدن پر ایک چھوٹی پرانی چادر تھی۔ لوگ میرے باپ سے کہتے کہ تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے!

❖ ❖ ❖

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ بَعْضُهٗ عَلَی امْرَاَتِهٖ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ اس کی عورت پر ہو

۷۶۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام رات کو نماز پڑھتے میں آپ کے پاس ہوتی۔ درآں حالیکہ میں حائضہ ہوتی۔ مجھ پر ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا۔

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

۲۲۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کہ کندھوں پر کچھ نہ ہو :-

سیّدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الْحَرِيْرِ

۲۲۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

سیّدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ کسی شخص نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تحفۃً ریشمی کپڑے کی قبا پیش کی۔ آپ نے اسے پہن کر نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے اسے اُتار کر زور سے پھینکا جیسے کوئی بُرا جانتا یا ناپسند کرتا ہے بعد ازاں آپ نے فرمایا۔ پرہیزگار لوگوں کو یہ نہیں پہننی چاہیئے

نوٹ:- ریشم چونکہ عورتوں کا لباس ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ

۲۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اِذْهَبُوْا بِهٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ۔

نقش و نگار والی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیل بوٹوں والی ایک چادر میں نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے ان بوٹوں نے نماز سے باز رکھا۔ یہ ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کی بجائے اُون کا کمبل لے آؤ۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

۲۲۵۔ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ

سُرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

سیّدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

خَرَجَ فِی حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ فَرَکَزَ عَنَزَۃً فَصَلَّی اِلَیْھَا یَمُرُّ مِنْ وَّرَائِھَا الْکَلْبُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْحِمَارُ۔

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہن کر باہر نکلے اور آپ نے ایک برچھی سامنے گاڑ دی۔ پھر آپ نے اس برچھی کے سامنے نماز ادا فرمائی۔ اس برچھی کے پیچھے سے کتا گدھا اور عورت گزرتے تھے۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الشِّعَارِ

بدن سے لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا

٧٧٦ عَنْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ کُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبُو الْقَاسِمِ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَہٗ مِنِّی شَیْءٌ غَسَلَ مَا اَصَابَہٗ لَمْ یَعْدُہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ وَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ یَعُوْدُ مَعِی فَاِنْ اَصَابَہٗ مِنِّی شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ لَمْ یَعْدُہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اور میں ایک ہی چادر اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپ کو میرے کپڑے میں سے کچھ لگ جاتا تو آپ اسی ہی جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر آپ اسی میں نماز ادا فرماتے۔ بعد ازاں تشریف لا کر میرے پاس لیٹ رہتے۔ اگر آپ کو کچھ لگ جاتا تو آپ اتنا ہی مقام دھو ڈالتے اور اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الْخُفَّیْنِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

٧٧٧ عَنْ ھَمَّامٍ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ھٰذَا۔

سیدنا حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب جریرؓ کو دیکھا، آپؓ نے رفع حاجت کیا اور پانی منگوایا پھر وضو فرمایا، موزوں پر مسح فرمایا، پھر آپ سے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ کسی نے آپؓ سے موزوں سمیت نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے

اَلصَّلٰوۃُ فِی النَّعْلَیْنِ

جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

٧٧٨ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ الْبَصْرِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی النَّعْلَیْنِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا، ہاں (آپ پڑھتے تھے۔)

أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

۷۷۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

جب امام امامت کرے تو اپنے جوتے کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے اپنی جوتیاں دائیں طرف رکھیں۔

كِتَابُ الْإِمَامَةِ

إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

۷۸۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهُ أَنْ يَّتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَّتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

امامت کے متعلق کتاب

اہلِ علم و فضل کا امامت کرانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔ تو انصار نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کو امام ہونا چاہیے اور مہاجرین میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے دریافت کیا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے فرمایا۔ کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

نوٹ :۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ کرامؓ کی بنا پر انبیاء کرام کے بعد افضل الناس ہیں علماء اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ انبیاء کرام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ تاریخ اسلام کے بہترین مظہر اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین نمونہ امام ابن جوزیؒ کے بقول آیت شریفہ وسیجنبها الاتقی الذی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقیٰ یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔ اس قسم کی متعدد آیات کے علاوہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان احادیث نبویہ سے کچھ یوں اجاگر ہوتی ہے۔

ایک دن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے اس شان سے باہر تشریف لائے کہ سیدنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے! (ترمذی، حاکم طبرانی) اللہ نے اپنے محبوب کا فرمان اس طرح سچ فرمایا کہ دونوں صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں مدفون ہیں۔

سیدنا حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا، عائشہ! میں نے عرض کیا مردوں میں؟ فرمایا ابوبکر! پھر عرض کی ان کے بعد، فرمایا عمر ابن الخطاب اس حدیث شریف کو سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ! سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ! اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

صوفیائے کرام نے فرمایا ہے۔ کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ولایت کبریٰ کا درجہ حاصل تھا اور آپ کی نسبت ابراہیمی تھی! کلام مجید میں حضرت ابراہیم کا لقب اوّاہ یعنی دردمند ہے اور صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسی لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپؓ نے مسلمانوں کی مذہبی، روحانی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کو قرآن کریم و حدیث شریف پر اس قدر منظم کیا جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ آپ نے اشاعت علم پر سب سے زیادہ توجہ فرمائی اور قرآن مجید کو ایک ہی جلد میں جمع فرما دیا۔ اور اس کا نام مصحف رکھا۔ نیز قرآن مجید کے آئین و قوانین کے ایک ایک لفظ پر عمل کیا اور کرایا۔ آپ نے قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں نبوت اور خلافت کے جداگانہ حقوق اور حدود کو متعین فرمایا، اور اس میں اپنے عمل، احکام و فرامین اور خطبات کے ذریعے کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہنے دیا۔ آپ نے خلافت راشدہ کی بنیاد قرآن کریم کے حکم کے مطابق جمہوریت، مساوات اور مواخات پر رکھی۔ اور اپنے قول و عمل سے ان پاکیزہ اصولوں کو مسلمانوں کی زندگی میں اتنا راسخ فرما دیا۔ کہ صدیوں تک مسلمانوں کا کاروبار حکومت جمہوریت، مساوات اور مواخات کے اصولوں پر چلتا رہا۔ آپ نے اپنے عمل اور احکام سے جمہور مسلمانوں کے حقوق کو مکمل تحفظات دیئے۔ آپ نے مسلمانوں کے درمیان بیت المال کی مساوی تقسیم کا قانون نافذ فرما کر ہر کمزور اور ناتواں کے لیے ترقی کے مساوی مواقع مہیا فرمائے۔ اور ہمیشہ کے لیے یہ طے فرما دیا۔ کہ اسلامی سٹیٹ کے تمام ذرائع و وسائل پر ہر مسلمان کا مساوی حق ہے۔ عقیدۂ توحید، اقتصادی، معاشرتی، اخوت و مساوات اور حریت فکر و ضمیر کی تعلیم پر خلیفۂ رسولؐ نے جس خوبی، ہمہ گیری اور سختی سے عمل درآمد کیا اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا ایسا متحد و مربوط، باعزم و پرتاثیر معاشرہ پیدا ہو گیا۔ کہ وہ ایک ناقابل تسخیر قوت بن گئے۔ اور دنیا کی عظیم سلطنتیں اپنی ہیبت و شکوہ و عظمت کے ساتھ ان کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اسی لیے ولیم میور نے لکھا ہے کہ "ابوبکر کا محمدؐ پر ایسا پختہ ایمان خود محمدؐ کے خلوص پر زبردست شہادت ہے"۔ عباس محمود العقاد "صدیق کامل" میں لکھتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ اور اس شان کے ساتھ کہ اسلام نشأۃ ثانیہ کا سہرا آپؓ کے سر تھا۔ حدیث مذکورہ میں انصار کا یہ قول ایک وقت سے مخصوص ہے۔ بعد میں وہ حضرت ابوبکر کی امامت پر راضی ہو گئے۔ اس حدیث میں امامت کبریٰ کا ذکر ہے۔ مگر وہ بھی امامت صغریٰ کی فرع ہے لہٰذا نمازیوں کو چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ عالم، فضیلت رکھنے والے اور صحیح العقیدہ شخص کو امام بنائیں۔

اَلصَّلٰوۃُ مَعَ اَئِمَّۃِ الْجَوْرِ

٧٨١ - عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَاءِ قَالَ اَخَّرَ زِیَادٌ الصَّلٰوۃَ فَاَتَانِی ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ كُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتَیْهِ وَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا

سیدنا حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ جن کا اسم گرامی براء ہے سے مروی ہے۔ کہ عامل زیاد نے ایک دن نماز میں تاخیر کی۔ تو حضرت ابن صامت میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپؓ کو کرسی پیش کی آپؓ اس پر تشریف فرما ہوگئے۔ پھر میں نے آپؓ سے زیاد کے نماز میں دیر سے آنے کے متعلق بیان کیا۔ انھوں نے انگلی دانتوں کے نیچے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات پوچھی جیسے تم نے مجھ سے پوچھی انھوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات دریافت کی جیسے آپؓ نے مجھ سے پوچھی آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا۔ آپؐ نے فرمایا کہ آپ اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کریں۔ پھر اگر ان کے ہمراہ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے، وہ نماز نفل ہوگی اور یہ نہ کہو کہ میں پڑھ چکا ہوں نہیں پڑھوں گا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم ہیں تجھے ایذا نہ پہنچائیں گا

نوٹ :- جب ایک دفعہ جماعت سے نماز پڑھ لی جائے تو دوسری جماعت کے ساتھ نفل کی نیت کرکے شریک ہونا چاہیے

٧٨٢ - عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَۃً۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بے شک ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے اگر تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو اور پھر ان کے ساتھ نفل سمجھتے ہوئے بھی نماز ادا کر لو۔

نوٹ :- اس کے علاوہ وہ بدمذہب شخص جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو۔ جیسے رافضی اگرچہ وہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو، تبرا کہنے والا ہو، شفاعت، دیدار الٰہی، عذاب قبر، فرشتوں وغیرہ کا منکر امامت کے قابل نہیں اور اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری۔ غنیہ)

مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

٧٨٣ - عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

سیدنا حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے وہ

الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ۔

تَقْدِيْمُ ذَوِي السِّنِّ

۷۸۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ

۷۸۵ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ۔

اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيْهِمُ الْوَالِي

۷۸۶ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

شخص امامت کرائے جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھنے والا ہو۔ اگر کلام اللہ پڑھنے میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ شخص جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ علم ہو امامت کرائے اگر سنت وحدیث جاننے میں بھی سب لوگ برابر ہوں تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو وہ امامت کرائے۔ اور کسی شخص کو دوسرے کی امامت کی جگہ جا کر امامت نہیں کرانی چاہیے۔ یا اس کی عزت کی جگہ اس کی اجازت کے بغیر جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

اس شخص کا امامت کرانا جس شخص کی عمر زیادہ ہو

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کرے جو عمر میں بڑا ہو۔

جب مساوی حیثیت کے چند لوگ جمع ہوں تو امامت کون کرائے

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جائے۔ اور امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے ۔۔۔ ما اچھی طرح پڑھا ہوا ہو

جب چند آ

سیدنا حضر

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَؤُمُّ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا تَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ۔

إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِيْ هَلْ يَتَأَخَّرُ

۷۸۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ أَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِيْ أُنَاسٍ مَّعَهٗ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْأُوْلٰى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهٗ أَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی دوسرے شخص کی حکومت میں امامت نہ کیجیے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھیے۔

جب رعیت میں سے کوئی شخص نماز پڑھا رہا ہو اور حاکم آجائے تو کیا امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جائے یا امامت کراتا رہے؟

سیدنا حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ بنی عمرو بن عوف آپس میں لڑے ہوئے ہیں تو آپ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور کئی آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیر ہوگئی اور ظہر کا وقت ہو گیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہوگئی ہے۔ اور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو کیا آپ نماز پڑھائیں گے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں اگر آپ چاہیں بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی اور جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کے اندر تشریف لا رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ صف میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے ابوبکرؓ کی اقتداء نماز میں شریک ہونے کا ارادہ فرمایا لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی۔ لیکن جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ دوران نماز کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب بہت دستکیں دیں تو آپ نے دیکھا، تو معلوم ہوا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں آپ نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا اشارہ کر دیا۔ اس وقت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے دونوں ہاتھ اٹھاکر اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امامت کے لائق اور قابل سمجھا پھر آپ اُلٹے پاؤں تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے۔ آپ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا اے لوگو! تمہارا کیا حال ہے کہ جب تمہیں دورانِ نماز کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے۔ تو تم دستک دینے لگتے ہو۔ دستک تو عورتوں کے لیے ہے۔ اب جب کوئی حادثہ پیش آئے تو تم سبحان اللہ کہا کرو۔ کیونکہ جب کوئی شخص سبحان اللہ سنے گا تو ادھر خیال کرے گا۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں نے آپ کو اشارہ کیا تھا تو آپ نے نماز کیوں نہ پڑھائی۔ آپ نے کہا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ بات لائق نہ تھی کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائیں۔

۷۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ آخری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے پڑھی۔

نوٹ:۔ ابو قحافہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا اسم گرامی تھا۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تواضع سے اپنا نام نہیں لیا۔ اور آپ نے اپنے آپ کو ابو قحافہ کا بیٹا فرمایا۔ اس حدیث پاک سے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا خلوص ظاہر ہوتا ہے۔

صَلٰوةُ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ

اگر امام اپنی رعیت میں سے کسی کی اقتداء میں نماز پڑھے تو درست ہے

۷۸۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

إِمَامَةُ الزَّائِرِ

کسی قوم کی طرف ملاقات کو جانے والے شخص کا امام بننا

۷۹۰۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَارَ اَحَدُکُمْ قَوْمًا فَلَا یُصَلِّیَنَّ بِھِمْ۔

ہے۔ کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ نماز نہ پڑھائے۔

اِمَامَۃُ الْاَعْمٰی

نابینا شخص کا امامت کرانا

۷۹۱: عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ وَھُوَ اَعْمٰی وَاَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا تَکُوْنُ الظُّلْمَۃُ وَالْمَطَرُ وَالسَّیْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَشَارَ اِلٰی مَکَانٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عتبان بن مالک اپنی قوم کو امامت کراتے تھے باوجود نابینا تھے آپؓ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مینہ برس رہا ہوتا ہے، نالے چل رہے ہوتے ہیں میں نابینا ہوں آپ میرے گھر میں کہیں نماز پڑھ دیجئے تاکہ میں وہیں نماز پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا آپ کہاں چاہتے ہیں کہ میں نماز پڑھوں۔ انہوں نے گھر میں ایک جگہ بتلائی۔ آپ نے اس جگہ نماز پڑھائی۔

اِمَامَۃُ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ یَّحْتَلِمَ

نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے

۷۹۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ الْجَرْمِیِّ قَالَ کَانَ یَمُرُّ عَلَیْنَا الرُّکْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْھُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَتٰی اَبِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَجَاءَ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَکُنْتُ اَکْثَرَھُمْ قُرْاٰنًا فَکُنْتُ اَؤُمُّھُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ۔

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سے مسافر سوار گزرتے تھے۔ اور ہم ان سے قرآن سیکھتے تھے۔ میرے والد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ شخص امامت کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ جب میرے والد لوٹ کر آئے تو فرمایا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے قرآن اچھی طرح جاننے والا امامت کرائے۔ جب لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ قرآن جاننے والا مجھے پایا۔ لہٰذا میں آٹھ سال کی عمر میں ان کی امامت کیا کرتا تھا۔

قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ

۹۳۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

امام کے نماز کے لیے نکلتے وقت عوام کا کھڑا ہونا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔

اَلْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۹۴۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص کے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پھر آپ نماز میں بعض لوگوں کے سو جانے تک کھڑے نہ ہوئے۔

اَلْإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ۔

مصلی امامت پر امام نماز پڑھانے لگے پھر اسے معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب آپ اپنی جگہ میں آ کر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ وہیں ٹھہرے رہیں پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی بہ رہا تھا یعنی جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔

٭ ٭ ٭

اِسْتِخْلَافُ الْإِمَامِ إِذَا غَابَ

۹۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ

جب امام کہیں جانے لگے تو کسی شخص کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر جائے

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ جنگ ہوئی۔ اور اس کی اطلاع حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ يَا
بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ
اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ
اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ
ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ
اَبِيْ بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ
اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا
رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ
عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَحَمِدَ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اِمْضِهْ ثُمَّ مَشٰى
اَبُوْبَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ
فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا اَبَابَكْرٍ
مَا مَنَعَكَ اِذَا اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ
لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ
لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ
فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ۔

ظہر کی نماز ادا فرما کر ان کے درمیان صلح کرانے تشریف لے
گئے اور آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
اے بلال رضی اللہ عنہ! جب عصر کا وقت آجائے اور میں نہ
آؤں تو آپ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ وہ نماز
پڑھائیں۔ جب عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال نے اذان
دی۔ پھر تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز
پڑھانے کے لیے آگے بڑھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔ جب حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ نے باقی نمازیوں کی
نسبت آگے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز شروع کر
دی۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا۔
سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قاعدہ تھا کہ جب آپؓ نماز
کے لیے کھڑے ہوتے تو کسی طرف دھیان نہیں فرماتے
تھے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں
اور کسی طرح نہیں رکتیں تو انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ
فرمایا۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سرورِ کونین صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا
پھر آپؓ الٹے پاؤں واپس تشریف لائے۔ جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ نے آگے بڑھ
کر نماز پڑھائی۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر آپ
نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے
آپ کو اشارہ کیا تو آپ اپنی جگہ نماز کیوں نہیں پڑھاتے
رہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابوقحافہ
کے بیٹے کی یہ طاقت نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جب
تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے۔ تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں دستک دیں۔

نوٹ:۔ مقام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تشریح کے لیے کتاب الامامۃ کی پہلی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں!

اَلْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ

٧٩٧: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُقِطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

امام کی پیروی کرنا

سیدنا حضرت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر داہنی جانب سے گر گئے۔ تو صحابہ کرامؓ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ ا نماز کا وقت قریب آگیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ امام اسی لیے ہے۔ کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ اُٹھے تو تم بھی اٹھو۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

اَلْاِئْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

٧٩٨: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو لوگ اس کی پیروی کریں

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوئے ہیں (یعنی صف اول میں شریک نہیں ہوئے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو۔ اور جو لوگ تمہارے بعد ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔ اور کچھ لوگ پیچھے رہیں گے۔ حتی کہ اللہ جل جلالہٗ بھی انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

٧٩٩: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ

ابو نضرہ نے حضرت سوید سے اسی طرح روایت کیا

٨٠٠: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ کے سامنے تھے۔ اور آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے سب لوگ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں تھے۔

نوٹ:۔ تشریح کے لیے دیکھیے۔ حدیث نمبر ١ کتاب الامامۃ۔

۸۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَ اَبُوبَكْرٍ خَلْفَهُ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوبَكْرٍ يُسْمِعُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں تھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سنانے کے لیے (اونچی) تکبیر فرماتے۔ اور جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے!

مَوْقِفُ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَّالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ

جب تین افراد کو نماز پڑھنا ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں اختلاف

۸۰۲ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّهُ سَيَكُونُ اُمَرَاءُ يَشْتَغِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوگئے انہوں نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب کہ امیر لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا۔ پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے جناب علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

۸۰۳ عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ لِيْ اَبُوبَكْرٍ يَا مَسْعُودُ اِئْتِ اَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلْنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَّيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَّ دَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَايَ فَاَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِيَ بِبَعِيْرٍ وَّ وَطْبٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ بِهِمْ فِيْ اِخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ

سیدنا حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے سامنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ میں اپنے مالک ابوتمیم کے پاس جاؤں، اور ان سے عرض کروں کہ وہ مجھے سواری کے لیے ایک اونٹ توشہ اور ایک راہ بتانے والا شخص دیں جو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف راہنمائی کرے۔ میں اپنے مالک کے پاس رہ گیا۔ اور انہیں بتایا، انہوں نے مجھے ایک اونٹ اور دودھ کا ایک

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ۔

إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَامْرَأَةً

٨٠٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

٨٠٥ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ

برتن دیا۔ پھر میں انہیں پوشیدہ راستوں میں لے چلا (تاکہ کفار کو علم نہ ہو) اگلے روز دن نماز کا وقت آگیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے اس زمانے میں میں دین اسلام کو معلوم کر چکا تھا اور آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ مارا وہ پیچھے چلے آئے (پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

جب امام سمیت تین مرد اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جس کو آپ نے حضور کی دعوت کے لیے تیار کیا تھا۔ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر آپ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھ کر اس بچھونے کو دھویا جو بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور ایک دوسرا یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (ملیکہ) ہمارے پیچھے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو وہ صف کس طرح باندھیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں، میں، میری ماں، یتیم لڑکے اور میری خالہ حضرت ام حرام کے سوا کوئی نہ تھا۔ آپ نے

فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلوٰةٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا

فرمایا کہ کھڑے ہو۔ میں آپ کے ہمراہ نماز پڑھوں گا اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے (برکت کے لیے نفل) نماز پڑھائی۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی والدہ ماجدہ اور خالہ موجود تھیں تو حضور علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور ماں و خالہ کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔

مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

جب امام کے ساتھ صرف ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طرف نماز پڑھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپ کے پہلو میں تھا۔ اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ رہا تھا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ہمارے گھر کی ایک اور عورت بھی تھی آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔

مَوْقِفُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

جب ساتھ ایک لڑکا ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہو؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هٰكَذَا أَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک رات اپنی خالہ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرا۔ رات کے وقت حضور سرور دو عالم نماز پڑھنے کے اٹھے۔ میں بھی اٹھا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھے دائیں طرف کھڑا کیا۔

مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

کون کون سے لوگ امام کے قریب ہوں

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور صف اوّل میں میرے نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو عقل و علم رکھتے ہوں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ پھر وہ جو ان کے قریب ہوں ابو مسعودؓ نے فرمایا کہ آج کے دن تم میں سخت اختلاف رونما ہوا۔

۸۱۱ عن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذۃ فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلوتی فلما انصرف فاذا ھو ابی بن کعب قال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ ثم استقبل القبلۃ فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبۃ ثلثا ثم قال واللہ ما علیھم اسی ولکن اسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باھل العقد قال الامراء۔

سیدنا حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد کی پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کھینچا اور خود میری جگہ کھڑا ہو گیا میں خدا کی قسم اس غصہ کی حالت میں نماز بھول گیا جب نماز سے فارغ ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ نے مجھے بتایا کہ اے نوجوان اللہ آپ کو رنج نہ دے ہمیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے یہ تاکید ہے کہ ہم لوگ آپ کے نزدیک رہیں۔ پھر آپؓ نے اپنا رُخ قبلے کی طرف کر کے فرمایا کہ وہ اہل عقد سردار ہلاک ہو گئے (جو نماز کا اہتمام اور صفوں کا خیال رکھتے تھے) یہ تین بار کہا رب کعبہ کی قسم مجھے ان پر نہیں بلکہ ان لوگوں پر افسوس ہو رہا ہے جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا۔ میں نے دریافت کیا اے ابو یعقوب اہل عقد سے مراد کون لوگ ہیں۔ آپؓ نے فرمایا۔ سردار اور امیر لوگ اہل عقد ہیں۔

اقامۃ الصفوف قبل خروج الامام

امام کے باہر آنے سے قبل صفوں کا درست کرنا

۸۱۲ عن ابی ھریرۃ یقول اقیمت الصلوٰۃ فقمنا فعدلت الصفوف قبل ان یخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مصلاہ قبل ان یکبر فانصرف فقال لنا مکانکم فلم نزل قیاما ننتظرہ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے صفیں سیدھی ہو گئیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کھڑے ہوئے تو آپ تکبیر سے پہلے ہی واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا۔ تم اپنی جگہ پر رہو

حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى۔

كَيْفَ يُقَوِّمُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

۸۱۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

۸۱۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا يَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ

مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۸۱۵ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا يَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ

رہو۔ ہم لوگ کھڑے ہو کر آپ کی انتظار کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ غسل فرما کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھی!۔

امام صفیں کسطرح درست کرائے

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسے برابر اور سیدھا فرماتے جیسے تیر برابر اور سیدھے کیے جاتے ہیں مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ صفوں کو ایسا درست فرماتے جیسے ان کے برابر تیروں کو کر سکیں کہ آپ نے ایک شخص کو سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے ملاحظہ فرمایا میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہٗ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا!۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے۔ اور آپ ہمارے کندھوں اور سینے پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ آپ ارشاد فرما رہے ہوتے کہ اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دِلوں میں پھوٹ اور اختلاف پڑ جائے گا اور آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہٗ اگلی صفوں پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرشتے دعا کرتے ہیں۔

جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو درست کرنے کے لیے کیا کہے

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے، برابر ہو جاؤ۔ آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف واقع ہو جائے گا اور عقل و شعور والے لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ لوگ

يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

جو ان سے قریب ہیں پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں

كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ اسْتَوُوْا

امام کتنی دفعہ صفیں سیدھی کرنے کے متعلق کہے

۸۱۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم کو پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

حَثُّ الْإِمَامِ عَلٰى رَصِّ الصُّفُوْفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

امام کا عوام کو صفیں درست کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی رغبت دلانا

۸۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے، تو آپ تکبیر تحریمہ سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفیں برابر کرو اور مل کر کھڑے ہو کیوں کہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صفوں کو ملا کر رکھو اور ان کو نزدیک و قریب کرو (کہ درمیان میں فاصلہ نہ ہو) اور اپنی گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو بکری کے سیاہ بچے کی طرح صفوں میں گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔

۸۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کے سامنے فرشتوں کی طرح صف نہیں باندھتے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے کس طرح اپنے رب کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ وہ صفِ اوّل کو پورا کرتے

الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

ہیں (جب وہ پوری ہو جاتی ہے) تو وہ دوسری صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت

۸۲۰ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

پچھلی صف میں کھڑا ہونا

۸۲۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو پھر جو اس کے نزدیک ہے۔ اسے پورا کرو اگر کچھ کمی رہ جائے تو پچھلی صف میں رہے۔

مَنْ وَصَلَ صَفًّا

جو شخص صف میں خالی جگہ کھڑا ہو جائے

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صفوں کو ملا دے گا، اللہ بھی (اپنی نعمتوں سے) اسے ملا دے گا۔ اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا، اللہ بھی اسے کاٹ دے گا۔

ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

عورتوں کی بہترین اور مردوں کی بدترین صفیں

۸۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی صفوں میں سے بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو، اور بدترین وہ جو سب کے بعد ہو۔ اور عورتوں کی صفوں میں سے بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدترین وہ صف ہے جو سب کے آگے ہو۔

اَلصَّفُّ بَیْنَ السَّوَارِیْ

۸۲۴ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّیْنَا مَعَ اَمِیْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰی قُمْنَا وَصَلَّیْنَا بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ یَتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ کُنَّا نَتَّقِیْ هٰذَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ستونوں کے درمیان صفیں باندھنا

حضرت عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم نے ایک امیر کے ساتھ نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں دھکیلا حتیٰ کہ ہم کھڑے ہوئے اور دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ تو جناب انس رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹتے تھے اور فرماتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس بات سے بچتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے کی بجائے، پچھلی صف علیحدہ کرتے تھے)

اَلْمَکَانُ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

۸۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

صف میں کونسی جگہ کھڑے ہونا بہتر ہے

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو میں چاہتا کہ آپ کی دائیں طرف رہوں!

مَا عَلَی الْاِمَامِ مِنَ التَّخْفِیْفِ

۸۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۸۲۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ

۸۲۸ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ فِی الصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاُوْجِزُ فِیْ صَلَاتِیْ کَرَاهِیَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّهٖ

امام کو نماز میں کس قدر تخفیف کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ جماعت میں بیمار، کمزور، ضعیف العمر بھی ہیں جب اکیلا نماز پڑھے تو چاہے جتنی لمبی نماز پڑھے اور اسکو تخفیف کا حکم نہیں ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کو تکلیف میں دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگتا

اَلرُّخْصَةُ لِلْاِمَامِ فِی التَّطْوِیْلِ

۸۲۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ

امام کو نماز میں لمبی سورتیں پڑھنے کی رخصت کا باب

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے۔ اور آپ سورہ صافات تلاوت فرماتے۔

مَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

امام کو نماز میں کون کونسا کام کرنا درست ہے

۸۲۰ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَ اِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے وقت دیکھا۔ اور آپ اپنے دوش مبارک پر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع فرماتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔ جب آپ سجدے سے اٹھتے تو اسے کندھے پر بٹھا دیتے۔

مُبَادَرَةُ الْاِمَامِ

امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا یا رکوع و سجدہ سے سر اٹھانا

۸۲۱ عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ الْحِمَارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔

۸۲۲ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوْا۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھتے اور آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے۔ جب آپ کو دیکھتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے ہیں تو اس وقت سجدہ فرماتے۔

۸۲۳ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْمُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْمُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ

سیدنا حضرت حطان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں جناب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص نے آ کر کہا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ قائم کی گئی۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ نے مڑ کر

فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ـ

خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

۸۳۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمَا فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ أَصْبَحْتُ لَأَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ سب لوگ خاموش رہے۔ لوگوں نے کہا اے حطان شاید آپ نے یہ بات کہی۔ آپ نے جواب دیا نہیں مجھے ڈر ہے۔ کہ تم کہیں مجھ پر ناراض نہ ہو۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز اور اس کے طریقے سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اطاعت اور پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ اللہ جل جلالہ تمہارے کہنے کو سنے گا! اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا اور سر اٹھاتا ہے اور تمہارا ہر ایک رکن اس کے بعد ہوگا۔ آپ نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل جائے گی۔!

اگر ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اور جماعت کھڑی تھی۔ وہ مسجد میں چلا گیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پیچھے جماعت میں شامل ہوا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا۔ اس شخص نے نماز چھوڑ کر ایک کونے میں جا کر الگ نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر چلا گیا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے آپ سے بیان کیا کہ فلاں شخص نے ایسا ایسا کیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ۔

سے ضروری بیان کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سب حال بیان کیا۔ آپ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ تو نے یہ کیا کیا اور ایسا کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سارا دن پانی بھرا پھر حاضر ہوا تو جماعت ہو رہی تھی۔ میں مسجد میں جا کر جماعت میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ انہوں نے فلاں فلاں سورۃ پڑھنی شروع کی اور نماز بہت لمبی کی۔ میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ اے معاذ کیا آپ لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں؟ (کہ وہ مجبور ہو کر نماز روزہ چھوڑ دیں)۔ یہ کلمات حضور نے تین مرتبہ فرمائے

الْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

۸۳۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ گر پڑے آپ کے بدن مبارک کا داہنا حصہ زخمی ہو گیا۔ لہٰذا آپ نے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ امام اس لئے ہے۔ کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

نوٹ: حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو ابتدائے ایام اسلام میں تھا اور بعد میں حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور اسی پر عمل ہے۔ احناف کا۔

۸۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت قلت یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل اسیف وانہ متی یقوم فی مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقلت لحفصۃ قولی لہ فقالت لہ فقال انکن لانتن صواحبات یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت فامروا ابا بکر فلما دخل فی الصلوۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من نفسہ خفۃ قالت فقام یھادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض فلما دخل المسجد سمع ابوبکر حسہ فذھب لیتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قم کما انت قالت فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قام عن یسار ابی بکر جالسا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصلی بالناس جالسا وابوبکر قائما یقتدی ابوبکر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر ۔

۸۳۷ عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا و

مروی ہے کہ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہو گئے تو سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے متعلق مطلع کرنے حاضر ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جناب ابوبکرؓ کو میری طرف سے نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل ہیں۔ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو عوام کو ان کی آواز سنائی نہ دے سکے گی۔ کاش آپ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے آپ نے فرمایا جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیجئے میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم صاحبات یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ آخرکار لوگوں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا جب انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا۔ تو دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے جبکہ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاؤں کی آواز کو سن کر پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمایا آپ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب ابوبکرؓ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکی اقتداء کرتے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور سب لوگ ابوبکرؓ کی پیروی کرتے تھے

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپؓ سے دریافت کیا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان نہیں کرتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضور اکرم

هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهٖ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَجَعَلَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ کی انتظار کی جا رہی ہے۔ آپ نے طشت میں، پانی رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ بعد ازاں پانی رکھا گیا۔ آپ نے غسل فرمایا۔ جب آپ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آکر دریافت فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے عرض کیا نہیں! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے لیے طشت میں پانی رکھو۔ ہم نے تعمیل کی۔ آپ نے غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ بے ہوش ہو گئے پھر تیسری دفعہ ایسے ہی فرمایا اور لوگ مسجد میں جمع ہو کر آپ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ آخر کار آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ جب، پیغام لانے والا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی تھے چنانچہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نے عرض کیا آپ نماز پڑھانے کے زیادہ حق دار ہیں۔ ان ایام میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے تھے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی شدت ذرا کم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لیے نماز ظہر کے لیے باہر تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور کو دیکھا تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ فرمایا اور جن دو افراد نے آپ کو سہارا دیا ہوا تھا انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بٹھا دیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے ہی نماز ادا فرماتے رہے

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

لہٰذا باقی صحابہ کرامؓ آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انہیں کہا کیا میں آپ کو وہ بیان نہ کروں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے سب بیان کیا۔ آپؓ نے کسی بات کا بھی انکار نہ کیا۔ مگر اتنا پوچھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے کس شخص کا نام لیا ہے؟ جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا نہیں! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے!

اِخْتِلَافُ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

۸۳۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلٰوةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلٰوةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، بعد ازاں اپنی قوم میں جا کر نماز پڑھاتے۔ ایک دن نماز میں دیر ہو گئی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس کے بعد آپؓ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، امامت کرائی اور سورۂ البقرہ کی تلاوت شروع کی۔ مقتدیوں میں سے ایک شخص نے جب یہ دیکھا تو اس نے صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی! اور رخصت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا ہے! اس نے کہا خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوا ہوں البتہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لازمی حاضر ہوں گا۔ اور آپ سے بیان کروں گا! بعد ازاں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں یہاں سے نماز پڑھ کر ہمارے پاس آتے ہیں اور امامت کراتے ہیں۔ آپ نے کل رات نماز تاخیر سے پڑھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے پاس تشریف لائے اور امامت شروع کی۔ تو انہوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی، جب میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور (الگ) نماز پڑھی کیونکہ ہم تو اونٹ پر پانی بھرنے والے ہیں، سارا دن اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ آپ لوگوں کو آزمائش و ابتلاء میں ڈالیں گے لہٰذا فلاں فلاں سورتوں کی تلاوت کیا کیجئے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر امامت کرتے اور آپ نفل کی نیت فرماتے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے۔ تاہم یہ حکم منسوخ ہے۔ اور نفل کی نیت کر کے نماز پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ امام اور مقتدی میں تطابق و توافق ہونا چاہیئے۔

۸۳۹ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَاءُوْا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔ تو آپ نے اپنے پیچھے والے لوگوں کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔!

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت

۸۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔!

۸۴۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ خمسا وعشرین جزءا۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے

۸۴۲ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ تزید علی صلوۃ الفذ خمسا وعشرین درجۃ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

الجماعۃ اذا کانوا ثلثۃ

جب تین آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۳ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمھم احدھم واحقھم بالامامۃ اقرؤھم۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا زیادہ حقدار ان میں سے وہ ہے، جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔

الجماعۃ اذا کانوا ثلثۃ رجل وصبی وامراۃ

جب تین افراد یعنی ایک مرد ایک عورت اور ایک لڑکا ہو تو جماعت کرائیں

۸۴۴ عن ابن عباس قال صلیت الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ خلفنا تصلی معنا وانا الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلی معہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور علیہ السلام کے پہلو میں نماز پڑھی ہمارے پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک نماز تھیں (اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لڑکے تھے) اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔

الجماعۃ اذا کانوا اثنین

جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵ عن ابن عباس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت عن یسارہ فاخذ بیدہ الیسری فاقامنی عن یمینہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا

۸۴۶ عن ابی بن کعب یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الصبح فقال اشھد فلان الصلوۃ قالوا لا قال

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کیا فلاں شخص جماعت میں حاضر تھا؟

فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْأَوَّلُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا اور فلاں شخص؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اگر لوگوں کو ان نمازوں کی فضیلت معلوم ہوجائے تو پیٹ اور چوتڑوں کے بل نمازوں کو ادا کریں اور صف اوّل گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہوجائے۔ تو تم پہلی صف میں ملنے کے لیے جلدی کرو۔ اور اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ایک شخص کا دوسرے سے مل کر نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کی بجائے دو شخصوں سے مل کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

۸۴۷ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ السُّيُوْلَ لَتَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِيْ أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔

نفل نماز کے لیے جماعت

سیدنا حضرت عتبان بن مالک سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گھر سے مسجد تک بہت سی ندیاں ہیں جو موسم برسات میں زور سے بہتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپؐ میرے گھر تشریف لے چلیں اور کسی جگہ نماز پڑھا دیں تو میں اس جگہ مسجد بنالوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اچھا ہم چلیں گے۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ نے دریافت فرمایا۔ تمہیں کہاں منظور ہے۔ میں نے عرض کیا اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی۔ بعدازاں آپؐ نے نفل جماعت کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا شدہ نماز کے لیے جماعت کرانا

۸۴۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

نوٹ:۔ بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ اور قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ وہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

جس چیز کا بندوں پر حکم ہے۔ اس کو وقت پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ اور وقت کے بعد بجالانا قضا ہے۔ اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو تو وہ خرابی دور کرنے کے لیے اسے بجالانا اعادہ ہے۔ قضا شدہ نمازوں میں ترتیب نہایت اہم ہے اور نوافل کی بجائے قضا شدہ فرائض ادا کرنا زیادہ ضروری ہیں۔

۸۴۹ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُکُمْ فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ اِلٰی رَاحِلَتِهِ فَاسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ یَا بِلَالُ اَیْنَمَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِیَتْ عَلَیَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَاءَ ثُمَّ رَدَّهَا حِیْنَ شَاءَ ثُمَّ یَا بِلَالُ فَاَذِّنْ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّئُوْا یَعْنِیْ حِیْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی بِهِمْ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران بعض لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ آرام فرماتے (کہ ہم چلتے چلتے تھک گئے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ کہیں سو جانے سے نماز نہ جاتی رہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں اس کا بندوبست کروں گا۔ لوگ لیٹے اور سو رہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت اونٹ سے ٹیک لگا کر آرام فرمایا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جاگے جب سورج کا ایک کنارہ نکل آیا۔ آپ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اتنی نیند مجھے کبھی نہ آئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بے شک اللہ جل جلالہٗ نے تمہاری روحیں قبض فرمائیں۔ پھر جب اللہ کو منظور ہوا تو پھیر دیں۔ اے بلال! اٹھیے اور نماز کے لیے اذان دیجیے جناب بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان فرمائی پھر سب لوگوں نے وضو کیا۔ اس وقت سورج کافی نکل چکا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

٨٥٠ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلٰوةِ.

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور وہ نماز باجماعت ادا نہ کریں تو سمجھو کہ شیطان ان پر غالب آگیا، اور تم اپنے آپ پر جماعت کو لازم کرلو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو جماعت سے الگ ہو۔ اسائب فرماتے ہیں کہ جماعت سے مراد نماز باجماعت ہے!

اَلتَّشْدِيْدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

٨٥١ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے قصد کیا لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے اذان دینے کا حکم فرماؤں۔ اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ اور میں ان لوگوں کے گھر جاؤں جو نماز پڑھنے نہیں آتے پھر ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ مسجد میں گوشت کی ایک بوٹی یا گوشت کی ہڈی یا دو اچھے کھر ملیں گے تو وہ شخص عشاء کی جماعت میں آئے

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ

٨٥٢ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

جس جگہ اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا جس شخص کو قیامت کے دن اللہ سے پورا مسلمان ہو کر ملنا ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے۔ جس جگہ اذان ہوتی ہو تو اذان سن کر جماعت

شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنِّي لَا أَحْسَبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔

میں آئے کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے بنائے ۔انہی میں سے ایک راستہ نماز کا بھی ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس کی ایک مسجد اس کے گھر میں نہ ہو۔ جس جگہ وہ نماز پڑھتا ہے ۔ پس اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور مساجد کو چھوڑ دو تو تم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دو گے ۔اور جب تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو گئے ۔اور جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے گھر سے چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا ۔ یا اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا ۔یا اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا ۔اور تم دیکھتے ہو کہ جب ہم نماز کو جاتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں اور تمہیں معلوم ہے ، کہ نماز میں وہ شخص شامل نہیں ہوتا جو علانیہ منافق ہو اور میں نے دیکھا ہے ۔کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک شخص کو دو آدمی سنبھال کر لاتے ۔یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا ۔

۸۵۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَهُ أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک کوئی پہنچانے والا نہیں ۔آپ مجھے میرے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی اجازت بخشیے ! آپ نے اجازت دی ۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے اسے پھر بلایا اور پوچھا کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے ؟ اندھے نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر جواب دو یعنی جب موذن نماز کے لیے آواز دے تو اس پر عمل کرو ۔

۸۵۴ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ

سیدنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں جنگلی جانور اور درندے بہت ہیں ۔آپ مجھے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی

عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ.

اجازت فرمایئے؟ آپ نے پوچھا کیا آپ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ۔ کی آواز سنتے ہیں؟ ابن ام مکتوم نے عرض کیا ہاں سنتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر حاضر ہو۔ اور انہیں جماعت چھوڑنے کی اجازت نہ دی!

اَلْعُذْرُ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

٨٥٥ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ.

٨٥٦ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

٨٥٧ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ.

جماعت چھوڑنے کا بہانہ

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم اپنے قبیلہ کے لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو تشریف لے گئے۔ پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو وہ نماز سے پہلے فارغ ہو جائے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا کھانا سامنے آئے اور ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لیجیے!

حضرت ابوالملیح اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہاں بارش ہونے لگی تو آپ کے مؤذن نے پکارا اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لیجیے!

حَدُّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

٨٥٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا.

٨٥٩ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

جماعت کا ثواب جماعت کے بغیر

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ مسجد سے قصد کرتے ہوئے باہر نکلا۔ تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ اسے جماعت میں شریک نمازی کے مساوی ثواب ملے گا اور جماعت والوں کا ثواب بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فَصَلَّاھَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَۃِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔

کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، آپؐ ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص نماز کے لیے، سنت کے مطابق پورا وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جائے اور لوگوں کے ساتھ چھوٹی جماعت کے ہمراہ نماز پڑھے یا بڑی کے ساتھ، یا دوسری جماعت میں شریک ہو یا اکیلے پڑھے، اللہ جلّ جلالہٗ بہرحال اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔!

اِعَادَۃُ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ الرَّجُلِ لِنَفْسِہٖ

اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو بعد ازاں جماعت ہو تو جماعت میں دوبارہ پڑھے

۸۶۰ عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ اِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ۔

سیدنا حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران نماز کے لیے اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے پھر آپ نماز پڑھ کر تشریف لائے تو آپؐ نے حضرت محجن کو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے حضرت محجن سے پوچھا، کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا آپؓ مسلمان نہیں ہیں؟ حضرت محجن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں! میں مسلمان ہوں، لیکن اس سے قبل اپنے گھر میں میں نماز پڑھ چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جب تم لوگوں کے ساتھ آؤ تو نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ نماز پڑھ ہی کیوں نہ چکے ہو!

اِعَادَۃُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ لِمَنْ صَلّٰی وَحْدَہٗ

جو شخص نماز فجر اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِیِّ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ

سیدنا حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز مسجد خیف منیٰ میں ادا کی، جب آپؐ نماز پڑھ چکے، تو آپؐ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور

فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

انھوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں اشخاص کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ان کی گردن کی رگیں پھڑک رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے ہمارے ساتھ مل کر نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی جگہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسے مت کرو۔ جب تم اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو پھر اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل ہوگی۔

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

فضیلت کے وقت کے گزر جانے کے باوجود جماعت میں شریک ہونا

۸۶۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

عبداللہ بن صامت سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔ جو نماز میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا، آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھ لیجیے، پھر اپنے کاموں پر جائیے اگر آپ مسجد میں ہوں اور آپ کی موجودگی میں جماعت کھڑی ہو تو شریک ہو جائیے۔

سُقُوطُ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ۔

جو شخص مسجد میں امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکا ہو اس کا دوسری جماعت میں شریک ہونا ضروری نہیں

۸۶۳ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سیدنا حضرت سلیمان سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ میں ایک مقام بلاط پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا!

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

اَلسَّعْيُ إِلَى الصَّلٰوةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا.

اَلْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ قَالَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِي ذَرْعِي فَاسْتَأْخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَقَالَ مَا لَكَ امْشِ فَقُلْتُ أَحْدَثْتَ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاكَ قُلْتُ أَفَّفْتَ بِي قَالَ لَا وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ.

اے ابو عبدالرحمٰن! آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا اور میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ ایک نماز کو دن میں دوبار نہیں پڑھنا چاہیے (امام کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔)

نماز پڑھنے کے لیے چلنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ بلکہ معمول کے مطابق اطمینان اور تسلی سے آؤ۔ جتنی نماز تمہیں جماعت سے ملے۔ اتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر نہ ملے اسے سلام کے بعد پڑھ لو۔

نماز کیلئے دوڑے بغیر جلدی چلنا

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھ چکتے۔ تو آپ قبیلہ بنو عبدالاشہل کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے بات چیت و گفتگو فرماتے۔ حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے۔ ابورافع نے کہا ایک روز حضور مغرب کی نماز کے لیے جلدی جلدی تشریف لے جا رہے تھے اور ہم بقیع کی طرف سے نکلے آپ نے فرمایا، اف اف! آپ کے اس ارشادِ پاک سے میرے دل میں ڈر اور خوف پیدا ہوا۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے خیال کیا کہ آپ نے مجھ پر ہی اف اف فرمایا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ چلتے نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے؟ آپ نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اف فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کو اف نہیں کہا۔ بلکہ میں نے تو اس شخص

٨٦٦ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

اَلتَّهْجِيْرُ إِلَى الصَّلٰوةِ

٨٦٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

٨٦٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

٨٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

٨٧٠ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔

کو جھڑکتے ہوئے اُف کہا جیسے میں نے صدقہ وصول کرنے کے لیئے ارسال کیا تھا اس نے ایک کمال چوری کر لی۔ اور اس کے لیئے جہنم کی آگ سے ویسے ہی کمال بنائی گئی۔

فضل بن عبید اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

نماز کے لیئے اولین وقت میں نکلنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سب سے پہلے مسجد میں آئے اس کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں ایک اونٹ قربانی کے لیئے بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد آئے، وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے ایک بیل یا گائے قربانی کے لیئے بھیجی۔ پھر جو شخص اس کے بعد آئے، اس کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مرغی بھیجی جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے انڈا بھیجا۔

جب جماعت کے لیئے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا ممنوع ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض کی تکبیر ہو تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے

ابن بحینہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ اور موذن تکبیر کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا فجر کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

۸۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ.

جو شخص فجر کی سنتیں پڑھ رہا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو

سیدنا حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے دو رکعتیں سنت پڑھیں اور پھر فرض میں شامل ہوا جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا۔ اے فلاں تیری کونسی نماز تھی؟ جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یا جو تو نے اکیلے پڑھی۔

اَلْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ

۸۷۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھنے والا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور ایک یتیم شخص نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ام سلیم نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی!

---

۸۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ يَعْنِي نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں سے ایک خوبصورت ترین عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی۔ تو بعض لوگ پہلی صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھائی نہ دے۔ اور بعض دوسرے آخری صف میں ہوتے وہ جب رکوع کرتی تو پیچھے کھڑے ہونے والے اس کی بغلوں میں جھانکتے جب اللہ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ الخ۔

یعنی ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں۔ اور ہمیں اچھی طرح علم ہے ان لوگوں کا جو پیچھے رہتے ہیں۔

اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ

۸۷۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ

صف میں ملے بغیر رکوع کرنا

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ

دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

علیہ وسلم رکوع میں تھے آپؓ نے صف میں ملنے سے قبل رکوع کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تجھے نماز کا شوق اس سے زیادہ دے تاہم پھر ایسا نہ کرنا۔

۸۷۵۔ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَإِنِّي أُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے فلاں! تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا تو خود نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے۔ اور میں پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں

اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں

۸۷۶۔ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں تشریف لاکر ادا فرماتے اور آپؐ عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ جب آپؐ لوٹ کر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

نوٹ: فرض سے پہلے سنتوں کے بارے مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں ان سب میں سے درست ترین قول یہ ہے۔ کہ چار ظہر سے قبل پڑھی جائیں۔ اور دو ظہر کے بعد۔ چار عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور چار پہلے۔ اور دو نماز فجر سے پہلے۔

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ

نماز عصر کی سنتیں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قُلْنَا إِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ آپؓ نے پوچھا تم میں سے کون شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کیا اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں۔ انہوں نے کہا کہ جب سورج یہاں ہوتا یعنی عصر کے وقت پر آتا تو حضور سرورِ

الظُّهرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَّیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهرِ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا ثِنْتَیْنِ وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا وَّیَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِتَسْلِیْمٍ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت پر آتا تو آپؐ چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر سے قبل چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے آپ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے۔ لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے آپ بڑے اور نزدیک والے فرشتوں اور پیغمبروں پر سلام فرماتے اور مومنین و مسلمین سے ان کے پیروؤں پر سلام فرماتے۔

---

۸۸۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهَارِ قَبْلَ الْمَکْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حِیْنَ تَزِیْغُ الشَّمْسُ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَجْعَلُ التَّسْلِیْمَ فِیْ اٰخِرِهٖ۔

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے قبل کتنی رکعتیں پڑھتے تھے آپؓ نے فرمایا کس کی مجال ہے کہ اتنی رکعتیں پڑھے۔ پھر فرمایا جب سورج بلند ہوتا تو آپؐ دو رکعتیں پڑھتے۔ اور دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور آخر میں سلام پھیرتے۔

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ

کتاب نماز کے افتتاح کے بیان میں

۸۸۱ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ یُکَبِّرُ حَتّٰی یَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپؐ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپؐ اپنے دونوں دست مبارک کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ پھر تکبیر فرماتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو پھر بھی ایسا ہی فرماتے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے وقت بھی ایسا ہی کرتے اور ربنا لك کہتے جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو ایسا نہ کرتے۔ اسی طرح جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اٹھاتے

رَفْعُ الْیَدَیْنِ قَبْلَ التَّکْبِیْرِ

جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھوں کو اٹھائے

۸۸۲ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَکُوْنَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوْعِ وَیَفْعَلُ

ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کی طرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ

ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ

اٹھاتے مونڈھوں تک) اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسی مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

٨٨١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپؐ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ جب آپؐ رکوع فرماتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور فرماتے۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ پھر آپؐ سجدے میں ایسا نہ کرتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

کانوں تک ہاتھ اٹھانا

٨٨٢ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ اٰمِيْنَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپؐ نے نماز شروع کی تو تکبیر فرمائی۔ اور کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپؐ نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ جب آپؐ اس سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے باآواز بلند آمین فرمائی۔

---

٨٨٣ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ جو آپ کے صحابہ میں سے ہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے وقت کرتے

٨٨٤ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپؐ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے

وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

اور جب رکوع کیا (تو دونوں ہاتھ اٹھائے) اور جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کانوں کی لو تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

٨٨٥ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ.

جب ہاتھ اٹھائے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ آپؐ کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچ گئے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

٨٨٦ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ.

دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھانا

سیدنا حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ مسجد بنی زریق میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین باتیں کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھاتے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے جب آپؐ سجدہ کرتے تو تکبیر فرماتے۔ اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر فرماتے۔

فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

٨٨٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي

تکبیر اولیٰ یا تحریمہ کہنا فرض ہے:

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ تو ایک شخص نے آکر نماز پڑھنا شروع کی۔ پھر وہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا جا کر نماز پڑھو کیونکہ آپؐ نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے جا کر جیسے پہلے پڑھی تھی۔ ایسے ہی پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسے تین بار ہوا تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

اَلْقَوْلُ الَّذِي يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ

٨٨٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا۔

٨٨٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ۔

گزارش فرمایا۔ میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا۔ آپ مجھے نماز سکھائیں تب آپ نے فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو۔ پھر جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کرو۔ بعد ازاں نہایت اطمینان اور تسلی سے رکوع کیجئے پھر تسلی سے سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کیجئے اور سر اٹھا کر تسلی سے بیٹھئے۔ پھر اس طرح ساری نماز کو ادا کیجئے!

نماز کی ابتداء میں کیا پڑھنا چاہیئے

سیدنا حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا اس نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا۔

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ بولنے والا شخص کون ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں! آپ نے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے جن میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ وہ اسے اٹھا کر اللہ جل جلالہ کے پاس لے جائے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے کہا:
اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کلمہ کس نے کہا، وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس دن سے میں نے اس کلمے کو نہیں چھوڑا جب سے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلمے کو ارشاد فرمایا ہے۔

وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۰ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ۔

فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

۸۹۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِيْ عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَذَ بِيَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِيْ۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهٗ فَرَأَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا

سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے۔

اگر امام کسی کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے اوپر باندھا ہوا تھا۔ آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر کہاں رکھا جائے

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا کہ میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھائے۔ اور بعد ازاں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ یعنی ایک پنجہ دوسرے پنجے پر دیا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے کانوں تک اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر کو اٹھایا تو ایسا ہی کیا پھر آپ نے سجدہ فرمایا۔ اور دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا بعد ازاں آپ نے بایاں پاؤں بچھایا اور تشریف فرما ہو گئے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران پر جمائی۔ اس کے بعد آپ نے دو انگلیوں کو بند فرما لیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے ایک حلقہ باندھ لیا۔ اور

آپ نے کلمہ کی انگلی کو اوپر اٹھایا۔ تو میں نے آپ کو کلمے کی انگلی ہلاتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ دعا بھی فرما رہے تھے!

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے:

۸۹۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى خَصْرِي فَقَالَ لِي هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّي قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ۔

حضرت زیادہ بن صبیح رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور اپنا ہاتھ کمر پر رکھا۔ آپؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے، ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن آپؓ کو میری کونسی حرکت بری معلوم ہوئی آپؓ نے فرمایا۔ یہ سولی پر چڑھنے یا کمر پر ہاتھ رکھنے والے کی شکل، بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔

اَلصَّفُّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا

۸۹۵ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نماز میں پاؤں ملا کر کھڑا تھا۔ تو فرمایا اس نے سنّت کے خلاف کیا۔ اگر یہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا۔

۸۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے ایک شخص کو دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو آپؓ نے فرمایا، یہ سنّت کو بھول گیا۔ اگر دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

سُكُوتُ الْإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلٰوةَ

٨٩٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكْتَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک خاموش رہنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے بعد، تھوڑی دیر خاموش رہتے (اور اس وقفہ کے درمیان آپ دُعا فرماتے۔)

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

٨٩٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دُعا پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے۔ تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا، یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیانی سکتے میں کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ یا اللہ مجھے گناہوں سے ایسے پاک و صاف فرما دے، جیسے سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہ برف پانی اور اولوں سے دھو دے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

٨٩٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ[1] اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دوسری دُعا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الخ۔ فرماتے۔ یعنی میری نماز، قربانی، زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے، جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلا تابع دار ہوں۔ اے اللہ مجھے اچھے کام اور اچھے اخلاق

---

[1] قرآن مجید میں اوّل ہے۔ (۶:۱۶۳)

میں لگا دے تیرے سوا ان میں لگانے والا کوئی نہیں۔ اور مجھے بُرے کاموں اور بُرے اخلاق سے بچا۔ ان سے تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

نوعٌ آخرُ من الذِّكرِ والدُّعاءِ بين التَّكبيرِ والقراءةِ

۹۰۰ عن علیؓ انّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا استفتحَ الصلوۃَ کبّر ثمّ قال اِنّی وجّھتُ وجھِیَ لِلّذی فطر السمٰوٰتِ والارضَ حنیفًا وّما انا من المشرکین۔ اِنّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لِلّٰہِ ربِّ العالمین لا شریکَ لہٗ وبذٰلک اُمرتُ وانا من المسلمین اللّٰھمّ انت الملکُ لا الٰہ الّا انت انا عبدُک ظلمتُ نفسی واعترفتُ بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعًا لا یغفر الذنوبَ الّا انت واھدنی لاحسنِ الاخلاقِ لا یھدی لاحسنِھا الّا انت واصرف عنّی سیّئھا لا یصرفُ عنّی سیّئھا الّا انت لبّیک وسعدیک والخیرُ کلّہٗ فی یدیک والشرُّ لیس الیک انا بک والیک تبارکتَ وتعالیتَ استغفرُک واتوبُ الیک۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دعا کی ایک اور قسم

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ فرماتے اِنّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِی الخ یعنی میں نے اپنا رخ اس عظیم الشان اور جلیل القدر ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا۔ اس حال میں کہ میں سچے دین کا پیروکار ہوں۔ اور جھوٹے دین سے بیزار ہوں۔ اور میں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں۔ پس میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت سب اللہ جل جلالہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ میرے گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ اور مجھے بہترین اخلاق کی طرف ہدایت فرما کیونکہ تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کرتا۔ اور مجھ سے میری بری عادات اور خصائل کو دور فرما دے کیونکہ تیرے سوا انہیں کوئی دور نہیں کرتا۔ اے اللہ میں آپ کی بارگاہ اور تابعداری میں حاضر ہوں۔ بھلائی میں سب اختیار تجھی کو ہے۔ اور برائی تیری طرف نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تجھی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

٩٠١ عن محمد بن مسلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قام يصلي تطوعا قال الله أكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض حنيفا مسلما وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين اللهم أنت الملك لا إله إلا أنت

سیدنا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ الخ پھر آپ قرأت فرماتے۔

نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلوة وبين القراءة

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان چوتھی نوع کا ذکر

٩٠٢ عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو فرماتے اے اللہ! تو پاک ہے تیرا شکر ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

٩٠٣ احمد بن سلیمان سے بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ یہ روایت مروی ہے۔

نوع آخر من الذكر بعد التكبير

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

٩٠٤ عن أنس أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا إذ جاء رجل فدخل المسجد وقد حفزه النفس فقال الله أكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال أيكم الذي تكلم بكلمات فأرم القوم قال إنه لم يقل بأسا قال أنا يا رسول الله جئت وقد حفزني النفس فقلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها أيهم يرفعها۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا مسجد میں داخل ہوا جس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے یہ کلمے کس نے کہے۔ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔! ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے کہے۔ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ تو میری سانس پھول گئی تھی۔ اس وجہ سے میں نے یہ کلمات کہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بارہ فرشتوں کو میں نے دیکھا وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون انہیں جلدی لے جائے!۔

باب البداءة بفاتحة الكتاب قبل السورة

کوئی سورہ پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ سے ابتدا کرنا

٩٠٥ عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قرأت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع فرماتے تھے۔

٩٠٦ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَافْتَتَحُوا بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جناب ابوبکر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے الحمد للہ رب العلمین سے قرأت فرمائی۔

قِرَاءَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

٩٠٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ اونگھنے لگے۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ الخ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جس کا وعدہ اللہ جل جلالہ نے جنت میں فرمایا ہے۔ اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں میری امت اس پر آئے گی۔ پھر ان میں سے ایک شخص باہر کھینچا جائے گا۔ میں عرض کروں گا۔ اے پروردگار یہ تو میرا امتی ہے۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے آپ کے بعد کیا کیا؟

نوٹ: یعنی حضور سرکار دو عالم کی تعلیمات اور شریعت سے پھر کر مرتد ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو قتل کیا۔

٩٠٨ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ

حضرت نعیم المجمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی پھر سورت فاتحہ پڑھی جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تک پہنچے تو آپ نے آمین فرمائی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی۔ جب آپ سجدہ فرماتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب آپ دو

قَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب آپؓ نے سلام پھیرا تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری نماز تمہاری نماز کی نسبت حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے۔

تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا

۹۰۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی آواز نہ سنی۔ اور ابوبکر و عمرؓ نے نماز پڑھائی تو ان سے بھی ہم نے اس کو نہیں سنا

۹۱۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، اور کسی نے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو جہراً نہیں پڑھا

۹۱۱ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل کے فرزند ارجمند سے مروی ہے کہ جب میرے والد ماجد کسی شخص کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جہراً پڑھتے ہوئے سنتے تو فرماتے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پکار کر پڑھتے نہیں سنا۔

تَرْكُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنا

۹۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے اور اس کی نماز قطعاً نامکمل ہے۔ ابوالسائبؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا

بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

ہوں تو کس طرح سورۃ فاتحہ پڑھوں۔ آپؓ نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا، اے فارسی دل میں پڑھ لیجئے! کیونکہ میں نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے۔ میرے اور میرے بندے کے درمیان نماز نصف نصف تقسیم ہو گئی ہے۔ نصف میرے لیئے اور نصف میرے بندے کے لیئے ہے، میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیئے موجود ہے۔ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پڑھو بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین۔ تو اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے۔ مجھے میرے بندے نے سراہا۔ بندہ جب کہتا ہے۔! مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔ پھر بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الخ کہتا ہے۔ یہ تینوں آخری آیات بندے کے لیئے ہیں اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورۃ فاتحہ کی جزو نہیں۔ اور سورۃ فاتحہ کی کل سات آیات ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ الخ ایک علیحدہ اور مستقل آیت ہے۔

قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں فاتحہ پڑھنا

٩١٣ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے، کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے

٩١٤ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے، کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے،

پھر اس سے زیادہ کوئی سورۃ یا رکوع

فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

٩١٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ فَرَجَعَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس بیٹھے تھے اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا۔ یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کبھی نہیں کھلتا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ کو عنایت شدہ دو نور مبارک ہوں۔ جو صرف آپ کو دیے گئے ہیں اور آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ ایک تو سورۂ فاتحہ دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات، یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔ ان میں سے کسی بھی پڑھے ہوئے حرف کا بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ

تفسیر آیت کی وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ۔

٩١٦ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے انہیں بلایا وہ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوئے۔ تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ جل جلالہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو جب آپ کو ان کاموں کے لیے بلائیں جن میں تمہاری آخرت کی فلاح ہے۔ میں مسجد سے باہر نکلنے سے قبل تمہیں ایسی سورت بتاؤں گا جو شان و شوکت اور مرتبے میں بہت بڑی ہے۔ اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں مگر پھر

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا، وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہے۔ اور یہی سورۃ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (سورہ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات آیات ہیں اور وہ نماز میں دو دو بار تلاوت کی جاتی ہے۔ یا وہ دو دفعہ اتری ہے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں اور دوسری دفعہ مکہ مکرمہ میں)

۹۱۷ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے تورات اور انجیل میں سورۃ فاتحہ کی مثل کوئی سورۃ نازل نہیں فرمائی۔ وہ ام القرآن اور سبع مثانی ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ یہ سورۃ میرے اور میرے بندے کے درمیان میں بٹی ہوئی ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔!

---

۹۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات بڑی سورتیں ملیں۔ نوٹ: مثانی کو مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں۔ اور سبع مثانی مندرجہ ذیل سورتیں ہیں۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ اعراف، سورہ ہود، اور سورہ یونس۔

۹۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبع مثانی سے مراد بہت زیادہ طویل سورتیں ہیں

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ

مقتدی امام کے پیچھے کوئی سورۃ نہ پڑھے

۹۲۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھا۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا اس سورۃ کو کس شخص نے پڑھا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا گویا کوئی

۹۲۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے کس شخص نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا؟ ایک شخص نے عرض کی میں نے پڑھا! اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی! آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن حکیم چھین رہا ہے!

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

۹۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی تھی. تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن پڑھا. ایک شخص نے کہا جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا، آپ نے فرمایا جبھی میں سوچتا تھا کہ مجھے کیا ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ باآواز بلند قرأت فرماتے تھے کوئی شخص آپ کے پیچھے قرأت نہ کرتا۔

نوٹ:- اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

جس نماز میں امام جہری قرأت کرے اس میں مقتدی کا اُم القرآن تلاوت کرنا

۹۲۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہری نماز پڑھائی. پھر فرمایا جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص سورۃ فاتحہ کے سوا دوسری سورت نہ پڑھے

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اللہ کا فرمان جب قرآن کی تلاوت کی جا رہی ہو تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے

۹۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۹۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

اِكْتِفَاءُ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ

مقتدی کیلئے امام کی قراءت کا کافی ہونا

۹۳۶ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَقْرَأْ هَذَا مَعَ الْكِتَابِ.

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کی یہ بات واجب ہو گئی۔ آپ نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ میں سب لوگوں سے زیادہ آپ کے نزدیک تر تھا۔ آپ نے فرمایا، مجھے معلوم ہے۔ جب امام لوگوں کو امامت کرائے تو اس کی قراءت ان کو کافی ہے۔ امام نسائی مؤلف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دینا غلط ہے یہ حضرت ابوالدرداء کا قول ہے۔

مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکنے والے شخص کا بدل

۹۳۷ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن پاک کا بدل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

نوٹ: اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو کوئی سورۃ بھی یاد نہ ہو تو وہ نماز میں ان کلمات کی تلاوت کرے!

جَهْرُ الْإِمَامِ بِآمِينَ

امام کا آمین بلند آواز سے کہنا

۹۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا۔

۹۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۹۳۰ اسمٰعیل بن مسعود سے انہی الفاظ کے ساتھ دوسری روایت منقول ہے۔

۹۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے ساتھ مل جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

الْأَمْرُ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

مقتدی کو امام کے پیچھے آمین کہنے کا حکم

۹۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ چکے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے،

مِنْ ذَنْبِهٖ

فَضْلُ التَّأْمِيْنِ

۹۳۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

قَوْلُ الْمَأْمُوْمِ اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ

۹۳۴ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا ۔

۹۳۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا

کے موافق ہو جائے گا۔ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

آمین کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہاری اور فرشتوں کی آمین موافق ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آئے تو کیا کہے

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آئی۔ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى پڑھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا، نماز میں کس نے بات کی تھی؟ مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر دریافت فرمایا نماز میں کس نے بات کی تھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بات کی تھی! آپ نے دریافت فرمایا۔ تو نے کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے اسے دوڑ کر اٹھایا اور ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ اسے اوپر لے جائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ

قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ أَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ .

اپنے کانوں کے نیچے تک اٹھائے۔ جب آپؐ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ فرما چکے تو آپؐ نے آمین فرمائی، تو میں نے آمین کو سنا اور میں آپؐ کے پیچھے تھا۔ اسی دوران حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کس نے کہا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور میری نیت بری نہ تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے اور پھر کہیں نہ رکے یہ کلمات عرش تک پہنچ گئے

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ عرش انوار ایزدی کا محل خاص ہے۔

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کا بیان

۹۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلُ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے۔ جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں تو وہ موقوف ہو جاتی ہے اور اس طرح نازل ہونے والی وحی مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے اور کبھی وحی لانے والا فرشتہ ایک شخص کی صورت میں آ کر مجھے وحی کے متعلق کہہ جاتا ہے

۹۳۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ کبھی تو وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے۔ جب میں یاد کر لیتا ہوں۔ تو اس میں وقفہ ہو جاتا ہے! اور کبھی فرشتہ ایک شخص کی صورت میں میرے سامنے آتا ہے وہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ

۹۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ ۔

۹۳۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ مَا كَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سخت سردی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی اور پھر موقوف ہو جاتی تو وحی کی شدت اور زور سے، آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ نکلتا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور آپ اس آیت پاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ نازل ہوتے وقت تکلیف فرماتے اور اپنے ہونٹوں کو ہلایا کرتے اور اس کے نازل ہوتے وقت اس خیال سے پڑھتے کہ کہیں بھول نہ جائے۔ تب اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ الخ آپ اس پر اپنی زبان مبارک جلدی سیکھنے کے لیے نہ چلائیں۔ قرآن کو جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم پڑھنے لگیں تو آپ اس کی پیروی فرمائیں جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوتے آپ سماعت فرماتے اور جبرئیل علیہ السلام تلاوت فرماتے۔ جب جناب جبرئیل علیہ السلام تشریف لے جاتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی پڑھ دیتے۔ جیسے جناب جبرئیل علیہ السلام نے پڑھا تھا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت فرماتے ہوئے سُنا۔ آپ نے کچھ الفاظ کی تلاوت اس طرح فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا تھا میں نے عرض کیا آپ کو یہ سورت کس نے پڑھائی۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کبھی بھی نہ پڑھائی ہوگی پھر میں

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے ان کو پڑھتے سنا۔ اس میں وہ الفاظ ہیں۔ جو آپ نے نہیں پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ پڑھیں انہوں نے پہلے کی طرح پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سورت ایسے ہی اتری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر آپ پڑھیں۔ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔

نوٹ: حدیث ہذا کی تشریح میں متعدد اقوال ہیں۔ سات بولیوں سے مراد قریش کے جملہ قبائل قریش، ہذیل، ہوازن، یمن، طے، ثقیف اور تمیم ہیں۔

۹۴۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَعْجَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان دوسری طرح تلاوت فرماتے سنا۔ اور یہ اس طرح کے علاوہ تھا جس طرح میں پڑھتا تھا اور خود حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی تھی۔ تو قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کروں مگر میں نے انہیں مہلت دی، جب وہ پڑھ چکے تو انہی کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ کے علاوہ جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پڑھو! انہوں نے اس طرح پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ پڑھیں، میں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے اور قرآن حکیم سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔ تو جس طرح آسان

---

٩٤١ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

ہو پڑھیں!

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سنا۔ ان الفاظ میں جن میں حضورؐ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائی تھی تو قریب تھا کہ میں ان پر ان کی نماز میں ہی حملہ کر دوں۔ لیکن میں نے صبر کیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیرا، جب وہ سلام پھیر چکے تو ان کی چادر میں نے ان کے گلے میں ڈال دی۔ اور دریافت کیا کہ آپ کو یہ سورت کس نے پڑھائی ہے۔ جو میں نے ابھی آپ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا آپؓ جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا کی قسم خود حضورؐ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورۃ پڑھائی ہے جسے میں نے آپ سے پڑھتے ہوئے سنا۔ آخر میں انہیں کھینچ کر حضورؐ کی خدمت میں لایا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورۂ فرقان اور طرح پر کچھ اور ہی الفاظ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سُنا، جس طرح آپؐ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ اور مجھے تو آپؐ ہی یہ سورۃ پڑھا چکے ہیں۔ حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمرؓ! اسے چھوڑ دیجیے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے ہشام! اسے پڑھیں۔ آپؓ نے اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا۔ حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ سورۃ اس طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے عمرؓ! آپؓ اسی طرح پڑھیں میں نے اس طرح پڑھا، جس طرح مجھے پڑھایا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ سورۃ اس طرح اتری ہے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن حکیم سات طرح نازل ہوا ہے۔ جس طرح آسان ہو پڑھو!

نوٹ: قرأت مشہورہ کے مطابق اس طرح تلاوت قرآن کی جائے کہ معنی اور مطلب میں تغیر نہ ہو۔ اور غیر مشہورہ قرأت

٩٤٢ - عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے کہ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ آپ کو ایک طرح پر قرآن حکیم اپنی امت کو پڑھانے کا حکم فرماتا ہے آپ نے فرمایا کہ میں اللہ جل جلالہٗ سے معافی اور اس کی بخشش کا طلب گار ہوں۔ کیونکہ میری امت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ یہ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کی بخشش اور مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میری امت میں اتنی طاقت نہیں۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ آپکو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پر پڑھا کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں اللہ جل جلالہٗ کی بخشش اور معافی کا طلب گار ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے اور وہ جس طرح پڑھیں گے صحیح اور درست ہوگا۔

٩٤٣ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا أُبَيُّ فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سورت پڑھائی۔ ایک دن میں مسجد میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک شخص نے وہی سورت پڑھی۔ لیکن اس نے اور طرح پڑھی میں نے پوچھا تجھے یہ سورت کس نے سکھائی؟۔ اس نے بتایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی۔ میں نے عرض کیا اچھا جب تک ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرلیں، آپ نے جانا نہیں۔ پھر میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص اس سورت کو میرے برعکس پڑھتا ہے۔ جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اُبَی پڑھیئے! میں نے پڑھا آپؐ نے فرمایا تم نے اچھی طرح پڑھا پھر آپؐ نے اس شخص سے فرمایا کہ آپ پڑھیں۔ اس نے میرے برعکس پڑھا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو نے اچھی طرح تلاوت کی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے اُبی قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے اور ہر طرح صحیح اور کافی ہے

---

٩٢٤ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

سیدنا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب سے مسلمان ہوا میرے دل میں کوئی ایسی بات نہ کھٹکی تھی جیسے یہ بات کھٹکی۔ کہ میں نے ایک ہی آیت شریفہ ایک ہی طرح تلاوت کی اور دوسرے شخص نے اور طرح پڑھی۔ میں نے کہا مجھے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ اُس شخص نے کہا مجھے بھی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ آخر میں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ دوسرا بولا آپ نے مجھ کو یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے آپؐ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل میرے پاس آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میری دائیں طرف بیٹھے اور جناب میکائیل میری بائیں طرف، جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قرآن حکیم ایک طرح پڑھا کیجیئے! میکائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ ان سے زیادہ کیجیئے زیادہ کیجیئے! حتیٰ کہ سات طرح تک پہنچے۔ اور فرمایا کہ ہر طرح سے شافی اور کافی ہے

---

٩٢٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حافظِ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو۔ جس کے اونٹ رسّی سے بندھے ہوں اگر وہ ان کی حفاظت کرے گا تو وہ کھڑے رہیں گے اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے!

---

٩٢٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ يَقُولُ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔

فرمایا کہ یہ بری بات ہے کہ کوئی شخص کہے، میں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ میں بھلایا گیا ہوں۔ قرآن حکیم کو یاد کرتے رہو، کیونکہ قرآن حکیم سینوں سے ان جانوروں سے بھی زیادہ جلدی نکل جاتا ہے جو رسی سے بندھے ہوئے ہوں۔

الْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۴۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْأُخْرَى آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

فجر کی دو سنتوں میں قراءت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا سورہ بقرہ آیت کے آخر تک تلاوت فرماتے۔ اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بان مسلمون تلاوت فرماتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

فجر کی دو سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرمایا۔

تَخْفِيفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ أَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ۔

فجر کی دو سنتوں میں تخفیف کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی، آپ فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے، میں کہتی کیا سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں۔؟

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

۹۵۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ فَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولَئِكَ۔

نماز فجر میں سورۃ روم کی تلاوت کرنا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی آپ نے سورۃ روم پڑھی اور الجھ گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور طہارت اچھی نہیں کرتے وہی لوگ قرآن حکیم بھلا دیتے ہیں۔

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

٩٥١ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات پڑھنا

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ

٩٥٢ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي الصُّبْحِ.

٩٥٣ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُهُ فِي السُّوقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ ق.

نماز فجر میں سورۂ قاف کی تلاوت کرنا

حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سورۂ قاف محض حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے پڑھتے ہی سیکھی۔ آپ اس کو فجر کی نماز میں تلاوت فرماتے۔

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے چچا سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لہا طلع نضید تلاوت فرمایا۔ حضرت شعبہ نے فرمایا کہ میں جناب حضرت زیاد سے بازار میں بہت بھیڑ میں ملا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ سورۂ قاف پڑھی۔!

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

٩٥٤ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

نماز فجر میں اذا الشمس کورت پڑھنا!

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت تلاوت فرماتے تھے

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

٩٥٥ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نماز فجر میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے بارے پوچھا۔ آپ نے نماز فجر میں انہی دو

وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۹۵۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.

۹۵۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى.

۹۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ.

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ السُّجُودُ فِي ص

۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سورتوں کو پڑھا۔

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر سوار تھے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر رکھا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف سکھا دیجئے آپ نے فرمایا تم نہیں پڑھ سکو گے اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق کی نسبت کوئی سورۃ بہتر نہیں

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چند آیات ایسی ہیں جو مجھ پر رات کو اتریں۔ اور جن کی مثال اس سے قبل نہیں دیکھی گئی۔ ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسری قل اعوذ برب الناس

جمعۃ المبارک کو فجر میں قرأت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان حین من الدھر تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان تلاوت فرماتے

قرآن عظیم کے سجدوں کا باب سورۂ ص میں سجدہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ ص وَقَالَ سَجَدَھَا دَاوٗدُ تَوْبَۃً وَنَسْجُدُھَا شُکْرًا۔

مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے لیے فرمایا تھا اور ہم یہ سجدہ شکر کے لیے کرتے ہیں۔

اَلسُّجُوْدُ فِی النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدے کا بیان

۹۶۱ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ سُوْرَۃَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَہٗ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ وَاَبَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ یَکُنْ یَعْنِیْ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

سیدنا حضرت مطلب ابن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپؐ نے سجدہ فرمایا۔ اور آپؐ کے پاس بیٹھنے والے بھی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور میں نے اپنا سر اٹھایا سجدہ نہیں کیا۔ جناب مطلب ابھی ایمان نہ لائے تھے۔

۹۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِیْھَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپؐ نے اس میں سجدہ فرمایا۔

تَرْکُ السُّجُوْدِ فِی النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۳ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَاَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ وَزَعَمَ اَنَّہٗ قَرَاَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی فَلَمْ یَسْجُدْ۔

سیدنا حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟ آپؓ نے فرمایا امام کے پیچھے کبھی قرأت نہیں کرنا چاہیے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سورۃ والنجم پڑھی تو آپؐ نے سجدہ نہیں فرمایا۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرنا

۹۶۴ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَرَاَ بِھِمْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْھَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْھَا

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کی تلاوت فرمائی تو آپؓ نے اس میں سجدہ

کیا۔ جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں سے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا۔

۹۶۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ

۹۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رض فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ فرمایا۔ اور اس شخص نے سجدہ کیا جو ان دونوں سے بہتر تھے۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۹۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض وَمَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُمَا فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور ان دونوں سے بہتر شخص نے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں سجدہ فرمایا۔

۹۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِی الْفَرِیْضَةِ

فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت کرنا

۹۷۱ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ یَعْنِی الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذِهٖ سَجْدَةٌ مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰی اَلْقٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی۔ آپؓ نے سورۃ اذا السماء انشقت تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ فرمایا جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے دریافت کیا۔ اے ابوہریرہؓ! یہ سجدہ نیا ہے ہم نے کبھی اس سورت میں سجدہ نہیں کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ فرمایا اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ تو میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں

قِرَاءَةُ النَّهَارِ

۹۷۲ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

دن کے وقت قراءت کرنا

حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے۔ لیکن جس نماز میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرأت سنائی اس میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جس نماز میں آپ آہستہ پڑھتے ہیں اس میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

۹۷۳ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں حضورؐ نے قرات سنائی اس میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جس میں آہستہ پڑھتے ہیں اس میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

۹۷۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ۔

ظہر کے وقت قرأت کرنا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو سورۃ لقمان اور ذاریات کی کوئی آیت کئی آیات کے بعد سنائی دیتی۔!

۹۷۵ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

سیدنا حضرت ابوبکر بن نضر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم صف میں جناب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریب تھے آپؓ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب آپؓ فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپؐ نے دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں تلاوت فرمائیں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ!۔

تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نماز ظہر شروع ہوتی تھی اور پھر جانے والا بقیع کو جاتا تھا۔ اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتا اور واپس آتا۔ اس وقت تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پہلی رکعت ہی پڑھ رہے ہوتے۔

۹۷۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَالِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولٰى يَعْنِي فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ ظہر پڑھاتے تو آپ پہلی دو رکعتوں میں قرات فرماتے اور کبھی کوئی آیت سُنا دیتے اور آپ دوسری رکعت کی نسبت ظہر اور فجر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

بَابُ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

امام کا ظہر کی نماز کے وقت مقتدیوں کو سنانا

٭ ٭ ٭ ٭

۹۷۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنائی دیتی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی نسبت قیام کم کرنا

۹۷۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرات فرماتے، کبھی کوئی آیت شریفہ ہم سن لیتے اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل فرماتے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ آپ پہلی رکعت کو دوسری کی نسبت طویل فرماتے اور نماز عصر میں آپ پہلی دو رکعتوں میں قرات فرماتے۔ لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی۔

الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

۹۸۰ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَتَيْنِ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں

وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔

الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۹۸۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

۹۸۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

۹۸۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

۹۸۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے۔ اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ تلاوت فرماتے اور آپ کبھی کوئی آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم سن لیتے اور حضور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کر کے پڑھتے۔

عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی کبھی آپ ایک آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم اسے سن لیتے اور آپ ظہر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے اور دوسری مختصر۔ اور آپ ایسا ہی صبح کی نماز میں فرماتے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے اور عصر میں اس سورت کے برابر اور صبح میں اس سے زیادہ لمبی سورت تلاوت فرماتے۔

قیام اور قرأت کو مختصر کرنا

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنی لونڈی کو پانی لانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے

يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ۔

تمہارے امام سے زیادہ مشابہ ہو۔ زیدؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس وقت ہمارے امام اور خلیفہ رکوع اور سجود کو اچھی طرح کرتے اور قیام وقعود کو ہلکا فرماتے۔

نوٹ:۔ حقوق العباد میں سے یہ بات اہم ہے۔ کہ مقتدیوں کو طویل نماز سے آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔ اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جماعت کرائے تو مختصر نماز پڑھے اور اکیلا ہو تو جتنی مرضی ہو طویل پڑھے۔

۹۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فلاں شخص کے سوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ سلیمان نے فرمایا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل فرماتے اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرماتے (یعنی سورۂ حجرات سے آخر تک تلاوت فرماتے اور نماز عشاء میں مفصل کی متوسط سورتوں کی تلاوت کرتے۔ اور صبح کے وقت مفصل کی طویل سورتیں پڑھتے۔

نوٹ:۔ سورۃ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھنا

۹۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی۔ جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو۔ مگر سوائے فلاں شخص کے جناب سلیمان بن یسارؒ نے فرمایا ہم نے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا۔ اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا۔ اور عصر کی نماز کو ہلکا پڑھتا۔ اور نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتا عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا کی تلاوت کرتا اور اس کے برابر کی سورتیں۔ اور صبح کے وقت دو طویل سورتیں پڑھتا

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى

مغرب میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

۹۸۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

الْأَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهِمَا۔

پانی جمع کرنے والے انصار میں سے ایک شخص جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اور آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ وہ شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ بعد ازاں یہ خبر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچی۔ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا آپ فتنہ کرنا چاہتے ہیں اے معاذ کیا آپ فتنہ کرنا چاہتے ہیں (کہ لوگ نماز سے گھبرا اور اکتا جائیں)۔ تم سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس و ضحٰھا اور ان کے برابر سورتیں کیوں نہیں پڑھتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا

۹۸۸ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وصال شریف کے مرض میں) نماز اپنے گھر پر پڑھی۔ تو آپ نے سورۂ والمرسلات پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہوگیا۔

۹۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنی ماں سے سنا کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں والمرسلات سنی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھنا

۹۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز مغرب میں سورۂ طور تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ

نماز مغرب میں سورہ حٰم دخان پڑھنا

۹۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورۂ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالٓمّٓصٓ

۹۹۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوفَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الٓمّٓصٓ

نمازِ مغرب میں سورۂ اعراف پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے مروان سے پوچھا اے ابو عبدالملک کیا تم نمازِ مغرب میں قُل ھو اللہ احد اور انا اعطینٰک الکوثر کی تلاوت کرتے ہو۔ آپؓ نے کہا ہاں! زیدؓ نے پوچھا کیا یہ نئی بات ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ بلاشبہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا۔ یعنی المص (سورۂ اعراف)۔

۹۹۳ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا أَطْوَلُ الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ۔

مروان سے مروی ہے کہ جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے! آپؓ نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں تلاوت فرماتے ہیں حالانکہ میں نے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ طویل سورتیں کونسی ہیں؟ آپؓ نے فرمایا اعراف۔

۹۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۹۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

مغرب کی سنتوں میں کونسی سورت پڑھی جائے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی سنتوں میں قُل یاایھا الکٰفرون اور قُل ھو اللہ احد بیس مرتبہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ

قُل ھو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر ارسال فرمایا۔ وہ اپنے قبیلہ کے

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهٗ۔

لوگوں کے ہمراہ نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ اور آخر میں قل ھو اللہ احد پڑھتا۔ لوگوں نے یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں واپسی پر عرض کی۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ جو لوگوں نے دریافت کیا اس نے کہا قل ھو اللہ احد میں اللہ جل شانہٗ کی صفت ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپؐ اس شخص کو بتا دیں کہ انہیں اللہ دوست رکھتا ہے۔

٩٩٧ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهٗ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آیا۔ آپؐ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد اخیر تک پڑھتے ہوئے سنا تو آپؐ نے فرمایا۔ لازم ہو گئی۔ میں نے دریافت کیا کیا؟ آپؐ نے فرمایا۔ جنت لازم ہو گئی۔

٩٩٨ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ سے عرض کیا آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قل ھو اللہ احد تہائی قرآن پاک کے مساوی ہے۔

٩٩٩ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثواب کے لحاظ سے قل ھو اللہ احد تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

نماز عشاء میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

١٠٠٠ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور طویل پڑھائی تو حضور نبی کریم صلی

أَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالضُّحَى إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا آپؓ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے والے ہیں، دو مرتبہ فرمایا آپؓ نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والضحیٰ اور اذا السماء انفطرت کیوں تلاوت نہ فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

نمازِ عشاء میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا پڑھنا

۱۰۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی اور اسے طول دیا، ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا جناب معاذ بن جبل۔ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یہ شخص منافق ہے۔ جب اس شخص کو معلوم ہوا، تو وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا کہنا بیان کیا۔ آپؐ نے جناب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے معاذ کیا آپؓ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہتے ہیں؟ جب امامت کرو تو والشمس وضحٰها سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور اقراء باسم ربك پڑھو!

۱۰۰۲ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے، کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا پڑھتے اور اس طرح کی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

نمازِ عشاء میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھنا

۱۰۰۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی اور حضورؐ نے اس میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کی پہلی رکعت میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھنا

۱۰۰۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ تو

فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

آپ نے عشاء کی پہلی رکعت میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھی

اَلرُّكُوْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ

۱۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَتَّئِدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

پہلی دو رکعتوں کو طول دینا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کے ہر معاملہ میں حتیٰ کہ نماز میں بھی لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کو لمبا کر کے پڑھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کرتا۔ اور میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پیروی اور اقتداء میں کسی طرح کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپؓ کے متعلق یہ امر یقینی ہے (اور شکوہ کرنے والے لوگ غلط کہتے ہیں۔)

۱۰۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا أَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفے کے چند لوگوں نے حضرت عمرؓ کے پاس شکایت کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی یقین ہے تم نے (کہ تمہاری شکایت بے جا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو)۔

قِرَاءَةُ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۱۰۰۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے فرمایا میں ان ایک دوسرے کے مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں اور وہ کل بیس سورتیں ہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دس رکعتوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپؓ نے جناب حضرت علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور آپؓ کو اندر لے گئے۔ اس کے بعد حضرت علقمہ باہر تشریف لائے۔ شقیق نے فرمایا ہم نے آپؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے انہیں بیان فرمایا۔

۱۰۰۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کہا۔ کہ میں نے مفصل یعنی حجرات سے آخر تک ایک رکعت میں پڑھا آپؓ نے فرمایا یہ تو شعر کا سا جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ میں ان سورتوں کو پہچانتا ہوں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپؓ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر رکعت میں دو دو سورتیں تلاوت فرماتے

۱۰۰۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ حم

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل تلاوت کی ہیں۔ آپؓ نے پوچھا کیا شعر کی طرح تو اُڑاتا گیا۔ لیکن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تو سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے اور وہ کل بیس سورتیں تھیں مفصل کی حم سے آخر تک۔

قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ

سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا

۱۰۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں فتح مکہ کے دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپؐ نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی اور اپنی جوتیاں اتار کر بائیں طرف رکھیں۔ اور سورۃ المؤمنون کی تلاوت فرمانا شروع کی۔ جب آپؐ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی، لہٰذا آپؐ نے رکوع فرمایا۔

تَعَوُّذُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

جب نماز میں آیت عذاب آئے تو اللہ کی پناہ مانگنا

۱۰۱۱ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَرَأَ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے ایک رات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ اور حضورؐ تلاوت قرآن کے دوران آیت عذاب پر ٹھہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے۔ اور جب رحمت کی آیت شریفہ آتی تو آپؐ ٹھہر کر دعا فرماتے۔ آپؐ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى.

مَسْأَلَةُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

۱۰۱۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ.

تَرْدِيدُ الْآيَةِ

۱۰۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۰۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرماتے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی فرماتے۔

قاری جب آیتِ رحمت کی تلاوت کرے تو اللہ جل شانہٗ سے رحمت طلب کرے

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ، آل عمران اور سورۂ نساء ایک ہی رکعت میں تلاوت فرمائی جب آپؐ آیتِ رحمت تلاوت فرماتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اللہ کی پناہ مانگتے۔

ایک ہی آیت کو کئی بار پڑھنا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ایک ہی آیت میں صبح فرما دی۔ اور وہ آیت کریمہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ہے۔
یعنی اے اللہ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہیں۔ اگر انہیں بخش دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔

آیت شریفہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مخفی رہتے تھے جب آپؐ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ نماز پڑھتے۔ تو حضورؐ کلام اللہ بلند آواز سے تلاوت فرماتے۔ جب مشرکین، حضور پرنورؐ کی تلاوت قرآن سنتے تو وہ کلام اللہ کو برا کہتے۔ اور جس نے قرآن مجید اتارا اور جو لے کر آیا اسے بھی برا بھلا کہتے۔ تب اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیغام

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

١٠١٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يُسْمِعُهُ أَصْحَابَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

١٠١٦ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي۔

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

١٠١٧ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا۔

پہنچانے والے سے ارشاد فرمایا۔ قرآن حکیم بلند آواز سے تلاوت نہ فرمایئے۔ کیونکہ بلند آواز سے سُن کر مشرک برا کہتے ہیں۔ اور بہت آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے اصحاب نہ سُنیں۔ بلکہ درمیانی راستہ اختیار کیجیے۔ (وجہ یہ ہے کہ آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سُنیں اور باہر والے کافر نہ سُنیں۔)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو کلام مجید کو بُرا بھلا کہتے اور جو شخص قرآن حکیم کو لے کر آیا اُسے بھی بُرا بھلا کہتے۔ لہٰذا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت آہستہ فرمانے لگے۔ اتنی آہستہ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بھی نہ سنائی دیتا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔ یعنی آپ اپنی نماز میں نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل آہستہ۔ اور ان دونوں کے درمیان (معتدل) طریقہ اختیار فرمایئے۔ (١١:١٠٧)

بلند آواز سے قرآن عظیم کی تلاوت کرنا

اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کو سنتی تھی۔ اور میں چھت کے اوپر سوتی تھی۔

قرآن حکیم آواز کھینچ کر پڑھنا

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عظیم کی تلاوت کس طرح فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضور آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے۔

تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

۱۰۱۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

۱۰۱۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هٰذِهِ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ.

۱۰۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

۱۰۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِي أَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ.

۱۰۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۰۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۰۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسٰى

خوش آوازی سے قرآن مجید پڑھنا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی آوازوں سے قرآن مجید کو زینت دو!

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ حضرت ابن عوسجہ نے بتایا کہ میں بھول گیا تھا۔ اور مجھے ابن مزاحم نے یاد دلایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا اللہ جل شانہٗ کسی چیز کو قرآن مجید کے سوا اس قدر پسندیدگی سے نہیں سنتا۔ اس پیغمبر کی آواز سے جو خوش الحان ہوں۔ اور خوش آوازی سے کلام اللہ کو اونچی آواز سے پڑھے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کلام اللہ کے سوا کسی چیز کو پسندیدگی سے نہیں سنتا۔ اس پیغمبر کی آواز سے جو خوش الحانی سے تلاوت فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قراۃ قرآن سماعت فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ آپؓ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسری عنایت فرمائی گئی ہے۔ یعنی آپؓ ویسے ہی خوش گلو اور صاف آواز ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت ابوموسیٰ کی قرات سنی تو ارشاد فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عنایت فرمائی گئی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سُنی تو فرمایا اسے

فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

داؤد علیہ السلام کے گھر کی بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

حضرت یعلی بن مملک ؓ سے مروی ہے۔ آپ ؓ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ ؓ کو حضور کی نماز پوچھنے کا کیا مطلب؟ پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو بیان فرمایا۔ جو صاف اور ٹھہر ٹھہر کر بیان فرمائی گئی تھی۔

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ

رکوع کے وقت تکبیر کہنا

۱۰۲۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان نے مدینہ منورہ کا خلیفہ مقرر کیا جب آپ ؓ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے۔ بعد ازاں رکوع کے وقت تکبیر فرماتے۔ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ ؓ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الحمد فرماتے۔ جب آپ ؓ سجدے کے لیے جھکتے تو تکبیر فرماتے۔ جب آپ ؓ دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر فرماتے۔ آپ ؓ ساری نماز میں ایسے ہی فرماتے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو آپ ؓ نے اہل مسجد طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میری نماز تمہاری نسبت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ

رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا

۱۰۲۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ ؓ اپنے دونوں دستِ مبارک تکبیر فرماتے وقت اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ ؓ کے کانوں کی لوؤں تک ہاتھ جاتا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

١٠٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ آپ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے وقت اسی طرح کرتے۔

تَرْكُ ذٰلِكَ

١٠٢٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ۔

رفع یدین نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں! پھر آپؓ کھڑے ہوئے اور پہلی دفعہ جب نماز شروع کی تو دست مبارک اٹھائے اور پھر نہ اٹھائے۔

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ

١٠٣٠ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ برابر نہ کرے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی

اَلْاِعْتِدَالُ فِي الرُّكُوْعِ

١٠٣١ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ۔

رکوع میں اعتدال

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رکوع اور سجود اچھی طرح جم کر ادا کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے (یعنی وہ اپنی کہنیاں زمین پر نہ لگائے بلکہ الگ رکھے اور رکوع میں اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ پیٹھ کو برابر کرے اور اس کا سر اونچا نہ ہو۔)

اَلتَّطْبِيْقُ

١٠٣٢ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا

حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هٰكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر پر تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور ہم دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ نہ ہی ہم نے اذان کہی اور نہ اقامت۔ اور فرمایا جب تم تین افراد ہو تو ایسا کرو اور جب تین سے زائد ہوں تو تم میں سے ایک امامت کرلے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں رانوں پر بچھائے۔ گویا میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے فرق کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۰۲۳ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا يَعْنِي أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَنَزَعَهُمَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے دولت کدہ میں نماز پڑھی۔ آپؓ ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپؓ نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اٹھا دیئے۔ اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

۱۰۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی آپؐ نے کھڑے ہو کر تکبیر ارشاد فرمائی۔ جب آپؐ رکوع فرمانے لگے تو آپؐ نے اپنے دونوں دست مبارک ملا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ دیئے اور رکوع فرمایا جب یہ حدیث شریف سعد کو پہنچی تو آپؓ نے فرمایا۔ کہ میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ پہلے ایسا ہی حکم تھا۔ بعد ازاں رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم ہوا۔

نَسْخُ ذٰلِكَ

اِس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۲۵ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز،

رُكْبَتَيَّ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

پڑھی۔ اور رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو۔ بعدازاں میں نے دوسری مرتبہ ایسے ہی کیا۔ میرے باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم فرمایا گیا ہے!

۱۰۳۶ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكَبِ

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے۔ تو میرے والد سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے۔ لیکن بعدازاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا

اَلْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ۔

رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ لہٰذا گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔

مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

۱۰۳۹ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافٰى بِمِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ بیان فرمایئے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح ادا فرماتے تھے؟ آپ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی۔ جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا۔ اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے رکھیں نیز اپنی دونوں کہنیاں پیٹ سے جدا رکھیں۔ حتیٰ کہ آپ کا ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ بعدازاں آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ اور کھڑے ہو۔ تم

حتیٰ کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا۔

بَابُ مَوَاضِعِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

١٠٣٠ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ رَفَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے اس طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا ضرور پڑھیے۔ آپ کھڑے ہو گئے جب آپ نے رکوع فرمایا۔ تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر دیں۔ یعنی بغلوں کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ پھر جب سجدہ کیا تو دونوں بغلیں کھول دیں۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ اس کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر پھر جم گیا۔ بعد ازاں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ نے چار رکعتوں میں ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ اسی طرح ہمیں نماز پڑھاتے تھے!

بَابُ التَّجَافِيْ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں بغلیں کھلی رکھنا

١٠٣١ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافٰى بَيْنَ اِبْطَيْهِ حَتّٰى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ۔

سیدنا حضرت سالم البراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ابو مسعود نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور۔ آپ کھڑے ہو گئے اور تکبیر ارشاد فرمائی۔ جب رکوع فرمایا تو اپنی بغلوں کو کھلا رکھا۔ حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے!

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۲ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ۔

رکوع میں اعتدال کرنا

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو آپ اعتدال فرماتے (یعنی نہ تو اپنے سر مبارک کو نیچا کرتے اور نہ ہی اونچا بلکہ آپ کا سر مبارک پیٹھ کے برابر رہتا اور آپ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا۔

رکوع میں کلام اللہ پڑھنے کی نہی

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں قرأت کرنے اور قسی و کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے، اور رکوع میں قرأت پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا کہ حضور نے تمہیں منع فرمایا: مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور سرخ دُھڑسائی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرأت کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۶ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔

تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ربِّ ذوالجلال کی عظمت بیان کرنا

۱۰۴۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو منع کیا قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۱۰۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور لوگ جناب حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا۔ مگر سچا خواب جسے کہ مسلمان دیکھے یا اسے دکھلایا جائے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ آگاہ رہو۔ مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ شریف کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا۔ لیکن رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کیجئے اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو۔ امید ہے خداوند قدوس تمہاری دعا کو منظور و قبول فرمائے گا۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھا جائے

۱۰۴۹ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضورؐ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دوسرا کلمہ

۱۰۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجود میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی ارشاد فرماتے تھے

نَوْعٌ آخَرُ

رکوع میں تیسرا کلمہ

۱۰۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ فرماتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں چوتھا کلمہ

۱۰۵۲ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کو میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

مَكَثَ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۰۵۳ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي

نَوْعٌ آخَرُ

۱۰۵۴ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۰۵۵ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۵۶ - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ

اقدس میں حاضر ہوا جب آپؐ نے رکوع فرمایا تو آپؐ سورۂ بقرہ کی دیر تک رکوع میں رہے۔ آپؐ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

رکوع میں پانچواں کلمہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے، تو ارشاد فرماتے، اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي۔

رکوع میں ایک اور طرح کا کلمہ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے۔ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھتے تو رکوع میں فرماتے اللّٰھم لک .... للہ رب العالمین تک

رکوع میں کچھ نہ پڑھنا

حضرت رفاعہ ابن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپؓ بدری صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھی۔ آپؐ اس کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ لیکن اس کو خبر نہ تھی جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض،

ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا أَدْرِي فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهَدْتُ فَعَلِّمْنِي وَأَرِنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری یا تیسری بار عرض کیا۔ اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپؐ پر قرآن نازل فرمایا۔ میں تھک گیا ہوں۔ آپؐ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر کھڑے ہو قبلہ رُخ اور تکبیر کہیے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے۔ پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کرو گے!

بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الرُّكُوعِ

١٠٥٧ عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ.

رکوع کو پورا کرنے کا حکم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم رکوع اور سجدہ کرو تو انہیں پُورا کرو۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

١٠٥٨ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأُذُنَيْنِ.

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی نماز میں میں نے آپؐ کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ جب آپؐ رکوع فرماتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے۔ حضرت قیسؒ نے فرمایا۔ کہ حضورؐ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

١٠٥٩ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک اٹھانا

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ نے رکوع سے سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا

۱۰۶۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ الصَّلٰوةَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ مبارک کندھوں تک اٹھاتے۔ جب آپ نماز شروع فرماتے۔ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ سجدے کے درمیان نہ اٹھاتے۔

الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذٰلِكَ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی رخصت

۱۰۶۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھتا ہوں پھر جب آپ نے نماز پڑھی تو فقط ایک ہی اٹھاتے

نوٹ: احناف اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں بے شمار احادیث اور قیاس مجتہدین وارد ہیں زیر غور کا بھی تقاضہ ہے کہ رکوع میں رفع یدین نہ کی جائے تمام ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تکبیر تحریمہ میں رفع یدین ہو اور سجدہ و قعدہ کی تکبیروں میں رفع یدین نہ ہو۔ امام اوزاعی محدث رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظمہ میں امام ابوحنیفہ سے ملاقات ہوگئی تو ان بزرگوں کی آپس میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔ یہ مناظرہ فتح القدیر اور مرقات میں بھی مذکور ہے۔

امام اوزاعی: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ **امام ابوحنیفہ**: کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔ امام اوزاعی: آپ نے یہ کیا فرمایا میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں حدثنی الزهری عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه سلم۔ انه كان يرفع يديه

مجھے زہری نے حدیث پاک بیان فرمائی انہوں نے سالم سے سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت!

امام اعظم! میرے پاس اس سے قوی تر حدیث اس کے خلاف موجود ہے۔

امام اوزاعی! اچھا فوراً پیش فرمائیے!

امام اعظم: لیجئے سنئے!

ترجمہ: ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث شریف پر کیا فوقیت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا۔

امام اعظم: ابن یہ ہے کہ حماد، زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں۔ اور حضرت ابراہیم نخعی، سالم سے بڑھ کر عالم و فقیہ ہیں۔ علقمہ سالم کے والد عبداللہ بن عمر سے علم میں کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی، فقیہ و افضل ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت بڑے فقیہہ ہیں۔ قرأت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حضرت ابن عمر سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ کہ بچپن سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم و فضل میں زیادہ ہیں لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور قابلِ قبول ہے۔

امام اوزاعی: خاموش!

مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ربنا ولک الحمد فرماتے اور آپ سجدے میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۰۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْمَأْمُومُ

مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَعُودُونَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب کے بل گھوڑے سے گرے۔ صحابہ کرامؓ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا، جب حضورؐ نماز پڑھ چکے تو

بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۱۰۶۵ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا ۔

حضرت رفاعہ ابن رافع سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا۔ آپ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ نماز میں یہ کلمہ کس نے کہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تیس ۳۰ سے زائد فرشتوں کو دیکھا جن میں ہر ایک اس کلمہ کو لکھنے کے لیے لپک رہا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

رَبَّنَالَكَ وَالْحَمْدُ کہنا

۱۰۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا۔ اور اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ اور ہمیں طریقے بتلائے اور نماز سکھائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرو۔ اور تم میں سے ایک امامت کرائے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے گا۔ اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور تکبیر کہو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے۔ پہلے سر اٹھاتا

نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰہُ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَاِذَا کَبَّرَ وَسَجَدَ فَکَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ وَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِّنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَبْعُ کَلِمَاتٍ وَھِیَ تَحِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ۔

قَدْرُ الْقِیَامِ بَیْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ رُکُوْعُہٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَسُجُوْدُہٗ وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

بَابُ مَا یَقُوْلُ فِیْ قِیَامِہٖ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا۔ اِدھر کی کمی اُدھر پوری ہو جائے گی۔ اور جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تمہارے قول کو سن لے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے کہلوایا ہے۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اللہ تعالیٰ سن لیتا ہے۔ پھر جب وُہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیونکہ اِدھر کی کمی اُدھر نکل جائے گی اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے بیٹھا ہوا ہر شخص یہ کہے!

التحیات الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

یہ ساتوں کلمے نماز کی تحیۃ ہیں۔

رکوع کے بعد کتنی دیر کھڑا رہا جائے

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سرِ مبارک اٹھانا۔ سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا سب برابر ہوتے تھے۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہا جائے؟

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے تو اس کے بعد فرماتے۔ اللھم ربنا لک الحمد ملاء السمٰوت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء۔ اے ہم سب کے پالنہار و پروردگار میں تیری زمین اور آسمان بھر اور اس کے علاوہ جتنی تو چاہے اتنی تعریف کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرما کر سجدہ کرنا چاہتے تو ارشاد فرماتے اللھم ربنا لك الحمد ملاء السمٰوٰت وملاء الارض وملاء ما شئت۔

۱۰۷۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے پھر ربنا لك الحمد فرماتے یعنی اے ہمارے پالنہار تیری آسمانوں اور زمین بھر تعریف ہے اس کے علاوہ جتنی تو چاہے۔ اے حمد اور بزرگی و عظمت کے لائق ذات! اس سے بہتر کچھ نہیں جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ تیرے دیے کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیرے سامنے مالدار کا مال و دولت کام نہیں آتا۔

۱۰۷۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی جب حضور نے تکبیر فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ اللہ اکبر ذوالجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم فرمایا۔ جب آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ تو آپ نے لربی الحمد فرمایا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ فرمایا۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفرلی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ، اور دونوں سجدوں کے درمیان کا قعدہ تقریباً برابر تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت ایک ماہ تک تلاوت فرمائی۔ آپ رعل، ذکوان اور عصیۃ قبائل کے لیے بددعا فرماتے ایہ وہ قبائل ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی نافرمانی کی تھی۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

نماز فجر میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۴ عَنْ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں پڑھی ہے۔ آپ سے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد پڑھی؟ آپ نے بتایا رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵ عَنْ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ قَامَ هُنَیْهَۃً۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے۔ کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی۔ اس نے بتایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا تو آپ تھوڑی دیر تک قنوت پڑھنے کھڑے رہے

۱۰۷۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور ان ضعیفوں کو جو مکہ مکرمہ میں کافروں کے ہاتھ پھنسے ہیں اے اللہ مضر کی قوم پر اپنا عذاب سخت فرما اور ان پر بھی قحط اور خشک سالی ڈال دے یوسف علیہ السلام کی خشک سالی کی طرح

نوٹ: مذکورہ قبیلہ پر خشک سالی اور قحط ڈال دیا گیا مضر کا قبیلہ سات برس تک قحط کی بلا میں گرفتار رہا حتیٰ کہ وہ مردار کھانے لگے

۱۰۷۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ حِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ یَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ یَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ کَسِنِیْ یُوْسُفَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد نماز میں کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے دعا فرمایا کرتے۔ پہلے آپ یہ دعا فرماتے "اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور مسلمانوں میں سے ان لوگوں کو نجات دے جو مکہ مکرمہ میں رہ گئے ہیں۔ اے اللہ اپنا عذاب قوم مضر پر سخت فرما۔ ان کے

ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سال ایسے ہوں جیسے یوسف علیہ السلام کے سال گزرے تھے پھر آپ اللہ اکبر فرماتے اور سجدہ کرتے۔ ان دنوں میں قبیلہ مضر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ

۱۰۷۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

نماز ظہر میں قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں گا۔ آپ ظہر، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد قنوت پڑھتے آپ مسلمانوں کے لیے دعا فرماتے اور کافروں پر لعنت فرماتے

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

۱۰۷۹۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

نماز مغرب میں قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت براء بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور مغرب میں قنوت تلاوت فرماتے۔

اَللَّعْنُ فِي الْقُنُوتِ

۱۰۸۰۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَقَالَ هِشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔

قنوت میں کافروں پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک عرب کے چند قبائل پر قنوت پڑھی اور لعنت فرمائی۔ پھر چھوڑ دیا اس کو اور یہ قنوت آپ نے رکوع کے بعد پڑھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ آپ قبیلہ رعل۔ ذکوان اور لحیان پر لعنت فرماتے تھے۔

بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ

۱۰۸۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ

قنوت میں منافقین پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپ نے فجر کی آخری رکعت میں سجدے سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا اللہ فلاں فلاں پر لعنت کرے۔ آپ نے چند منافقین کے لیے بد دعا فرمائی (جو بظاہر مسلمان

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

تھے۔ اور ان کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی لَیْسَ لَکَ الخ

تفسیر موضح قرآن میں ہے: یعنی اگرچہ کافر آپؐ کے سخت دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں لیکن چاہے اللہ ان کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بددعا نہ فرمائیں۔ آپؐ کی ذات گرامی مختار ہے۔ جو کہ حلال اور حرام میں تمیز سکھاتی ہے! قرآن حکیم میں ارشاد ہے وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ (پ ۹، اعراف، ع ۱۹) اور وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے ستھری اشیا حلال فرمائیں گے اور گندی اشیا حرام فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸، حشر، ع ۱) اور جو چیز تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دیں! اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں اس سے رک جاؤ! ارشاد باری ہے مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲، احزاب، رکوع ۳) کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنے معاملے میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے مطاع بھی ہیں، آمر اور حاکم اور قاضی بھی۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔ نیز ارشاد ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریع اور تکوین میں حاکم ہیں۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ (پ ۵، النساء، ع ۹)

ترجمہ: اے محبوب تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے۔ جب تک وہ اپنے جھگڑے میں آپؐ کو حاکم نہ بنائیں۔

مذکورہ آیات قرآنیہ ارشادات ربانیہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کی حیثیت صرف پیغام رساں کی ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ نبی ماذون من اللہ ہو کر شارع، محلل، محرم، حاکم اور مطاع و مختار ہوتا ہے!

تَرْكُ الْقُنُوْتِ

قنوت نہ پڑھنا

۱۰۸۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، آپؐ عرب کے ایک قبیلہ کے لیے بددعا فرماتے پھر آپؐ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۰۸۳ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ

سیدنا حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے اپنے باپ طارق بن اشیم سے سماعت فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی۔ انہوں نے قنوت نہ پڑھا اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا۔ جناب حضرت عثمان ذو النورین کے پیچھے نماز پڑھی۔

فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا بِدْعَةٌ.

انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا۔ جناب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا پھر فرمایا اے بیٹے یہ نئی بات ہے (قنوت پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے ثابت نہیں۔)

تَبْرِيدُ الْحَصَى لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ

کنکریوں پر سجدہ کرنے کے لیے ان کو ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِي كَفِّي أُبَرِّدُهُ ثُمَّ أُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الْآخَرِ فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِي

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر پڑھا کرتے۔ میں نماز میں ایک مٹھی میں کنکریاں اٹھا لیتا۔ پھر اسے دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا تاکہ یہ ٹھنڈی ہو جائے۔ جب میں سجدہ کرتا تو انہیں اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیتا۔ کیوں کہ یہ سخت گرم تھیں اور ان پر سجدہ کرنا مشکل ہوتا

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا

۱۰۸۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا أَوْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی جب آپ سجدہ فرماتے تو تکبیر فرماتے۔ جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر فرماتے۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ نے فرمایا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

۱۰۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْعَلَانِهِ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتی اور اٹھتی بار تکبیر فرماتے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے۔ اور جناب حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کرتے۔

بَابُ كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُودِ

سجدے میں کیسے سر رکھا جائے

۱۰۸۷ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخِرَّ

سیدنا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر

إِلَّا قَائِمًا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ

۱۰۸۸ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ يُحَاذِي بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

۱۰۸۹ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۰۹۰ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

۱۰۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ۔

أَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

۱۰۹۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

بیعت کی کہ سجدے میں صرف کھڑے کھڑے ہی چلا جاؤں

سجدہ کرتے وقت رفع یدین

سیدنا حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا نیز آپؐ نے رکوع کرتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے فرماتے وقت اور سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک اپنے ہاتھ اٹھائے۔

جناب حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور پھر ویسا ہی ذکر کیا۔

جناب حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ نماز میں جاتے ویسے ہی بیان فرمایا اتنا زیادہ ہے۔ کہ جب حضور رکوع فرماتے تو آپؐ ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپؐ سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔

سجدہ کرتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے وقت رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے اور آپؐ سجدے میں ایسا نہ فرماتے

سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے کونسا عضو رکھا جائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ سجدہ فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں گھٹنے ہاتھ رکھنے سے پہلے

وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ۔

زمین پر رکھتے ۔ اور جب آپ سجدے سے اٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے ۔

۱۰۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے اور پھر اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے ۔

نوٹ ۱ : اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اس کے بعد ہاتھ رکھے جائیں ۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک بھی اونٹ کی طرح پہلے ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے جائیں ۔

نوٹ ۲ : حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حدیث شریف کا مقصود تخصیص اور استثنا ہے ۔ کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ۔ ایک دونوں ہاتھ کا پہلے رکھنا ۔ دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا ۔ تیسرے دونوں پاؤں پر کھڑا ہونا ۔ لہٰذا امر اول کے استثنا سے ان امور سے ممانعت ہوئی ۔ لہٰذا سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کی بجائے گھٹنے زمین پر پہلے رکھے جائیں ۔ " واللہ ورسولہ اعلم بالصواب "

۱۰۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو ہاتھ بھی اٹھائے

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ

دونوں ہاتھوں کو منہ کے سامنے زمین پر رکھنا

۱۰۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے ۔ تو جب تم میں سے کوئی شخص اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے ۔

بَابُ عَلَى كَمِ السُّجُودُ

کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جائے ؟

۱۰۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ جوڑا جائے ۔

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۱۰۹۷ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

سات اعضاء کی تفصیل

سیدنا حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ منہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْجَبِيْنِ

۱۰۹۸ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبِيْنِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مُخْتَصَرٌ۔

سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میری آنکھوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے اور ناک مبارک پر کیچڑ کا نشان دیکھا اور یہ اکیسویں چاند کی رات کی صبح کا وقت تھا۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اِس حدیث پاک سے ثابت فرمایا کہ سجدے میں ماتھا زمین پر لگانا ضروری ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ

۱۰۹۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ لَا أَكُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

سجدے میں ناک زمین پر لگانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ اور یہ کہ میں نماز کے دوران کپڑے اور بال نہ سمیٹوں وہ سات اجزاء یہ ہیں۔ پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ آپؐ نے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور آپؐ نے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ

۱۱۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَّ نُہِیَ اَنْ یَّکُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّیَابَ عَلٰی یَدَیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِہٖ قَالَ سُفْیَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ وَّوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی جَبْهَتِہٖ وَاَمَرَّهَا عَلٰی اَنْفِہٖ قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ اَللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا اور بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے سے منع فرمایا گیا۔ دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے سروں پر سفیان نے فرمایا کہ ابن طاؤس نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی پر رکھے اور انہیں ناک تک لائے۔ اور فرمایا کہ یہ سب ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث پاک دو آدمیوں محمد بن منصور اور عبداللہ بن منصور سے سنی اور یہ الفاظ مبارکہ محمد بن منصور کے ہیں

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ

۱۱۰۲ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ اٰرَابٍ وَجْہُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ۔

دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جب انسان سجدہ کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ سات اجزاء سجدہ کرتے ہیں منہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

نَصْبُ الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

۱۱۰۳ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْتَہَیْتُ اِلَیْہِ وَہُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاہُ مَنْصُوْبَتَانِ وَہُوَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

دونوں پاؤں سجدے میں کھڑے رکھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا۔ میں آپ کے پاس آئی تو آپ سجدے کی حالت میں تھے۔ اور آپ کے دونوں پاؤں مبارک کھڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ الخ یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری مغفرت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی حمد فرمائی ہے

فَتْحُ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۰۴ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ ۔

پاؤں کی انگلیاں سجدے میں کھڑی رکھنا

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ اپنے بازو بغلوں سے جدا اور الگ رکھتے۔ اور پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

مَكَانُ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ

۱۱۰۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ قَرِيْبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ اُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلٰوةَ ۔

سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور کہا کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ نے تکبیر فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جب آپ نے رکوع کا ارادہ فرمایا۔ تو تکبیر فرما کر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر سر اٹھایا اور فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۔ پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا۔ تو آپ کے دونوں ہاتھ اس جگہ تھے جہاں نماز شروع کرتے وقت آپ نے رکھے تھے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۰۶ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ ۔

سجدہ میں دونوں بازو زمین پر نہ رکھنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدے میں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

صِفَةُ السُّجُوْدِ

۱۱۰۷ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔

سجدہ کی ترکیب

حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے۔ کہ حضرت براء بن عازب نے ہمیں سجدہ دکھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنے سرین اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سجدہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے

۱۱۰۸ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت براء بن عازب سے مروی ہے۔ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَخَّى.

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے۔ تو سجدے میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے جُدا رکھتے۔

۱۱۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھتے، حتیٰ کہ آپؐ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۱۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُوْ مِجْلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اگر میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا تو آپکی بغلیں دیکھتا۔ ابومجلز نے کہا گویا انہوں نے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ نماز میں تھے

۱۱۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ اور میں سجدہ میں حضورؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

اَلتَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

دونوں ہاتھ سجدے میں کھول دینا

۱۱۱۲ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر کشادہ اور کھلا رکھتے۔ کہ اگر بکری کا بچہ آپؐ کے بازوؤں میں سے گزرنا چاہتا تو بآسانی گزر جاتا۔

اَلْاِعْتِدَالُ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں اعتدال رکھنا

۱۱۱۳ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سجدے میں اعتدال کیجیے (یعنی اسے خوب درستی اور خوبی سے کرو۔) اور کتے کی طرح تم میں سے کوئی اپنے بازو نہ پھیلائے

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُوْدِ

اپنی پیٹھ سجدے میں برابر رکھنا

۱۱۱۴ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے!

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز میں اپنی پیٹھ درست برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ

کوّے کیطرح چونچیں لگانے کی ممانعت

۱۱۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ ایک تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگانے دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے، تیسرے یہ کہ نماز کے لیے ایسی جگہ مقرر کی جائے جیسے اونٹ ایک ہی جگہ بیٹھ جاتا ہے (یعنی فرض نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھی جائے)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ۔

بال جوڑنے کی ممانعت

۱۱۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بال و کپڑے نہ جوڑنے کا حکم فرمایا گیا۔

مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَاْسُهُ مَعْقُوصٌ

زلفیں باندھے ہوئے شخص کا نماز پڑھنا

۱۱۱۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَهُوَ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور وہ جوڑا اپنے سر کے پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ آپ کھڑے ہو کر کھولنے لگے جب حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ اور دریافت کیا کہ آپ نے میرے سر کو کیوں کھولا؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ نماز میں کسی شخص کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسے ہے۔ جیسے کسی کے ہاتھ پیچھے

بندھے ہوئے ہوں اور وہ نماز پڑھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں کپڑے جوڑنے کی ممانعت

۱۱۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ فرمانے کا حکم دیا۔ اور کپڑے اور بال جوڑنے سے منع فرمایا

اَلسُّجُودُ عَلَى الثِّيَابِ

کپڑے پر سجدہ کرنا

۱۱۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم دوپہر کے وقت حضور کے پیچھے نماز پڑھتے تو گرمی کی وجہ سے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

اَلْأَمْرُ بِإِتْمَامِ السُّجُودِ

سجدہ پورا کرنے کا حکم

۱۱۲۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رکوع اور سجود کو پورا کرو۔ کیونکہ خدا کی قسم میں تمہیں رکوع اور سجود میں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں قرأت کی ممانعت

۱۱۲۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپؐ نے لوگوں کو منع فرمایا۔ مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے ریشمی قسی کا کپڑا پہننے اور کسم کا کپڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا جو سرخ ہوتا ہے اور مجھے سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ کی تلاوت سے منع فرمایا۔

الامر بالاجتهاد في الدعاء في السجود

۱۱۲۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ اَوْ تُرٰى لَهُ اَلَا وَاِنِّي قَدْ نُهِيْتُ عَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوْا رَبَّكُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

سجدے میں کوشش سے دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ یہ معاملہ مرض وصال شریف میں پیش آیا۔ آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے یا اللہ میں نے تیرا پیغام (تیرے بندوں تک) پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! پیغمبری کی خوشخبریوں میں سے سچے خواب کے سوا کچھ نہیں رہا۔ جسے بندہ دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔ آگاہ رہو مجھے رکوع اور سجود میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا تو جب تم رکوع کرو تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا میں کوشش کرو کیونکہ سجدہ میں دعا ضرور قبول اور منظور ہوتی ہے۔

باب الدعاء في السجود

۱۱۲۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهٖ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا وُضُوْءً ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَكَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِي نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِي نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِي نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَيْقَظَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

سجدے میں دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رہا، اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رات کو وہیں قیام فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لا کر اس کا منہ کھولا۔ وضو فرمایا پھر آپ اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لا کر اس کا بندھن کھولا اور وضو پورا فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور سجدے میں یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ میرے دل، کان اور آنکھ میں نور دے۔ اور میرے نیچے اور اوپر نور دے۔ اور دائیں بائیں نور عطا فرما۔ آگے پیچھے نور دے اور میرا نور بڑا فرما دے۔ پھر آپ سو رہے حتی کہ خراٹے لینے لگے، پھر سیدنا حضرت بلال تشریف لائے اور آپ کو

نماز کے لیے جگایا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

سجدے میں ایک اور طرح کی دُعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللهم اغفر لی فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی پیروی فرماتے تھے کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ)

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

سجدے میں ایک اور طرح کی دُعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لی فرماتے اور قرآن پاک کی تفسیر فرماتے (اس آیت شریفہ کی تفسیر میں کہ رکوع میں اللہ کی پاکی بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے!)

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۷ عَنْ عَائِشَةَ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهٗ وَظَنَنْتُ أَنَّهٗ أَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ۔

سجدے میں ایک اور طرح کی دُعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم خواب گاہ میں نہ ملے تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی میں نے خیال کیا کہ حضور کسی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے اتنے میں میرا ہاتھ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر جا پڑا آپ سجدے میں تھے اور دعا فرما رہے تھے اللهم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهٗ أَتٰى

سجدے میں دُعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو

بَعْضِ جَوَارِيهِ فَطَلَبْتُهُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.

نَوْعٌ آخَرُ

١١٢٩ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

نَوْعٌ آخَرُ

١١٣٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

نَوْعٌ آخَرُ

١١٣١ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک رات نہ پایا اور سمجھا کہ آپؐ اپنی کسی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپؐ فرما رہے تھے "اے میرے پروردگار میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔"

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا کرنا

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو یوں دعا فرماتے اے پروردگار میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکھ دی۔ اور تجھ پر یقین لایا۔ میرے منہ نے سجدہ کیا، اس ذات کو جس نے اس کو بنایا اور اچھی صورت پہنائی۔ اور اس کے کان اور آنکھ بنائی وہ اللہ جو برکت والا ہے بہت بہتر ہے اور سب بنانے والوں میں اچھا ہے۔!!

سجدے میں ایک اور طرح دعا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے "یا اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین کیا۔ اور تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے منہ نے اس پروردگار کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور صورت پہنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے۔ وہ بڑی برکت والا ہے اور پیدا کرنے والوں میں سب سے بہترین ہے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

نفل ادا فرماتے اور سجدے میں فرماتے اے اللہ میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لیے جھکا۔ تو ہی میرا پروردگار ہے میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا صورت بخشی اور کان اور آنکھیں عطا فرمائیں اللہ برکت والا بہترین خالق ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

۱۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدۂ تلاوت میں فرماتے میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ کان اور آنکھ عطا فرمائیں اپنی طاقت و قدرت کے ساتھ

نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

۱۱۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ پھر دیکھا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے۔ اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ تھیں۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سُنا أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ آخر تک اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور تیری تعریف میں پوری نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف فرمائی!

نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

۱۱۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا، میں نے خیال کیا کہ حضور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، حضور رکوع یا سجود فرما رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

میں نے عرض کیا حضورؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
میں کیا خیال کر رہی تھی اور آپ کیا خیال فرما رہے تھے!

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۳۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ وَ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رَكْعَتِهٖ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً ثُمَّ سُوْرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا آپ نے سب سے پہلے مسواک فرمائی اور وضو فرمایا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمانا شروع کی۔ اس طرح کہ جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو آپ ٹھہر کر اللہ سے دعا مانگتے اور جب عذاب کی، آیت آتی تو آپ ٹھہر کر اللہ کی پناہ مانگتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر تک آپ نے قیام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ - پھر حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے برابر سجدہ فرمایا۔ آپ سجدہ میں فرما رہے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔ یعنی میں اس ذات اقدس کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو زور، سلطنت، بڑائی اور بزرگی والا ہے۔ دوسری رکعت میں حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی پھر اسی طرح ایک سورۃ اور ایسا ہی کیا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۳۶ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضٰى حَتّٰى قَرَأَ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمانا شروع کی، سو آیات پڑھیں رکوع نہیں کیا اور آگے بڑھ گئے تو میں نے خیال کیا کہ حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس سورۃ کو ختم کر کے رکوع فرمائیں گے آپ آگے بڑھ گئے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نسا

سُورَةَ النِّسَاءِ ثُمَّ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ.

الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۹ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شروع فرمائی۔ پھر سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر آپؐ نے قیام کے قریب رکوع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے۔ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ ربنا لک الحمد کہہ کر کافی دیر تک کھڑے رہے۔ بعد ازاں آپؐ نے سجدہ فرمایا۔ اور کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ فرماتے تھے۔ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ جب کوئی بڑائی یا خوف کی آیت شریفہ نازل ہوتی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہٗ کی حمد و ثنا فرماتے۔

سجدے میں دُعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح۔ فرماتے۔

سجدے میں کتنی بار تسبیح کہی جائے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ اس نوجوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عادل رضی اللہ عنہم کی نماز۔ جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم نے ان کے رکوعوں کا اندازہ کیا تو وہ دس تسبیحوں کے مساوی اور برابر تھا۔ اور اسی طرح سجدہ بھی۔ دس تسبیحوں کے برابر تھا۔

اگر سجدہ میں کچھ بھی نہ کہا جائے تو سجدہ ہو جائے گا

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا۔ اور قبلہ کے پاس جا کر نماز ادا فرمائی۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس

وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَيَحْمَدُهُ وَيُكَبِّرُهُ قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ وَيَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ جَبْهَتَهُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ

نے آکر حضورؐ کو اور سب نمازیوں کو سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا، وعلیک۔ جا کر نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر وہ نماز پڑھنے گیا آپؐ اس کی نماز کو ملاحظہ فرما رہے تھے لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ اس کی نماز کیوں نامکمل ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس نے حاضر خدمت ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا وعلیک جاؤ اور نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح اس نے دو تین بار نماز پڑھی آخر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نماز میں کیا نقص ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی شخص کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کرے جیسے اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا۔ یعنی وہ منہ دھوئے دونوں، ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔ سر پر مسح کرے اور دونوں پاؤں دھوئے، دونوں ٹخنوں تک۔ بعد ازاں تکبیر تحریمہ کہے۔ اللہ کی حمد بیان کرے۔ پھر قرآن مجید سے جو آسان ہو اس کی تلاوت کرے۔ اس میں اللہ کریم نے جتنا اُسے سکھایا ہے۔ اور حکم دیا ہے پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے حتیٰ کہ اس کے سب اعضاء اپنی جگہ پر آجائیں اور ڈھیلے ہو جائیں۔ پھر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس کی پیٹھ برابر ہو جائے۔ بعد ازاں تکبیر کہے اور سجدہ کرے۔ حتیٰ کہ اس کا چہرہ اچھی، طرح زمین پر لگے اور ڈھیلا ہو جائے پھر تکبیر کہے اور اٹھے یہاں تک کہ اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ سیدھی کرے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کا منہ جم جائے اور ڈھیلا ہو جائے۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز مکمل ہو گی۔

نوٹ:۔ رکوع اور سجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھنے کے لیے نہیں فرمایا تاہم رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنا سنت ہے۔ کم از کم تین بار، زیادہ سے زیادہ پانچ دفعہ، امام کے لیے اور اکیلی نماز پڑھنے والا طاق دفعہ پڑھے۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بندہ اللہ کے قریب کب ہوتا ہے

۱۱۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اس وقت اللہ جل شانہ کے نزدیک ہوتا ہے۔ جب وہ سجدہ

الدُّعَاءَ.

میں ہو۔ اور سجدے میں بہت دعا کرے!

فَضْلُ السُّجُوْدِ

۱۱۴۱ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

فضیلت سجدہ

سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو اور دیگر ضرورت کا سامان پیش کیا۔ آپ نے ایک دفعہ پوچھا مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا! جنت میں آپ کے ساتھ ہونا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا کچھ اور؟ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا۔ تو اپنے نفس کے بارے میں کثرتِ سجود سے میری مدد کر۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دافع البلاء، مانع العطایٰ ہیں۔ جناب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ نعتیہ میں فرماتے ہیں "ہمیں نظر نہیں آتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مصیبت کے وقت غمخواری فرماتے ہیں۔" پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خوف زدوں اور خوف سے بھاگنے والوں کی جائے پناہ ہیں۔ زمانہ کے حوادث کے ہجوم کے وقت لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہیں۔ پھر فرمایا اے خلق خدا میں بہترین عطا فرمانے والے اور مصیبت کے وقت امیدوار کی مصیبت ٹالنے والے۔ پھر فرمایا۔ آپ مصیبتوں کے ہجوم میں پناہ دینے والے ہیں (الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷)

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً

۱۱۴۲ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيْ أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً

اللہ کے لیے سجدہ کرنے والے کا ثواب

سیدنا حضرت معدان بن طلحہ الیعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور میں نے پوچھا مجھے ایسا کام فرمائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ جل شانہٗ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا۔ اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا۔ پھر میں جناب ابو الدرداء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے بھی وہی بات دریافت کی جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے پوچھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ

وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو بندہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹا دیگا!

بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ

سجدے میں زمین پر لگنے والے اعضاء

۱۱۴۳ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِحَدِيثِ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقِسْطِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عطا ابن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت ابوسعید خدری کے پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے کسی صاحب نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرا خاموش رہا اور بیان کیا کہ فرشتے آئیں گے فرشتے اور رسول شفاعت کریں گے۔ پھر پل صراط کا ذکر فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں سب سے پہلے اس پل صراط سے گزر جاؤں گا۔ اور جب اللہ جل شانہ مخلوق کا انصاف فرما چکا ہوگا اور جن لوگوں کو جہنم سے نکالنا چاہے گا نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم فرمائے گا پیغمبران عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتے ان لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ وہ یہ ہیں کہ دوزخ کی آگ انسان کے سجدے کی جگہ کے سوا ہر عضو کو کھا جائے گی۔ پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ دانے کی طرح اگیں گے۔ جس طرح دانہ سیلاب کے لائے ہوئے ڈھیلے کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے!

هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

کیا ایک سجدہ دوسرے سے لمبا کیا جا سکتا ہے

۱۱۴۴ عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ شَدَّادٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا

سیدنا حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے باہر تشریف لائے اور آپ امام حسن یا حسین میں سے کسی ایک صاحب زادے کو اٹھائے ہوئے تھے آپ نے انہیں زمین پر بٹھا دیا۔ پھر حضور نے نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کی۔ نماز کے درمیان میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں دیر فرمائی شداد نے کہا

الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلٰوتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو صاحبزادے آپؐ کی پیٹھ پر سوار ہیں۔ اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہیں پھر میں سجدے میں چلا گیا۔ جب حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے۔ تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ نے نماز کے درمیان سجدے میں دیر فرمائی۔ حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپؐ پر وحی نازل ہونے لگی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی بات نہ تھی۔ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوا تو مجھے بُرا معلوم ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی دل شکنی ہو یا خواہش پوری نہ ہو۔

مقامِ حسین رضی اللہ عنہ

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو اپنا پھول فرمایا۔ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا وہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نونہالوں کو پھول کی طرح سونگھتے اور سینہ سے لپٹاتے! حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی امّ الفضل بنت الحارث حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ایک روز حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں نے ایک پریشان کن خواب دیکھا ہے۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیا؟ عرض کیا وہ بہت ہی شدید ہے۔ ان کو اس خواب کے بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی! حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر دریافت فرمایا۔ تو عرض کیا۔ کہ میں نے دیکھا کہ جسدِ اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا۔ اور میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا۔ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ ان شاء اللہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا! ایسا ہی ہوا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوگئے اور حضرت امّ الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں دیئے گئے۔ حضرت امّ الفضل فرماتی ہیں۔ کہ میں نے ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپؐ کی گود میں دیکھا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ کی چشمِ مبارک سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا یانبی اللہ میرے ماں باپ حضورؐ پر قربان یہ کیا حال ہے؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ خبر فرمائی کہ میری امّت اس فرزند کو قتل کرے گی میں نے پوچھا کیا اس کو؟ فرمایا ہاں! اور میرے پاس اس کے مقتل کی سرخ مٹی بھی لائے!

"رواہ البیہقی فی الدلائل"

اَلتَّكْبِيرُ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ

١٢٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ

سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا

سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر ارشاد فرماتے دیکھا۔ آپ تکبیر فرماتے ہوئے جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے ہوتے یا بیٹھتے۔ آپ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے، السلام

رَحْمَةُ اللهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ قَالَ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى.

۱۱۴۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ.

تَرْكُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

اَلدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۴۸ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنَ الْقِيَامِ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَقَالَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ

علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ کے گلے کی سفیدی دکھائی دیتی۔ جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

پہلا سجدہ کرتے وقت سر اٹھا کر ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب آپ سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تب بھی آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے ایسا ہی کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی ابتداء فرماتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور رکوع کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان دعا کرنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے نزدیک کھڑے ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپ نے سورۃ بقرہ تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں رکوع فرمایا اور آپ رکوع میں اتنی دیر تک رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم فرماتے رہے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں فرمایا۔ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ

رَبِّ اغْفِرْ لِي -

رَفْعُ الْيَدَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

١١٤٩ عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ

قَدْرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

١١٥٠ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

١١٥١ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ

اور دونوں سجدوں کے درمیان میں رب اغفرلی رب اغفرلی ۔ فرمایا۔

چہرے کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت ابو سہل ازدی ؓ نے فرمایا۔ کہ میرے نزدیک عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف کے اندر مسجد منا میں نماز پڑھی۔ جب آپ نے پہلے سجدے میں سے سر مبارک اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتے ہیں جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے فرمایا میں نے اپنے والد کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ فرماتے تھے میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھے

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا رکوع اور سجود اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا برابر برابر ہوا کرتا۔

دونوں سجدوں کے درمیان کس طرح بیٹھے

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کھلے رکھتے حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی چمک معلوم ہوتی تھی۔ اور جب

عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

اَلتَّكْبِيْرُ لِلسُّجُوْدِ

١١٥٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

١١٥٣ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ

اَلْاِسْتِوَاءُ لِلْجُلُوْسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

١١٥٤ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ .

آپ رکھتے تو آپ اپنی بائیں ران زمین پر لگا کر فرماہوتے۔

سجدے کے لیے تکبیر کہنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہر عضو اٹھاتے اور رکھتے اور آپ اٹھتے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر فرماتے اور جناب حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ کھڑے ہوتے وقت آپ پھر تکبیر فرماتے۔ رکوع فرماتے وقت بھی تکبیر کہتے پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے۔ پھر آپ کھڑے ربنا لک الحمد فرماتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر فرماتے۔ پھر سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ساری نماز میں آخر تک ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تب بھی تکبیر فرماتے۔

جب دونوں سجدے کر کے اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا بیٹھ جائے اور پھر اٹھے

سیدنا حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ "تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھانا چاہتا ہوں! جب دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ بیٹھ گئے۔

۱۱۵۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا۔ جب آپ ایک یا تین رکعتیں پڑھ لیتے تو جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے نہ اٹھتے۔

اَلْاِعْتِمَادُ عِنْدَ النُّهُوْضِ

کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر سہارا لینا

۱۱۵۶ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِيْنَا فَيَقُوْلُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب مالک بن حویرث ہمارے پاس تشریف لاتے اور فرماتے تھے کیا میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ سکھاؤں؟ پھر آپ بے وقت نفل نماز ادا فرماتے جب دوسرا سجدہ فرما کر سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا لگا کر اٹھتے!

رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ فرماتے تو دونوں گھٹنے ہاتھ سے پہلے رکھتے۔ اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو اٹھاتے۔

اَلتَّكْبِيْرُ لِلنُّهُوْضِ

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے آپ جھکتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو ارشاد فرماتے۔ خدا کی قسم! میری نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۱۵۹ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ

سیدنا حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن اور جناب حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء

كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَتْ هٰذِهٖ صَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

میں نماز پڑھی۔ جب رکوع فرمایا تو تکبیر کہی۔ جب سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ۔ ربنا ولک الحمد ۔ فرمایا۔ پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھا کر تکبیر فرمائی۔ جب آپ رکعت ادا فرما کر کھڑے ہوگئے تو تکبیر فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نماز میں تم سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک آپ نے وصال فرمایا۔

كَيْفَ الْجُلُوْسُ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلے قعدے میں کس طرح بیٹھا جائے

۱۱۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نماز میں بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو قعدہ میں کھڑا کرنا سنت ہے۔

اَلْاِسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا

۱۱۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَنْ يَّنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنٰى وَاسْتِقْبَالُهٗ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْيُسْرٰى.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں سنت یہ ہے۔ کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنی انگلیاں قبلے کی طرف کرے۔ اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے۔

مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوْسِ

بیٹھتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ

۱۱۶۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَنَصَبَ إِصْبَعَهٗ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نماز کی ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے ۔ ایسے جب آپ رکوع فرماتے اور دونوں رکعتوں کے بعد تشریف فرما ہوتے۔ تو بایاں پاؤں بچھاتے۔ اور دایاں کھڑا کرتے۔ آپ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور کلمہ کی انگلی دعا کے لیے کھڑی کرتے۔ اور آپ اپنا بایاں ہاتھ۔ بائیں پاؤں پر رکھتے وائل

الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ۔

بن حجرؓ نے فرمایا۔ پھر میں دوسرے سال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ جبوں کے اندر اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ۔

تشہد میں بیٹھتے وقت نظر کہاں ہونی چاہیئے

۱۱۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ آپ نے ایک شخص کو دوران نماز ہاتھ سے کنکریاں ہٹاتے دیکھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو جناب حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نماز میں کنکریوں سے نہ کھیلا کیجیئے کیونکہ یہ شیطانی فعل ہے۔ بیکن وہ کام کیا کیجیئے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اس نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے۔ حضرت عبد اللہ نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور قبلہ کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ اور اپنی آنکھ کو بھی اس طرف کیا پھر فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے دیکھا ہے۔

اَلْإِشَارَةُ بِالْإِصْبَعِ

انگلی سے اشارہ کرنا

۱۱۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهٖ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ

پہلا تشہد کیا ہے۔

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْلَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو یہ پڑھیں: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۱۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کہیں۔ سوائے اپنے پروردگار کی تسبیح، تکبیر اور تحمید، بیان کرنے کے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ باتیں سکھائی گئی ہیں جن کا اول و آخر اچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا تمہیں معلوم ہو وہ پڑھو۔ اور اللہ عزوجل سے مانگو

۱۱۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَأَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت کا تشہد ارشاد فرمایا۔ تو نماز کا تشہد یہ ہے۔
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۱۶۸ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت یحییٰ بن آدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؒ نے فرمایا۔ میں نے حضرت سفیانؒ کو فرض اور نفل میں یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپؒ فرماتے تھے۔ کہ میں نے یہ تشہد جناب ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؒ نے حضرت ابو الاحوص سے سنا۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا اور جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم سے منصور اور حماد نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تھے۔ اور کچھ نہ جانتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یوں کہا کرو۔ تمام بدنی، مالی اور زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔!

۱۱۷۰ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ نماز میں کیا کہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جامع کلمات بیان فرمائے آپؐ نے فرمایا التحیات للہ والصلوات آخر تک کہو! جناب علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے جیسے قرآن مجید سکھاتے۔

۱۱۷۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو یوں کہتے، سلام اللہ پر، سلام جبرائیل پر، سلام میکائیل پر۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔ اس کی بجائے تم کہو۔ التحیات للہ والصلوات۔ آخر تک! واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔!

نوٹ:۔ اللہ کی بے نیاز ذات تمام آفتوں اور برائیوں سے سالم ہے۔ لہٰذا اس کی سلامتی چاہنا نادانی ہے۔ نیز سلام اللہ جل شانہٗ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔!

۱۱۷۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو یوں کہتے سلام اللہ پر، سلام جبرائیل پر سلام میکائیل پر آپؐ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کہ سلام اللہ پر

قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

۱۱۷۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۱۱۷۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۵ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا

کیونکہ اللہ جل جلالہٗ خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو:
التحیات للہ والصلوات ... آخر تک۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد اس طرح بتایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا۔ جیسے آپؐ قرآن مجید کی سورت سکھاتے آپؐ کا دستِ مبارک سامنے تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تشہد کی ایک دوسری قسم

حطان بن عبداللہ نے کہا سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ہمیں طریقے بتلائے۔ اور نماز سکھائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر ایک تم میں سے امام بنے اور جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب امام ولا الضالین۔ کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ جل شانہٗ قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اس طرف کی کسر ادھر نکل آئے گی۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے یعنی اللہ نے سن لیا۔

وَاسْجُدُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

جو کچھ اللہ کی تعریف ہوئی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اس لیے کہ اللہ نے پیغمبر کی زبان سے فرمایا سن لیا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے۔ جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور پہلے ہی سر اٹھاتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھر کی کسر ادھر نکل جائے گی! جب بیٹھنے لگے تو تم میں سے ہر ایک بیٹھتے ہی یہ کہے۔ التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

١١٧٦ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوْسٰى تَعَالٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

حطان بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

١١٧٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن مجید کی تعلیم دیتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

نَوْعٌ آخَرُ

تشہد کی ایک اور قسم

١١٧٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے۔! جیسے آپ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا!

عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

تَخْفِيْفُ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قُلْنَا حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ.

تَرْكُ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۸۰ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۱۸۱ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

اَلتَّكْبِيْرُ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

۱۱۸۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

وعلی عباد اللہ الصلحین اشهد ان لا الٰہ الا اللہ واشهد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اسئل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار

پہلا قعدہ مختصر کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت نماز میں دو رکعت ادا فرما کر ایسے بیٹھتے گویا آپؐ جلتے توے پر بیٹھے ہیں (ارشاد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا آپؐ اٹھنے تک ایسا فرماتے تھے انہوں نے فرمایا۔ ہاں یہی مراد ہے۔

اگر پہلا قعدہ بھول جائے تو کیا کرے؟

سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز ادا فرمائی، تو پہلے دوگانہ کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپؐ نے نماز پڑھی۔ حتی کہ آخر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ آپؐ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور درمیانی قعدہ نہ فرمایا) صحابہ کرام نے تسبیح فرمائی آپؐ نماز پڑھتے رہے جب آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

جب درمیانی قعدے سے فارغ ہو کر آخری دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن اصم سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں تکبیر کہنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب رکوع کرے، تو تکبیر کہے۔ اور جب سجدہ کرے اور سجدے سے سر اٹھائے۔ اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو۔ حضرت خطیم نے فرمایا یہ آپؐ

فَقَالَ خُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ خُطَيْمٌ وَعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانَ.

۱۱۸۳ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ

۱۱۸۴ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ.

۱۱۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ.

بَاب
رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَحَمْدُ اللّٰهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۸۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ

نے کہاں سے معلوم کیا؟ آپؓ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت سیدنا عمر فاروق سے۔ پھر خاموش ہو گئے۔ خُطیم نے فرمایا اور عثمان سے، حضرت انس نے فرمایا اور عثمان سے۔

سیدنا حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو آپؓ جھکتے اور اٹھتے وقت پوری تکبیر فرماتے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ کو بتلایا کہ یہ نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

جب پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

سیدنا حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپؐ تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسے نماز کی ابتداء میں اٹھاتے۔!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپؐ اپنے دونوں دست مبارک اٹھاتے اور جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپؐ اسی طرح کندھوں تک اپنے دست مبارک اٹھاتے۔!

نماز میں ہاتھ اٹھانے خدا کی صفت اور تعریف بیان کرنا

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو موذن جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس حاضر ہ

فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا لَكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَسَبِّحُوا

ہو گئے اور ان لوگوں کو جماعت کے ساتھ امامت کرانے کیلئے کہا (آپؓ نے امامت شروع کی) اسی دوران حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لا کر کھڑے ہو گئے اور حاضرین نے ہاتھوں پر ہاتھ مارنے شروع کیے۔ تاکہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری معلوم ہو جائے۔ لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہ فرماتے۔ جب بہت تالیاں بجائیں تو آپؓ کو معلوم ہوا کہ کوئی بات پیش آئی۔ آپؓ نے ملاحظہ فرمایا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ آپؓ اپنی جگہ تشریف فرما رہیں۔ آپؓ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر فرمائی۔ اللہ کی حمد بیان فرمائی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اللہ جل جلالہ کی ثناء بیان فرمائی۔ پھر آپؓ الٹے پاؤں واپس تشریف لائے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب میں نے آپؓ کو اشارہ کیا تو آپؓ کیوں نہ اپنی جگہ کھڑے رہے؟ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عاجزی سے عرض کیا بھلا ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق ہے۔ کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا۔ کیا تم تالیاں بجاتے ہو؟ یہ عورتوں کا کام ہے۔ جب تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہو۔

اَلسَّلَامُ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنا

۱۱۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے

وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهِمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

اور ہم نماز میں سلام کے لیے ہاتھ اٹھا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہاتھ اس طرح نماز میں اٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑے کی دُمیں نماز میں سکون اور اطمینان کرو۔

نوٹ :- اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں رفع یدین کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح بلاوجہ حرکت پیدا ہوتی ہے اور بے اطمینانی و بے سکونی ظاہر ہوتی ہے۔

١١٨٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُهُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے۔ آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وُہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ وُہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے۔

رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

دَوران نماز اشارے سے سلام کا جواب دینا

١١٨٩ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب عنایت فرمایا۔

١١٩٠ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ کچھ لوگ آپؐ کو سلام عرض کرنے لگے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ آپؐ سلام میں کیا کرتے تھے صہیب نے فرمایا، دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے۔

۱۱۹۱ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپؐ نے سلام کا جواب عطا فرمایا۔

۱۱۹۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَإِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے جانے کا حکم فرمایا۔ جب مَیں واپس حاضر ہُوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں نے سلام عرض کیا اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر ارشاد فرمایا تو آپؐ نے ابھی مجھے سلام کیا تھا! لیکن مَیں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس لیے جواب نہ دے سکا! اس وقت آپ کا رُخِ انور مشرق کی طرف تھا!

۱۱۹۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ مُشَرِّقًا أَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي يَا جَابِرُ فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی جگہ ارسال فرمایا۔ جب مَیں واپس حاضر ہُوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، سواری پر مشرق یا مغرب کی طرف تشریف لے جا رہے تھے میں نے سلام عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا پھر میں نے سلام کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا میں واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اے جابرؓ! اور لوگوں نے بھی پکارا اے جابرؓ! مَیں حاضرِ خدمت ہُوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مَیں نے آپؐ کو سلام عرض کیا۔ اور آپؐ نے جواب نہیں فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا مَیں نماز پڑھ رہا تھا

نوٹ: سلام دینے کی اجازت منسوخ ہے لہٰذا دورانِ نماز سلام نہیں دیا جا سکتا۔

النَّهْيُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

۱۱۹۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو تو کنکریوں کو اپنے سامنے سے نہ ہٹائے۔ کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْهِ مَرَّةً

۱۱۹۵ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً۔

نماز میں ایک دفعہ کنکریاں ہٹانے کی رخصت

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہیں لازمی کنکریاں اٹھانا پڑیں تو انہیں صرف ایک ہی دفعہ ہٹاؤ یعنی ایسی صورت واقع ہو کہ کنکریاں اٹھائے بغیر چارہ نہ ہو۔

اَلنَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِى الصَّلٰوةِ

۱۱۹۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِى الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِىْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۱۱۹۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ۔

دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپؐ نے اس بیان میں سختی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ نمازی اس غلطی اور حرکت کا ارتکاب نہ کریں ورگرنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو فرماتے سنا کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو دورانِ نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہ اٹھائے ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی سلب ہو جائے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِى الْاِلْتِفَاتِ فِى الصَّلٰوةِ

۱۱۹۸ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ قَائِمًا فِى الصَّلٰوةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ ہمیشہ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے۔ اور اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا جب وہ منہ پھیرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ بھی اعراض فرماتا ہے

نوٹ (۱) دورانِ نماز مکمل اور بھرپور توجہ ضروری ہے۔ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

(۲) نماز کے دوران دیکھنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک منہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا دوسرا منہ پھیرنے کے بغیر کنکھیوں سے دیکھنا پہلی صورت ناجائز اور دوسری جائز ہے۔

۱۱۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں التفات کرتا ہے یہ شیطان کی اُچک ہے۔

۱۲۰۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

۱۲۰۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

حضرت عائشہؓ صدیقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۲۰۲ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ نماز میں التفات شیطان کی ایک اُچک ہے۔ جیسے شیطان اُچک لیتا ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۱۲۰۳ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّاَبُوْبَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے تھے آپ نے ہماری طرف دیکھا تو ہم کھڑے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور آپ کے ہمراہ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی جب آپ سلام پھیر چکے تو ارشاد فرمایا۔ تم اس وقت فارس اور روم والے لوگوں کی طرح کر رہے تھے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی اور اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں دیکھتے لیکن اپنی گردن مبارک پیچھے نہ پھیرتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کون سا کام کرنا درست ہے

۱۲۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں (دو کالوں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۲۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ:- چونکہ یہ موذی اور خلق کے لیے تکلیف دہ جانور ہیں۔ لہٰذا انہیں مارنا درست ہے۔ تاکہ خلق خدا کو تکلیف نہ ہو۔ خواہ نماز چھوڑ کر کہیں دُور سے ڈنڈا یا جوتا وغیرہ مارنے والا اوزار لانا پڑے۔

حَمْلُ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ وَوَضْعُهُنَّ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بچے کو اٹھانا اور رکھنا

۱۲۰۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی اور حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ کو نماز میں اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپؐ سجدہ فرماتے تو اس کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

۱۲۰۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے دیکھا۔ اور آپؐ حضرت امامہ بنت العاص کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے تھے جب آپؐ رکوع فرماتے تو انہیں بٹھا دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اٹھا لیتے۔

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيرَةً

نماز میں قبلہ کی طرف چند قدم چلنا

۱۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دروازہ کھلوایا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا فرما رہے تھے اور دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں یا بائیں طرف چلے اور دروازہ کھولا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے۔

اَلتَّصْفِیْقُ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں دستک دینا

۱۲۱۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِی الصَّلٰوۃِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے۔ اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے "نماز میں" کے الفاظ ابن المثنیٰ نے زیادہ فرمائے ہیں۔

۱۲۱۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے دستک ہے۔

اَلتَّسْبِیْحُ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں سبحان اللہ کہنا!

۱۲۱۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے، دستک ہے۔

۱۲۱۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز میں مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

اَلتَّنَحْنُحُ فِی الصَّلٰوۃِ

دورانِ نماز کھانسنا

۱۲۱۴ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃٌ اٰتِیْہِ فِیْھَا فَاِذَا اَتَیْتُہٗ اسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُّہٗ فَارِغًا اَذِنَ لِیْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک وقت مقررہ پر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت طلب کرتا۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھنکار دیتے میں اندر حاضر ہو جاتا۔ اگر فارغ ہوتے اجازت فرما دیتے۔

۱۲۱۵ عَنِ ابْنِ نُجَیٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کَانَ

سیدنا حضرت ابن نجی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

بِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ مَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ.

۱۲۱۶ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِّاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ اٰتِیْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ اِلٰی اَهْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَیْهِ.

اَلْبُكَاءُ فِی الصَّلٰوةِ

۱۲۱۷ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِیْزٌ كَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْكِیْ.

بَابُ لَعْنِ اِبْلِیْسَ فِی الصَّلٰوةِ

۱۲۱۸ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَهٗ كَاَنَّهٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دو اوقاتِ مقررہ پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا۔ ایک رات کو، دوسرا دن کو۔ جب میں رات کو آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا تو حضور کھانس دیتے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا ایسا مرتبہ تھا جو لوگوں میں کسی کا نہ تھا۔ میں ہر صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا۔ السلام علیک یا نبی اللہ۔ اگر آپ کھانستے تو میں اپنے گھر کو واپس آجاتا۔ ورنہ اندر چلا جاتا۔

نماز میں رونا

سیدنا حضرت مطرف اپنے والد عبد اللہ بن شخیر سے روایت فرماتے ہیں: کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

دورانِ نماز شیطان پر لعنت کرنا

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر تین دفعہ فرمایا میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کوئی چیز پکڑتے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کبھی نہیں کرتے تھے۔ اور ہم نے آپ کو ہاتھ

عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَنْ آخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

پھیلاتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کا مردود دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں (جب وہ پیچھے نہ ہٹا) تو میں نے اسے پکڑنا چاہا واللہ اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا۔ پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے!

اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو کا حکم

۱۲۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کی اقتداء میں کھڑے ہوتے۔ ایک اعرابی نے حضور کے دوران نماز کہا۔ یا اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما! اور دوسرے کسی پر رحم نہ کر۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت کو محدود کر دیا۔

نوٹ: مصنف نے اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں بات چیت یا گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ ورنہ حضور نماز میں ہی اسے منع فرما دیتے۔

۱۲۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اعرابی مسجد میں آیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا۔ یا اللہ مجھ پر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما۔ اور ہمارے علاوہ کسی دوسرے پر رحم نہ فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ایک کھلی چیز کو تنگ کر دیا۔

۱۲۲۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت ابھی ابھی گزرا ہے۔ پھر اللہ جل شانہ اسلام کو لے آیا۔ ہم میں

بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِّنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِّنَّا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوْهُمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ قَالَ وَبَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا هُوَ ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ قَالَ اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ لِّيْ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِّيْ فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَاِنِّي اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ

سے بعض لوگ بدشگونی لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا اپنا خیال ہے تو بدشگونی انہیں کسی کام سے نہ روکے۔ میں نے پھر عرض کیا۔ ہم میں سے بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ زمین پر یا کاغذ پر مستقبل کی بات بتانے کے لیے لکیریں کھینچتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نبیوں میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے اب جس کی لکیریں ان کی مثل ہوں تو وہ صحیح ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں نماز میں حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا۔ اسی دوران ایک شخص نے نماز میں چھینک ماری۔ میں نے نماز میں کہا یرحمک اللہ، لوگ مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھ پر روئے (ہائے افسوس) تم مجھے گھور گھور کر کیوں دیکھتے ہو۔ لوگوں نے یہ سن کر اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے سمجھا کہ مجھے خاموش رہنے کے لیے ارشاد فرما رہے ہیں۔ لہٰذا میں خاموش رہا۔ جب حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ مجھے اپنے باپ کی قسم آپؐ نے نہ مجھے مارا اور نہ ڈانٹا اور نہ برا کہا اور میں نے آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد کوئی نماز سکھانے والا بہترین شخص نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہمیں نماز میں لوگوں کی کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔ اس میں یا تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ معاویہؓ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں گیا۔ جنہیں میری لونڈی احد پہاڑ کے نزدیک جوانیہ نامی جگہ پر چراتی تھی۔ میں نے دیکھا تو ان میں سے ایک بکری بھیڑیا لے گیا۔ آخر میں تھا تو انسان ہی جیسے دوسرے لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اسے ایک مکہ مارا۔ پھر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا لونڈی کو مارنا

فِي السَّمَآءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا ۔

مجھے گراں گزرا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپؐ نے اسے بُلانے کا حکم فرمایا۔ تب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ لونڈی نے کہا آسمان پر۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں؟ لونڈی نے عرض کیا، آپؐ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ مسلمان ہے اسے آزاد کر دیجیے۔

نوٹ:۔ امام نوویؒ کے نزدیک یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس میں دو مذہب ہیں۔ ایک تو اِن پر غور کیے بغیر ایمان لانا۔ اور اس طرح یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ جل شانہٗ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے۔ آپ اس کی دوسری تاویل یہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس لونڈی سے یہ امتحان لینا چاہتے تھے۔ کہ کیا وہ توحید کا اقرار کرتی ہے نیز اس بات کا اقرار کہ سب چیزوں کو پیدا فرمانے والا اور تمام دنیا کا کام چلانے اللہ ربّ العزّت ہے۔ جس کی صفت یہ ہے۔ کہ جب دُعا کرنے والا اسے بلاتا ہے۔ تو آسمان اور زمین کی طرف منہ کرتا ہے۔ جیسے نمازی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرتا ہے۔ بلکہ اس لیے کہ قاضی عیاضؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے فقہاء محدثین متکلمین، ناظرین اور مقلدین سب کا اتفاق ہے کہ جتنی نصوص بھی اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کے آئے ہیں۔ جیسے "ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ" وغیرہ وہ اپنے ظاہری معنی پر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں تاویل ہے پس جو لوگ محدثین، فقہاء اور متکلمین میں سے اللہ کی جہت فوق ثابت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ فِي السَّمَآءِ سے مراد عَلَى السَّمَآءِ قرار ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے نفی جہت کے قائل ہیں۔ بلکہ اللہ کی ذاتِ اقدس میں جہت کا محال ہونا کہتے ہیں۔ وہ دوسری طرح سے تاویل کرتے ہیں۔ جیسے مثلاً آسمان میں اللہ تعالیٰ کا امر اور قدرت وغیرہ قرار ہے۔

۱۲۲۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے ملاقاتی سے نماز میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گفتگو کیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی

یعنی نمازوں پر محافظت کرو۔ خاص طور پر درمیانی نماز میں، اور اللہ کیلئے عاجزی و خاموشی سے کھڑے رہو۔ اس دن سے ہم کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

۱۲۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ میں سلام عرض کرتا اور آپؐ جواب

فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْنِي ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اَحْدَثَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

ارشاد فرماتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے جواب نہ فرمایا۔ جب آپؐ سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ نے تم کو نماز میں بات نہ کرنے کا حکم فرمایا۔ مگر یہ کہ ہم اللہ جل شانہٗ کی یاد کریں۔ اور تمہیں کوئی اور گفتگو کرنا لائق نہیں اور اللہ کے سامنے چپ چاپ اور خاموش کھڑے رہو۔

۱۲۲۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ لَّا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے اور آپؐ جواب فرماتے۔ جب ہم حبش سے واپس آئے تو سلام عرض کیا۔ آپؐ نے جواب نہ فرمایا۔ مجھے دور و نزدیک کی فکر پیدا ہوئی اور دل میں طرح طرح کے نئے اور پرانے خیالات گزرنے لگے اور اس بات کا رنج ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب کیوں نہ ارشاد فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہٗ جب چاہتا ہے نیا حکم نازل فرماتا ہے۔ اب اس نے نماز میں کلام نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات چیت اور گفتگو منع ہے۔ ورنہ نماز ٹوٹ جاتی ہے نیز دوران نماز اگر نمازی اتنا ہنسا کہ اس کی ہنسی کسی نے سن لی۔ تو نہ صرف نماز بلکہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّلَمْ يَتَشَهَّدْ

جو شخص درمیانی قعدہ کیے بغیر بھولے سے کھڑا ہو جائے وہ کیا کرے؟

۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ نَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپؐ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ لوگ بھی آپؐ کی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ہم آپؐ کے سلام کے منتظر رہے۔ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی۔ اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے سلام سے پہلے

سَلَّمَ۔

۱۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ۔

مَنْ سَلَّمَ مِنْ اثْنَتَیْنِ نَاسِیًا وَّتَکَلَّمَ

۱۲۲۷ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَلٰکِنِّیْ نَسِیْتُ قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰی خَشَبَۃٍ مَعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِیَدِہٖ عَلَیْھَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَھَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ قَالَ کَانَ یُسَمّٰی ذَا الْیَدَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوۃُ قَالَ وَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّی الَّذِیْ کَانَ تَرَکَہٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ

کیئے پھر سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے۔ اور ایک درمیانی قعدہ آپؐ نے نہیں فرمایا۔ آپؐ نے سلام سے پہلے دو سجدے کیئے۔

جو شخص نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام کرے اور گفتگو کرے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ میں بھول گیا یعنی یاد نہیں کہ وہ نماز کونسی تھی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر حضورؐ نے سلام پھیر دیا۔ پھر حضورؐ ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی۔ اور اپنا دستِ مبارک اس کے اوپر رکھا۔ آپؐ غصے میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مساجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگوں نے خیال کیا شاید نماز کم ہو گئی (اور چار کی دو رکعتیں ہو گئیں۔) اس وقت لوگوں میں جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ موجود تھے۔ وہ بھی ڈر کر آپؐ سے عرض نہ کر سکے (کیونکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے)۔ ایک لمبے ہاتھوں والے شخص جس کو ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بھول گئے یا نماز کم ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ نماز بھولا! اور نہ ہی نماز کم ہو گئی۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے اور باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ سلام پھیرا بعد ازاں تکبیر فرمائی اور سجدہ معمولی سجدے کے

كَبَّرَ.

برابر یا اس سے زیادہ کیا، سرِ مبارک اٹھایا اور تکبیر فرمائی پھر سجدہ کیا حسبِ معمول یا اس سے زیادہ پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر فرمائی۔

نوٹ: حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص نماز میں گفتگو بات چیت اور کلام کرے گا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۱۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے دو رکعتیں پڑھیں بعد ازاں سلام پھیرا، پھر تکبیر فرمائی۔ اور معمول کے مطابق ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ زیادہ طویل تھا بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ مبارک اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا کچھ لمبا پھر آپ صلی اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔

۱۲۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ. فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی۔ تو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تو ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری ادا فرمائی۔ اور سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ دراں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

۱۲۳۰ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الظہر رکعتین ثم سلم فقالوا قصرت الصلوۃ فقام فصلی رکعتین ثم سلم ثم سجد سجدتین۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ نماز چھوٹی ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بعدازاں سلام پھیرا اور دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فسلم فی رکعتین ثم انصرف فادرکہ ذو الشمالین فقال یا رسول اللہ انقصت الصلوۃ ام نسیت فقال لم تنقص الصلوۃ ولم انس قال بلی والذی بعثک بالحق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین قالوا نعم فصلی بالناس رکعتین۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ بعدازاں آپ تشریف لے گئے۔ ذوالیدین نے پہنچ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ نماز کم ہو گئی۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ آپ نے فرمایا، نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ ذوالیدین نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر ارسال فرمایا۔ کوئی نہ کوئی بات ہوئی ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھائیں۔

۱۲۳۲ عن ابی ہریرۃ قال نسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی سجدتین فقال لہ ذو الشمالین اقصرت الصلوۃ ام نسیت یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین قالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتم الصلوۃ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پوری فرمائی۔

۱۲۳۳ عن ابی ہریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر او العصر فسلم فی رکعتین وانصرف فقال لہ ذو الشمالین ابن عمرو انقصت الصلوۃ ام نسیت فقال النبی صلی اللہ علیہ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور عمرو کے بیٹے ذوالشمالین فارغ ہو گئے اور عرض کی کہ نماز کم پڑھی گئی ہے یا آپ بھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا، یہ کیا

وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ۔

کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتا ہے۔ آپؐ نے دو اور رکعتیں پڑھیں جو کم تھیں۔

۱۲۳۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهُ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے یہ بات سنی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر ذوالشمالین نے کہا اوپر والی حدیث کی طرح حدیث شریف بیان کی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو میں سجدے کرنے کے متعلق مروی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کا اختلاف

۱۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سلام سے پہلے یا بعد سہو کے سجدے نہ فرمائے۔

نوٹ: یعنی جس دن ذوالیدین نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ یا آپؐ بھول گئے ہیں۔

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

۱۲۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی۔

۱۲۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي وَهْمِهِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، تو آپؐ بھول گئے پھر آپؐ نے سلام کے بعد سجدہ فرمایا۔

۱۲۴۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِي نَقَصَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپؐ گھر میں تشریف لے گئے خرباق نامی ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپؐ غصہ میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ

قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

علیہ وسلم کھڑے اور باقی ماندہ رکعت پڑھی۔ بعد ازاں سلام پھیرا پھر دو سجدے کیئے پھر سلام پھیرا۔

إِتْمَامُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا ذَكَرَ إِذَا شَكَّ

جب نماز میں پڑھی گئی رکعتوں میں شک ہو جائے تو یقینی ٹھہرنے والی رکعتوں پر بنا کرنا

۱۲۴۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک گزرے تو وہ شک ترک کر کے یقین پر بنا کرے۔ جب اسے نماز پوری ہو جانے یقین ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلٰوتَهُ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی شخص کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ ایک اور رکعت پڑھے بعد ازاں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو گیا۔ اور اگر اس نے چار پڑھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیئے ذلت ٹھہرے۔

نوٹ: مراد یہ ہے کہ شیطان کے بہکانے اور پھسلانے سے کچھ نہیں بگڑا بلکہ خداوند قدوس کی عبادت اور بڑھ گئی۔

بَابُ التَّحَرِّي

شک پڑنے کی صورت میں غور و فکر کرنا

۱۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهُ ثُمَّ يَعْنِي يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ أَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ كَمَا أَرَدْتُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی بیان فرمایا۔ کہ جب کوئی نماز میں شک کرے تو اسے غور کرنا چاہیے کہ اس کے نزدیک درست کیا ہے پھر دو سجدے کرے۔ راوی کہتا ہے کہ جس طرح میں چاہتا تھا اسی طرح میں بعض حروف کو سمجھ نہ سکا۔

۱۲۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ سوچ

بَعْدَ مَا يَفْرُغُ.

۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْنَقَصَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْحَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ مَاشَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْنَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَوْحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَاَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَ

کر دو سجدے فارغ ہونے کے بعد کرے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے زیادہ یا کم پڑھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی نیا حکم نازل ہوا آپ نے ارشاد فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا کیونکہ میرا کام یہی ہے۔ تاہم میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ویسے میں بھی بھولتا ہوں تم میں سے جو شخص نماز میں شک کرے تو اسے چاہئے کہ جو درست اور ٹھیک بات ہو اسے سوچ کر نکالے۔ اور وہ اسی حساب سے نماز کو پورا کرے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ پڑھی یا کم پڑھی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے۔ جو آپ نے ایسے کیا۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا۔ اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔ پھر آپ نے دو سہو کے سجدے کیے۔ بعد ازاں ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا۔ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا تاہم میں اللہ کا عبد خاص ہوں۔ جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص شک کرے تو سوچے کہ درست کیا ہے۔ بعد ازاں سلام پھیر کر دو سہو کے سجدے کرے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا؟ تو حاضرین نے وہ عرض کیا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے فرمائے۔ اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

قَالَ لَوْ كَانَ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ أَنْبَأْتُكُمُوهُ قَالَ إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں ایسے بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیجیے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ارشاد فرمایا۔ اگر نماز میں کوئی نیا حکم ارشاد ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم ہو تو جو بات زیادہ صحیح اور درست ہو اس کو سوچے۔ پھر اسی طرح نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے چاہیئے کہ جو بات درست اور صحیح ہو اسے سوچ لے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ أَوْ أَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے ٹھیک بات سوچ لینی چاہیئے اور پھر وہ دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے کہ جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو تو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جسے نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جسے نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۱۲۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں شک کرے تو وہ دو سجدے کرے حجاج نے فرمایا۔ کہ سلام کے بعد، اور روح نے کہا کہ بیٹھے بیٹھے!

١٢٥٥ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّیْطٰنُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ صَلٰوتَهُ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے جو کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اس کے بہکانے کو پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

١٢٥٦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز نکالتا ہوا بھاگتا ہے۔ اور جب تکبیر ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ اور انسان کے دل میں گھس کر اسے وسوسے ڈالتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں جب تم میں سے کوئی شخص ایسا دیکھے تو وہ دو سجدے کرے۔

بَابُ مَا یَفْعَلُ مَنْ صَلّٰی خَمْسًا

جو شخص پانچ رکعتیں پڑھے وہ کیا کرے؟

١٢٥٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذٰاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَثَنّٰی رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیسے! لوگوں نے کہا۔ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو سجدے فرمائے۔

١٢٥٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اِنَّكَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے ایک دفعہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے فرمائے۔ اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

١٢٥٩ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَاْسِیْ بَلٰی قَالَ وَاَنْتَ یَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ

سیدنا حضرت ابراہیم بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت علقمہ نے بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں:

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ.

میں نے سر سے اشارہ کیا۔ کہ پانچ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے اعور! کیا آپ نے بھی پانچ پڑھیں! میں نے عرض کیا ہاں! علقمہ نے دُو سجدے کیے پھر حدیث بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ گفتگو شروع کر دی آخر آپ سے عرض کیا گیا کہ نماز زیادہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہیں! تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑ کر دُو سجدے فرمائے۔ پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو، ایسے میں بھی بھولتا ہوں۔

۱۲۶۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلٰوتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا.

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علقمہ بن قیس نماز میں بھول گئے۔ لوگوں نے اس وقت بیان کیا جب وُہ گفتگو کر چکے تھے۔ انہوں نے پوچھا، اے اعور کیا ایسا ہی ہُوا تھا؟ اس نے کہا ہاں! انہوں نے اپنا کمر بند ڈھیلا فرمایا۔ اور بعد ازاں دُو سجدے کیے۔ اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حکم سے سُنا کہ علقمہ ...... نے پانچ رکعتیں پڑھ لی تھیں۔

۱۲۶۱ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ كَذَا يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابراہیم سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت علقمہؓ نے پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو حضرت ابراہیم بن سوید نے کہا۔ اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہیں آپ نے فرمایا اے اعور، تُو نے صحیح کہا۔ پھر آپ نے سہو کے دُو سجدے کیے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔

۱۲۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے پوچھا کیسے؟!

خمسًا قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ وَاَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِىَ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ

۱۲۶۳: عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى اَمَامَهُمْ فَقَامَ فِى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰى قِيَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِىَ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ فِىْ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ

۱۲۶۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِى الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِىْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِىَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِى الرَّكْعَةِ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا الصَّلٰوةُ

عَنْ اَبِىْ حُمَيْدِ السَّاعِدِىِّ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِىْ فِيْهِمَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ

لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا آخر میں بھی آدمی ہوں اور اسی طرح بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اور اس طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

اپنی نماز سے بھول جانے والا شخص کیا کرے

سیدنا حضرت ابو یوسف سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو آپ درمیان میں نہ بیٹھے۔ اور کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طرح دو سجدے کرے۔

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دو سجدے فرمائے اور ہر سجدہ میں بیٹھے بیٹھے تکبیر فرمائی علاوہ سجدہ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کیے۔ یہ قعدہ کا عوض تھا۔ جس کو حضور علیہ السلام بھول گئے تھے۔

آخری جلوس میں کیسے بیٹھنا چاہیے

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخری دو رکعتوں میں جن میں نماز ختم ہوتی ہے۔ اس طرح تشریف فرما ہوتے کہ آپ اپنا بایاں پاؤں دائیں طرف نکال دیتے۔ اور اپنی ایک طرف پر توجہ دے کر تشریف فرما ہوتے۔ بعد ازاں

مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ.

سلام پھیرتے۔

١٢٦٦: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا جَلَسَ أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ جب آپؐ نماز شروع فرماتے جب رکوع کرتے اور جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب آپؐ بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دائیاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایاں بائیں ران پر، اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے۔ اور اشارہ فرماتے۔

بَابُ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

١٢٦٧: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا ہوا تھا۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اور آپؐ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ فرمایا جس سے آپؐ دعا فرما رہے تھے۔

مَوْضِعُ الْمِرْفَقَيْنِ

بیٹھنے میں کہنیاں کہاں رکھی جائیں

١٢٦٨: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِمَالِهِ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے سوچا کہ حضورؐ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپؐ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں تو حضورؐ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اپنا رُخِ انور قبلے کی طرف کیا۔ پھر آپؐ نے کانوں کے برابر دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے۔ بعد ازاں آپؐ نے دائیں سے بائیں ہاتھ کو پکڑا۔ جب آپؐ نے رکوع فرمانے کا ارادہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا اور دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر جب حضورؐ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو سر کو اس مقام پر رکھا۔

مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى

آپ نے بیٹھ کر بایاں پاؤں بچھایا، اور بایاں ہاتھ ران پر رکھا۔ اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے اٹھائے رکھا۔ اور آپ نے دو انگلیوں کو بند فرما دیا۔ اور اس طرح حلقہ باندھا (اس حدیث پاک کے راوی بشر نے اپنی کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا) اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا

بَابُ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

بیٹھے ہوئے دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھی جائیں

۱۲۶۹ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَأَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى وَعَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

سیدنا حضرت علی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے آپ کے ایک پہلو میں نماز پڑھی۔ تو میں کنکریاں اٹھانے لگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کنکریوں کو نہ الٹیے۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ بلکہ ایسے کیجئے جیسا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے کرتے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آپ ﷺ اسی طرح اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔ اور بائیں پاؤں کو لٹا دیا۔ اور آپ نے دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا۔ اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر، اور کلمے کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُونَ السَّبَّابَةِ

کلمے کی انگلی کے سوا دائیں ہاتھ کی سب انگلیوں کو برابر کر لینا

۱۲۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَقَبَضَ يَعْنِي أَصَابِعَهُ

سیدنا حضرت علی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایسے کرو جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ کس طرح کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جب آپ نماز میں تشریف فرما ہوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور اپنی سب

كلها وأشار بإصبعه التي تلي الإبهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى.

بَابُ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

۱۲۷۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قال قلت لأنظرن إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فنظرت إليه فوصف قال ثم قعد وافترش رجله اليسرى ووضع كفه اليسرى على فخذه وركبته اليسرى وجعل حد مرفقه الأيمن على فخذه اليمنى ثم قبض ثنتين من أصابعه وحلق حلقة ثم رفع إصبعه فرأيته يحركها يدعو بها.

بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

۱۲۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه ورفع إصبعه التي تلي الإبهام فدعا بها ويده اليسرى على ركبته باسطها عليها.

۱۲۷۳ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يشير بإصبعه إذا دعا ولا يحركها قال ابن جريج وزاد عمرو قال أخبرني عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه أنه

انگلیوں کو بند کر لیتے۔ اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

انگلیوں کو بند کرنا درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنا

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے زیارت کروں گا۔ پس میں نے آپکو دیکھا۔ اور بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا۔ حضورؐ تشریف فرما ہوئے اور بایاں پاؤں بچھایا اور آپؐ نے اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی۔ اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران کے برابر کی پھر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں بند فرمائیں اور ایک حلقہ باندھا۔ بعد ازاں انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے اور اس سے دعا فرما رہے تھے۔

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر پھیلانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب نماز میں تشریف رکھتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جماتے ساور آپؐ گھٹے کی انگلی اٹھا کر اس سے دعا فرماتے اور اپنے دست مبارک گھٹنوں پر بچھائے رکھتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عامر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو آپؐ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپؐ اس کو حرکت نہ دیتے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت یہ ہے۔ کہ آپؓ نے حضورؐ

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اسی طرح نماز میں دعا فرماتے۔ اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہدّ میں انگلی سے اشارہ کرنا

١٢٧٤ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے اپنے والد کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں دستِ مبارک نماز میں دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے دیکھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِإِصْبَعَيْنِ وَبِأَيِّ إِصْبَعٍ يُشِيرُ

دو انگلیوں کا اشارہ کرنے سے منع اور اس بات کا بیان کہ کس انگلی سے اشارہ کیا جائے

١٢٧٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِّدْ أَحِّدْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کیا کرتا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک انگلی سے کر، ایک انگلی سے کر۔

١٢٧٦ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں انگلیوں سے دُعا کر رہا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک انگلی سے دعا کرو ایک انگلی سے دعا کرو اور آپؐ نے کلمے کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

بَابُ إِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْإِشَارَةِ

کلمے کی انگلی کو اشارے میں جُھکانا

١٢٧٧ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلٰوةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو بصرہ والوں سے تھے، آپؓ نے اپنے والد سے سنا اور آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا آپؐ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر تھا۔ آپؐ نے کلمے کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی آپؐ کی یہ انگلی کس قدر جھکی ہوئی تھی اور آپؐ دعا فرما رہے تھے

مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ

۱۲۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.

اشارے کے وقت اپنی نگاہ کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں تشریف رکھتے۔ تو آپ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی نگاہ وہیں رکھتے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ اللّٰهُ أَبْصَارَهُمْ.

جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے ورنہ اللہ ان کی بینائی اچک لے گا۔

بَابُ إِيجَابِ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

تشہد پڑھنا واجب ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں تشہد واجب ہونے سے قبل ہم یوں پڑھتے تھے۔ اللہ، جبرائیل اور میکائیل پر سلام۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایسا مت کہو کیونکہ اللہ جل جلالہ خود سلام ہے۔ اس کی بجائے یوں کہو!

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصٰلحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔

تَعْلِيمُ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۸۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا

تشہد قرآن کی سورت کی طرح سکھانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جیسے

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بَابُ التَّشَهُّدِ

١٢٨٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

١٢٨٣ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ

قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

تشہد کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بلاشک اللہ جل جلالہ خود سلام ہے۔ تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے التحیات للہ والصلوات آخر تک۔

تشہد کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، تو ہمیں طریقے سکھائے اور نماز ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفیں درست کرو بعدازاں تم میں سے کوئی امامت کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ جل شانہٗ قبول فرمائے گا۔ جب امام تکبیر اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر اور رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے قبل رکوع کرتا ہے۔ تم سے قبل اٹھاتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اس طرف کی کسر ادھر نکل آئے گی جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا۔ اللہ نے اسے سنا جو کوئی اس کی تعریف کرے۔ جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھر

اَلطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کی کہ ادھر نکل آئے گی اور جب امام بیٹھ جائے تو تم یوں کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

۱۲۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن حکیم کی کوئی سورۃ سکھاتے۔ بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ واسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار ۔

نوٹ: حضرت امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ایمن بن نابل کی اتباع کی ہو۔ ہمارے نزدیک ایمن بن نابل میں کوئی عیب نہیں مگر حدیث میں خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

بَابُ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

۱۲۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بلاشبہ اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرتے اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

فَضْلُ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی فضیلت

۱۲۸۶ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

وَالْبُشْرٰى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا نَرَى الْبُشْرٰى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ أَمَا يُرْضِيْكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرۂ انور پر خوشی پاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد پاک ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ اس بات پر خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔ جو آپ کی بارگاہ میں ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اور جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ سلام بھیجے گا۔

بَابُ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود پاک پڑھنا

۱۲۸۷ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْا فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يُمَجِّدْهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

سیّدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے دیکھا اور اس نے اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پیش نہیں کیا۔ تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے نمازی تم نے جلدی کی۔ اس کے بعد آپؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم دی کہ وہ پہلے اللہ کی بزرگی بیان کریں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پیش کریں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں تاکہ جلدی قبول ہو۔ بعد ازاں آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ کی بزرگی بیان کی۔ اور اللہ کی تعریف کی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اب دعا کرو منظور و قبول ہوگی اور اللہ سے مانگو اللہ جل جلالہٗ عنایت فرمائے گا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٨٨ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے مکان میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اللہ جل جلالہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود کس طرح پیش کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی کہ اس شخص نے سوال نہ کیا ہوتا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو! اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم و بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔
اور سلام کو تم معلوم کر چکے ہو۔ یعنی تشہد میں

بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٨٩ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس طرح ہدیہ درود وسلام پیش کیا جائے

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی خدمت اقدس میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کا حکم ہوا ہے۔ سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن درود شریف کس طرح بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم کہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

یا اللہ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج۔ جیسے تو نے آل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت بھیجی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے برکت دے جیسے تو نے آل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برکت دی۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۰ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثْنَاهُ مِنْ كِتَابِهِ وَهٰذَا خَطَاٌ

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود شریف کس طرح بھیجیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یوں کہو: اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید

نوٹ: جناب ابن ابی لیلی نے فرمایا ہم اس میں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ کا اضافہ کرتے ہیں: امام نسائی نے کہا یہ حدیث اس نے اپنی کتاب میں سے بیان کی اور یہ خطا ہے۔

۱۲۹۱ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس طرح۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔ آخر تک پڑھو (عبد الرحمن نے فرمایا۔ ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں وعلینا معھم)

۱۲۹۲ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ لِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

سیدنا حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو ایک ہدیہ دوں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن آپ کی بارگاہ میں درود شریف کیسے بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۲۹۳ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۱۲۹۴ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

۱۲۹۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۲۹۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

نے ارشاد فرمایا۔ کہو اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ --- آخر تک!

درود شریف کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کیسے پیش کریں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور دریافت کیا یارسول اللہ ہم آپؐ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کس طرح پیش کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد آخر تک۔

سیدنا حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجو۔ اور دعا میں کوشش کرو۔ اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

درود شریف کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا۔ اب درود شریف کس طرح پڑھیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۷ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کی خدمت میں کس طرح درود شریف بھیجیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ

حضرت حارث سے مروی حدیث میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ نیز حضرت حارثؒ اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے۔ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ امام نسائی نے فرمایا کہ حضرت قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث پاک دوبارہ بیان کی۔ تو شاید ان سے حدیث پاک کا کچھ حصہ رہ گیا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

۱۲۹۸ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبُشْرٰی یُرٰی فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَلَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی تھی، ہم نے دریافت کیا آپؐ کے چہرۂ مبارک پر فرحت اور خوشی کیوں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور آپؑ نے فرمایا یا رسول اللہ! آپؐ اس بات پر راضی نہیں کہ آپؐ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے۔

۱۳۰۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

بَابُ تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ.

درود شریف پڑھنے کے بعد جو جی چاہے دُعا مانگے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نماز کے لیے بیٹھتے تو کہتے۔ اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو۔ اور فلاں فلاں شخص پر سلام ہو۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ پر سلام نہ کہو۔ کیونکہ اللہ جل جلالہٗ خود سلام ہے۔ بلکہ تم میں سے جب کوئی شخص بیٹھے تو یوں کہے۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیك ایھا النبي ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصّٰلحین کیونکہ جب بندہ ایسے کہے گا تو آسمان اور زمین میں ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا! اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔ بعد ازاں اپنی مرضی کے مطابق دعا مانگے گا۔

اَلذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۱۳۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ.

نماز میں تشہّد کے بعد ذِکر

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ایسے کلمے سکھائیے جن کے وسیلے سے میں دُعا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دس مرتبہ سبحان اللہ کہو۔ پھر دس بار الحمد للہ کہو بعد ازاں دس دفعہ اللہ اکبر کہو۔ اس کے بعد دُعا کیجیے اور اپنی حاجت اللہ سے طلب کرو۔ اللہ جل جلالہٗ فرمائے گا ہاں ہاں (قبول فرمائے گا)

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

۱۳۰۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دُعاءِ ماثورہ کا بیان

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس

جَالِسًا وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى -

۱۳۰۴ **عَنْ** مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ إِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۳۰۵ **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

میں حاضر تھا۔ اور ایک شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع، سجود اور تشہد سے فارغ ہوا تو دعا مانگنے لگا۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ -

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت کیا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کن کلمات سے دعا کی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس شخص نے اللہ جل جلالہٗ کو اس کے اسم اعظم سے پکارا۔ جب اللہ تعالیٰ کو اس نام سے پکارا جاتا ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ اور جب کوئی اللہ کا یہ نام لے کر مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔!

سیدنا حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا۔ اتنے میں کہنے لگا! اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ارشاد فرمایا یہ شخص بخش دیا گیا ہے۔

دعا کی ایک اور قسم

امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ مجھے ایک ایسی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم کہو۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۳۰۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۱۳۰۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ التَّثَبُّتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۳۰۸ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا دَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَيٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَ

دعا کی ایک اور قسم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو بلا ناغہ ہر نماز میں کہا کیجیے۔ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ارشاد فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ التَّثَبُّتَ فِي الْاَمْرِ آخر تک یعنی اے پروردگار پالنہار میں ہر کام میں تجھ سے استقلال اور ثبات پر عزم بالجزم اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر، تیری حسن عبادت اور تجھ سے دل اور زبان کی سچائی، بہتری ہر اس چیز کی جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے تیری پناہ ہر چیز کی برائی سے جسے تو جانتا ہے۔ اور تیری اس چیز سے مغفرت اور بخشش جسے تو جانتا ہے مانگتا ہوں۔۔۔۔

دعا کی ایک اور قسم

حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو آپ نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنھیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو ایک شخص آپ کے پیچھے گئے عطا نے کہا وہ میرے باپ تھے لیکن انھوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور انھوں نے آپ سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے

تَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِي فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

لیے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لیے موت کو بہتر سمجھے مجھے مار ڈال یا اللہ میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیرا خوف مانگتا ہوں اور تجھ سے حکمت سے لبریز سچی بات خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں طلب کرتا ہوں۔ نیز تجھ سے فقر اور غنیٰ دونوں حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور اس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہ ہو۔ اور تیرے فیصلے پر تیری رضامندی کا طالب ہوں۔ اور موت کے بعد تجھ سے بھلی راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تیرے چہرے کو دیکھنے کے لیے تجھ سے لذت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری بارگاہِ عظیم میں حاضری اور ملاقات کے شوق کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے۔ اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں گمراہوں کو ہدایت بتانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

١٣٠٩ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلَى قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو انہوں نے انکار کیا (اتنے ہلکے پڑھنے پر) عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدے کو برابر نہیں ادا کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ آخر تک۔

بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز اللہ کی پناہ طلب کرنا

١٣١٠ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ

سیدنا حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوا بِہٖ فِیْ صَلٰوتِہٖ قَالَتْ نَعَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

مجھے وہ دُعا بتایئے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا۔ اچھا! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بُرائی سے اس کام میں جو میں نے کیا ہے اور اس کام میں جو میں نے نہیں کیا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

تعوّذ کی ایک اور قسم

۱۳۱۱ عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً بَعْدُ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعد ازاں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپؐ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی!۔

۱۳۱۲ عَنْ عَائِشَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دُعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ آخر تک یعنی اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں! اور موت و زندگی کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ گناہ کے کام اور قرض سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپؐ ہمیشہ قرض سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ وعدہ خلافی کرتا ہے!۔

نوٹ: چونکہ قرض لینا گناہ کا ذریعہ، وجہ اور سبب ہے۔ اس لیے اس سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی!۔

۱۳۱۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَھَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھے تو وہ عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کی آزمائش اور دجال کے

وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ

شر، چار چیزوں سے پناہ مانگے۔ پھر اپنے لیے جو مناسب خیال کرے وہ طلب کرے!

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

۱۳۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد یہ فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ۔ واحسن الھدی۔ ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

بَابُ تَطْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

نماز کو کم کرنا

۱۳۱۵ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے نماز کم پڑھی۔ آپؓ نے اس سے دریافت فرمایا تو نماز میں کتنے دنوں سے کمی کرتا ہے اس نے عرض کیا چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے چالیس سالوں سے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو ایسی نماز پڑھتے فوت ہو گیا تو کسی اور دین پر فوت ہو گا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں پھر فرمایا کہ ایک شخص نماز میں تخفیف کرتا ہے اور رکوع سجود پورا اور اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

نوٹ:۔ نماز میں اختصار کی دو صورتیں ہیں (۱) تخفیف، (۲) دوسرا تطفیف۔ تخفیف یہ ہے کہ رکوع سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کیا جائے۔ اور طویل سورتوں کی تلاوت کرنے کی بجائے مختصر سورتیں یا آیات تلاوت کی جائیں۔ اس میں کوئی کراہت نہیں۔ اور ایک تطفیف ہے۔ یعنی رکوع سجود اور واجب کو واجب اور ضروری قدر سے کم کرنا۔ دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح نہ ٹھہرنا۔ اسی طرح رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑا نہ ہونا۔ یہ نماز میں چوری ممنوع اور مذموم ہے۔

بَابُ اَقَلِّ مَا تُجْزِئُ بِهِ الصَّلٰوةُ

نماز کے لیئے کم از کم شرط کیا ہے

۱۳۱۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل اور شریک تھے۔ آپؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے۔ لیکن ہم

ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ تُرِیْدُ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

۱۳۱۴ عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَحْیٰی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِیٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمُقُهُ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی اَنْ عِنْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرَصْتُ فَاَرِنِیْ وَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُصَلِّیَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ

اسے نہیں جانتے تھے۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا رسول اللہ کے پاس اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا واپس جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ——— اسی طرح دو یا تین دفعہ فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت بخشی میں تھک گیا ہوں مجھے ارشاد فرمائیے کہ میں نماز کس طرح پڑھوں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو۔ تو پہلے اچھی طرح وضو کرو۔ بعد ازاں قبلہ کی طرف رخ کر اور تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کرو اور پھر اطمینان سے رکوع کرو۔ بعد ازاں سر اٹھاؤ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ——— یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا اور بعد ازاں نماز میں اسی طرح کیا کرو۔

سیدنا حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے والد سے سنا آپؓ نے اپنے چچا سے سنا۔ جو بدری تھے کہ میں حضور پرنورؐ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا! اسی دوران ایک شخص نے آکر دو رکعتیں پڑھیں پھر اس نے حاضر ہو کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز پڑھتا ہوا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے سلام کا جواب فرمایا اور بعد ازاں فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا چوتھی دفعہ ایسا ہوا تو اس شخص نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں تھک گیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں اور سکھائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کرو بعد ازاں قبلہ کی طرف رخ کرو اور

حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

تکبیر کہو پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے اور پھر اچھی طرح رکوع اطمینان سے کرو۔ پھر اپنا سر اٹھاؤ اور اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ اور بعد ازاں اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر سر اٹھاؤ۔ اگر تو نے نماز میں اس طرح کیا تو تیری نماز مکمل ہوئی۔ اور اگر تو نے کمی کی تو نماز گھٹائی۔

۱۳۱۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا۔

سیّدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرما دیجئے آپؓ نے فرمایا۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ چاہتا تو آپؐ کو اٹھاتا۔ آپؐ مسواک اور وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ اور ان میں فقط آٹھویں رکعت کے بعد تشریف فرما ہوتے پھر آپؐ بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتے دعا فرماتے اور سلام پھیرتے اس قدر آواز سے کہ ہمیں سنائی دیتا تھا۔

بَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

۱۳۱۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

سیّدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۳۲۰ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰی يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ۔

سیّدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سے دیکھتے اور سلام پھیرتے وقت آپؐ کے رخسار کی چمک اور سفیدی دائیں طرف سے معلوم ہوتی۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

۱۳۲۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا

سیّدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اَمَا يَكْفِيْ اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

ہے۔ کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے السلام علیکم، السلام علیکم۔ اس حدیث شریف کے راوی حضرت مسعر نے فرمایا کہ ہم ہاتھ سے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جو نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح ہلاتے ہیں جیسے کہ یہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر شخص کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رہنے دے۔ اور اپنی زبان سے بھائی کو دائیں اور بائیں سلام کہے۔

كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِيْنِ

دائیں طرف سلام کرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر فرماتے دیکھا اور آپ جھکتے اٹھتے کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تھے۔ اور دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت کہتے تھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

۱۳۲۳ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَقُوْلُ اللهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ عَنْ يَّسَارِهٖ

سیدنا حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور جھکتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب اٹھتے تو بھی اللہ اکبر فرماتے۔ آخر میں دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے

كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

بائیں طرف سلام پھیرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۴ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ

حضرت واسع بن حبان سے مروی ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے تکبیر کا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ وَذَكَرَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

۱۳۲۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ۔

۱۳۲۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا۔

۱۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ عَنْ يَسَارِهِ۔

اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ

۱۳۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

ذکر کیا اور کہا کہ حضور علیہ السلام دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں طرف السلام علیکم فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرماتے ہیں گویا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اس طرح سلام پھیرتے تھے۔ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ادھر سے اور ادھر سے نظر آتی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار انور کی سفیدی نظر آتی پھر آپ بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی!۔

سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم۔ السلام علیکم۔ آپ نے ہماری طرف ملاحظہ

بَالُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ .

سَلَامُ الْمَأْمُوْمِ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ

۱۳۳۰ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ .

باب

اَلسُّجُوْدُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۱۳۳۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا

فرمایا اور پوچھا تمہاری کیا کیفیت ہے کہ تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے تو وہ اپنے نزدیکی شخص کی طرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

جب امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی بھی سلام کرے

سیدنا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک دفعہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری بینائی نے مجھے جواب دے دیا ہے اور راستے میں ندیاں نالے مجھے میری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے سے روکتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھائیں تاکہ میں اسے مسجد بنا لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ آؤں گا۔ صبح کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ سورج بلند ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے اجازت دے دی۔ آپ نے تشریف نہ رکھی اور پوچھا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں جا کر میں نماز پڑھوں میں نے ایک ایسی جگہ کے متعلق عرض کیا جہاں میں نماز پڑھنا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی (آپ نے نماز ادا فرمائی) بعد ازاں آپ نے سلام پھیر دیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیرا۔

باب

نماز پڑھ کر سجدہ کرنا

حضرت عروہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر ہونے تک گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ اور تمہاری پچاس آیات تلاوت کرنے

يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ مُخْتَصَرٌ۔

کے وقت کے برابر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے اور تم میں سے ایک دوسرے سے جلدی پڑھ سکتا ہے۔ یہ حدیث بڑی حدیث سے مختصر ہے!۔

مولف کی تصریح کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سجدہ مبارک نماز کے بعد معلوم ہوتا ہے۔

سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام پھیرنے اور بات چیت کر لینے کے بعد سجدہ کرنا

۱۳۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ بعد ازاں گفتگو فرمائی، اس کے بعد سہو کے دو سجدے فرمائے۔!

اَلسَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا

۱۳۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۳۲۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، خرباق (جسے ذوالیدین کہا جاتا ہے) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعتیں ادا فرمائیں! آپ نے جو رکعت باقی تھی اسے پڑھا، پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا!۔

جَلْسَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے

۱۳۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو نہایت توجہ سے دیکھا تو آپ کا نماز میں کھڑا ہونا، رکوع کرنا، رکوع کر کے کھڑا ہونا، بعد ازاں سجدہ کرنا، پھر سجدہ کر کے بیٹھنا، اس کے بعد دوسرا سجدہ اور پھر سلام پھیر کر بیٹھنا

قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔

تقریباً سب برابر تھا۔

۱۳۳۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں عورتیں سلام پھیر کر ہی نماز سے چلی جاتیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہتے اور سب مرد بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا۔ پھر جب آپ تشریف لے جانے لگتے تو مرد بھی چلے جاتے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس انتظار میں تشریف رکھتے کہ عورتیں چلی جائیں تاکہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو۔

اَلْاِنْحِرَافُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے بعد فوراً چلا جانا

۱۳۳۷ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى انْحَرَفَ

سیدنا حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی تشریف لے گئے۔

اَلتَّكْبِيْرُ بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

۱۳۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تکبیر ہوتی تو اس وقت مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہو گئی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز کے سلام پھیرنے کے بعد معوذات پڑھنا

۱۳۳۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد مجھے معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۴۰ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے سے مروی ہے کہ حضور

اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلاثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔

الذکر بعد الاستغفار

۱۳۴۱ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔

الذکر بعد التسلیم

۱۳۴۲ عن عبد اللہ بن الزبیر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ لا نعبد الا ایاہ اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔

عدد التھلیل والذکر بعد التسلیم

۱۳۴۳ عن ابی الزبیر قال کان عبد اللہ بن الزبیر یھلل فی دبر الصلوۃ یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ثم یقول ابن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھلل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو آپ تین دفعہ استغفار پڑھتے پھر فرماتے اے اللہ تو برائی اور عیب سے سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بہت بڑی برکت والا ہے۔

استغفار کے بعد ذکر کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ارشاد فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

سلام کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف بجا ہے اور اللہ جل جلالہ ہر بات پہ قادر ہے۔ اور گناہوں سے بچاؤ۔ اور عبادت کی طاقت اللہ جل جلالہ کی امداد ہی سے ہے۔ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اللہ کی اور فقط اللہ جل جلالہ ہی نعمت فضل اور اچھی تعریف کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہم اللہ جل جلالہ کی خالص عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔

سلام کے بعد تہلیل اور اللہ کا ذکر کرنا

سیدنا حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک۔ اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد دُعا کی ایک اور قسم

۱۳۴۴ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہٗ کے کاتب حضرت ورّاد رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہٗ کو لکھا کہ مجھے وہ دُعا بتلائیے جو آپؓ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے آپؓ نے فرمایا کہ جب حضورؐ نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ آخر تک یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی سلطنت ہے اور اس کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ ہر چیز پر عنایت فرما سکتا ہے۔ اے اللہ جو تو عنایت فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور مال دار کو اس کا مال تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔

۱۳۴۵ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ الصَّلٰوةِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

سیدنا حضرت ورّاد رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہٗ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد سلام پھیرتے تو آپؐ فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ آخر تک!

كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ ذٰلِكَ

یہ دُعا کتنی دفعہ پڑھے

۱۳۴۶ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيْرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہٗ کے کاتب حضرت ورّاد رضی اللہ عنہٗ سے مروی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہٗ کو لکھا کہ میرے پاس وہ دُعا لکھ بھیجیے جو آپؓ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہٗ نے اس کا جواب لکھا۔ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے آپؐ نماز پڑھ کر ارشاد فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ الخ آپؐ یہ تین دفعہ فرماتے تھے!

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

سلام کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مسجد میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے تو آپ چند کلمے ارشاد فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے یہ کلمات دریافت کیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک بات کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مہر کی طرح اس کے دل پر قائم رہیں گے! اور اگر کسی اور طرح کی بات کرتا ہے تو وہ باتیں ان کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۸ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ كَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰى وَاِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰى بَعْدَ يَوْمِئِذٍ صَلٰوةً اِلَّا قَالَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سلام کے بعد دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذابِ قبر پیشاب لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے۔ اس نے کہا نہیں سچ ہے، ہمیں حکم ہے کہ اگر کھال یا کپڑے میں پیشاب لگ جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ ہم اونچی آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سچ کہتی ہے۔ بعد ازاں اس دن کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ارشاد فرماتے۔ اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے جہنم کی آگ اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھ!

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۱۳۴۹ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ

نماز پڑھنے کے بعد ایک اور طرح کی دعا

مروان سے مروی ہے

بِاللّٰهِ الَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ۔

کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آپ کی موجودگی میں حلف اٹھایا۔ اس پالنہار و پروردگار کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یوں دعا کرتے۔

اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے، اسے درست فرما دے۔ اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اسے درست کر دے۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے تو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مالدار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان فرماتے کہ مجھ سے کعب نے بیان کیا حضرت صہیب نے ان سے بیان کیا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما چکتے تو آپ یہ کلمات ارشاد فرماتے۔

اَلتَّعَوُّذُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

۱۳۵۰ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ أَبِيْ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

نماز کے آخر میں تعوّذ

سیدنا حضرت مسلم ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے والد نماز کے بعد کہتے تھے۔

اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر

میں نے بھی نماز کے بعد ایسا کہنا شروع کر دیا۔ میرے باپ نے مجھ سے پوچھا اے بیٹے تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے میں نے بتایا آپ سے ہی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد انہیں کہا کرتے تھے۔

عَدَدُ التَّسْبِيْحِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ

سلام کے بعد تسبیح کی تعداد

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں اگر مسلمان اپنا لے تو وہ جنت

يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضْجَعِهِ يُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِيمُهُ.

جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ نمازوں کے بعد ہر ایک تم میں سے دس بار سبحان اللہ کہے اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے۔ تو سب ملا کر زبان پر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے اور پندرہ سو ہوئے میزان پر۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر ان کلمات کو جمع فرماتے دیکھا۔ اور تم میں سے جب کوئی شخص اپنے بچھونے پر سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے چونتیس بار اللہ اکبر کہے تو زبان پر کل یہ سو کلمے ہوئے اور میزان میں ایک ہزار۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو دن میں روزانہ ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے (جب اتنے گناہ زیادہ کرے تو تب تو اس کے گناہ سے اس کی نیکیاں نہیں بڑھ سکتیں ورنہ نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو خصلتوں کا اختیار کرنا کیوں مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان نماز میں آکر کہتا ہے۔ فلاں بات یاد کر فلاں معاملہ پر غور کر۔ اسی طرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

١٣٥٢ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلٰثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ.

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز کے کئی پاکیزہ کلمات ایسے ہیں جن کا کہنے والا ناامید اور محروم نہیں ہوتا۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ۔

١٣٥٣ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ۔

ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی خواب میں آ کر کسی نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہنے تینتیس بار الحمد للہ کہنے اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، تو تم ہر ایک کلمے کو پچیس پچیس بار کہو پچیس بار لا الٰہ الا اللہ کہو۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایسے ہی کیجیے۔

۱۳۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نُّسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے خواب میں خواب دیکھنے والے کی طرح دیکھا۔ کسی نے دریافت کیا۔ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے اور کل سو ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ۲۵ دفعہ سبحان اللہ کہو، ۲۵ بار الحمد للہ اور ۲۵ بار اللہ اکبر اور ۲۵ بار لا الٰہ الا اللہ کہا کرو۔ یہ سو کلمے ہوئے۔ اس شخص نے صبح کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خواب بیان کیا۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ ایسے ہی کرو۔ جیسے اس انصاری شخص نے بیان کیا ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

تسبیح کی ایک اور قسم

۱۳۵۵ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُوْ ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس سے گزرے دیکھا تو آپ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی تھیں۔ پھر آپ دوپہر کو ادھر تشریف لائے۔ اور ان سے پوچھا کیا تم اب تک اسی حال میں ہو؟ انہوں نے

خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں پڑھنے کے لیے چند کلمے بتاتا ہوں انہیں کہا کرو۔ تین دفعہ سبحان اللہ عدد خلقہ تین دفعہ سبحان اللہ رضی نفسہ تین دفعہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین دفعہ تین دفعہ سبحان اللہ مداد کلماتہ

۱۲۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَاءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَيُعْتِقُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرًا فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ غریب عوام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امیر لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اس پر مزید یہ کہ وہ اپنے مال سے صدقہ دیتے ہیں اور غلام آزاد کرتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم نماز کے بعد ۳۳ تینتیس بار سبحان اللہ، ۳۳ تینتیس بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر اور دس دفعہ لا الہ الا اللہ کہا کرو تم زیادہ درجات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ اور برابر ہو جاؤ گے اور تم اپنے بعد والے لوگوں سے بڑھ جاؤ گے!

نَوْعٌ اٰخَرُ

دعا کی ایک اور قسم

۱۲۵۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَّهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز فجر کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ اور سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بخش دیے جائیں گے۔!

عَقْدُ التَّسْبِيْحِ

تسبیح کا شمار کرنا

۱۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر تسبیح کو شمار کرتے دیکھا!!

تَرْكُ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۵۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ مِنْ مَاءٍ وَطِينٍ.

بَابُ قُعُودِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۶۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۳۶۱ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سلام کے بعد مُنہ نہ پونچھنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر چکتی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں تشریف لاتے اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف فرماتے وُہ بھی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے! پھر ایک ماہ میں جس رات لوٹ آتے تھے، ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا وُہ سنایا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ مَیں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا۔ اب مجھے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا زیادہ ثواب معلوم ہُوا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے۔ وُہ میرے ساتھ ٹھہرا رہے۔ اور مَیں نے شبِ قدر کو دیکھا بعد ازاں بھلا دیا گیا۔ اب تم اسے آخری عشرے میں ہر طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ڈھونڈو، اور مَیں نے اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اس رات پانی ٹپکا اور جس جگہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز ادا فرماتے۔ وہیں پانی ٹپکا۔ مَیں نے دیکھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما چکے تھے۔ اور آپ کا روئے مبارک پانی اور مٹی سے تر تھا۔

سلام کے بعد امام کا اس جگہ بیٹھنا جس جگہ نماز پڑھی ہے!

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھے رہتے۔

سیدنا حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ مَیں نے حضرت جابر بن سمرہ سے پوچھا، کیا آپ حضور

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُونَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ۔

علیہ السلام کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھتے تو آپؐ اسی جگہ سورج بلند ہونے تک تشریف فرما رہتے پھر آپؐ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے گفتگو فرماتے اور وہ زمانۂ جاہلیت کا ذکر کرتے۔ اشعار پڑھتے اور ہنستے حضور صلی اللہ بھی تبسم فرماتے۔

بَابُ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھ کر منہ کس طرف پھیرا جائے

۱۳۶۲ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں نماز پڑھ چکوں تو کس طرف منہ پھیروں؟ دائیں یا بائیں جانب؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے تو اکثر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب رخِ انور پھیرتے دیکھا ہے!

۱۳۶۳ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ پر شیطان کا حصہ نہ لگائے اشلا یہ کہ جب نماز سے فارغ ہو تو دائیں طرف چلے حالانکہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھ کر بائیں طرف جاتے دیکھا ہے!

۱۳۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔ اور بیٹھے ہوئے بھی جوتوں سمیت اور ان کے بغیر نماز ادا فرماتے تھے۔ اور یہ کہ آپؐ نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرتے تھے۔

بَابُ وَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ

عورتیں نماز سے کب فارغ ہوں

۱۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو واپس

فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۔

چلی جاتیں۔ اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوئی ہوتیں۔ اندھیرے سے پہچانی نہ جاسکتیں۔

نوٹ:۔ اہلِ سنت کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں آنا ممنوع ہے۔ یہ حکم سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اِس دَور میں ہوتے تو آپؐ بھی ایسا ہی کرتے اور عورتوں مردوں کا اختلاط آپؐ بھی روک دینے کا حکم فرماتے مجتہدِ اعظم اور ام المومنین کے ان ارشاداتِ عالیہ سے معلوم ہوا کہ عورت مسجد میں نہیں جاسکتی۔ کیونکہ اس کا معنی ہی پردہ ہے۔ اور خصوصاً خانۂ خدا میں!۔
اسلام فتنہ اور بے حیائی کے ہر اس راستے کو روکنا اور سدِ باب کرنا چاہتا ہے۔ جس سے معاشرے میں فساد پھیلے۔ اگر کسی دور میں عورتیں مسجد میں جاتی تھیں تو یہ حکم بعد میں منسوخ ہے۔ حضرت ام عاتکہ رضی اللہ عنہا کے متعلق معروف ہے کہ آپؓ اپنے خاوند کے منع کرنے کے باوجود مسجد میں جا کر نماز ادا فرماتیں۔ چنانچہ ایک دن صبح سویرے آپؓ کے خاوند راستے میں کھڑے ہو گئے اور جب آپؓ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد کو روانہ ہوئیں تو راستے میں آپؓ کے خاوند نے آپ کو ذرا چھیڑ دیا۔ آپؓ بے ساختہ پکار اٹھیں انا للہ وانا الیہ راجعون فسدت الناس

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

اٹھتے وقت امام سے جلدی اٹھنا ممنوع

۱۳۶۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قُلْنَا مَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ میں تمہارا امام ہوں لہٰذا مجھ سے رکوع، سجدے قیام اور نماز سے فارغ ہو کر اٹھنے میں جلدی نہ کرو۔ کیونکہ میں تمہیں آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم وہ کچھ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو بہت کم ہنسو، اور روؤ زیادہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے کیا ملاحظہ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ اور بہشت کو دیکھا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

جو شخص امام کے ساتھ اور اس کے اٹھنے تک نماز میں شریک رہے

۱۳۶۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور آپؐ نے تراویح نہیں

مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ اَرْسَلَ اِلٰى بَنَاتِهٖ وَنِسَائِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوٗدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

پڑھائی۔ حتیٰ کہ سات راتیں باقی رہ گئیں اس وقت حضورؐ تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ اور چوبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ (اٹھائیسویں) رات کو کھڑے ہوئے۔ نصف رات تک۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپؐ آدھی رات سے بھی زیادہ کھڑے ہوتے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز پڑھے تو اسے ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملے گا۔ بعد ازاں آپؐ چھبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے بعد ازاں جب تین راتیں گزر گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں عورتوں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو کہلا بھیجا اور آپؐ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم فلاح کے جاتے رہنے سے ڈرے۔ باقی راتوں میں آپؐ نے قیام نہ فرمایا

حدیث کے راوی داؤد بن ہند فرماتے ہیں کہ میں نے ولید سے دریافت کیا کہ فلاح کیا ہے آپؐ نے فرمایا سحری ہے!

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ فِيْ تَخَطِّيْ رِقَابِ النَّاسِ

امام کو لوگوں کی گردنیں پھاندنا درست ہے

۱۳۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيْعًا حَتّٰى تَعَجَّبَ النَّاسُ بِسُرْعَتِهٖ فَتَبِعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں نماز عصر پڑھی۔ آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپؐ کی جلدی پر تعجب کیا۔ آپؐ کے ساتھ بعض صحابہ کرام بھی شامل ہوئے۔ آپؐ اپنی ایک زوجہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر نکل کر ارشاد فرمایا۔ مجھے نماز عصر میں خیال آیا کہ سونے یا چاندی کا ایک ٹکڑا میرے پاس تھا۔ میں نے رات اسے اپنے پاس رکھنا بُرا سمجھا۔ لہٰذا میں نے

بَابُ اِذَا قِيْلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُوْلُ لَا

جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کیا تو نماز پڑھ چکا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے نماز نہیں پڑھی!

۱۳۶۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن جب سورج غروب ہوا تو کفار کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آفتاب ڈوبنے تک نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم آپؐ کے ہمراہ بطحان کے مقام پر اترے۔ آپؐ نے وضو فرمایا۔ ہم نے بھی وضو کیا۔ بعد ازاں حضورؐ نے نماز عصر سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی!۔

کتاب التشہد والسلام　　ختم ہوئی!

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

إِيجَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعۃ المبارک

نمازِ جمعہ واجب ہے

۱۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ. الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم دنیا میں آخر میں آئے ہیں لیکن قیامت میں دوسروں کے مرتبہ کے برعکس پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں ہم سے قبل کتاب عنایت فرمائی گئی۔ اور ہمیں بعد میں۔ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے عبادت فرض فرمائی تھی۔ مگر اس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اور اللہ جل جلالہٗ نے اس دن جمعہ میں ہمیں ہدایت فرما دی۔ اور باقی امتیں ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ یوم آفرینش ہے!۔

یہودی ایک دن اور نصاریٰ دو دن ہمارے بعد ہیں!

۱۳۷۱ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سابقہ

الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا۔
فَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے جمعے سے گمراہ فرما دیا تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا۔ اور نصاریٰ نے اتوار کا دن متعین کیا۔ پھر جب اللہ جل شانہٗ نے ہمیں پیدا فرمایا تو جمعہ کا دن بتایا۔ اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار اور قیامت کے روز یہودی اور عیسائی ہمارے تابع ہوں گے۔ اور ہم دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہو گا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ چھوڑنے کی سزا

۱۳۷۲ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ۔

سیدنا ابو جعد ضمیری رضی اللہ عنہ جو صحابی تھے سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز جمعہ تین دفعہ سستی کی وجہ سے ترک کر دے اللہ تعالیٰ خیر اور برکت کے قبول کرنے سے اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

۱۳۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَلَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ منبر کی لکڑیوں پر تھے کہ لوگوں کو نماز جمعہ ترک کرنے سے باز آنا چاہیئے ورنہ اللہ جل جلالہٗ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے!

۱۳۷۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے ادا کرنے کو جانا ہر بالغ مرد پر فرض ہے!

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

جو شخص عذر کے بغیر جمعہ چھوڑ دے اس کا کفارہ

۱۳۷۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عذر کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے تو وہ اللہ کی راہ میں ایک دینار دے اور اگر دینار نہ ملے تو وہ آدھا دینار دے

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

١٣٧٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا۔

یوم جمعۃ المبارک کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اس دن جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل فرمائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے!

إِكْثَارُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

١٣٧٧ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

یوم جمعۃ المبارک کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود شریف بھیجنا

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام دنوں سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن آپ کی روح قبض ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ لہٰذا اسی دن مجھ پر بہت درود شریف بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارا درود کس طرح پیش ہوگا۔ درآنحالیکہ آپ وصال شریف فرما چکے ہوں گے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمایا ہے! اور میں قبر میں زندہ رہوں گا!

بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٣٧٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

جمعۃ المبارک کو مسواک کرنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک کو ہر بالغ مرد و عورت کا غسل کرنا، مسواک کرنا اور استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا واجب ہے ایک

وَقَالَ فِي الطِّيْبِ وَكُوْمِنْ طِيْبِ الْمَرْأَةِ۔

روایت کے مطابق اگرچہ خوشبو رنگ دار بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ افضل اور بہتر خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل کا حکم

۱۳۷۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو وہ غسل کر کے آئے۔

اِيْجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کا واجب ہونا

۱۳۸۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعۃ المبارک کو ہر بالغ کے لیے غسل کرنا واجب ہے۔

۱۳۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات دن میں ہر مسلمان مرد پر ایک دن غسل کرنا ضروری ہے اور وہ یوم جمعۃ المبارک ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کی رخصت

۱۳۸۲ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَلَا تَغْتَسِلُوْنَ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غسل کا ذکر کیا آپؓ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ مدینہ منورہ کے اونچے دیہات میں رہتے تھے۔ وہ جمعے میں غلیظ اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر آتے تھے۔ جب ہوا چلتی تو وہ ان کے بدن کی بدبو اٹھا کر لے جاتی۔ اور لوگوں کو اس وجہ سے تکلیف ہوتی۔ جب اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا گیا تو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ غسل کیوں نہیں کرتے

۱۳۸۳ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن اچھی طرح وضو کیا اور اچھی طرح غسل کیا۔ امام نسائی نے فرمایا۔ کہ حضرت حسن نے اس حدیث شریف کو سمرہؓ سے کتابت کے ذریعے نقل کیا۔ کیونکہ حضرت حسنؓ نے سمرہؓ سے عقیقے کی حدیث شریف کے سوا نہیں سنا اور اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

غسل جمعۃ المبارک کی فضیلت

۱۳۸۴ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بروز جمعہ (اپنی بیوی سے صحبت کرے اور) نہلائے اور خود بھی نہائے۔ جلدی جا کر امام کے نزدیک بیٹھے اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

بَابُ الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے لباس کی کیفیت

۱۳۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهَا فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کپڑوں کا ایک جوڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ تو آپؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کتنا اچھا ہوتا کہ آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور جس وقت باہر سے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں تو آپ اسے پہنا کریں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے وہ شخص پہنے گا۔ جس کا آخرت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اسی قسم کے جوڑے پیش کیے گئے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا

مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ مجھے یہ حلہ پہناتے ہیں۔ حالانکہ آپؐ نے عطارد کے جوڑے میں جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا میں نے یہ جوڑا آپؐ کو پہننے کے لیے نہیں دیا بعد ازاں سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ نے وُہ جوڑا مکہ میں اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا۔

۱۳۸۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر بالغ مسلمان پر غسلِ جمعہ واجب ہے۔ اسی طرح مسواک کرنا اور اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا بھی واجب ہے

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کو جانے کی فضیلت

۱۳۸۷ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ.

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہٗ: جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی تھے سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص بروزِ جمعۃ المبارک غسل کرے اور اپنی بیوی کو غسل کرائے (یعنی صحبت کرے) اور سویرے چلے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے نزدیک بیٹھے خاموش رہے اور بے ہودہ نہ کہے تو اسے ہر قدم پر ایک نیکی ملے گی۔

بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کو جلدی جانے کی فضیلت

۱۳۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي يَعْنِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھتے ہیں۔ اور جو شخص نمازِ جمعہ پڑھنے آتا ہے۔ اس کا نام لکھتے ہیں۔ جب امام خطبہ پڑھنے اٹھتا ہے تو فرشتے کتابیں سمیٹ اور لپیٹ لیتے ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص نمازِ جمعہ کے لیے سب

بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً۔

سے پہلے آتا ہے۔ وہ ایسے ہے جیسے کسی شخص نے مکّہ مکرّمہ میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا۔ پھر جیسے کسی نے گائے ارسال کی۔ پھر جیسے کسی شخص نے بکری بھیجی بعد ازاں جیسے کسی شخص نے بطخ بھیجی اور پھر جیسے کسی شخص نے مرغی بھیجی اور پھر جیسے کسی شخص نے انڈا بھیجا۔

۱۳۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَ وَالْبَيْضَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں۔ اور پھر جو بعد میں آتا ہے اس کا نام بعد میں لکھتے ہیں۔ اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں سمیٹ لی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں۔ پھر جو شخص جمعہ کو نماز پر سب سے پہلے آتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکّہ مکرّمہ میں اونٹ بھیجا۔ بعد ازاں اس کے بعد ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے گائے بھیجی۔ پھر جو اس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مینڈھا بھیجا حتیٰ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی اور انڈے کا ذکر بھی فرمایا۔

۱۳۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کے درجوں کے مطابق لکھتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکّہ مکرّمہ میں اونٹ بھیجا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے ارسال کی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا قربانی کے لیے بھیجا۔

وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کا وقت

۱۳۹۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جمعۃ المبارک کے دن غسل جنابت کرے اور جلدی نماز کو آئے تو گویا اس نے قربانی کے لیے ایک اونٹ مکہ مکرمہ بھیجا اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گویا ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور جو شخص تیسری گھڑی میں آئے اس نے گویا ایک بکری ارسال کی۔ اور جو چوتھی گھڑی میں جائے گویا اس نے ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے، اس نے گویا ایک انڈا بھیجا۔ جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے آ کر خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَا عَشَرَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعۃ المبارک کا دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہٗ اسے عنایت فرمائے گا۔ تو اس وقت کو عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو۔

نوٹ :۔ چونکہ اس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر بندہ اس گھڑی اللہ جل جلالہٗ سے کچھ طلب کرے تو اللہ اسے عنایت فرمائے گا اور اس ساعت میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ساعت عصر سے غروب تک ہے۔ بعض کے نزدیک جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز کی فراغت تک وقت ہے۔ بعض کہتے ہیں جب تک امام نماز سے فارغ ہو کے وقت منبر پر بیٹھے۔ بعض کے نزدیک جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ بعض کہتے کہ زوال کے فوراً بعد وقت ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا وقت سایہ کے ایک ہاتھ لمبے پڑھنے تک ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک جمعۃ المبارک کی یہ گھڑی شب قدر کی طرح پوشیدہ ہے۔ بعض کے نزدیک نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک: امام نووی فرماتے ہیں کہ درست اور صحیح ترین یہ ہے۔ کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے بیٹھنے سے نماز کی فراغت تک ہے۔ اللہ و رسولہٗ اعلم بالصواب۔

۱۳۹۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھتے پھر جب ہم

قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ۔

لوٹتے تو ہم اپنے اونٹوں کو آرام دیتے۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کونسا وقت ہوتا؟ آپؓ نے فرمایا کہ سورج غروب ہوتے ہی!

۱۳۹۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھتے جب ہم واپس آتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا کہ ہم ان کے سایہ میں ٹھہریں!

بَابُ الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کی اذان

۱۳۹۵ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دورِ اقدس میں پہلے جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی، جب امام منبر پر بیٹھتا جب سیدنا حضرت عثمان غنی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا اور نمازی زیادہ ہوگئے۔ تو آپؓ نے تکبیر سمیت تیسری اذان کا جمعۃ المبارک کو حکم فرمایا۔ تو مدینہ منورہ میں ایک مقام زوراء پہ اذان دی گئی پھر ایسا حکم تمام رہا!

نوٹ:۔ اس اذان کی ابتداء حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی! کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور سب صحابہ کرامؓ نے اسے قبول کیا۔ لہٰذا یہ اجماع ہوا۔ اور اجماع شرع میں حجت ہے۔ خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اجماع اور جو اجماع کا خیال نہ کریں۔ تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے۔ کیونکہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے تَمَسَّكُوا بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

۱۳۹۶ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَذَانٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تیسری اذان کا حکم سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مدینہ منورہ میں نمازی لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں امام کے منبر پہ بیٹھنے کے وقت ایک ہی

الْإِمَامُ۔

۱۳۹۷ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

۱۳۹۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

مَقَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۳۹۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَنَتْ۔

اذان ہوتی!

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان فرماتے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے تو تکبیر فرماتے۔ اور سیدنا حضرت ابو بکر اور حضرت فاروقِ اعظم کے دور میں ایسا ہی رہا۔

جب امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اگر اس وقت کوئی شخص مسجد میں آئے تو کیا وہ سنتیں پڑھے یا نہیں!

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے نکل چکا ہو تو جمعۃ المبارک کے روز دو رکعت پڑھ لے!

خطبہ کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا مقام

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کی لکڑی سے بنے ہوئے ستون کے ساتھ آپ سہارا لیتے۔ جب منبر بن گیا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ بے قرار اور بے چین ہو گیا اور اس میں اونٹنی کے رونے کی طرح آواز پیدا ہوئی۔ وہ ستون حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے رونے لگا حتیٰ کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے گلے سے لگایا اور وہ چپ ہو گیا!

۱۴۰۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور آپ نے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ آپ بیٹھے بیٹھے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا۔ دیکھو اس شخص کو کہ بیٹھ کر خطبہ کہہ رہا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے۔ کہ جس وقت تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (اس سے ثابت ہوا کہ خطبہ کھڑے کھڑے پڑھنا چاہیے!)

بَابُ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ

امام کے قریب ہونے کی فضیلت

۱۴۰۱- عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نہلائے اور نہائے اور سویرے جائے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور خاموش رہے۔ فضول و بے ہودہ باتیں نہ کرے تو اس شخص کو ہر قدم پہ ایک برس کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا!

النَّهْيُ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے

۱۴۰۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيِ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو پریشان اور تنگ کیا!

بَابُ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اسوقت آئے تو نماز پڑھے یا نہیں

۱۴۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْكَعْ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ یہ جمعہ کا دن تھا آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو نے تحیۃ المسجد یا تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں پڑھیں اس نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا پڑھ لیجیے!

بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جب خطبہ جمعہ ہو رہا ہو تو خاموش رہے، کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ وہ خاموش رہے!

۱۴۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعۃ المبارک کے دن کہے کہ خاموش رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس نے بھی بے ہودہ اور فضول بات کہی!

نوٹ: "چپ رہ" کہنا اس لیئے بے ہودہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک بات ہے۔ البتہ اگر اشارے سے چپ کرائے تو کوئی قباحت نہیں!

۱۴۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ جب خطبے کے وقت اپنے دوست سے کہے کہ خاموش رہ۔ تو تو نے بھی بے ہودہ اور فضول کیا!

بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خاموش رہنے کی فضیلت

۱۴۰۶ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلٰوتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص حکم کے مطابق جمعۃ المبارک کے دن طہارت کرے بعد ازاں وہ اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آئے اور نماز ختم ہونے تک چپ رہے تو اس کے سابقہ جمعہ کے گناہ معاف ہو جائیں گے!

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

۱۴۰۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح وغیرہ کا خطبہ یوں سکھایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ۔ آخر تک! یعنی سب تعریف اللہ جل جلالہٗ کی ہے ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ جل جلالہٗ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

کی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے دلوں کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ راہ ہدایت پر لائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس شخص کو اللہ جل جلالہٗ گمراہ کرے اسے کوئی راہ راست پر لانے والا نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور اس بات کی گواہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے مقرب اور خاص بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں! پھر تین آیات پڑھیں!!

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم فقط اسلام پر ہی مرو۔ اے ایمان والو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں میں تمہارے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور اپنے اس پروردگار سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم مانگتے ہو۔ اور آپس کے رشتوں کی قطع تعلقی سے ڈرو۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حضرت ابو عبیدہ نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنا۔ نہ ہی عبدالرحمن نے عبداللہ سے سُنا۔ نہ ہی عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد وائل بن حجر سے سُنا!

بَابُ حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام کا خطبہ جمعۃ المبارک میں ترغیب غسل دینا

١٤٠٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعۃ المبارک پڑھا تو ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص خطبہ جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے!

١٤٠٩ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

حضرت ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنے کو کہا انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان کیا۔

۱۴۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔

بَابُ حَثِّ الْاِمَامِ عَلَی الصَّدَقَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ خُطْبَتِہٖ

امام کا جمعۃ المبارک کے دِن لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دینا

۱۴۱۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِھَیْئَۃٍ بَذَّۃٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَاَلْقَوْا ثِیَابًا فَاَعْطَاہُ مِنْھَا ثَوْبَیْنِ فَلَمَّا کَانَتِ الْجُمُعَۃُ الثَّانِیَۃُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَی الصَّدَقَۃِ قَالَ فَاَلْقٰی اَحَدَ ثَوْبَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ھٰذَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِھَیْئَۃٍ بَذَّۃٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَۃِ فَاَلْقَوْا ثِیَابًا فَاَمَرْتُ لَہٗ مِنْھَا بِثَوْبَیْنِ ثُمَّ جَاءَ الْاٰنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَۃِ فَاَلْقٰی اَحَدَھُمَا فَانْتَھَرَہٗ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَکَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کو خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اسی دَوران ایک شخص میلے کچیلے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے حاضرِ خدمت ہوا آپؐ نے اس سے پوچھا! کیا تم نماز پڑھ چکے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دُو رکعتیں پڑھو اور آپؐ نے لوگوں کو صدقے کی رغبت دِلائی۔ لوگوں نے کپڑے ڈالنے شروع کیئے۔ آپؐ نے اس میں سے دُو کپڑے اس شخص کو عنایت فرما دیئے۔ جب دوسرا جمعہ ہوا تو وُہ شخص پھر سرکار کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبۂ جمعہ پڑھ رہے تھے! آپؐ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی رغبت دِلائی۔ اس شخص نے اِن دُو کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا (یا وُہ صدقہ دینے لگا) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی اس گزشتہ جمعہ کو تو یہ شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا میں نے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا جب انہوں نے کپڑے دیئے تو میں نے دُو کپڑے دیئے۔ یہ پھر آیا لہٰذا مَیں نے پھر لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈال دیا۔ آپؐ نے اسے جھڑک کر فرمایا۔ کہ تو اپنا کپڑا لے جا!۔

نوٹ:۔ پہلے جمعہ کو اس شخص کو خدا کے واسطے صدقہ کے دُو کپڑے ملے تھے۔ پھر اس میں کیا دیتا ہے۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ انسان جب تک خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے اگر پھر کچھ بچے تو صدقہ دے۔

مُخَاطَبَةُ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۴۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ.

۱۴۱۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ.

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۴۱۴ عَنْ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۴۱۵ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ.

بَابُ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام کا منبر پر اپنی رعیّت سے مخاطب ہونا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات جمعۃ المبارک کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو نے نماز پڑھ لی۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھ پڑھ لے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے کبھی آپ لوگوں سے مخاطب اور متوجہ ہوتے کبھی آپ ان کی طرف دیکھ کر ارشاد فرماتے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ جل جلالہٗ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔

خطبہ جمعۃ المبارک میں تلاوتِ قرآنِ مجید کرنا

سیدنا حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی (ام ہشام) سے مروی ہے کہ میں نے سورۃ قاف حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے جمعۃ المبارک کے دن منبر پر چڑھ کر تلاوت فرما رہے تھے۔

خطبہ میں اشارہ کرنا

سیدنا حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت بشر بن مروان نے جمعۃ المبارک کے دن اپنے دونوں ہاتھ مبارک منبر پر اٹھائے تو حضرت عمارہ بن رویبہ نے کہا کہ خدا ان ہاتھوں کو برا کرے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس پر زیادہ نہ فرمایا۔ اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

خطبہ ختم کرنے سے پہلے کسی ضروری کام کے لیے منبر سے اترنا

۱۴۱۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيْهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِيْ قَمِيْصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ كَلَامِيْ فَحَمَلْتُهُمَا۔

سیدنا حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، اسی دوران حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما، تشریف لائے! اور دونوں لال اور سُرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور گرتے سنبھلتے جاتے تھے! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر نے۔ اور خطبہ ختم کر دیا۔ اور آپؐ نے ان دونوں کو گود میں اٹھایا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ سچ فرماتا ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنی اپنی قمیصوں میں گرتے چلے آتے ہیں۔ تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ میں نے خطبہ چھوڑ دیا اور انہیں اٹھا لیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيْرِ الْخُطْبَةِ

مختصر خطبہ پڑھنا مستحب ہے

۱۴۱۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَ الْمَسَاكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ الٰہی کافی کرتے اور بے کار باتیں کم کرتے۔ آپؐ نماز کو طویل فرماتے اور خطبے کو مختصر اور بیواؤں مسکینوں کے ساتھ چلنے اور ان کے کام کر دینے سے نہیں شرماتے تھے!

بَابُ كَمْ يَخْطُبُ

جمعۃ المبارک کو کتنا لمبا خطبہ پڑھے

۱۴۱۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ میں نے کھڑے ہونے کے سوا خطبہ پڑھتے ہوئے نہ دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے!

بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوْسِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

۱۴۱۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھتے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھتے

بَابُ السُّكُوْتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۱۴۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

جب دو خطبوں کے دوران میں بیٹھے تو خاموش رہے

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعۃ المبارک کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا۔ پھر آپ بیٹھے لیکن گفتگو نہ فرمائی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اگر اب تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تو اس نے جھوٹ بولا

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيْهَا

۱۴۲۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَأُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلٰوتُهٗ قَصْدًا۔

دوسرے خطبے میں تلاوتِ کلام مجید کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔ پھر آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے۔ اور کلام اللہ شریف کی چند آیات تلاوت فرماتے۔ اللہ جل جلالہٗ کی یاد کرتے۔ اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا۔ نماز بھی متوسط اور درمیانی ہوتی۔

اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ

۱۴۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهٗ فَيَقُوْمُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ۔

منبر سے اتر کر کھڑا رہنا یا کسی سے گفتگو کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر منبر سے اترتے۔ پھر جو شخص آپ کے سامنے آتا تو آپ اس سے گفتگو کرتے ٹھہرے رہتے۔ جب گفتگو ختم ہو چکتی تو آپ نماز کی جگہ تشریف لا کر نماز ادا فرماتے۔

عَدَدُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى

نمازِ جمعۃ المبارک کی رکعتوں کی تعداد

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُمَرَ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

۱۴۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَفِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

۱۴۲۵ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۶ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۴۲۷ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ

سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی بھی دو رکعتیں ہیں۔ نیز عید الاضحی کی بھی دو رکعتیں ہیں (اور مغرب کے علاوہ) نماز سفر کی بھی دو رکعتیں ہیں۔ اور یہ سب پوری اور مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا!

نمازِ جمعۃ المبارک میں سورۂ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں فجر کی نماز میں الم السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون تلاوت فرماتے!

نمازِ جمعۃ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ تلاوت فرماتے!

نمازِ جمعہ میں حضرت نعمان بن بشیر کی قرأت کا اختلاف

حضرت ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ آپؓ نے سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے روز سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت تلاوت فرماتے۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا۔ ہل اتاک حدیث الغاشیہ!

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ نے

بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِیْدُ وَالْجُمُعَۃُ فَیَقْرَأُ بِھِمَا فِیْھِمَا جَمِیْعًا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے کبھی کبھار نماز عید اور جمعہ اکٹھے آجاتے۔ اور آپ دونوں میں انہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ

جس نے امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا

۱۴۲۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے اس نے جمعہ پالیا۔

عَدَدُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فِی الْمَسْجِدِ

جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے

۱۴۲۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَھَا اَرْبَعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد سنتوں کی چار رکعتیں پڑھے۔

صَلٰوۃُ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ

جمعۃ المبارک کے بعد امام نماز کہاں

۱۴۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اپنے گھر میں واپس تشریف نہ لاتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز ادا نہ فرماتے۔ وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۴۳۱ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ۔

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے۔

بَابُ اِطَالَۃِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ

جمعۃ المبارک کے بعد دو رکعتیں طویل کرنا

۱۴۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ یُطِیْلُ فِیْھِمَا وَیَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں طویل فرماتے اور فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کرتے۔

ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهِ الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٤٣٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَقُلْتُ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قُلْتُ مِنَ الطُّورِ قَالَ لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

جمعۃ المبارک میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ میں کوہِ طور پر گیا۔ جہاں مجھے بہت بڑے عالم حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہٗ ملے۔ میں اور کعبؓ ایک دن اکٹھے رہے۔ میں نے آپؓ سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث بیان کیں۔ اور انہوں نے مجھ سے تورات کی باتیں ..... بیان کیں۔ میں نے ان سے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سب دنوں میں جن میں سورج نکلا جمعۃ المبارک کا دن بہترین ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ بہشت میں داخل فرمائے گئے۔ اسی دن آپ کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ روئے زمین پر انسان کے سوا کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعۃ المبارک کے دن صبح کو سورج نکلنے تک قیامت کے ڈر سے کان نہ لگائے رکھتا ہو اور جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو اگر کسی مسلمان کو نماز میں مل جائے اور وہ اس گھڑی میں اللہ جل جلالہٗ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے گا۔ کعبؓ نے فرمایا۔ ایسا دن سال میں ایک دفعہ ضرور آتا ہے۔ میں نے کہا یہ ساعت جمعہ میں آتی ہے۔ پھر کعب نے توراۃ پڑھ کر دیکھا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ یہ گھڑی ہر جمعۃ المبارک کو ہوتی ہے اس کے بعد میں کوہِ طور سے [illegible] نکلا۔ مجھے بصرہ میں ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہٗ ملے۔ آپؓ نے دریافت کیا۔ آپؓ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا طور سے آپؓ نے فرمایا اگر آپؓ مجھے طور پر جانے سے پہلے ملتے تو وہاں نہ جاتے، میں نے پوچھا کس لیے؟ آپؓ نے بتایا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُحَدِّثُنِیْ عَنِ التَّوْرَاۃِ فَقُلْتُ لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُھْبِطَ وَفِیْہِ تِیْبَ عَلَیْہِ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ تُصْبِحُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مُصِیْخَۃً حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَۃِ اِلَّا ابْنَ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُصَادِفُھَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ وَّھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ یَوْمٌ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبَ کَعْبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَاَ کَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ صَدَقَ کَعْبٌ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَقُلْتُ یَا اَخِیْ حَدِّثْنِیْ بِھَا قَالَ ھِیَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اَلَیْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُصَادِفُھَا مُؤْمِنٌ وَّھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَیْسَتْ تِلْکَ السَّاعَۃَ صَلٰوۃٌ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی وَجَلَسَ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ حَتّٰی تَاْتِیَہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ تَلِیْھَا قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَھُوَ کَذٰلِکَ۔

کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ ایک مسجد حرام، دوسری میری مسجد اور تیسری مسجد بیت المقدس! بعد ازاں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا کاش آپؓ نے مجھے طور جاتے ہوئے دیکھا ہوتا۔ میں وہاں کعب سے ملا۔ اور ایک دن میں اور آپؓ ساتھ رہے۔ میں نے ان سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیں۔ اور آپؓ نے مجھے توراۃ شریف کے مسائل بتائے۔ میں نے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جن دنوں میں سورج نکلا ان میں بہترین جمعۃ المبارک کا دن ہے اسی دن سیدنا حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپؑ اُتارے گئے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی گئی اسی دن آپؑ کا وصال شریف ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو قیامت کے ڈر سے جمعۃ المبارک کے دن کان نہ لگائے ہوئے ہو سورج نکلنے تک۔ آدمی کے سوا (وہی غافل ہے اور باقی سب ہوشیار)۔ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو جس مسلمان کو نماز میں مل جائے اور وہ اللہ جل جلالہٗ سے کچھ مانگے تو اللہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔ حضرت کعب نے فرمایا ایسا دن ہر سال میں ایک دفعہ ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت کعبؓ نے نادرست فرمایا۔ میں نے کہا پھر کعبؓ نے پڑھ کر دیکھا تو فرمایا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ بے شک ایسا ہر جمعہ ہے حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کعب نے سچ فرمایا اور میں اس گھڑی کو جانتا ہوں میں نے کہا بھائی مجھے وہ ساعت بتا دو اس نے کہا وہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔ میں نے پوچھا کیا تم نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو نہیں سنا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان اس گھڑی کو نماز میں پا جائے! اور یہ وقت نماز پڑھنے کا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے نہیں سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر دوسری نماز کی انتظار میں بیٹھا رہے۔ وہ نمازی ہی میں شمار ہوگا۔ حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے! ابیُں نے کہا کیوں نہیں سنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس نماز کی مراد اب یہی ہے کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو تو گویا وہ نماز ہی میں ہے۔

١٤٣٤ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اللہ جل جلالہٗ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو ضرور دیگا

١٤٣٥ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّیْ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر مسلمان اسے نماز میں کھڑا ہوا پائے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہٗ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔ ہم نے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ ساعت بہت قلیل ہے اور آپؐ اپنی پور کو چھنگلیا پر رکھ کر اشارہ فرماتے اگر درمیان میں رکھا تو یہ اس امر کا مظہر ہے کہ یہ ساعت جمعۃ المبارک کے درمیان میں ہے۔ اور یہ چھنگلیا پر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ گھڑی آخری دن میں ہے)۔!

اٰخِرُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعۃ المبارک ختم ہوئی

كِتَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنے کی کتاب

١٤٣٦ عَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہیں کافروں کے فساد سے ڈر ہو تو تمہیں نماز کم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (اس سے ثابت ہوا کہ قصر جب ہی چاہیئے جب خوف ہو)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

تو لوگ امن اور حفاظت میں ہیں۔ تو انہیں سفر میں قصر نہیں کرنی چاہیے! سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے بھی تعجب کیا اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ قصر اللہ کا صدقہ ہے۔ جو تمہیں اللہ نے دیا ہے۔ لہٰذا تم اللہ جل جلالہٗ کا صدقہ قبول کرو۔

نوٹ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہٗ کے فضل اور عنایت سے ہر سفر میں قصر ضروری ہے۔ اور ضروری نہیں کہ جہاں خوف ہو وہاں ہی قصر کیا جائے۔!

۱۴۳۷ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

سیدنا حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن مجید میں پاتے ہیں۔ لیکن نماز سفر نہیں پاتے۔ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھائی کے بیٹے اللہ جل جلالہٗ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے۔ پھر جیسا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ایسے ہم بھی کیا کرتے تھے (اور آپ نے ہر سفر میں قصر فرمایا۔ پس ہمیں بھی کرنا چاہیے!)

۱۴۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے راستے میں آپ کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا۔ اور آپ دو رکعتیں ادا فرماتے، یعنی قصر کرتے!

۱۴۳۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کرتے تھے۔ وہاں اللہ جل جلالہٗ کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا۔ مگر ہم دو رکعتیں ادا کرتے تھے!

۱۴۴۰ عَنْ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

سیدنا حضرت ابن السمط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے تین میل دور ذوالحلیفہ کے مقام پر دو

أَنَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔

رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا میں ویسے ہی کرتا ہوں جیسے میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ گیا۔ آپ جب تک وہاں رہے، قصر فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ واپس تشریف لائے اور آپ وہاں دس دن تک قیام پذیر رہے۔

۱۴۴۲ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں ادا کیں۔ اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اللہ جل جلالہ ان دونوں سے راضی ہوا۔

۱۴۴۳ **عَنْ** عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں۔ اور یہ سب مکمل ہیں ان میں کمی نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی ارشاد پاک ہے (یعنی ایسا نہیں کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر سے دو رکعتیں بلکہ فقط دو ہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں)۔

۱۴۴۴ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے مطابق حضر کی چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی صرف ایک رکعت۔

نوٹ: یعنی امام کے ہمراہ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے۔

۱۴۴۵ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ

۱۴۴۶ عَنْ مُوسٰى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۷ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَفُوتُنِي الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ وَأَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۴۴۸ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۴۹ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔

۱۴۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مکہ میں قصر کرنا

سیدنا حضرت موسیٰ ابن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اگر میں مکہ مکرمہ میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں آپؓ نے فرمایا۔ دو رکعتیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

سیدنا حضرت موسیٰ ابن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا جب میں بطحا میں ہوتا ہوں تو جماعت قضا ہوتی ہے تو میں کتنی رکعتیں نماز پڑھوں؟ آپؓ نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھنا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

منیٰ میں قصر کرنے کا باب

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حالانکہ لوگ کافی تعداد میں تھے اور ہر طرح کا امن تھا۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں کافی لوگوں کی موجودگی اور حالت امن میں دو رکعتیں ادا فرمائیں!

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت ابوبکرؓ حضرت فاروق اعظمؓ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان حضرات کی خلافت کی ابتداء میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں!

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں!

۱۴۵۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اس کی اطلاع سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ آپ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ ابتدائے خلافت میں سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔

نوٹ: مکہ میں چونکہ نیت اقامت کرتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہاں نکاح کر لیا تھا

اَلْمَقَامُ الَّذِيْ يُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةُ

کتنے دنوں کی اقامت تک قصر کرنا چاہیے

۱۴۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئے۔ تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم واپس آ گئے۔ ابو اسحاق نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کچھ دنوں تک قیام فرمایا تو انہوں نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن ٹھہرے

۱۴۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ دن

خَمْسَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۵۷ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلٰثًا۔

۱۴۵۸ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلٰثًا۔

۱۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَصَرْتُ وَأَتْمَمْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ۔

تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۱۴۶۰ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيلَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور آپ وہاں دو دو رکعتیں پڑھتے تھے!

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے۔ کہ حضورؐ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مکہ مکرمہ سے ہجرت کر چکا ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے تین دن تک رہے۔

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے۔ کہ حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ہجرت کر چکا ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے مکہ مکرمہ میں تین دن تک ٹھہرے!

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ آپؓ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئیں تو عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ میں نے نماز میں قصر بھی کیا اور نماز پوری بھی پڑھی افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! تو نے بہت اچھا کیا اور مجھ پہ کوئی عیب نہیں!

نمازِ سفر میں نفل ادا کرنا

سیدنا حضرت وبرہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہا سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ نہ آپؓ فرض سے پہلے سنّت ادا فرماتے نہ فرض کے بعد۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ ایسا کیوں ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے!

۱۴۶۱ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طُنْفُسَةٍ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک سفر میں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ اپنے ڈیرے میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دریافت فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ نفل پڑھ رہے ہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو قصر کرنے کی بجائے فرض ہی پورا کرتا۔ میں حضورؐ کے ساتھ آپؐ کے وصال شریف تک اور صدیق اکبر جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ انھوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

نوٹ: سفر میں مطلق نفل نماز پڑھنا سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ کئی احادیث شریفہ میں حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ ۔

گہن کا بیان

۱۴۶۲ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ ۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔

اَلتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

جب سورج گرہن ہو تو تسبیح وتکبیر کہنا اور دعا مانگنا

۱۴۶۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَامَى بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ أَسْهُمِي وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَأَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے اپنے تیروں کو جمع کیا اور سوچا کہ دیکھوں حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے بارے میں کیا نئی بات ارشاد فرمائی ہے۔ میں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

میں آپؐ کی پچھلی طرف سے حاضر ہوا آپؐ مسجد میں تھے اور تسبیح و تکبیر ارشاد فرما رہے تھے نیز حضورؐ دعا فرما رہے تھے حتیٰ کہ سورج صاف اور واضح ہوگیا پھر حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے فرمائے۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

جب سورج گرہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم

۱۴۶۴ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں لگتا۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن کے وقت نماز کا حکم

۱۴۶۵ **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

جب سورج گرہن ہو تو سورج کے صاف ہونے تک نماز پڑھنا

۱۴۶۶ **عَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور ان میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو سورج صاف ہونے تک نماز پڑھو۔

۱۴۶۷ **عَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپؐ

حَتّٰی انْجَلَتْ۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ۔

۱۴۶۸ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اَنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰی بِھِمْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ الصُّفُوْفِ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ

۱۴۶۹ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَہٗ فَاسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ۔

کَیْفَ صَلٰوۃُ الْکُسُوْفِ

۱۴۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِکُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِیْ رَکَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّعَنْ عَطَاءٍ مِّثْلُ ذٰلِکَ۔

جلدی اٹھے اور اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے دو رکعتیں ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج صاف ہوگیا۔

سورج گرہن کی نماز کے لیے لوگوں کو بلانے کا حکم

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے ایک بلانے والے کو حکم فرمایا۔ اس نے پکارا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ سب لوگ اکٹھے ہو گئے اور صفیں باندھیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدوں میں دو رکعتیں پڑھیں۔

سورج گرہن کی نماز میں صفیں باندھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہو کر تکبیر فرمائی۔ سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں صفیں باندھیں۔ آپ نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ سورج صاف ہوگیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے۔

گرہن کی نماز کس طرح پڑھی جائے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع فرمائے اور چار سجدے کیے۔ حضرت عطاؓ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت فرمایا۔

۱۴۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی تو قرائت فرمائی۔ بعد ازاں رکوع کیا! پھر قرائت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر قرائت کی پھر رکوع کیا پھر قرائت کی اور رکوع فرمایا۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سورج گرہن میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طرح کی روایت

۱۴۷۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس روز سورج گرہن ہوا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے فرمائے

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

نماز سورج گرہن کی ایک اور قسم

۱۴۷۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى أَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپؓ نے فرمایا۔ مجھے اس شخص نے حدیث شریف بیان کی جسے میں سچا جانتا ہوں۔ میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپؐ لوگوں کو لے کر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ آپؐ کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ آپؐ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ہر رکعت میں تین رکوع فرمائے۔ آپؐ نے تیسرے رکوع کے بعد سجدہ فرمایا حتیٰ کہ بعض لوگوں کو بے ہوشی آ گئی۔ اور ان پر پانی کے ڈول کھڑے کھڑے ڈالے گئے۔ جب آپؐ رکوع فرماتے تو ارشاد فرماتے۔ اللہ اکبر اور جب سر اٹھاتے تو ارشاد فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

۱۴۷۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

۱۴۷۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا

پھر آپ سورج صاف ہونے تک نماز سے فارغ نہ ہوئے اس وقت آپ کھڑے ہوئے۔ اللہ جل جلالہٗ کی تعریف بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا وفات سے گہن نہیں لگتا۔ وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے۔ جب انہیں گہن لگے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے چار سجدے فرمائے۔ پھر میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں!

سورج گرہن کی نماز کی حضرت عائشہ سے ایک اور روایت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے پہلے طویل قراءت فرمائی۔ بعد ازاں تکبیر کہی اور رکوع فرمایا۔ ایک طویل رکوع پھر سر اٹھایا اور فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر کھڑے ہوئے اور قراءت شروع فرمائی تو ایک لمبی چوڑی قراءت کی۔ پہلی سے کچھ کم۔ پھر تکبیر فرمائی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم۔ پھر فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ الخ پھر سجدہ کیا۔ بعد ازاں دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا تو آپ نے چار رکوع کیے اور چار سجدے۔ اور سورج آپ کے فارغ ہونے سے پہلے صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پہلے اللہ کو جس طرح لائق ہے ویسے ہی اس کی تکبیر کہی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا سورج

هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ
عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي
أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي
جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ
فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ
السَّوَائِبَ.

۱۴۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ
فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي
رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۱۴۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ
الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ وَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ
ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ
الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں
ان میں گہن کسی شخص کی موت اور زیست سے نہیں لگتا بلکہ
جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تم سے اسے
دور کر دے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس جگہ سب
چیزیں دیکھ لیں جن کے متعلق تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا
ہے۔ تم نے دیکھا کہ میں نے چاہا جنت کے پھلوں میں سے
ایک گچھا توڑ لوں جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے
دیکھا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے جب
کہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ گیا۔ اور میں نے اس
میں ابن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ نکالا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج
گرہن ہوا تو آواز دی گئی کہ نماز باجماعت ہوگی۔ لوگ جمع
ہوئے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی
آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور
چار سجدے فرمائے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں
سورج گرہن ہوا آپ نے نماز پڑھائی اور کافی دیر تک کھڑے
ہوئے۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر بڑی دیر میں
کھڑے ہوگئے اور قیام کر لیا کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا اور رکوع کو
لمبا کیا لیکن پہلے کی نسبت آپ نے رکوع کم فرمایا پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر
سجدہ فرمایا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد جب آپ فارغ ہوئے تو
سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ جس
میں اللہ جل جلالہ کی تعریف بیان فرمائی ثناء بیان کی۔ پھر
فرمایا۔ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں
میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور زیست
کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو کہ انہیں گہن لگا ہے
تو اللہ جل جلالہ سے دعا مانگو تکبیر کہو اور صدقہ دو۔ پھر

فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

۱۴۷۸ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

---

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ

فرمایا۔ اے امت محمدیہ! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ اس بات پر کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم اگر تمہیں اتنا علم ہو جتنا مجھے علم ہوا تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت آپؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی اللہ جل جلالہٗ تمہیں عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور کہیں باہر تشریف لے گئے! اسی دوران سورج کو گہن لگا۔ ہم سب حجرے میں چلے آئے اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہوگئیں۔ جب سورج ایک پہر چڑھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ کافی دیر تک کھڑے رہے اور پھر ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور آپؐ کھڑے رہے۔ لیکن پہلے کی نسبت کچھ کم پھر رکوع فرمایا پہلے رکوع سے کم۔ بعد ازاں آپؐ نے سجدہ فرمایا۔ اور پھر دوسری رکعت کے لیے آپؐ کھڑے ہوئے اس میں بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن پہلے رکعت کی نسبت اس کا رکوع اور سجود کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے سجدہ فرمایا۔ اور سورج صاف ہوگیا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوگئے۔ اور ارشاد فرمایا لوگ قبر میں ایسے آزمائے جائیں گے۔ جیسے دجال کی موجودگی میں آزمائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس دن سے ہم سنتے تھے۔ کہ آپؐ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے!۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے! جب

الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا يَعْنِي فَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی پناہ۔ بعد ازاں آپ سوار ہو گئے اور سورج کو گہن لگا۔ میں حجروں کے درمیان ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس دوران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے! آپ نے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنا شروع کی۔ تو آپ کافی دیر تک کھڑے ہوئے۔ پھر طویل رکوع فرمایا پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر کافی دیر تک رکوع فرمایا پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر سجدہ زیادہ طویل پھر کافی دیر تک کھڑے ہوئے مگر پہلی رکعت سے کم پھر پہلی رکعت کے رکوع سے کم رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پہلے قیام سے کم۔ تو یہ کل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے اتنے میں سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قبر میں تمہاری اسی طرح آزمائش ہوگی۔ جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

۱۴۸۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام زمزم کے قریب سورج گہن کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے!

۱۴۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے سخت گرمی کے دوران صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔ آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ لوگ گرنے لگے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے کافی دیر تک سر اٹھائے رکھا۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع میں رہے پھر کافی

ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ وَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ

دیر تک سر مبارک اٹھائے رکھا پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ آپ آگے بڑھتے پھر پیچھے ہٹتے ساری نماز میں چار رکوع تھے اور کل چار سجدے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ چاند اور سورج کو گہن نہیں لگتا مگر صرف کسی بڑے آدمی کے مرنے کے وقت حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھیے حتیٰ کہ سورج اور چاند صاف ہو جائے۔

نوعٌ آخرُ

گہن کی ایک اور قسم کی نماز

۱۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں سورج کو گہن لگا۔ آپ نے حکم فرمایا اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہوگی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی اتنا طویل رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اس سے لمبا سجدہ کیا۔ (حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا۔ اس حدیث پاک کو مروان نے معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایات کیا اور محمد بن حمیر نے اس کی مخالفت کی۔ جیسا کہ ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے۔

۱۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج میں گہن لگا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے، پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے۔ پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اس سے زیادہ طویل نہیں کیا۔

۱۴۸۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

تَوَضَّأَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ ثُمَّ رَکَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَکْعَتَیْنِ وَسَجْدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ۔

کے زمانۂ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے وضو فرمایا اور حکم فرمایا تو اعلان کیا گیا کہ نماز جماعت سے ہونے والی ہے۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور نماز میں دیر تک کھڑے رہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی ہوگی۔ پھر رکوع فرمایا تو آپ دیر تک رکوع میں رہے۔ بعد ازاں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا۔ اور اتنی ہی دیر آپ کھڑے رہے۔ آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا۔ بعد ازاں سجدے میں گئے۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا۔ یعنی دو دو رکوع فرمائے۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے تشریف رکھی۔ تو سورج صاف ہو گیا تھا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۴۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَامَ الَّذِیْ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ وَقَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الْقِیَامِ وَالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ فَجَعَلَ یَنْفُخُ فِیْ اٰخِرِ سُجُوْدِہٖ مِنَ الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ وَیَبْکِیْ وَیَقُوْلُ لَمْ تَعِدْنِیْ ھٰذَا وَاَنَا فِیْھِمْ لَمْ تَعِدْنِیْ ھٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ

نمازِ گرہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں سورج گرہن ہوا حضور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے! آپ کافی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے کافی دیر تک رکوع فرمایا پھر سر مبارک اٹھایا پھر کافی دیر تک سجدہ فرمایا بعد ازاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور طویل جلسہ استراحت کیا پھر ایک لمبا سجدہ کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور آپ کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا جیسے آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ یعنی قیام، رکوع، سجود اور جلوس کافی طویل فرمائے پھر دوسری رکعت کے آخر میں آپ ہانپنے اور رونے لگے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ اللہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ یعنی اللہ جل جلالہٗ کے ارشاد کے مطابق کہ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔ تو نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا۔ اور ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو سورج صاف

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَلَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

ہو چکا تھا۔ اس وقت حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ لہٰذا آپؐ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور لوگوں سے ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم دیکھو کہ ان میں کسی ایک کو گہن لگا ہے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ جنت مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی کہ اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اس کے چند خوشے لے لیتا اور جہنم مجھ سے اتنی نزدیک ہو گئی کہ میں ڈرنے لگا۔ کہیں مجھے ڈھانپ نہ لے اس میں میں نے حمیر قبیلہ کی عورت کو دیکھا۔ جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا۔ پھر نہ چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑے کھانے لگے۔ اسے نہ کھانا دیا نہ پانی، حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو نوچ رہی ہے۔ جب وہ اس کے آگے آتی۔ اور جب وہ پیچھے سے آتی تو اس کی سرین کو نوچتی۔ اور میں نے اس میں بنی دعداع کے ایک شخص (جوتیاں چرانے والے) کو دیکھا وہ ایک دو سروں والی لکڑی سے مار کر دھکیل دیا جاتا۔ اور میں نے اس میں ایک خمیدہ لکڑی والے شخص کو دیکھا جو حاجیوں کا مال و دولت چرایا کرتا تھا۔ اگر کسی شخص کو معلوم ہو گیا۔ تو وہ کہتا میری لکڑی میں اٹک گیا ورنہ وہ اسے بھگا لے جاتا۔ اور وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کہتا تھا کہ میں چور ہوں!۔

۱۴۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى النَّاسَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپؐ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی آپؐ نے بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا اور پھر کافی دیر تک قیام فرمایا۔ لیکن پہلے قیام کی نسبت کم بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ مگر پہلے سے کم۔ پھر کافی دیر تک سجدہ فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور کافی دیر تک

وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيْهِمَا
مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۴۸۷ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ
اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا
لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَّغُلَامٌ مِّنَ
الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ
رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ
فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ
لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ
قَالَ فَوَافَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ
كَاَطْوَلِ قِيَامٍ مَّا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا
ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ رُكُوْعٍ مَّا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ
لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُوْدٍ مَّا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ
قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّيَ
الشَّمْسِ جُلُوْسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ

سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم۔ بعد ازاں آپؐ کھڑے
ہوئے اور دو رکوع فرمائے۔ ان میں ایسا ہی کیا۔ پھر
دو سجدے فرمائے۔ ان میں بھی ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپؐ
نماز سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ جل
جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی
موت اور زیست سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو
تو اللہ جل جلالہٗ کی یاد اور نماز کے لیے دوڑو۔

نماز گہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی رضی اللہ عنہ
جو بصرہ کے رہنے والے تھے، سے مروی ہے۔ آپؓ نے
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک دن خطبہ سنا۔ آپؓ نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی
اور فرمایا کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا حضور پُرنور
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں تیر کا نشانہ لگا رہے
تھے۔ جب سورج دیکھنے والے کی نظر میں دو یا تین
نیزوں کے برابر بلند ہوا تو یک لخت سیاہ ہو گیا۔ ہم نے
ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کی یہ صورت حال
حضور علیہ السلام کی امت کے لیے نئی شان پیدا کرے گی۔ ہم مسجد کی طرف چلے اور حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لوگوں کی طرف نکلتے ہوئے ملے۔ آپؐ
آگے بڑھے اور نماز ادا فرمائی تو آپؐ اتنی دیر میں کھڑے
رہے۔ جیسے کہ کسی اور نماز میں نہ کھڑے ہوئے تھے
ہم آپؐ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ پھر آپ نے اتنا طویل
رکوع فرمایا جتنا کسی اور نماز میں لمبا رکوع نہیں فرمایا تھا
ہم نے آپؐ کی آواز نہیں سنی بعد ازاں آپؐ نے
سجدہ فرمایا اور اتنا طویل سجدہ اور کسی نماز میں نہیں کیا
تھا۔ ہم نے آپؐ کی آواز نہیں سنی۔ بعد ازاں دوسری رکعت
میں بھی ایسا ہی کیا۔ جب آپ دوسری رکعت پڑھنے کے
بعد بیٹھے تو سورج صاف ہو گیا تھا۔ آپؐ

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصَرٌ.

نَوْعٌ آخَرُ

١٤٨٨ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ.

١٤٨٩ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا.

١٤٩٠ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

نے سلام پھیرا، اللہ جل شانہٗ کی تعریف اور ثناء بیان فرمائی!۔ اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ ہوں!۔

نمازِ گرہن کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ گھبرا کر اپنا کپڑا سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ آپ مسجد میں پہنچے اور ہمارے ساتھ برابر نماز ادا فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن صرف کسی بڑے شخص کی موت یا زیست کیلئے ہی لگتا ہے۔ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن کسی کی موت یا زیست کیلئے نہیں لگتا وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بے شک جب اللہ جل شانہٗ اپنی مخلوق پر تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی تابعدار ہو جاتی ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز نفل پڑھو۔ جو تم نے نئی پڑھی ہو۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو سورج گرہن ہوا۔ آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے۔ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ لیکن طویل پڑھیں۔ پھر آپ کی نماز سے فراغت اور سورج گرہن کا دور ہونا ایک ہی وقت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو نئی فرض نماز پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو

سیدنا حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ بِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔

نے دو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہوگیا۔ پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی شخص کی وفات کے سبب گہن نہیں لگتا۔ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں۔ بے شک اللہ جلّ جلالہٗ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اللہ جلّ جلالہٗ جب کسی چیز پر اپنی تجلّی فرماتا ہے۔ تو وہ شے اس کی تابعداری کرتی ہے۔ جب سورج یا چاند گہن ہو تو نماز پڑھو۔ حتیٰ کہ گرہن دور ہو جائے۔ یا اللہ کوئی نئی شے پیدا فرمائے۔!

۱۴۹۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو تم نئے فرض کی طرح نماز ادا کرو۔

۱۴۹۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کے وقت نماز ادا فرمائی۔ جیسے ہم رکوع اور سجود کیسا نماز پڑھتے تھے۔

۱۴۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جلدی کرتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت سورج گہن تھا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہوگیا۔ پھر فرمایا۔ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ سورج اور چاند میں گہن صرف زمین کے بڑے آدمیوں میں سے کسی بڑے آدمی کی وفات کے وقت ہی لگتا ہے۔ حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے اور جینے سے گہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ اپنی مخلوق میں نئی چیز پیدا فرما دیتا ہے پھر ان دونوں میں جسے گہن لگے نماز پڑھو حتیٰ کہ صاف ہو جائے۔ یا اللہ جلّ شانہٗ نئی

۱۴۹۴ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَیْہِ النَّاسُ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْکَشَفَتْ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِھِمَا عِبَادَہٗ وَاِنَّھُمَا لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ ابْنًا لَّہٗ مَاتَ یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ نَاسٌ فِیْ ذٰلِکَ۔

بات پیدا فرما دے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گہن لگا۔ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہاں تک آپ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے۔ آپ نے ہمارے ساتھ سورج گرہن دور ہونے تک ۲ دو رکعت نماز ادا فرمائی جب سورج صاف ہو گیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن دور ہو جائے۔ یہ آپ نے اس لیے ارشاد فرمایا کہ گہن کے روز آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان کے انتقال کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

۱۴۹۵ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَلٰوتِکُمْ ھٰذِہٖ وَذَکَرَ کُسُوْفَ الشَّمْسِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری نماز کی طرح ۲ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

قَدْرُ الْقِرَاءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ

سورج گرہن میں قرأت کا اندازہ

۱۴۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِّنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ آپ کافی دیر تک سورۃ بقرہ کی تلاوت کے اندازے تک کھڑے رہے بعد ازاں آپ نے ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔ پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ لیکن آپ کا یہ قیام پہلے کی نسبت کم تھا۔ بعد ازاں ایک لمبا رکوع فرمایا لیکن پہلے کی نسبت کم۔ پھر سجدہ فرمایا۔ پھر طویل قیام فرمایا۔

وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

مگر قیام اوّل سے کم پھر طویل رکوع فرمایا مگر رکوع اوّل سے کم پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، مگر پہلے سے کم پھر لمبا رکوع مگر پہلے سے کم اور پھر سجدہ کیا۔ بعد ازاں آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو سورج گرہن دُور ہو گیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ سورج گرہن اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی وفات اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ جل شانہٗ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لیتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا مجھے جنت دکھائی گئی۔ میں نے اس میں سے جنت کے میوے کا ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک یہ دُنیا قائم ہے تم کھایا کرتے۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی۔ میں نے آج تک ایسی بھیانک چیز نہیں دیکھی۔ اور میں نے اس میں بہت سی عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اللہ جل شانہٗ کی ناشکری کرنے کی وجہ سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور اس کی احسان فراموش ہوتی ہیں۔ اگر تم عورت کے ساتھ ساری عمر انصاف کرو۔ بعد ازاں وہ تمہاری کوئی ایک بات بری دیکھے۔ تو کہنے لگتی ہے کہ میں نے تم سے کبھی خیر خواہی اور بھلائی حاصل نہیں کی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

۱۴۹۷ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گہن میں چار رکوع اور چار سجدے،

وَجَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

١٤٩٨ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

١٤٩٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ مَدَدْتُ يَدَيَّ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيجِ فَإِذَا فُطِنَ

فرمائے۔ اور دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔ جب آپؐ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے!

سورج گرہن کی نماز میں قرأت بلند آواز سے نہ کرنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

نمازِ گہن کے سجدے میں کیا کہا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا، آپ نے نماز پڑھائی تو ایک طویل قیام فرمایا۔ بعد ازاں ایک لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے حضرت شعبہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے سجدہ بھی طویل فرمایا اور آپ سجدے میں رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ اونچی آواز سے سانس لینے لگے۔ آپ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! مجھے اس عذاب سے کیوں ڈراتا ہے میں مغفرت طلب کرتا ہوں مجھے کیوں ڈراتا ہے۔ اور میں ان میں موجود ہوں! جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ارشاد فرمایا میری خدمت میں جنت پیش کی گئی۔ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے خوشے توڑ لیتا۔ اور میرے سامنے جہنم لائی گئی میں اسے پھونکیں مارنے لگا۔ اس خدشہ کے پیشِ نظر کہ اس کی گرمی تمہیں ڈھانپ نہ لے۔ اور میں نے اس میں اپنے اونٹ کے چور کو دیکھا اور بنی دعدع کے بھائی کو جو حج کرنے والے لوگوں کا مال و متاع چوری کیا کرتا تھا۔ جب کوئی چوری کا

لَهٗ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمُعَجَّبِ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ وَاَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَتْ اِحْدٰيهُمَا اَوْ قَالَ فَعَلَ اَحَدُهُمَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

چیز دیکھتا تو کہتا کہ یہ میری لکڑی میں خود بخود لٹک کر آ گئی (میں نے نہیں چرایا) اور میں نے اس میں ایک طویل سیاہ رنگ کی عورت دیکھی۔ جو بلی کی وجہ سے عذاب یافتہ تھی۔ اور اس نے بلی کو باندھا تھا۔ بعد ازاں نہ تو اسے کھانا دیا اور نہ ہی پینا اور نہ ہی اسے آزاد کیا تاکہ وہ کیڑے مکوڑے کھائے۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی بے شک سورج اور چاند میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو گہن لگے۔ تو تم اللہ کی یاد کے لیئے دوڑو۔

بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز گہن میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

۱۵۰۰ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا مِثْلَ رُكُوْعِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَاَ

حضرت عبدالرحمٰن بن نمیر نے حضرت ابن شہاب زہری سے دریافت فرمایا کہ نمازِ گہن کس طرح ادا کی جائے آپؒ نے فرمایا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا آپؒ نے حضرت عائشہؓ سے سنا۔ آپؓ فرما رہی تھیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج کو گہن لگا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا۔ اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔ لوگ جمع ہو گئے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پہلے آپؐ نے تکبیر ارشاد فرمائی۔ بعد ازاں ایک لمبی قراءت فرمائی۔ پھر تکبیر فرمائی اور ایک طویل رکوع قیام کی طرح یا اس سے بھی بڑا کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بعد ازاں آپؐ نے ایک لمبی قراءت فرمائی لیکن یہ قراءت پہلی قراءت سے کچھ کم تھی۔ پھر تکبیر فرماتے ہوئے ایک لمبا رکوع فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ أَدْنَى مِنَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُخْرَجًا فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پھر تکبیر فرمائی اور لمبا سجدہ کیا۔ رکوع کے برابر یا اس سے بڑا۔ بعد ازاں تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ فرمایا پھر تکبیر کہی پھر آپ تکبیر فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے اور ایک طویل قرات فرمائی۔ لیکن یہ سابقہ اور پہلی قرات سے کم تھی پھر تکبیر فرمائی اور ایک طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر تکبیر فرماتے ہوئے سر مبارک اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا۔ پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ کیا لیکن یہ سجدہ پہلے سجدے سے کم تھا۔ بعد ازاں تشہد پڑھا اور سلام پھیر کر آپ کھڑے ہو گئے۔ اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک کو گہن لگے تو نماز کے لیے اللہ کی طرف دوڑو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گہن پڑھائی تو آپ کافی دیر تک کھڑے رہے پھر ایک طویل رکوع فرمایا پھر آپ نے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا۔ بڑی دیر تک سجدہ فرمایا۔ بعد ازاں سر اٹھایا اور پھر آپ نے لمبا سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام فرمایا پھر لمبا رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور پھر طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا۔ پھر لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔ نماز سے فارغ ہوئے۔

نمازِ گہن کے بعد منبر پر بیٹھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جانے کو نکلے۔ اسی دوران سورج گرہن ہوا ہم حجرے میں واپس آ گئے۔ اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهٗ وَرُكُوْعَهٗ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ۔

ہو گئیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت سورج ایک پہر نکلا تھا۔ آپؐ کافی دیر تک کھڑے رہے بعد ازاں ایک طویل رکوع فرمایا پھر سر مبارک اٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم۔ بعد ازاں رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ فرمایا۔ اور اس کے بعد آپؐ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور، ایسا ہی کیا۔ مگر اس میں رکوع اور قیام پہلی رکعت کی نسبت کم فرمائے۔ بعد ازاں آپؐ نے سجدہ فرمایا اور سورج و صاف ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ دوسری باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قبروں میں لوگوں کی آزمائش ہو گی۔ جیسے دجّال کے سامنے آزمائش ہو گی۔ سابقہ حدیث شریف کی نسبت یہ حدیث پاک مختصر ہے۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

نمازِ گہن میں خطبہ کیسے پڑھا جائے

۱۵۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں سورج گہن ہوا، آپؐ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ تو آپؐ نے کافی دیر تک قیام فرمایا۔ اور کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھا کر طویل قیام فرمایا۔ لیکن یہ قیام پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر ایک طویل رکوع فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع کی نسبت مختصر تھا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ مگر قیام اوّل سے کم پھر طویل رکوع کیا۔ مگر رکوع اوّل سے کم۔ پھر سر مبارک اٹھا کر دیر تک قیام فرمایا گو پہلے قیام سے کم۔ بعد ازاں رکوع کافی دیر تک فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اور آپؐ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا۔ بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کے مرنے یا

يَمُوتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

زندہ ہونے سے نہیں گہناتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو، صدقہ دو اور اللہ جل جلالہٗ کو یاد کرو اور فرمایا، اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! لونڈی اور غلام کے زنا کرنے سے اللہ جل شانہٗ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں، اور ارشاد فرمایا۔ اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تمہیں اتنا علم ہو جتنا کہ مجھے علم ہے۔ تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ!

۱۵۰۴۔ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں خطبہ پڑھا، تو ارشاد فرمایا (اما بعد) یعنی حمد و ثنا کے بعد!

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں اس بات کا سبق ہے۔ کہ خطبہ کس طرح پڑھا جائے۔ یعنی پہلے حمد و ثنا بیان فرمائی اور اس کے بعد خطبہ شروع کیا۔

اَلْأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں دُعا مانگنے کا حکم

۱۵۰۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپ مسجد کی طرف جلدی میں چادر گھسیٹتے ہوئے چلے لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں، جیسے لوگ پڑھتے ہیں، جب سورج صاف ہو گیا تو آپ نے ہمیں خطبہ سنایا اور ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں گہن کسی کی موت کے سبب نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو کہ ان میں سے کسی کو گہن لگا ہے، تو نماز پڑھ کر دعا کرو حتیٰ کہ گہن اتر جائے۔

اَلْأَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں استغفار کا حکم

۱۵۰۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر قیامت کے خوف سے اٹھے آپ کھڑے

وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی، بہت طویل قیام، رکوع اور سجود سے اتنے لمبے رکوع اور سجود کسی نماز میں کرتے آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ پھر فرمایا یہ وہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ جل جلالہ بھیجتا ہے۔ اور یہ کسی شخص کے مرنے یا جینے کے لیے نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کی یاد اور اس سے دعا و استغفار کرنے کے لیے لپکو۔

استسقاء کی کتاب

استسقاء کا مطلب پانی طلب کرنا اور بارش کے لیئے دعا مانگنا ہے۔ جب بارش نہ برسے اور لوگوں پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ وہ رعایا کے ساتھ شہر سے باہر دعا اور استغفار کرے۔

مَتٰى يَسْتَسْقِي الْإِمَامُ

امام نمازِ استسقاء پڑھنے کب جائے

۱۵۰۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ رُءُوسَ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونَ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور راستے مسدود ہو گئے۔ آپ پانی برسنے کے لیئے اللہ سے دعا کیجیے آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مکان گر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اور جانور مر گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، نالوں اور درختوں پر مینہ برسا! اس وقت مدینہ منورہ سے بادل اس طرح پھٹ گیا۔ جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

نوٹ: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے چند معجزات یہ ہیں۔
چاند کا کلیجہ انگلی مبارک اٹھتے ہی شق ہو جاتا ہے۔ اشارہ پاتے ہی سورج الٹے پاؤں لوٹ آتا ہے پیغام

پہنچتے ہی درخت جڑوں پر چلتے ہوئے حاضرِ خدمت ہوتے ہیں۔ اور نگاہ اٹھتے ہی پتھر پانی پر تیرتے ہوئے بارگاہِ نبوی میں حاضرِ خدمت ہو کر نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہیں جانور سجدہ کرتے ہیں۔ اپنی شکایات پیش کر کے اپنے دکھوں اور دردوں کا مداوا طلب کرتے ہیں۔ غرض کہ اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت، عزت و عظمت کی ہر مخلوق معترف ان کے حکم کے سامنے ہر مخلوق کی گردن خم۔ ان کا سکہ حکومت زمین و آسمان میں رواں، ان کی بادشاہت دنیا اور آخرت اور میدانِ حشر میں جاری و ساری رسولِ اکرم نبی اعظم اور وزیرِ اعظم انہی کی ذات بابرکات ہے۔ باقی سب آپ کے امتی اور تابع خلفاء اور نائب ہیں۔

خُرُوجُ الْإِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۰۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِنِ الَّذِيْ أُرِيَ النِّدَآءَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِيْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِّنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدِنِ الَّذِيْ أُرِيَ النِّدَآءَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

نمازِ استسقاء کے لیے امام کا نکلنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنہوں نے (خواب میں) اذان سنی تھی کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے مصلی کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنا رخِ انور قبلہ کی طرف فرمایا۔ چادر کو الٹا اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابو عبدالرحمٰن امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کی غلطی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھائی گئی وہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں۔ اور اس حدیث کے راوی عبداللہ بن زید ابن عاصم مازنی ہیں۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

۱۵۰۹ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِيْ فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

امام کو کون سی مستحب حالت میں نکلنا چاہیئے

سیدنا حضرت اسحاق بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے فلاں صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لیے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کرتے ہوئے نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں محتاجی اور طلبی رحم کے لیے آرائش اور زیبائش کے بغیر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا۔ اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۵۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ ...

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ

مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئے نماز استسقاء ادا فرمانے کے لیے تشریف لائے۔

بَابُ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۵۱۱ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی تضرع اور زاری سے نماز استسقاء کے لیے تشریف لاتے۔ اور آپؐ نے زینت و آرائش نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ لیکن تمہاری طرح آپؐ نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ آپؐ مسلسل دعا اور عاجزی فرماتے اور تکبیر فرماتے رہے۔ اور آپؐ نے نماز عیدین کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

تَحْوِيلُ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاسْتِسْقَاءِ

جب امام نماز استسقاء میں دعا مانگے تو وہ لوگوں کی طرف اپنی پشت کرے

۱۵۱۲ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت فرماتے ہیں کہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے۔ آپؐ نے چادر الٹی اور اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر دی۔ دعا فرمائی اور پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی

تَقْلِيبُ الْإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْاسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت امام کا چادر الٹنا

۱۵۱۳ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید بن عاصم) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا اس طرح کہ داہنا کونا اس کا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اس کا داہنے مونڈھے پر کیا جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسی طرح الٹ جاوے گی قحط اور گرانی کے بدلے بارش اور ارزانی ہوگی

مَتٰى يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ

١٥١٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

امام اپنی چادر کب اُلٹے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے پانی کے لیے دُعا فرمائی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو آپ نے چادر الٹی۔

رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَهُ

١٥١٥ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

نمازِ استسقاء میں امام کا دُعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے چچا عبداللہ بن زیدؓ سے سُنا کہ آپؐ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ ہوتے چادر الٹتے اور دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے دیکھا۔

كَيْفَ يَرْفَعُ

١٥١٦ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

ہاتھ کس طرح اٹھائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ آپ اپنے دست مبارک یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

نوٹ: حضرت امام نوویؒ اس حدیث شریف کی تاویل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک صرف نمازِ استسقاء میں اس قدر زیادہ بلند فرماتے۔ کیونکہ دوسری دعاؤں میں بھی ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے

١٥١٧ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ.

حضرت ابو اللحم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے مقام احجار الزیت میں دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے ہوئے تھے۔

١٥١٨ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول

انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَأَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ حَتّٰى أُوْسِعْنَا مَطَرًا وَّأُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَالَ رَجُلٌ لَا أَدْرِيْ هُوَ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰى مَا نَرٰى مِنْهُ شَيْئًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ اللہ جل شانہٗ سے دُعا فرمائیے کہ وہ پانی برسائے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ مُنہ کے سامنے اٹھائے اور ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ تو خدا کی قسم آپ منبر سے نیچے نہ اترے تھے۔ کہ پانی زور کا برسا۔ اور پانی ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک برستا رہا۔ بعد ازاں ایک اور شخص (جس کے متعلق مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ یہ وُہ ہی تھا جس نے عرض کیا تھا یا رسُول اللہ دُعا فرمائیے۔ کہ اللہ جل شانہٗ پانی برسائے یا کوئی اور شخص تھا) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! راستے مسدود ہو گئے اور پانی کی شدت و کثرت سے جانور مر گئے تو دعا فرمائیے کہ اللہ جل شانہٗ پانی کو روک دے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے اردگرد درختوں، پہاڑوں پر مینہ برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا۔ کہ بادل پھٹ گیا حتیٰ کہ ہمیں دکھائی نہ دیا۔

ذِكْرُ الدُّعَآءِ

نمازِ استسقاء کی دُعا

١٥١٩ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمیں بارانِ رحمت سے سرفراز فرما۔

١٥٢٠ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَتِ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ قَالَ فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران لوگ کھڑے ہو گئے اور چلانے اور کہنے ۔ یا نبی اللہ! پانی ٹھہر گیا ہے اور جانور مر گئے ہیں۔ تو آپ پانی برسنے کے لیے اللہ سے دُعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ ہمیں بارشِ رحمت سے سرفراز فرما (دو مرتبہ فرمایا)۔ خدا کی قسم اس وقت ہمیں آسمان

اِنَّهَا اُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تَمْطُرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَيْهِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ۔

میں ابر کا کوئی ٹکڑا ابھی نظر نہ آتا تھا۔ اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیل گیا۔ بعد ازاں پانی برسنے لگا۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے۔ نماز سے فارغ ہو کر پلٹے پھر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا۔ جب دوسرے جمعۃ المبارک کو آپ منبر پر خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو لوگ زور زور سے چلا کر کہنے لگے۔ یا نبی اللہ گھر مکان گر گئے! (اور پانی کی شدت و کثرت سے) راستے مسدود ہو گئے اللہ جلّ شانہٗ سے دعا فرمایئے کہ پانی رک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا پھر آپ نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔ آپؐ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ بادل مدینہ منورہ سے پھٹ گیا تو بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد برستا تھا۔ لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہ پڑتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ اس پر بادل اس طرح تھا جیسے ٹوپی سر پر ہو!

۱۵۲۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ وَاَمْطَرَتْ قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ کھڑے کھڑے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ دعا فرمایئے کہ اللہ جلّ شانہٗ ہم پر پانی برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا یا اللہ ہم پر پانی برسا۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا۔ انس کہتے ہیں خدا کی قسم ہمیں آسمان میں کہیں بادل کا ٹکڑا معلوم نہ ہوتا تھا اور نہ ہمارے اور (مدینہ منورہ کے قریبی) پہاڑ سلع کے درمیان کوئی اوٹ حائل تھی۔ یک لخت ڈھال کی طرح وہاں سے بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ اور آسمان کے درمیان میں آ کر پھیل گیا اور برسنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اس دن سے ہم نے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا۔ دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے آیا۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ وہ سامنے آ کر

قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَمِرَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا۔

کھڑا ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور راستے مسدود ہو گئے تو اللہ جل شانہ سے دعا فرمایئے کہ بارش تھم جائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔ یا اللہ ٹیلوں۔ اونچی اور نیچی جگہ پر برسے آپ کا یہ ارشاد فرمانا تھا۔ کہ بادل پھٹ گیا اور ہم چلتے ہوئے دھوپ میں نکلے شریک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت۔ کہ کیا یہ وہی پہلا شخص تھا آپ نے جواب فرمایا نہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

١٥٢٢ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فِي الْحَدِيْثِ وَقَرَأَ فِيْهِمَا۔

استسقاء میں دعا کے بعد نماز پڑھنا

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لے گئے تو آپ کی پشت مبارک لوگوں کی طرف تھی۔ اور آپ قبلہ رخ ہو کر دعا فرماتے تھے۔ آپ نے چادر الٹی اور پھر دو رکعتیں نماز ادا فرمائی ابن ابی ذئب نے کہا کہ ایک حدیث کے مطابق دونوں میں قرات کی

كَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

١٥٢٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

نمازِ استسقاء کی رکعتیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لائے۔ تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اپنا رخِ انور قبلہ کی طرف کیا۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

١٥٢٤ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِيْ أَمِيْرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کس طرح پڑھی جائے

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے فرمایا۔ کہ مجھے امیروں میں سے ایک امیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں نماز استسقاء

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ

کے متعلق معلوم کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس شخص نے خود کیوں نہ مجھ سے دریافت کیا، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور زاری اور جھکتے ہوئے زیب و زینت کے بغیر تشریف لائے۔ پھر آپؐ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح خطبہ ارشاد نہ فرمایا۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنا

۱۵۲۵ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے، تشریف لائے آپؐ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ان میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

بارش برستے وقت کیا کہا جائے

۱۵۲۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب بارش برستی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے۔ اے اللہ! زور سے بارش برسا، اور اسے سود مند بنا۔

كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

ستاروں کی گردش سے بارش برسنے کا غلط عقیدہ

۱۵۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت نازل فرماتا ہوں تو اس کا انکار کرتے ہوئے ایک فرقہ کہتا ہے۔ فلاں ستارے نے ایسا کیا یا فلاں ستارے سے ایسا ہوا۔

۱۵۲۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔

مَسْأَلَةُ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

۱۵۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

مینہ برسا۔ آپ نے اس کی صبح کو ارشاد فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ رات کو تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے! اس نے ارشاد فرمایا۔ جب میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہوں۔ تو بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے مینہ برسا۔ پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور بارش برسنے پر میرا شکریہ ادا کیا۔ تو وُہ میرا مسلمان ہے اور ستارے کا کافر اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کے نکلنے یا ڈوبنے کی وجہ سے مجھ پہ پانی برسا۔ وُہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔

سیّدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اللہ جلّ شانہ پانچ سال تک اپنے بندوں سے بارش کو روک دے پھر مینہ برسائے تو تب بھی ایک گروہ کافر رہے گا اور وُہ کہے گا کہ ہم پر پانی مجدح ستارے کی وجہ سے برسا۔

جب بہت زیادہ بارش ہو اور نقصان کا اندیشہ ہو تو اسے بند کرنے کے لیے امام دُعا کرے

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سال امساکِ باراں تو بعض مسلمان جمعۃ المبارک کے دن حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسُول اللہ! پانی ٹھہر گیا ہے۔ اور زمین پر سبزہ باقی نہیں رہا چارہ اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک اُٹھائے جب کہ آسمان پر بادل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب لمبا فرمایا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جلّ جلالہ سے بارش کی دُعا فرما رہے تھے بعد ازاں جب ہم نمازِ جمعہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

رَفْعُ الْاِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ اِمْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

جس نوجوان کا گھر نزدیک تھا اس کا اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا۔ ایک ہفتے تک مسلسل بارش برستا رہا جب دوسرا جمعۃ المبارک آیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکان گر گئے اور سواروں کا چلنا ناممکن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے جلدی غمگین ہونے پر تبسم فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے ارشاد فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے! اس وقت مدینہ منورہ سے بادل پھٹ گیا۔

جب بارش برسنا ختم ہو تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں لوگوں پر قحط پڑا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی نے اٹھ کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے تو اللہ جل شانہٗ سے دعا فرمائیے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھائے۔ اس وقت آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک نیچے نہیں فرمائے تھے۔ کہ پہاڑوں کی طرح بادل بلند ہوئے پھر آپؐ منبر پر سے اترنے نہ پائے تھے۔ کہ بارش کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک پر گرنے لگا۔ پھر اس سارے دن بارش برستی رہی۔ اور دوسرے دن بھی جمعۃ المبارک تک۔ حتیٰ کہ وہی اعرابی یا ایک دوسرا اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى تَفَرَّجَتْ عَامَّاتُ الْمَدِيْنَةِ مِثْلُ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم مکان گر پڑے اور جانور ڈوب گئے اب آپ اللہ جل شانہٗ سے دعا فرمایئے (کہ بارش تھم جائے) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے (دونوں) دستِ مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہمارے اوپر نہ برسے۔ پھر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرف بادل کو اشارہ فرمایا وہ اس طرف سے پھٹ گیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گڑھے کی شکل ہو گیا۔ نالوں میں پانی بہنے لگا۔ پھر جو شخص کسی طرف سے آیا۔ اس نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں بارش ہو رہی ہے

(خدا کا شکر ہے کہ کتاب استسقاء ختم ہوئی!)

آخِرُ كِتَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

۱۵۲۲ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٌّ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّتِي تَلِيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہٗ کے ہمراہ تھے۔ اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان بھی تھے حضرت سعیدؓ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی شخص نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہاں! میں نے پھر آپؓ سے بیان کیا تو کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف اس طرح ادا فرمائی (کہ آپؐ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا) بعد ازاں آپؐ نے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی جس نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپؐ نے دوسرے حصے کے ساتھ صف باندھی اور یہ حصہ اس سابقہ لشکر کی جگہ پر چلا گیا!

۱۵۲۳ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان کے مقام پر تھے۔ آپؓ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے

لَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے حذیفہؓ نے فرمایا میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کی اقتداء میں دو صفوں نے نماز پڑھی۔ ایک صف دشمن کے سامنے رہی اور ایک صف ان کے پیچھے۔ پھر جو صف حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ اور دشمن کے سامنے والے آئے تو ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی پھر کسی شخص نے نماز قضا نہیں پڑھی۔

۱۵۲۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ حُذَيْفَةَ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح حضورؐ سرورِ دو عالم سے خوف کی نماز بیان فرمائی۔

۱۵۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے حضر میں تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس پر چار رکعتیں فرض فرمائیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں صرف ایک رکعت۔

۱۵۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِي قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام ذی قرد پر نماز پڑھائی۔ اور لوگوں نے آپ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی۔ بعد ازاں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی بعد ازاں وہ صف اس کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف آئی آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی کی قضا نہ فرمائی۔

۱۵۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیئے کھڑے ہوئے۔ اور لوگ بھی حضور پرنور صلی

أُنَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوْا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

---

۱۲۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِيْعًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوْا فَجَمَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيْمِ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی۔ انہوں نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں حضور نے رکوع فرمایا اور بعض لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے بعد آپ دوسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور جن لوگوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے۔ دوسرے لوگ آ گئے۔ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ اور سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے۔ پھر سب نے بیک وقت سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نمازِ خوف کے صرف دو سجدے ہی تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے اماموں کے پیچھے پڑھتے ہیں مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اس طرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ایک گروہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے۔ اور سب لوگ آپ کے ساتھ اٹھے۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ تو سب نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ فرمایا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑے رہے۔ اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے۔ اب کھڑے ہو گئے، جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے تو وہ بھی بیٹھے جنہوں نے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس کے بعد سب لوگ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیر

۱۵۳۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّوا الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ اور ایک صف دشمن کے آمنے سامنے رہی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی اور پھر وہ لوگ چلے گئے اب کی بار دشمن کے سامنے والے لوگ آگئے۔ ان کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی پھر سب لوگ اٹھے اور ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۰ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

حضرت صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ میں نماز خوف پڑھی تھی اس طرح کہ سب سے پہلے ایک گروہ نے حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی۔ اور ایک گروہ دشمن کے ساتھ رہا۔ آپ نے ایک رکعت ان لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ جو آپ کے پیچھے تھے۔ پھر حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے۔ اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی۔ اب دوسرا گروہ آیا اور حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ صف باندھی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اور ان لوگوں نے دوسری رکعت پڑھی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۵۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ بعد ازاں حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا اور ہر ایک گروہ اپنی اپنی رکعت پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔

۱۵۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاھُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَۃٌ مِّنَّا مَعَہٗ وَاَقْبَلَ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَہٗ رَکْعَۃً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَکَانُوْا مَکَانَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا وَجَآءَتِ الطَّائِفَۃُ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَرَکَعَ بِھِمْ رَکْعَۃً وَّسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَّسَجْدَتَیْنِ۔

۱۵۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنَّا وَاَقْبَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ فَرَکَعَ بِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَۃً وَّسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَی الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی فَصَلُّوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَیْنِ فَصَلّٰی لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَّسَجْدَتَیْنِ۔

۱۵۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَامَ فَکَبَّرَ فَصَلّٰی خَلْفَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنَّا وَطَائِفَۃٌ مُّوَاجِھَۃَ الْعَدُوِّ فَرَکَعَ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد میں جہاد کیا۔ ہم دشمن کے برابر کھڑے ہو گئے۔ اور اس کے سامنے صفیں باندھیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تو میں پہلے گروہ میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا۔ ایک گروہ دشمن کے سامنے رُخ کیے رہا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا گیا جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے بعد ازاں آپؐ نے سلام پھیرا۔ اس کے بعد ہر مسلمان نے اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم میں سے ایک گروہ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ نے پہلے اس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر وہ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا اس نے بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں گروہوں میں سے ہر شخص نے کھڑے ہو کر اپنے لیے ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا فرمائی۔ آپ کھڑے ہو گئے اور تکبیر فرمائی اور ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ دوسری جماعت دشمن کے آمنے سامنے رہی۔ تو سرورِ دو عالم صلی

ركعة وسجد سجدتين ثم انصرفوا ولم يسلموا وأقبلوا على العدو فصفوا مكانهم وجاءت الطائفة الأخرى فصفوا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم ركعة وسجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أتم ركعتين وأربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلى كل إنسان منهم لنفسه ركعة وسجدتين قال أبو بكر ابن السني الزهري سمع من ابن عمر حديثين ولم يسمع هذا منه۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر پہلا گروہ چلا گیا لیکن اس نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہو کر صف باندھی۔ دشمن کے سامنے کھڑا ہونے والا دوسرا گروہ آیا۔ اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ فرمائے۔ بعد ازاں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا کیونکہ حضور کے دو رکوع اور چار سجدے مکمل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد دونوں گروہوں کے لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ امام نسائی کے مطابق امام ابوبکر بن السنی نے فرمایا کہ یہ حدیث منقطع ہے۔ کیوں کہ ابن شہاب زہری نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقط دو احادیث سماعت فرمائیں اور یہ حدیث نہیں سنی!

۱۵۴۵ عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف في بعض أيامه فقامت طائفة معه وطائفة بإزاء العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ذهبوا وجاء الآخرون فصلى بهم ركعة ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن صلوٰۃ الخوف پڑھی تو ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ پھر جو گروہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا! اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ بعد ازاں وہ گروہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ پھر ایک گروہ نے باقی ماندہ رکعت ادا کی۔

۱۵۴۶ عن مروان بن الحكم أنه سأل أبا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال أبو هريرة نعم قال متى قال عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة العصر وقامت معه طائفة وطائفة أخرى مقابل العدو ظهورهم إلى القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا الذين

مروان بن حکم سے مروی ہے۔ اس نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف ادا کی ہے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کب۔ کہا جس سال نجد کی جنگ ہوئی تھی تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں۔ آپ نے تکبیر

مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

۱۵۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ بِصِنْفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُونَ عَلَى

فرمائی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور جو دشمن کے مقابلہ میں لگے تھے۔ بعد ازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا۔ جو آپ کے پیچھے کھڑا تھا بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ کے ہمراہ اس گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا۔ بعد ازاں وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دشمن کے سامنے والا گروہ آیا۔ انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کھڑے رہے جب وہ رکوع اور سجود کر کے کھڑے ہوئے۔ تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع فرمایا۔ اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی سجدہ فرمایا۔ پھر دشمن کے ساتھ والا گروہ آیا۔ انہوں نے رکوع اور سجود کیا۔ اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اور آپ کے ساتھ والے لوگ بھی بیٹھے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور دیگر سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ پس حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو گھیرے ہوئے ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے تو کافروں نے کہا کہ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیویوں سے زیادہ چاہتے ہیں۔ لہٰذا تم سب لوگ تیار ہو۔ پھر ایک ہی دفعہ ان پر حملہ آور ہو۔ تو سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

عَدُوِّهِمْ فَكَانَ اَصْحَابُهُ وَاحِدًا هُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتِيَ الْآخَرُ هٰؤُلَاءِ فَيَقْعُدُ مَ اُولٰئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

تشریف لائے۔ اور کہا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کرو آپ نے ایک گروہ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے دفاع کیلئے ہتھیار سنبھالے کھڑا ہوا۔ ایک رکعت پڑھنے کے بعد وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا۔ آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان لوگوں کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی تھی اور انہوں نے ایک ایک رکعت الگ ادا کی۔

۱۵۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ نماز پڑھی جو پیچھے تھی۔ اور دو سجدے فرمائے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ یعنی ان لوگوں کی جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور دوسرے لوگ آ کر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ دو سجدے فرمائے۔ پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو اور ان حضرات کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

۱۵۴۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ،

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں تھے۔ بعد ازاں نماز کھڑی ہوئی۔ تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں۔ جو لوگ پیچھے تھے۔ ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ اور دو سجدے فرمائے۔ بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے۔ اور ان لوگوں

الطَّائِفَةَ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ وَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ.

۱۵۵۰: **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمَاكِنِهِمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخَرُ فَقَامُوا فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ.

کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور آپ کے پیچھے والے اور دشمن کے سامنے والے لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صلوٰۃ الخوف میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ دو صفیں بنائیں۔ دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں حائل تھا۔ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں آپ نے رکوع فرمایا۔ ہم نے بھی رکوع۔ پھر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا۔ تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کو جھکے تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے نزدیک ترین صف میں لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ اور جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نزدیک والی صف نے سجدے سے سر نہ اٹھایا۔ دوسری صف کھڑی رہی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا۔ تو دوسری صف نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ پھر جو صف حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھی وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اور پچھلی صف آگے آگئی اور ان کی جگہ لیتے ہوئے، اس جگہ کھڑی ہوئی۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ ہم نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ہم نے بھی اٹھایا۔ جب شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے لیے جھکے تو آپ کے نزدیک والے لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے نزدیک والے لوگوں نے سر مبارک اٹھایا۔ تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا فَرَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم کھجوروں کے درختوں میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو دیگر لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ جب آپ نے رکوع فرمایا تو سب دوسرے لوگوں نے بھی رکوع فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور آپ کے ساتھ اس صف نے بھی سجدہ کیا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی۔ دوسرے حضرات حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب وہ سجدہ کرکے اٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا جس جگہ کھڑے تھے۔ پھر وہ حضرات ان کی جگہ پر آ گئے۔ بعد ازاں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب نے سر اٹھایا۔ پھر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی قریبی صف نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے۔ تو دوسروں نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے سلام پھیرا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جیسے تمہارے امیرانِ دین کرتے ہیں۔

۱۵۵۲ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هٰذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان میں دشمن کے آمنے سامنے تھے۔ اور مشرکین کے لیڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) بھی ان کے سامنے تھے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ مشرکین نے کہا اس کے بعد ان کی ایک نماز ہے۔ جسے وہ اپنی مال اور اولاد سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ پھر حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی۔ تو آپ نے لوگوں کی دو ۲ صفیں اپنے پیچھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۱۵۵۳ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا لَهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هَؤُلَاءِ وَأُولَئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا

لیکن پہلے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر جب سر اٹھایا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسرے لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ اس رکوع کے بعد کیا۔ جو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ پھر اگلی صف پیچھے چلی گئی۔ اور پچھلی صف آگے آگئی اور ہر شخص اپنی قریبی جگہ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا۔ پھر جب سب نے سر رکوع سے اٹھایا تو قریبی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا۔

حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ اس وقت خالد بن ولید مشرکوں کے سردار تھے۔ مشرکوں نے کہا کہ ہم نے ان مسلمانوں کی غفلت کا وقت (نماز کا) پا لیا۔ تو وہاں ہی ظہر و عصر کے درمیان نمازِ خوف کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے نمازِ عصر پڑھائی تو ہم دو گروہ بن گئے ایک دشمن کے مقابل اور ایک حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور علیہ السلام نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی یعنی دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والوں نے بھی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہونے والوں نے بھی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر جب آپ نے سجدہ کیا۔ تو پاس والوں نے سجدہ کیا۔ اور وہ سجدہ کر کے پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے چلے گئے! پھر انہوں نے سجدہ کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کھڑے

ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ۔

۱۵۵۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا۔

۱۵۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

ہوئے اور دوسرا رکوع کیا سب کے ساتھ۔ (قریب والے بھی اور محافظ بھی) پھر پاس والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے آگے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو گئیں اور ایک دفعہ آپ نے بنی سلیم کی زمین پر نماز خوف پڑھی۔!

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ صلوٰۃ الخوف میں دو رکعتیں ادا فرمائیں اور بعد ازاں سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے لوگوں کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سلام پھیرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور دوسرے لوگوں نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔)

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور بعد ازاں سلام پھیرا۔ پھر آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا

سیدنا حضرت سہل ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلوٰۃ الخوف میں امام قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو، مسلمانوں کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہو اور ایک اور گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا ہو۔ پہلے امام ایک رکعت پڑھے بعد ازاں امام ٹھہرا رہے اور دوسرے لوگ اکیلے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جائیں اور دشمن کی جگہ والے گروہ کی جگہ کھڑے ہوں۔ دوسرا گروہ آئے اور ان کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے۔ تو امام کی دوسری رکعت ہو گی اور اس گروہ کی پہلی رکعت تو بعد میں وہ اپنے لیے ایک رکوع اور دو دو سجدے مزید کر لیں۔!

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ وَطَائِفَةٌ وَّجُوْهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوْا مَقَامَ الْآخَرِيْنَ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی! تو ایک، گروہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں وہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرے گروہ کی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اور دوسری جماعت آئی۔ اس کے ساتھ آپ صلی علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر سلام پھیر دیا!

۱۵۵۸ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی، جو آپ کے پیچھے تھا۔ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر جو جماعت آئی۔ اس کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں!

أُخِرُ كِتَابِ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

؛ کتاب صلوٰۃ الخوف ختم ہوئی ؛

كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین کی کتاب

۱۵۵۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اہلِ جاہلیت کے لوگوں کے سال میں دو دن ایسے مقرر تھے جن میں وہ کھیل تماشہ کیا کرتے، جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دو دن ایسے مقرر تھے۔ جن میں تم لوگ کھیلتے تھے۔ اب اللہ جل شانہٗ نے تمہیں اس سے بہتر دو دن عنایت فرمائے ہیں۔ ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید الاضحیٰ کا دن!

الخروج الی العیدین من الغد

۱۵۶۰ عن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ ان قوما رأوا الھلال فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم ان یفطروا بعد ما ارتفع النھار وان یخرجوا الی العید من الغد۔

خروج العواتق وذوات الخدور فی العیدین

۱۵۶۱ عن حفصۃ قالت کانت ام عطیۃ لا تذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر کذا وکذا فقالت نعم بابا قالت لیخرج العواتق وذوات الخدور والحیض ولیشھدن العید ودعوۃ المسلمین ولیعتزل الحیض المصلی۔

اعتزال الحیض مصلی الناس

۱۵۶۲ عن محمد قال لقیت ام عطیۃ فقلت لھا ھل سمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانت اذا ذکرتہ قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات یعنی الخدور فیشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین ولیعتزل الحیض مصلی الناس۔

نمازِ عید کے لیئے دوسرے دن جانا

سیدنا حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے سنا کہ بعض لوگوں نے عید کا چاند دیکھا۔ تو وہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت سورج کافی نکل آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑنے اور دوسرے دن نمازِ عید کے لیئے نکلنے کا حکم فرمایا۔

نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کی نمازِ عیدین کو روانگی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل کرتیں۔ تو فرماتیں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ نوجوان، پردہ دار اور حیض والی عورتیں نماز کے لیئے نکلیں، عیدگاہ میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے باہر رہیں۔

حائضہ عورتوں کا عیدگاہ میں نہ جانا

حضرت محمد سے مروی ہے۔ کہ میں ام عطیہ سے ملا۔ اور ان سے دریافت کیا، کیا آپ نے حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ آپ کا ذکر کرتیں تو ارشاد فرماتیں۔ آپ پر میرے باپ قربان ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نوجوان اور پردہ دار عورتوں کو نکالو کہ وہ نیک کام میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں اور حائضہ عورتوں کو مسجد سے جدا رہنا چاہیئے

بَابُ الزِّيْنَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۱۵۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِبْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ وَاِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ۔

دونوں عیدوں میں زیب و زینت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر نے بازار میں ایک موٹا ریشمی کپڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ آپ نے اسے لے لیا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجئے۔ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ میں جب دوسرے علاقوں کے لوگ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں تو اس سے آرائش و زیبائش فرمائیے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ تو اس شخص کا لباس ہے۔ جس کا (دنیا و آخرت میں علم اور فضیلت سے) کچھ حصہ نہیں۔ یہ سن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے۔ جب تک اللہ کو منظور ہوا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باریک ریشمی کپڑے کا ایک جبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ جسے آپ لے کر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ یہ اس شخص کا لباس ہے۔ جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر آپ نے یہ جبہ مجھے ارسال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیچ کر اپنے کام میں لاؤ۔

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۶۴ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اِسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَ الْاِمَامِ۔

عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا

سیدنا حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا خلیفہ بنایا۔ آپ عید کے دن نکلے اور فرمایا اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے۔

تَرْكُ الْأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ

١٥٦٥ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

عیدین میں اذان نہ کہنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید خطبے سے قبل اذان اور تکبیر کہے بغیر پڑھی۔

الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

١٥٦٦ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ فَذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

عید المبارک کے دن خطبہ پڑھنا

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد کے ایک ستون کے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا ہمیں سب سے پہلے آج نماز پڑھنی چاہیئے اور بعد ازاں قربانی کرنی چاہیئے۔ جو شخص ایسا کرے اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے گھر والوں کے لیئے ذبح کیا۔ تو حضرت ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا ایک دُنبہ ہے۔ جو ایک سال کے دُنبہ سے بہتر ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے ذبح کر دو لیکن تمہارے بعد کسی اور کا ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔

نوٹ:۔ بھیڑ بکری کے جذعہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر چھ ماہ ہو اور اسے ساتواں ماہ شروع ہو۔ مسنۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ پورے ایک سال کا ہو۔ اور دوسرے سال میں اس کی عمر کی ابتداء ہو۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

١٥٦٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

خطبے سے پہلے نماز عیدین پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرماتے تھے۔

صلوة العيدين الى العنزة

۱۵۶۸ عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج العنزة يوم الفطر ويوم الاضحى يركزها فيصلى اليها۔

عدد صلوة العيدين

۱۵۶۹ عن عمر بن الخطاب قال صلوة الاضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان وصلوة المسافر ركعتان وصلوة الجمعة ركعتان تمام غير قصر على لسان النبى صلى الله عليه وسلم۔

باب القراءة فى العيدين بقاف واقتربت

۱۵۷۰ عن عبيد الله بن عبد الله قال خرج عمر رض يوم عيد فسأل واقدا الليثى باى شىء كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ فى هذا اليوم فقال بقاف واقتربت۔

باب القراءة فى العيدين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية

۱۵۷۱ عن النعمان بن بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فى العيدين ويوم الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية و

میدان میں سترے کے لیے برچھی گاڑ کر نمازِ عید ادا کرنا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں برچھی نکالتے آپ اسے میدان میں سُترہ کے لیے گاڑتے اور اس کے سامنے نماز ادا فرماتے۔

نمازِ عیدین کی رکعتیں

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں۔ اور عید الفطر کی دو، مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور نمازِ جمعہ کی دو رکعتیں اور یہ سب پوری ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق ان میں قصر نہیں۔

عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا

سیدنا حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ عید کے دن باہر تشریف لائے تو آپ نے حضرت ابو واقد لیثی سے پوچھا؟ فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کون سی سورت پڑھتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا سورۂ قاف اور سورۂ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

نمازِ عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین اور جمعۃ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے۔ کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوتا تو

رُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا۔

آپ دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے!

بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

دونوں عیدوں میں بعد از نماز خطبہ

۱۵۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَشْهَدُ إِنِّي شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید میں موجود تھا۔ آپ، نے پہلے نماز پڑھی اور بعد ازاں خطبہ پڑھا۔

۱۵۷۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

اَلتَّخْيِيْرُ بَيْنَ الْجُلُوْسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيْدَيْنِ

دونوں عیدوں میں خطبہ سننے کے لیئے بیٹھنا

۱۵۷۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيْدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيْمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید پڑھی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جس، کا دل چاہے وہ خطبہ سننے کے لیئے بیٹھا رہے اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے!

اَلزِّيْنَةُ لِلْخُطْبَةِ

خطبہ کے لیئے خوش پوشی

۱۵۷۵ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

سیدنا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبز رنگ کی دو ۲ چادریں لپیٹے ہوئے تھے۔

اَلْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيْرِ

اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دینا

۱۵۷۶ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

سیدنا حضرت ابو کاہل احمسی رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا!

قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۷ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ۔

قیام الامام فی الخطبۃ

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضور سرورِ کائنات کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھ جاتے اور بعد ازاں پھر کھڑے ہوتے۔

مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

۱۵۷۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَأَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

خطبہ پڑھتے وقت کسی آدمی کا سہارا لینا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نماز عید میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا۔ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا فرمائی۔ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو آپ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ آپ نے لوگوں کو نصیحت فرمائی۔ اور آخرت یاد دلائی۔ اور انہیں اللہ کی اطاعت کی رغبت دلائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے حتیٰ کہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خدا سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔ انہیں نصیحت اور وعظ فرمایا آخرت یاد دلائی اور اللہ جل شانہٗ کی حمد فرمائی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ جل شانہٗ کی اطاعت کی رغبت دلائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ دو، کیوں کہ بہت سی عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی! ادنیٰ عورتوں میں سے ایک کالے گالوں والی عورت نے پوچھا یا رسول اللہ کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیونکہ یہ شکوہ اور گلہ زیادہ کرتی ہیں۔ خاوند کی

بہ۔

ناشکری کرتی ہیں۔ عورتوں نے یہ سُن کر اپنے چھلّے، بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر حضرت بلالؓ کے کپڑے میں ڈالے اور انہیں صدقہ کر دیا

استقبال الامام الناس بوجهه في الخطبة

۱۵۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَّتَصَدَّقُ

امام کا خطبہ میں لوگوں کی طرف مُنہ کرنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں تشریف لے جاکر لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اپنا رُخ انور عوام کی طرف فرماتے اور سب لوگ بیٹھے رہتے۔ پھر اگر آپ کہیں مجاہدین ارسال فرمانا چاہتے تو آپ لوگوں سے بیان فرماتے ورنہ تین بار صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرماتے۔ عورتیں زیادہ صدقہ دیا کرتیں۔

الانصات للخطبة

۱۵۸۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

خطبہ کے وقت کسی کو خاموش کرانا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اسی دوران امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تُو نے ایک فضول بات کہی

كيف الخطبة

۱۵۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ارشاد فرماتے۔ ہم اللہ جل شانہ کی اس طرح حمد و تعریف کرتے ہیں جس طرح کہ وہ تعریف و حمد کے لائق ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے۔ جسے اللہ جل شانہ راہِ ہدایت دکھائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے گمراہ فرمائے اسے کوئی راہِ ہدایت دینے والا نہیں۔

مُحْدَثَاتُ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

بے شک سب سے زیادہ سچی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور سب طریقوں سے افضل اور بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور بدترین بات بدعات سیئہ ہیں اور ہر نئی بات بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب اور نزدیک ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے دونوں گال مبارک سُرخ ہو جاتے۔ آپ کی آواز مبارک بلند ہوتی اغصہ زیادہ ہو جاتا۔ جیسے کوئی لشکر کا ڈرانے والا کہتا ہے۔ کہ تمہیں دشمن صبح کو شب خون مارے گا یا شام کو۔ جو شخص مال و جائیداد چھوڑ جائے تو وہ ترکہ اس کے حقیقی وارثوں کے لیئے ہے۔ اور جو شخص اپنے پیچھے قرض چھوڑ کر مرے یا ایسے بچے چھوڑ جائے جن کا کوئی پالنے والا نہ ہو تو وہ میرے ذمے ہے اور میں مسلمانوں کے جملہ امور کا کفیل ہوں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔

بدعت ایسے بہت سے اعمال ہیں جو قرون اولیٰ کے بعد حادث ہونے کے باوجود کار ثواب ہیں۔ اس لیئے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ من سن فی الاسلام سنۃ فعمل بھا العبد کتب لہ مثل اجر من عمل بہ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے۔ پس اس پر عمل کیا گیا تو اسے عمل کرنے والے کی مثل ثواب حاصل ہوگا۔ امام نوویؒ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں۔ خواہ یہ طریقہ از سر نو ایجاد کیا گیا ہو یا اس سے قبل، شرع میں اس کی نظیر موجود تھی (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۴۱) اور اسے بدعت نہ کہا جائے گا کیوں کہ کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص البعض ہے اور محدثین کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (فتاوی عبد الحئی جلد ۳: صفحہ ۱۳۸)

چنانچہ دلائل کے طور پر مندرجہ ذیل امور ذہن نشین رہیں!

(۱) وفاء الوفاء جلد ۱ صفحہ ۳۶۲ میں علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ مسجد شریف کی محراب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں نہ تھی۔ بلکہ سب سے پہلے اسے عمر ابن عبد العزیز نے بنوایا! (فتاوی عبد الحئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۹، سطر ۲۱)

(۲) بوقت ملاقات مصافحہ سنت ہے۔ اور بوقت رخصت مصافحہ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بوقت رخصت مصافحہ کرتے تھے (فتاوی عبد الحئی جلد ۲، صفحہ ۲۳، سطر ۱۳)

(۳) ایک شہر کی متعدد مساجد میں جواز جمعہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت نہیں۔ (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۱۱، سطر ۱۷)

(۴) بناء مدارس کا مروجہ طریقہ بدعت ہے۔ (الضیاء جلد ۳، صفحہ ۱۳۹)
(۵) اہل سنت وجماعت مذہب حقہ کا نام ابوالحسن اشعری متولد ۲۶۰ھ اور متوفی ۳۳۰ھ کے زمانہ میں ہوا۔ (نبراس شرح عقائد صفحہ ۳۰، سطر ۵)
(۶) سیوطی نے اوائل میں ذکر فرمایا کہ سب سے پہلے اذان کے لیئے منبر کو سلمہ نے بنوایا اور یہ اس سے قبل نہ تھا (درمختار از شامی جلد ۱، صفحہ ۳۶۰) چنانچہ موجودہ دور میں شعائر الٰہی کو بدعت قرار دینا ایک شرمناک زیادتی ہے اور اگر ان معترض موحدوں کے بقول ہر بدعت حرام قرار پائے تو بقول قاضی ثناء اللہ پانی پتی زندگی اور جینا دوبھر اور محال ہو جائے گا لہٰذا بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو! جیسے نئے نئے عمدہ کھانے، پریس میں قرآن اور دینی کتب کا چھپوانا اور بدعت سیئہ جو کسی سنت کے خلاف ہو، یا سنت کو مٹانے والی ہو۔!

حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

عوام کو خطبہ میں امام کا صدقہ کی ترغیب

۱۵۸۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید المبارک کے دن نکلتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرما کر خطبہ پڑھتے بعد ازاں صدقہ دینے کا حکم فرماتے۔ تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیا کرتیں۔ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضروری کام ہوتا یا مجاہدین کا لشکر کہیں روانہ کرنا ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما دیتے یا واپس تشریف لے آتے۔

۱۵۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرے میں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا کہ اپنے روزوں کی زکوٰۃ دو۔ یہ سن کر حاضرین ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون سے لوگ موجود ہیں۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دو۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ بلاشبہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد، غلام اور مرد عورت پر دو سیر گندم اور چار سیر کھجور یا جو صدقہ فطر فرض فرمائے ہیں۔!

۱۵۸۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ۔ فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربانی کے دن ہمیں نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہماری طرح قربانی کرے، اُس نے درست کیا اور جو شخص نماز سے قبل قربانی کرے تو وُہ گوشت کی بلا ثواب بکری ہے جناب حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں نے قربانی نماز کے لیئے جانے سے پہلے کر لی! میں نے اسے کھانے پینے کا دن خیال کیا۔ لہٰذا میں نے جلدی کی۔ میں نے خود اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ بکری تو گوشت کی ہوئی۔ جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس تو چھ ماہ کا ایک دُنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وُہ میری طرف سے قربانی کرنے کے لیئے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں، اور تیرے سوا کسی دوسرے شخص کو کافی نہ ہوگا۔

اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ درمیانہ پڑھنا

۱۵۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی (نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی زیادہ مختصر ہوتا۔)

اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ

دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھ کر خاموش رہنا

۱۵۸۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا۔ بعد ازاں آپ بیٹھ گئے اور کوئی بات نہ فرمائی۔ پھر کھڑے ہو کر

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ۔

دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اب اگر کوئی شخص تجھے یہ کہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو اسے نہ مان!

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيهَا

دوسرے خطبے میں تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی کرنا

۱۵۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھتے بعد ازاں پھر کھڑے ہوتے۔ اور کلام اللہ کی کچھ آیات تلاوت فرماتے اللہ کی یاد کرتے۔ آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا۔ اور نماز بھی درمیانی!

نُزُولُ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبہ ختم ہونے سے قبل امام کا منبر سے اُترنا

۱۵۸۸ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصِهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران حضرت امام حسن حسین علیہما السلام تشریف لائے اور وہ دو سرخ کرتے پہنتے ہوئے چلتے اور گرتے سنبھلتے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے نیچے اُترے اور دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ نے سچ فرمایا کہ تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں گرتے سنبھلتے آتے دیکھا تو میں بے قرار ہو گیا حتیٰ کہ منبر سے نیچے اترا اور انہیں اٹھا لیا۔

سیدین جلیلین شہیدین عظیمین حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام ابو محمد حسن ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ ائمہ اثنا عشریہ میں امام دوم ہیں آپ کی کنیت ابو محمد لقب تقی و سید عرف سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سبط اکبر ہے! آپ کو ریحانۃ الرسول اور آخر الخلفاء بالنص بھی کہتے ہیں۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۵ رمضان

المبارک ۳ ہجری کی شب میں مدینہ طیبہ کے مقام پر ہوئی۔ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا اور ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا، بال مُنڈا کیئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق قبلہ حسن وجمال سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو وہ مشابہت صورت حاصل نہ تھی جو سیدنا حضرت امام حسن کو حاصل تھی۔ آپ سے پہلے حسن کسی کا نام نہیں رکھا گیا، یہ جنتی نام سب سے پہلے آپ کو عنایت ہوا۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت امام حسن علم ووقار، حشمت وجاہ، جود وکرم، زہد وطاعت میں بلند پایہ ہیں۔ ایک ایک آدمی کو آپ ایک ایک لاکھ عطیہ مرحمت فرماتے تھے۔ آپ نے، پاپیادہ پچیس حج فرمائے۔ اور کوتل سواریاں آپ کے ہمراہ ہوتی تھی۔ مگر آپ کی تواضع اور اخلاص وادب کا اقتضا کہ آپ حج پاپیادہ فرماتے۔ آپ کا کلام بہت شیریں تھا۔ اہل مجلس چاہتے تھے کہ آپ گفتگو ختم نہ فرمائیں۔

حضرت امام حسین سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین اور شبیر رکھا۔ آپ کی کنیت عبداللہ اور لقب سبطِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ریحانۃ الرسول ہے اور آپ کے برادر معظم کی طرح آپ بھی حضور کے جوانوں کا سردار اور اپنا فرزند بنایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ساتھ کمال محبت ورافت تھی۔ جنتی نوجوانوں کے سردار کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ راہ خدا میں اپنی جوانی میں راہی جنت ہوئے۔ حضرت امامین کریمین ان کے سردار ہیں۔ اور جوان کسی شخص کو بلحاظ اس کی نوعمری کے بھی کہا جاتا ہے۔ اور بلحاظ شفقت بزرگانہ کے بھی اگرچہ آدمی کی عمر کتنی ہو۔ اس کے بزرگ اسے جوان بلکہ لڑکا کہتے ہیں۔ شیخ اور بوڑھا نہیں کہتے۔ اسی طرح شجاعت وجوانمردی پر بھی لفظ جوان کا اطلاق ہوتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر شریف اگرچہ وقت وصال پچاس سے زائد تھی۔ مگر شجاعت جواں مردی اور شفقت پدری کے لحاظ سے آپ کو جوان فرمایا گیا۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ انبیاء کرام اور خلفائے راشدین کے سوا امامین جلیلین تمام اہل جنت کے سردار ہیں۔ کیونکہ جوانان جنت سے مراد تمام اہل جنت ہیں۔

مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

خطبہ پڑھ کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ دینے کی رغبت دلانا

۱۵۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عید پڑھنے گئے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! اور اگر میرا درجہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ

عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ۔

نہ رہ سکتا۔ آپ اس نشان کے قریب آئے۔ جو حضرت کثیر بن الصلت کے گھر کے نزدیک ہے۔ آپ نے نماز پڑھی اور بعد ازاں خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ انہیں وعظ اور نصیحت فرمائی۔ اور انہیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ عورتوں نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور وہ اسے بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ یعنی اپنے زیور اتار اتار کر دینا شروع کیے

الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

نماز عید سے قبل یا بعد نماز نہ پڑھنا

۱۵۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔

ذَبْحُ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يُذْبَحُ

امام عید کے دن کتنی قربانیاں دے

۱۵۹۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید بقر کے دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو سیاہ اور سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔

۱۵۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی فرمایا کرتے تھے

اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا

نماز عید اور جمعۃ المبارک ایک ہی دن پڑھیں تو کیا کرنا چاہیے

۱۵۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ تلاوت

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا۔

فرماتے اور اگر جمعۃ المبارک اور عید ایک ہی دن پڑھتے۔ تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑیں تو جمعہ پڑھنے میں اختیار

۱۵۹۴ عَنْ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز سویرے ادا فرمائی بعد ازاں آپ نے جمعۃ المبارک کے متعلق فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے آ جائے جس کا جی چاہے نہ آئے۔

۱۵۹۵ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

سیدنا حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ پاک میں جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑھیں۔ آپ نے تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ جب دن چڑھ گیا تو خطبہ ارشاد فرمانے نکلے اور طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھی۔ اس دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لوگوں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ درست اور سنت کے مطابق ہے۔

ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

عید سعید کے روز خوشی سے دف بجانا

۱۵۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے جہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا) بجا رہی تھیں۔ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں بجانے دو۔ کیوں کہ ہر ایک قوم کی ایک عید ہے جس میں وہ خوشی کرتے اور گانے بجاتے ہیں۔

اللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن امام کی موجودگی میں کھیل کود

۱۵۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حبشی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے دن کھیلتے ہوئے آئے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ کے کاندھے پر انہیں دیکھ رہی تھی۔ بعد ازاں مسلسل دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود واپس چلی آئی

نوٹ: ایسا تماشہ جس سے جہاد کی قوت اور مجاہدین کو جوش دلانا مقصود ہو مسجد میں درست ہے احادیث پاک میں مذکور کھیل سے مراد کھیل کی کثرت تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ واقعہ بچپن کا ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ام مکتوم کے سامنے حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ کو نکلنے سے منع فرمایا۔ حالانکہ آپؓ نابینا تھے۔ آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو۔ لہٰذا پردہ ہر حال میں ضروری اور اہم ہے۔!

اللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَالِكَ

عید کے دن مسجد میں کھیل کھیلنا اور اسے عورتوں کا دیکھنا

۱۵۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور آپؐ نے مجھے چادر سے چھپا لیا۔ میں مسجد میں کھیلنے والے حبشیوں کو دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ تم ایک کم سن لڑکی کے جو کھیل کود پر دیوانی ہو، کھڑے رہنے کا اندازہ خود کر لو۔

۱۵۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بعض حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ آپ انہیں کھیلنے،

الرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۶۰۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مُتَسَجٍّ بِثَوْبِهٖ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَهُنَّ اَيَّامُ مِنًى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ

(دیجیئے، یہ بنی ارفدہ ہیں۔ یعنی حبشی ہیں)

عید سعید کے دن گانے بجانے کی اجازت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں جاکر دیکھا تو دو لڑکیاں دف بجارہی اور گا رہی ہیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک کھولا اور ارشاد فرمایا۔ اے ابو بکر! انہیں گانے بجانے دیجیئے۔ کیوں کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور وہ منیٰ کے دن تھے (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام میں مدینہ منورہ میں تھے

" کتاب عیدین ختم شد! "

كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

رات اور دن کے نوافل کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ وَالْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

۱۶۰۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

۱۶۰۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِيْ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهٗ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ

نفلی نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نفل نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنایا۔ آپ نے اس میں کئی رات نماز نفل ادا فرمائی حتیٰ کہ مسجد میں کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے اور آپ کے پیچھے نماز میں شامل ہونے لگے بعد ازاں ایک رات لوگوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی تو انہوں نے خیال فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں بعض لوگوں،

حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

نے کھانسنا شروع کیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہارا کام دیکھا اور مجھے اس کے، فرض ہونے کا ڈر لگا۔ اگر یہ فرض ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے تھے۔ اے لوگو! نمازِ نفل اپنے اپنے گھروں میں ادا کرو کیوں کہ آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر والی نماز ہے، سوائے فرض نماز کے جو کہ مسجد میں افضل ہے۔

۱۶۰۲ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَّتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ

سیدنا حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے کھڑے ہو کر سنتیں ادا فرمانا شروع کیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ نمازیں گھروں میں پڑھا کیجئے

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کا قیام

۱۶۰۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَاسْاَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا اِنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ فِيْهِمَا اِلَّا مُضِيًّا فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِيَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيْمٍ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ابن عباس سے اور ان سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ وتر کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں، اس شخص کے متعلق بتاتا ہوں جو ساری زمین والوں کی نسبت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو زیادہ جانتا ہے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا۔ ہاں! آپ نے فرمایا حضرت عائشہ ہیں۔ ان کے پاس جا کر ان سے دریافت کرو اور آپ جو جواب عنایت فرمائیں مجھے آکر بیان کیجئے! میں حضرت حکیم ابن افلح کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تک آنے کو کہا آپؓ نے فرمایا میں نہ حاضر نہ ہو سکوں گا میں نے آپ کو منع کیا تھا۔ کہ آپ ان دو گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور فرمایا کہ میں ضرور کہوں گی۔ میں نے آپ کو ضرور ساتھ رہنے کی قسم دی آپ میرے ساتھ

قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَ
قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ
رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ
خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ الْقُرْآنُ فَهَمَمْتُ أَنْ
أَقُومَ فَبَدَا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي
عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هَذِهِ
السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى
قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ
قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ
فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ أَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ
أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا
ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ
فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ فَصَارَ قِيَامُ
اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ إِنْ كَانَ
فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا
لِي وِتْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا
نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَ طَهُورَهُ
فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ
أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ

آگئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
گئے، آپ نے حضرت حکیم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے
ہمراہ یہ کون ہیں؟ میں نے یہ جواب دیا، سعد بن ہشام!
آپ نے پوچھا کون ہشام؟ حکیم نے فرمایا۔ عامر کا بیٹا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ عامر پر رحم
فرمائے وہ بڑا اچھا آدمی تھا۔ سعد فرماتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور پُرنور صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے متعلق ارشاد فرمایئے۔
آپ نے فرمایا۔ کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟
میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ مبارک قرآن کے مطابق
تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا۔ بعد ازاں مجھے حضور
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو عبادت کرنا
یاد آیا۔ تو میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی عبادت
کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے
سورۂ مزمل کی تلاوت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں
آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورۃ میں
(جیسا کہ ارشاد ہے) قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے صحابہ کرام راتوں کو ایک سال تک کھڑے
رہے۔ حتیٰ کہ ان کے پاؤں سوج گئے۔ اور اللہ نے
اس سورۂ مبارکہ کا اختتام بارہ ماہ تک روک رکھا۔ بعد
ازاں آخر میں آیتِ تخفیف نازل ہوئی یعنی عَلِمَ أَنْ
سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى۔ اس وقت رات بھر کھڑا
ہونا سنت قرار پایا۔ اس سے قبل فرض تھا۔ بعد ازاں
میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ
علیہ وسلم کی طاق رکعتوں کے متعلق مجھے یاد آیا۔ میں
نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور سرورِ کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے متعلق ارشاد فرمایئے

لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَةً فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى الصَّلٰوةَ اَحَبَّ اَنْ يَّدُوْمَ عَلَيْهَا وَ كَانَ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّلَا اَعْلَمُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَ لَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَ لَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ اَمَا اِنِّيْ لَوْ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَاَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ مُشَافَهَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِي الثَّانِيْ وَ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الْخَطَاءُ فِيْ مَوْضِعِ وِتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ نے فرمایا ہم آپ کو وضو کا پانی اور مسواک پیش کرتے تھے۔ پھر جب اللہ جل جلالہٗ کو منظور ہوتا تو اللہ آپ بیدار کرتا۔ آپ رات کو اٹھتے مسواک فرمانے کے بعد وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے ان کے درمیان نہ بیٹھتے مگر آخر میں آٹھویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے۔ بعد ازاں اللہ کا ذکر فرماتے دعا مانگتے اور سلام پھیرتے اتنی آواز سے جو ہمیں سنائی دیتا۔ سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے اور کل گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ اے میرے بیٹے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور گوشت بڑھ گیا (آپ موٹے و بھاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتیں ادا فرماتے۔ اور دو رکعتیں سلام پھیرنے کے بعد ادا فرماتے (کل نو رکعتیں ادا فرمانے لگے۔ اے میرے بیٹے جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نفل نماز پڑھتے تو آپ، اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے اور جب رات کو آپ نیند، بیماری یا تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے اور مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن مجید کبھی ایک رات میں پڑھا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت فرمائی ہو۔ یا رمضان کے علاوہ سارے ماہ کے روزے رکھے ہوں۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ میں یہ سن کر جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور انہیں حدیث شریف بیان کی۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا۔ اگر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تو حاضر ہوتا اور آپ کے دہن مبارک سے یہ الفاظ سنتا ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ کس شخص سے وتروں میں غلطی واقع ہوئی یعنی وتروں کی دو رکعتوں کو بیٹھ کر پڑھنا۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا

۱۶۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۶۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۶۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّصَلَّى بِصَلٰوتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

۱۶۰۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا

جو شخص رمضان المبارک میں ایمان واحتساب سے نماز پڑھے اس کا ثواب

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص ماہِ رمضان المبارک میں ایمان واحتساب سے عبادت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان شریف میں ایمان واحتساب کے ساتھ نماز پڑھے اس کے، گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ دوسرے، لوگوں نے بھی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں دوسری رات کو بھی نماز پڑھی، اور عوام کافی تھے۔ جب تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر تشریف نہ لائے، صبح کو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تم نے کیا ہے میں نے اسے دیکھا۔ اور میں محض اس لیئے باہر نہ نکلا کہ یہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ حالت رمضان المبارک میں ہوئی!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ راتوں کو تراویح کے لیئے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں (یعنی تیئسویں رات کو) آپ تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ اور بعد ازاں چوبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ پچیسویں رات کو آپ آدھی رات تک کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ کی خدمت…

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ

اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ باقی رات بھی اسی طرح ہمارے ہمراہ نماز ادا فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز کے لیے امام کے ہمراہ اس کے فارغ ہونے تک کھڑا ہو، تو اللہ جل جلالہٗ اس کے لیے ساری رات کا ثواب لکھے گا بعد ازاں آپ چھبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے خاندان والوں اور ازواج مطہرات کو جمع فرمایا۔ اس دن ہمیں سحری کے وقت کے ختم ہونے کا اندیشہ ہوا۔

۱۶۰۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ السُّحُوْرَ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تیئیسویں رات کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تہائی رات تک! پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک کھڑے ہوئے بعد ازاں ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ ہمیں سحری کے ختم ہونے کا اندیشہ ہوا۔

نوٹ: یہ قیام لیلۃ القدر کے تلاش کرنے کے لیے تھا۔ جو خیر من الف شهر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اس حدیث شریف سے رمضان المبارک کی تراویح عموماً اور آخری عشرے کی طاق راتوں میں نفلی عبادت کے قیام کی خصوصی دلیل موجود ہے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

قیام اللیل کی ترغیب

۱۶۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا اَيِ ارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَّاِلَّا اَصْبَحَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو اس کے سر پر شیطان تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گرہ پر کہتا ہے کہ "رات لمبی ہے" اور تو سوتا رہ۔ بعد ازاں اگر وہ جاگتا رہا اور شیطان کا کہا نہ مانا اور اللہ کی یاد کی۔ تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ وضو کرتا ہے۔ تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور صبح کو خوش مزاج و خوش دل

خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۱۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ بِالْبَارِحَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى وَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

۱۶۱۴ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

رہتا ہے۔ وگرنہ وہ منحوس اور سُست رہتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو رات سو گئے حتیٰ کہ صبح تک سوتا رہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے (کہ شیطان نے اس پر غفلت ڈال دی ہے تبھی تو یہ نیند سے بیدار نہیں ہوتا)

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں فلاں شخص رات کو نماز سے پہلے سو گیا۔ یہاں تک صبح ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ اس پر رحم فرمائے جو شخص رات کو جاگے پھر نماز پڑھے اور بعد ازاں اپنی بیوی کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے مُنہ پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ جل شانہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھے نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ نماز پڑھے اگر یہ تسلیم نہ کرے تو اس کے مُنہ پر پانی چھڑک دیا جائے۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت یاد فرمایا۔ اور پوچھا کہ آپ نے تہجد کی نماز نہیں پڑھنی؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانیں اللہ جل جلالہٗ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ جب وہ چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا یہ سُن کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ جب میں نے یہ کہا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ پھیرے تشریف لے جا رہے تھے اور ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرماتے۔ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

١٦١٥ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ قُومَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ أَنَا وَاللّٰهِ لَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ عَلَيْنَا إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ بعد ازاں آپؐ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ اور آپؐ نے کافی دیر تک نماز ادا فرمائی لیکن ہماری آواز نہ سُن سکے کیونکہ ہم تو لیٹ کر سو رہے تھے ہم بعد ازاں آپؐ دوبارہ تشریف لائے۔ اور ہمیں جگایا نیز ارشاد فرمایا اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں اُٹھ بیٹھا اور آنکھیں مَلتا رہا۔ اور کہہ رہا تھا خدا کی قسم! خدا نے جس قدر ہماری قسمت میں نماز لکھی ہے ہم اتنی ہی پڑھیں گے اور ہماری جانیں اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اگر اُسے منظور ہوا تو ہمیں اٹھا دے گا۔ یہ سُن کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اور آپؐ اپنا ہاتھ ران پر مار کر ارشاد فرماتے تھے۔ ہم اس قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری قسمت میں لکھی ہے۔ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے! انسان سب سے زیادہ جھگڑالو واقع ہوا ہے۔!

علمِ تقدیر قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آ سکتے۔ ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما اس مسئلہ میں غور و فکر کرنے سے منع فرما گئے ہیں۔ مادر شما کس گنتی میں! اتنا سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پتھر اور دوسرے جمادات کی طرح بے حس و حرکت پیدا نہیں فرمایا، بلکہ اسے ایک نوع کا اختیار بخشا ہے۔ کہ وُہ ایک کام چاہے تو کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے۔ اس کے ساتھ اسے عقل بھی دی گئی ہے تاکہ وُہ بُرے بھلے کی تمیز کر سکے۔ اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا فرما دیے گئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس قسم کے، اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی بناء پر اس کا مواخذہ و احتساب ہوتا ہے! اپنے آپ کو بالکل مجبور یا کلی مختار سمجھنا دونوں گمراہی کے ضمن میں آتے ہیں نیز بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے سپرد کرنا بہت بڑی بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے من جانب اللہ قرار دے اور انسان سے جو بُرائی سرزد ہو اُسے شامتِ نفس تصور کرے!

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۱۶۱۶ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

۱۶۱۷ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فِى السَّفَرِ

۱۶۱۸ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ الَّذِىْ اَعْطَاهُ وَ قَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِىْ وَ يَتْلُوْا اٰيَاتِىْ وَ رَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَفْتَحَ اللهُ لَهٗ۔

رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رمضان المبارک کے ماہ کے بعد روزے رکھنے کے لیئے افضل ترین مہینہ محرم الحرام کا ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز (تہجد) سب سے زیادہ افضل ہے۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرض کے بعد رات کی نماز افضل ترین ہے اور روزوں کے لیئے رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت شعبہ بن حجاج نے اس حدیث شریف کو مرسل فرمایا۔

سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل شانہٗ تین اشخاص سے محبت فرماتا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا۔ اس قوم کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے اللہ کے واسطے سوال کیا اور رشتے ناطے کی وجہ سے سوال نہ کیا جو اس کے اور ان کے درمیان تھا پھر اس قوم نے اسے محروم رکھا اور وہ خاموشی سے رخصت ہو گیا۔ اور چھپا کر اس شخص کو دے آیا جسے اللہ یا اس شخص کے سوا جسے دیا گیا ہے کوئی نہیں جانتا۔ ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا۔ وہ ساری رات سفر کرتے رہے جب انہیں سب سے زیادہ اچھا نیند اور سونا معلوم ہوا تو وہ اتر پڑے اور سو رہے مگر وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہوا کھڑا رہا اور اس کے سامنے عاجزی و انکساری کرتا ہوا اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہوا یعنی نفل پڑھتا ہوا۔ اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب اس کا مقابلہ دشمن سے ہوا تو لوگ دوڑ پڑے مگر وہ سینہ تانے کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا غازی ہوا۔

وَقْتُ الْقِيَامِ

۱۶۱۹ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

رات کو نفل پڑھنے کا وقت

سیّدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کام زیادہ پسند ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ جو کام ہمیشہ ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضُور رات کو کس وقت اٹھتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ جب مُرغ اذان دیتا ہے!

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

۱۶۲۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يَحْمَدُ عَشْرًا وَ يُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ اهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

رات کو اُٹھ کر سب سے پہلے کیا کرے؟

سیّدنا حضرت عاصم ابن حمید رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دریافت کیا۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز کس دُعا سے شروع فرماتے ہو؟ آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ تُو نے مجھ سے وُہ بات پوچھی جو آج تک کسی نے تجھ سے پہلے نہیں پُوچھی! رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر فرماتے پھر دس دفعہ الحمدُ للہ فرماتے۔ پھر دس دفعہ سبحان اللہ فرماتے پھر دس بار لا الٰہ الا اللہ فرماتے! بعد ازاں دس دفعہ استغفار فرماتے اور دُعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ آخر تک! یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، میری مغفرت فرما، مجھے روزی عنایت فرما، اور مجھے تندرست رکھ۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے اللہ جلّ شانہٗ کی پناہ مانگتا ہوں!

۱۶۲۱ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ......

سیّدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ میں رات کو حضُورِ پرنُور صلی اللہ علیہ وسلم کے حُجرے کے نزدیک سوتا تھا جب میں سُنتا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو دیر تک ارشاد فرماتے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۱۶۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ (ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا) وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

۱۶۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ قَلِيْلًا أَوْ بَعْدَهُ قَلِيْلًا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ

کو تہجد کے لیئے کھڑے ہوتے تو آپ ارشاد فرماتے۔
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ آخر تک۔ ترجمہ۔ اے اللہ تجھی کو حمد زیبا ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا روشن فرمانے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے تجھی کو تعریف لائق ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے تجھی کو تعریف لائق ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا بادشاہ ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور تجھی کو تعریف لائق ہے تو سچا تیرا وعدہ، جنت، دوزخ، قیامت، نبی، محمد سب سچے ہیں۔ میں نے تیرے لیے سر تسلیم خم کر دیا۔ تجھی پر بھروسا کیا۔ اور تجھ پر ایمان و یقین لایا تیرے ہی لیئے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لیئے آیا۔ اے اللہ! میرے سابقہ اور آئندہ اور چھپے سب گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ کے سوا کسی میں زور اور طاقت نہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ ایک رات اپنی خالہ جان ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرے تو آپ نے بیان فرمایا کہ میں بچھونے کے عرض میں لیٹا جب کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹیں۔ جب آدھی رات ہوئی۔ یا اس سے پہلے یا بعد کے کسی وقت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور بیٹھ کر اپنے دست مبارک سے منہ ملنے لگے۔ تاکہ نیند دور ہو جائے! بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی

پھر آپ ایک لٹکتی مشک کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اس میں سے پانی لے کر اچھی طرح وضو فرمایا بعد ازاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسے ہی وضو

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَ اَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

کیا۔ پھر میں نزدیک آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے اپنا دایاں دستِ مبارک میرے سر پہ رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر ملنے لگے۔ بعد ازاں آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر دو، پھر دو، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں وتر ادا فرمائے اور لیٹ رہے۔ حتیٰ کہ موذن نماز فجر کے لیے بلانے کو آیا۔ اس وقت آپ نے فجر کی ہلکی دو سنتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

رات کو اُٹھتے وقت کیا کرنا چاہیئے

۱۶۲۴ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ مسواک سے منہ ملتے۔

۱۶۲۵ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے، اپنا منہ ملتے۔

۱۶۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمیں رات کو سو کر صبح اٹھتے وقت مسواک کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

۱۶۲۷ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ اَنْ نَشُوْصَ اَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا کہ جب ہم رات کو سو کر اٹھیں تو اپنے منہ مسواک سے صاف کریں۔

بِاَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ

رات کی نماز کس دُعا سے شروع کی جائے

۱۶۲۸ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ

سیدنا حضرت سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کس دُعا سے ابتداء فرماتے۔ آپ نے فرمایا

اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

آپ جب رات کو اٹھ کر نماز کی ابتداء فرماتے تو یوں کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ آخر تک۔ یعنی اے مالک جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل زمین و آسمان کے پیدا فرمانے والے اے غائب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے اللہ جس بات میں اختلاف ہے۔ مجھے تو اس میں حق بتا دے بے شک تو جسے چاہتا ہے۔ سیدھی راہ پر گامزن فرما دیتا ہے۔

۱۶۲۹ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ تو میں نے خیال کیا کہ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ضرور دیکھوں گا جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء ادا فرما چکے۔ تو آپ کافی دیر تک سوتے رہے۔ بعد ازاں جاگ کر آسمان کے کنارے کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ یعنی اے پروردگار تو نے انہیں فضول پیدا نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ حضور إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تک پہنچے۔ بعد ازاں آپ اپنے بچھونے کی طرف جھکے، مسواک اٹھائی اور ڈول سے ایک پیالے میں پانی نکالا۔ مسواک فرمائی۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ جتنی دیر حضور آرام فرما رہے تھے۔ اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ لیٹ رہے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے جاگ کر ایسا ہی کیا۔ یعنی مسواک اور نماز۔ اور پہلے ہی کی طرح ارشاد فرمایا۔ آپ نے فجر سے قبل تین دفعہ ایسے ہی فرمایا۔

بَابُ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر

۱۶۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رات کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتا ہوئے دیکھنا چاہتے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو سوتے ہوئے دیکھتے!

۱۶۳۱ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذٰلِكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ۔

سیدنا حضرت یعلی ابن مملک رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ تو آپؓ نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء ادا کرتے پھر خدا کا ذکر کرتے۔ بعد ازاں سنتیں پڑھتے پھر اس کے بعد جتنی دیر اللہ کو منظور ہوتا آپ نماز پڑھتے پھر سو رہتے پھر جاگ کر نماز ادا فرماتے اور وہ اتنی دیر تک جتنی دیر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سویا ہوتا۔ اور آخری نماز، نمازِ فجر ہوتی۔

۱۶۳۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

سیدنا حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اللہ پڑھنے اور نماز کے متعلق پوچھا آپؓ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں۔ حضورؐ جیسی نماز تم نہیں پڑھ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پھر سو رہتے جتنی دیر آپ نے نماز پڑھی پھر جتنی دیر سوئے ہوتے اتنی نماز پڑھتے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی صبح تک۔ پھر قرأت کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھے۔

نوٹ:۔ عبادات و مبرات کے ساتھ آرام اور راحت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ بلکہ دنیوی معاملات اور رزق کے لیے جد و جہد میں اگر نیت نیک ہو تو وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔

ذِكْرُ صَلٰوةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز

۱۶۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی

يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَعْنِيْ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَ يَنَامُ سُدُسَهٗ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جلّ شانہٗ کو تمام روزوں سے حضرت داوٗد علیہ السلام کا روزہ زیادہ پسند ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔ اور اللہ کو سب نمازوں میں سے زیادہ پسند جناب داوٗد علیہ السلام کی نماز ہے۔ آپ آدھی رات تک آرام فرماتے۔ بعد ازاں تہائی رات نماز پڑھتے۔ پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔

ذِكْرُ صَلٰوةِ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نماز کا ذکر

۱۶۳۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے لال ٹیلے کے پاس پہنچا۔ آپ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک حاضر ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ پہلی روایت کی نسبت یہ روایت صحیح ہے اور آپ دلیل یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے چھٹے آسمان پر ملے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اوّلین ملاقات قبر میں ہوئی ہو۔ بعد ازاں چھٹے آسمان پر کثیب احمر بیت المقدس سے ایک منزل میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت کلیم اللہ کا مزار پُر انوار ہے۔

۱۶۳۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پُر انوار کے نزدیک سے گزرا اور آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

والسلام کے نزدیک ہو کر گیا۔ آپ اپنے مزار مبارک میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک سے گزرے آپ اپنے مزار پرانوار میں نماز ادا فرما رہے تھے

۱۶۳۹ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک صحابی رسول نے بیان فرمایا۔ کہ جس دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج فرمائی تو آپ حضرت کلیم اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے مزار میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۴۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بعض صحابہ کرام کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے مزار پرانوار کے نزدیک سے گزرے اور وہ نماز ادا فرمارہے تھے۔

بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کا بیان

۱۶۴۱ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَاقَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ جَآءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلٰوةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ

سیدنا حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ جنگ بدر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ آپ نے ساری رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب فجر کا وقت نزدیک آیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام پھیرا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے جا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے اس رات ایسی نماز ادا فرمائی جو اس سے قبل میں نے کبھی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں یہ محبت اور خشیت الٰہی کی نماز ہے۔ اپنے پروردگار سے میں نے اس میں تین باتیں مانگیں۔ دو تو مجھے عنایت فرما دی گئیں۔ اور

وَجَلَّ فِيهَا ثَلٰثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَ مَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا۔

ایک نہ ملی۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ طلب کیا۔ کہ ہمیں ان عذابوں سے دوچار نہ کرے جن سے سابقہ اُمتیں دوچار ہوئیں۔ اسے منظور اور مقبول فرما لیا گیا۔ بعد ازاں میں نے دعا مانگی کہ ہم پر دشمن مسلط نہ ہو تو مقبول اور منظور ہوا۔ بعد ازاں میں نے تیسری دفعہ یہ دعا مانگی۔ کہ ہم میں پھوٹ نہ پڑے اور ہم گروہ در گروہ منقسم نہ ہوں۔ تو قبول نہ ہوا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں دشمن کے مسلمانوں پر مسلط نہ ہو سکنے سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقدس گروہ ہے۔ یعنی جو آپ کے خیر القرون میں تھے۔ یا مطلب یہ ہوگا کہ تمام مسلمانوں پر دشمن کبھی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا یا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ جب تک قیامت کی نشانیاں ظاہر نہ ہوں۔ مسلمانوں پر دشمن تسلط حاصل نہ کر سکے گا

؎ از ماست کہ بر ماست

موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی اور زوال کی اہم اور بڑی وجہ ان کی بدعملی اور احکام خداوندی سے روگردانی ہے۔

؎ جب میں کہتا ہوں یا اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے اپنا نامۂ اعمال دیکھ!

اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى عَائِشَةَ فِي اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات میں اختلاف

۱۶۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اَحْيٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَ شَدَّ الْمِئْزَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آ پہنچتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو خود بھی عبادت فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ اور اپنا تہبند مضبوط باندھتے۔

۱۶۴۳ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ لِي اَخًا وَ صَدِيقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ بِهِ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَ يُحْيِي اٰخِرَهُ۔

سیدنا حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں اپنے بھائی اور دوست حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ کہ اے ابو عمرو! مجھے وہ مسئلہ بتائیے۔ جو آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات کی نماز کے متعلق بتایا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور سرور کونین ابتدائی رات میں آرام فرماتے اور آخری رات میں جاگ کر عبادت فرماتے

۱۶۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل ایک رات میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا رمضان کے سوا پورا ماہ روزے رکھے ہوں۔

۱۶۲۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور وہاں ایک عورت بیٹھی تھی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ نے بتایا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ بعد ازاں آپ سے عرض کیا کہ یہ سوتی نہیں اور رات دن نماز پڑھتی ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ایسا کیوں؟ تمہیں اتنا عمل کرنا چاہیئے جتنی استطاعت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ جل شانہٗ (ثواب دینے سے نہیں تھکے گا) تم عمل کرنے سے اکتا جاؤ گے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ امر منظور تھا جس میں دوام اور ہمیشگی ہوتی۔

نوٹ: حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ یعنی بہترین کام ہمیشگی اور دوام سے کیئے جائیں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی لیئے انسان کو عبادات معاملات اور ہر چیز میں اعتدال سے کام کرنا چاہیے۔ تاکہ طبیعت بھی معتدل رہے۔ اور وہ اس پر ہمیشہ قائم بھی رہے۔!

۱۶۲۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى حَبْلًا مَّمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے دو ستونوں سے بندھی ہوئی رسی ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ حاضرین نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نماز ادا فرماتی ہیں۔ اور جب آپ تھک جاتی ہیں، تو بیٹھنے اور آرام کرنے کی بجائے اس رسی سے لٹک جاتی ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اسے کھول دو اور جب تک دل لگے نماز ادا کرو۔ اور جب تھک جاؤ

تو بیٹھ جاؤ (یعنی آرام کرو)

نوٹ:۔عبادت اور ریاضت کے بعد آرام اور سکون ضروری ہے۔ یہی اعتدال ہے ورگرنہ انسان کے بیمار ہو جانے کا خدشہ ہے۔ اور بعد ازاں بالکل عبادت نہ ہو سکے گی۔

۱۶۴۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آگیا کسی نے عرض کیا۔ حضور! اللہ جل شانہ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے (اس کے باوجود آپ اتنی زیادہ عبادت فرماتے ہیں)۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں اللہ جل شانہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نوٹ:۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے میرے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ اور اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میں اس قدر زیادہ عبادت کرتا ہوں!

۱۶۴۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔

كَيْفَ يَفْعَلُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ

جب کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرے تو کس طرح؟ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویوں کا اختلاف

۱۶۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم طویل رات تک نماز ادا فرماتے جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو آپ رکوع بھی بیٹھے بیٹھے فرماتے۔

۱۶۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کیا کرتے جب ان کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۶۵۲ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور طاقت کم ہو گئی اُس وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرأت کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

۱۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نوافل میں بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے جب آپ رکوع فرمانا چاہتے۔ تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیات کی تلاوت کرتے

۱۶۵۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فَكَانَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا سعد ابن ہشام ابن عامر آپ نے فرمایا اللہ آپ کے باپ پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپؓ مجھے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان فرمائیں آپؓ نے بتایا۔ کہ حضورؐ ایسے ایسے کرتے تھے میں نے عرض کیا ہاں ایسا کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے اور سو رہتے۔ آدھی رات

بِاللَّيْلِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهٖ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهٖ وَإِلَى طَهُوْرِهٖ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهٗ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهٗ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَمْ يُغْفِ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهٖ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهٖ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهُوْرِهٖ وَإِلَى حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهٗ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهٗ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا أَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَمْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہونے پر اپنی ضروری حاجات کے لیئے اٹھتے اور طہارت فرماتے۔ بعد ازاں وضو فرماتے۔ اور مسجد میں تشریف لاتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ میرے خیال کے مطابق حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعتوں میں قرأت، رکوع اور سجود کو برابر فرماتے۔ بعد ازاں وتر کی ایک رکعت پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تو اپنے پہلو پر لیٹے رہتے۔ اسکے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو جگاتے۔ کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد۔ کبھی مجھے اس بات کا شبہ ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں یا کہ نہیں حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیئے جگا دیتے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک قدرے فربہ ہو گیا بعد ازاں اللہ نے جو چاہا آپ کے جسم مبارک کے متعلق بیان فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز لوگوں کے ہمراہ ادا فرماتے۔ بعد ازاں آپ اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے۔ جب کہ آدھی رات گزر چکی ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم طہارت اور رفع حاجت کو تشریف لے جاتے۔ اس کے بعد وضو فرماتے اور مسجد میں تشریف لا کر چھ رکعتیں ادا فرماتے۔ میرے خیال میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت، رکوع اور سجدے سب ایک دوسرے کے مساوی اور برابر ہوتے۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اور اس کے بعد آپ کروٹ پر ایک جانب آرام فرما ہوتے۔ تو کبھی سو جانے سے قبل حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو جگاتے۔ اور کبھی سو جانے کے بعد۔ کبھی کبھار مجھے شک گزرتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں یا کہ نہیں حتیٰ کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا دیتے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہمیشہ اسی طرح رہی

بَابُ صَلوٰةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

نمازِ نفل بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلوٰتِهٖ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلوٰتِهٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلوٰتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا اَدْوَمَهٗ وَاِنْ قَلَّ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلوٰتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَوَامَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِنْ صَلوٰتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدًا قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں میرے منہ سے منہ لیتے یعنی پیر کے ساتھ پیار فرماتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ فرض کے سوا اکثر آپ کی نماز بیٹھ کر ہوتی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ کام تھا جو دوام اور ہمیشگی سے کیا جاتا اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا یہاں تک کہ آپ فرض نماز کے سوا اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ فعل ہوتا جو ہمیشہ ہوتا خواہ تھوڑا ہی ہوتا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا حتیٰ کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی۔ مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ کام تھا۔ جسے آپ ہمیشہ ادا فرماتے۔ اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نمازوں کو بیٹھ کر ہی ادا فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں کہ جب طرح طرح کے بوجھ اور سوال کر کے لوگوں نے آپ کو ضعیف کر دیا۔ تو

النَّاسُ

۱۶۶۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ السُّورَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے!)

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے نہیں دیکھا۔ لیکن وصال شریف سے ایک سال قبل آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے۔ آپ ایک سورت کو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے کہ وہ طویل سے طویل ہو جاتی

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

۱۶۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا! قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ثواب ملتا ہے۔ اس کے باوجود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں!

نوٹ:۔ انبیاء کرام کے مختلف درجوں میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ ان اولوالعزم مرسلانِ عظام میں سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں اور آپ کی امت تمام امتوں سے افضل۔ نیز تمام انبیاء کرام اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت اور عزت والے ہیں انہیں اللہ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے! حضور تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ دوسروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئے۔ اس کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا کچھ حصہ نہیں۔ بلکہ دوسروں کو جو کچھ ملا وہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلے سے ملا۔ لہٰذا یہ امر محال ہے کہ کوئی شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو۔ اور جو شخص کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، وہ گمراہ ہے یا کافر!

فَضْلُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

۱۶۶۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَ مَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھے ہوئے نماز نفل پڑھنے والے کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو سب سے بہتر ہے اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے! اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے!

كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

نفل نماز بیٹھ کر کیسے پڑھے

۱۶۶۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔

ف: حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابو داؤد کے سوا کسی دوسرے شخص نے اس حدیث شریف کو روایت کیا ہو۔ سوائے داؤد صوفی کے اور وہ ثقہ ہے۔ لیکن میں اس حدیث شریف کو خطا سمجھتا ہوں۔ خطا کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روایت میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے۔ اور شاید حضور کا یہ فعل مقدس بیان جواز کے لیئے ایک دو بار ہوا۔

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

قرأت رات کو کیسے کی جائے

۱۶۶۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَيَجْهَرُ أَوْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَ رُبَّمَا أَسَرَّ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرأت کیسے فرماتے تھے؟ بلند آواز سے یا آہستہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ دونوں طرح، کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ!

فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

١٦٦٦ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

قرأت آہستہ کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بلند آواز قرآن مجید کی تلاوت کرے وہ علانیہ صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے اور جو شخص آہستہ پڑھے۔ وہ خاموشی سے صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

١٦٦٧ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ۔

رات کی نماز میں قیام، رکوع، سجود اور سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا سب مساوی اور برابر کرنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے خیال کیا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ لیکن آپ آگے بڑھ گئے بعد میں میں نے سوچا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دو سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ آپ آگے بڑھ گئے۔ بعد میں میں نے سوچا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پوری ایک سورت ایک رکعت میں تلاوت فرمائیں گے۔ آپ آگے پڑھتے رہے۔ اور آپ نے سورۂ النساء شروع کی۔ اس کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں سورۂ آل عمران شروع کر کے اسے پڑھا اور سب قرأت آپ نے آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر فرمائی۔ جب اللہ جل شانہٗ کی پاکی کی کوئی آیت شریفہ آتی تو آپ تسبیح فرماتے جب کوئی سوال کی آیت آتی تو دعا فرماتے اور جب پناہ کی آیت آتی تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے۔ جب آپ نے رکوع فرمایا۔ تو فرمایا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا۔ بعد ازاں سجدہ فرما کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرمانے لگے تو آپ کا سجدہ رکوع کے برابر تھا۔

۱۶۶۸ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے رمضان المبارک میں حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ اور رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرماتے رہے۔ اتنی دیر تک جتنی دیر تک کہ آپ کھڑے رہے تھے۔ بعد ازاں آپ بیٹھے۔ تو رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي ارشاد فرماتے رہے۔ قیام کے برابر پھر سجدہ فرمایا۔ تو آپ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قیام کے برابر فرماتے رہے۔ اسی طرح آپ نے صرف چار رکعتیں صبح تک ادا فرمائیں حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے بلانے تشریف لائے!

بَابُ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز کیسے پڑھنی چاہیئے

۱۶۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نوافل رات دن کی دو دو رکعتیں ہیں۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے!

۱۶۷۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں۔ جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو صرف ایک رکعت پڑھ لے۔ تاکہ سب نماز طاق ہو جائے!

۱۶۷۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنا۔ آپ سے منبر پر رات کی نماز کے متعلق، دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں جب

فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لینی چاہیئے۔

۱۶۷۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعتیں ہیں۔ ہاں اگر فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک مسلمان شخص نے دریافت کیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کی نماز کس طرح ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سید حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھنی چاہیئے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ

وتر پڑھنے کا حکم

۱۶۷۸ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا فرمائی۔

يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اے قرآن والو! وتر پڑھو کیونکہ اللہ جل شانہٗ طاق واحد ہے اور طاق کو ہی محبوب رکھتا ہے

۱۶۷۹ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز وتر پانچ وقت کی نماز کی طرح فرض نہیں لیکن وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے قبل نماز وتر کی ترغیب

۱۶۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے، کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو وتر پڑھ کر سونا۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا۔ تیسرے فجر کو دو رکعت سنت ادا کرنا۔

۱۶۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے، کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی۔ ۱۔ ایک تو اوائل رات میں وتر پڑھ لینا۔ دوسرے فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ تیسرے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا۔

بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے (یعنی دو بار پڑھنے سے)

۱۶۸۲ عَنْ قَيْسِ رض بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدٍ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

سیدنا حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ رمضان المبارک میں ایک دن میرے والد طلق بن علی میرے پاس تشریف لائے تو آپ شام تک وہیں ٹھہرے رہے۔ رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے۔ بعد ازاں آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب ایک وتر رہ گیا۔ تو ایک دوسرے شخص کو آگے کھڑا کیا۔ اور وتر پڑھانے کا حکم فرمایا کہا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک رات میں وتر دو بار نہیں پڑھے جاتے۔

وَقْتُ الْوِتْرِ

۱۶۸۳ عَنِ الْاَسْوَدِ رض بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۶۸۴ عَنْ مَسْرُوْقٍ رض عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

۱۶۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

وتر کا وقت

سیدنا حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو رہتے۔ جب سحری کا وقت ہو جاتا، تو آپ اٹھتے، وتر ادا فرماتے۔ بعد ازاں اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے۔ اگر آپ چاہتے تو اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جاتے۔ جب اذان کی آواز ہوتی تو آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔ اگر آپ کو غسل کی حاجت ہوتی تو آپ غسل فرماتے۔ ورنہ وضو فرما کر نماز کو تشریف لے جاتے۔

مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ابتدائی، آخری اور درمیانی حصوں میں وتر پڑھا ہے۔ اور آپ کا وتر صبح تک ختم ہوا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے۔ اسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں۔ کیوں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی حکم فرمایا ہے۔!

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۱۶۸۶ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض نِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

صبح کی نماز سے قبل وتر پڑھنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے وتر کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وتر کو فجر ہونے سے پہلے پڑھو!

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر نماز فجر سے پہلے پڑھو!

اَلْوِتْرُ بَعْدَ الْاَذَانِ

۱۶۸۸ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رض بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ فَجَآءَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ وَ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

سیدنا حضرت ابراہیم بن محمد سے مروی ہے آپ نے اپنے والد ماجد سے سُنا آپ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ اگر فجر کی اذان ہو جائے تو کیا وتر پڑھنے چاہئیں کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پڑھنا چاہئیں خواہ تکبیر ہوئی کیوں نہ جائے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی۔ کہ حضور فجر کی نماز سے پہلے سو گئے تھے۔ حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ بعد ازاں آپؐ نے نماز پڑھی!

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۶۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۶۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۶۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

سواری پر وتر پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ادا فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ پر وتر پڑھتے اور بیان فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے!

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر کی نماز ادا فرماتے۔

بَابُ كَمِ الْوِتْرُ

۱۶۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

نمازِ وتر کی رکعتیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر آخری رات میں ایک رکعت ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وتر آخر رات میں ایک رکعت ہے۔

١٦٩٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ مروی ہے کہ جنگل میں ایک بسنے والے نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو دو رکعتیں ہیں اور آخر رات میں وتر ایک رکعت ہے

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

وتر کی ایک رکعت کو کس طرح پڑھا جائے

١٦٩٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ بِذٰلِكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تو ختم کرے تو ایک مزید پڑھ لے۔ وہ سب طاق اور وتر ہو جائیں گے۔

١٦٩٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت۔

١٦٩٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی شخص کو فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے تو وہ ایک رکعت ساری رکعتوں کو وتر کر دیگی۔

١٦٩٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وتر کی ایک رکعت ادا کر لو۔

١٦٩٩ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹتے۔

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

١٧٠٠ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

مروی ہے۔ آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعتوں سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ حضور چار رکعتیں ادا فرماتے۔ جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں ادا فرماتے جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے بعد ازاں آپ تین رکعتیں ادا فرماتے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ

١٧٠١ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔ یعنی آپ تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

١٧٠٢ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ فِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى تلاوت فرماتے۔ دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے رکوع سے قبل قنوت پڑھتے جب آپ وتر پڑھ چکتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس فرماتے اور آخر میں بلند آواز سے فرماتے۔

آخِرِهِنَّ الْقُدُّوسِ۔

۱۷۰۳۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وتروں کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا یہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۰۴۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى تلاوت فرماتے۔ دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور آخر میں سلام پھیرتے اور سلام پھیرنے کے بعد سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین دفعہ ارشاد فرماتے۔

اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِي اِسْحَاقَ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث میں ابواسحاق پر راویوں کا اختلاف

۱۷۰۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَفَهُ زُهَيْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ زہیر نے موقوفاً روایت کیا۔

۱۷۰۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں تلاوت فرماتے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حبیب بن ابی ثابت پر راویوں کا اختلاف

۱۷۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے۔ آپ نے مسواک فرمائی اس کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھ کر

نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۰۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

۱۷۰۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۱۷۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۱۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

سو رہے۔ بعدازاں آپ اٹھنے ہوئے مسواک فرمائی اور پھر وضو کیا۔ دو رکعتیں پڑھیں حتیٰ کہ آپ نے چھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد وتر کی تین رکعتیں پڑھیں اور پھر دو رکعتیں پڑھیں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپ نے اٹھ کر وضو فرمایا۔ مسواک فرمائی اور آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے!
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔ آخر تک پڑھی پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں آپ سو رہے حتیٰ کہ میں نے حضور انور صلی اللہ وسلم کے سونے کی آواز مبارک سنی پھر آپ اٹھ کر وضو فرمایا۔ مسواک کی اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھے وضو کیا۔ مسواک فرمائی اور آخر میں وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے۔ آپ نے مسواک فرمائی پھر حدیث پاک بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں نماز ادا فرماتے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے قبل پڑھتے حضرت عمرو ابن مرہ نے حبیب ابن ابی کی مخالفت فرمائی اور اس حدیث شریف کو یحییٰ ابن جزار سے روایت کیا۔ آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی۔ اور آپ کو کمزوری لاحق ہو گئی تو آپ نو رکعتیں ادا فرماتے۔ عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن مرہ کی مخالفت کی۔ آپ نے اس حدیث شریف کو یحییٰ ابن جزار سے روایت کیا۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

۱۷۱۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا اَسَنَّ وَ ثَقُلَ صَلّٰى سَبْعًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی۔ اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابو ایوب سے مروی حدیث کے بارے میں زہری پر راویوں کا اختلاف

۱۷۱۳ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وتر واجب ہیں۔ اب جس کا جی چاہے۔ وہ پانچ رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے۔ تین رکعتیں ادا کرے اور جس کا جی چاہے تو وہ ایک رکعت پڑھے۔

۱۷۱۴ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۱۷۱۵ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وتر واجب ہیں۔ جس کا دل چاہے۔ پانچ رکعت پڑھے جس کا دل چاہے تین پڑھے اور جس کا دل چاہے ایک رکعت پڑھے

۱۷۱۶ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْمٰى اِيْمَاءً۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی سات رکعتیں پڑھے۔ جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے۔ اور جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی تین رکعتیں ادا کرے اور جس کا جی چاہے وہ ایک رکعت پڑھے اور جس کا جی چاہے وہ اشارہ کرے

كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

وتر کی پانچ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں اور وتر کی حدیث پاک میں حکم پر راویوں کے اختلاف کا بیان

۱۷۱۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان میں سلام نہ پھیرتے نہ ہی گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے۔

۱۷۱۹ عَنْ مِقْسَمٍ رض قَالَ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ۔

سیدنا حضرت مقسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وتر کی سات رکعتیں ہیں۔ اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے فرمایا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا آپ نے پوچھا۔ کہ مقسم نے کس سے سُنا؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ بعد ازاں میں حج کو گیا تو میری ملاقات مقسم رض سے ہوئی اور میں نے آپ رض سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک معتبر شخص سے سُنا اور اس نے حضرت عائشہ صدیقہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے سُنا۔

۱۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں ادا فرماتے۔ اور صرف آخر میں ہی تشریف فرما ہوتے!

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

وتر کی سات رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

۱۷۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور آپ قدرے فربہ ہو گئے۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرماتے تھے اور آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے۔ آپ دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد پڑھتے۔ اے میرے بیٹے اس طرح کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھنا چاہتے تو چاہتے کہ اسے ہمیشہ پڑھیں!

۱۷۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے۔ اس میں اللہ جل شانہ کی تعریف فرماتے اس کا ذکر کرتے اور

يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

دعا فرماتے۔ بعدازاں آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر آپ نویں رکعت پڑھتے۔ پھر تشریف فرما ہوتے اور اللہ جل شانہٗ کی تعریف فرماتے دعا مانگتے اور پھر سلام پھیرتے۔ اس طرح ہمیں سنائی دیتا۔ بعدازاں آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو گئے اور آپ کو ضعف آگیا۔ تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے۔ اور آپ وتر کی چھٹی رکعت کے بعد فرما ہوئے۔ بعدازاں کھڑے ہو جاتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر ساتویں رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے۔ اور دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

وتر کی نو ۹ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

۱۷۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا تو وہ آپ کو جگا دیتا۔ رات میں آپ مسواک اور وضو فرماتے اور ۹ رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ صرف آٹھویں رکعت پڑھ کر ہی بیٹھتے تھے۔ آپ اللہ کی تعریف فرماتے۔ درود شریف پڑھتے اور دعا فرماتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ اس کے بعد آپ نویں رکعت ادا فرماتے۔ اور بیٹھ کر اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی تعریف تحمید فرماتے درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے۔ اس کے بعد آپ اس طرح سلام پھیرتے کہ وہ ہمیں سنائی دیتا۔ اس کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۳ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ

سیدنا حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ جب ہمارے ہاں تشریف لائے۔ تو آپ نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ أَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا۔

۱۲۲۵ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۱۲۲۶ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَتَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۲۷ عَنْ سَعْدِ رض بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ وَفَدَ

میں تمہیں اس شخص کی نشاندہی نہ کروں یا فرمایا تمہیں خبر نہ دوں؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں تمام روئے زمین کے انسانوں سے زیادہ جاننے والا ہو۔ میں نے عرض کیا کون؟ آپ نے بیان فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اس کے بعد ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام کیا اور اندر گئے ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرمائیے! آپ نے بتایا کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک، وضو کا پانی تیار کر رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا تو وہ آپ کو رات کے وقت اٹھا دیتا۔ آپ مسواک اور وضو فرماتے۔ بعد ازاں نو رکعتیں پڑھتے۔ اور آپ صرف آٹھویں رکعت کے بعد ہی تشریف فرما ہوتے۔ اس کے بعد اللہ جل جلالہٗ کی تعریف و تحمید ذکر اور دعا فرماتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے، بعد ازاں آپ نویں رکعت پڑھتے۔ اور بیٹھ کر اللہ جل شانہٗ کی تعریف فرماتے۔ اس کی یاد کرتے۔ اور دعا مانگتے۔ بعد ازاں آپ سلام پھیرتے اس طرح کہ ہمیں سنائی دیتا۔ بعد ازاں دو رکعتیں آپ بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اے میرے بیٹے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں اور پھر دو رکعتیں سلام کے بعد بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ میرے بیٹے اس طرح حضور کی کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھنا چاہتے تو آپ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ بعد ازاں جب آپ ضعیف ہو گئے تو وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور پھر دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے اور دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّ یُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ۔

کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ اور نویں رکعت سے انہیں طاق کرتے۔ اس کے بعد آپ ۲ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔

بَابُ كَیْفَ الْوِتْرُ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً

وتر کی گیارہ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

۱۷۲۹ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّ یُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سے ایک وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھنا

۱۷۳۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ ضعیف ہو گئے تو آپ وتر کی نو ۹ رکعتیں پڑھتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الْوِتْرِ

وتر میں کلام مجید کی کتنی آیات پڑھی جائیں

۱۷۳۱ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی كَانَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَةً اَوْتَرَ بِهَا یَقْرَاُ فِیْهَا بِمِائَةِ اٰیَةٍ مِّنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَیَّ حَیْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَیْهِ وَ اَنْ اَقْرَاَ بِمَا قَرَاَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے۔ آپ نے عشا کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اس کے بعد کھڑے ہوئے اور وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۂ نساء کی سو آیات پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے اس امر میں کوتاہی نہیں کی۔ کہ اپنے قدم اس مقام پر رکھوں جس جگہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک رکھے ہیں۔ اور وہ کچھ پڑھوں جو حضور

وَسَلَّمَ۔

پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قرأت کی ایک اور قسم

۱۷۳۲۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلى قل يايها الكفرون اور قل هو الله احد کی تلاوت فرماتے، جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحن الملك القدوس ارشاد فرماتے،

۱۷۳۳۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلى قل يايها الكفرون اور قل هو الله احد کی تلاوت فرماتے۔

۱۷۳۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبد الرحمن ابن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربك الاعلى۔ قل يايها الكفرون اور قل هو الله احد کی تلاوت فرمائی۔

۱۷۳۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ

سیدنا حضرت عبد الرحمن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلى قل يايها الكفرون اور قل هو الله احد کی تلاوت فرماتے اور سلام کے بعد تین دفعہ سبحن الملك القدوس فرماتے۔ اور تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

۱۷۳۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔

سیدنا حضرت عبد الرحمن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں سبح اسم ربك الاعلى۔ قل يايها الكفرون اور قل هو الله احد کی تلاوت فرماتے۔ اور آپ سلام کے بعد ارشاد فرماتے سبحن الملك القدوس اور تیسری دفعہ سبحن الملك القدوس بلند آواز سے ارشاد فرماتے

۱۷۳۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ

سیدنا حضرت عبد الرحمن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يُطَوِّلُ فِي الثَّالِثَةِ۔

سبح اسم ربك الاعلیٰ اور قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ اور جب آپ سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو آپ تین دفعہ سبحان الملک القدوس فرماتے اور تیسری دفعہ بلند فرماتے۔

۱۷۳۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلی قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

۱۷۳۹ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلی قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ جب نماز سے فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے۔

۱۷۴۰ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

حضرت ابن ابزیٰ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے

۱۷۴۱ عن ابن ابزی مرسل وقد رواہ عطاء بن السائب عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ۔

۱۷۴۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۴۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلیٰ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے، جب آپ فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

۱۷۴۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں "سبح اسم ربك الاعلیٰ قل یا ایھا الکفرون ....

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّ يَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ۔

اور قل ھو اللّٰہ احدٌ کی تلاوت فرماتے۔ جب آپ فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ بلند آواز سے فرماتے۔

۱۴۴۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے۔

۱۴۴۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم کی تلاوت فرماتے۔

۱۴۴۷ عَنْ عِمْرَانَ رض بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کس نے کی۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے ایسے معلوم ہوا گویا کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔

بَابُ الدُّعَآءِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں دعا کا بیان

۱۴۴۸ عَنِ الْحَسَنِ رض عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

سیدنا حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے۔ اور میں انہیں وتر کے قنوت میں پڑھا کروں۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت آخر تک۔ یعنی اے اللہ مجھے ان لوگوں کی راہ دکھا۔ جنہیں تو نے راہِ ہدایت بخشی۔ اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ تندرست رکھ۔ جنہیں تو نے تندرست رکھا، اور میری ان لوگوں کے ساتھ حفاظت فرما جن کی تو نے حفاظت فرمائی۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ مجھے اس میں برکت عنایت فرما۔ اور مجھے اس برائی سے بچا جو کچھ تو نے ٹھہرایا ہے۔ جو تجھ سے دوستی رکھے وہ رسوا نہیں ہوتا تو بہت برکت

تَعَالَیْتَ۔

والا اور بہت بلند ہے۔

۱۴۴۹ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰٓؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ فِی الْوِتْرِ قَالَ قُلْ۔

اللھم اھدنی فی من ھدیت وبارک لی فیمن اعطیت وتولنی الخ

سیدنا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وتر میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کلمات سکھائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو کہہ!

اللھم اھدنی فی من ھدیت وبارک لی فیمن اعطیت وتولنی الخ

۱۴۵۰ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ الخ

پڑھتے یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عقے سے تیرے بچاؤ کی پناہ کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف آپ فرمائی۔

تَرْکُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَآءِ فِی الْوِتْرِ

وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ بلند نہ کرنا

۱۴۵۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَآئِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ قَالَ شُعْبَۃُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ قُلْتُ سَمِعْتُہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور بارش کی دعا کے سوا اپنے دست مبارک کسی دوسرے دعا میں بلند نہ فرماتے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حدیث شریف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ میں نے پوچھا سنی ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔

نوٹ:۔ آپ نے تعجب سے فرمایا۔ یعنی حدیث پاک سنی کیونکہ اس حدیث شریف میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ لیکن دیگر احادیث شریفہ سے ہاتھ کا اٹھانا اور دعاؤں میں بھی آیا ہے۔

بَابُ قَدْرِ السَّجْدَۃِ بَعْدَ الْوِتْرِ

نماز وتر پڑھنے کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار

۱۴۵۲ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ بِاللَّیْلِ سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَیَسْجُدُ قَدْرَ مَا یَقْرَاُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک سوا فجر کی دو سنتوں کے کل گیارہ رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اتنی دیر سجدہ فرماتے۔ جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات شریفہ کی تلاوت کرے۔

اَلتَّسْبِيْحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

۱۷۵۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۱۷۵۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۱۷۵۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۱۷۵۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ۔

۱۷۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

۱۷۵۸ عَنْ سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ (وساق الحديث)

نمازِ وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تلاوت فرماتے اور سلام فرمانے کے بعد تین دفعہ بلند آواز سے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ارشاد فرماتے۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ السلام وتر میں سبح اسم ربک الاعلی۔ قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین دفعہ باآواز بلند سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایہا الکفرون۔۔۔۔ اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرماتے۔ جب آپ اٹھنے کا ارادہ فرماتے۔ تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ اونچی آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی، قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس کا ارشاد فرماتے۔ تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے بعد ازاں اٹھتے

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی، قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ اور اس سے فارغ ہو کر آپ سبحان الملک القدوس فرماتے۔

باب اباحة الصلوة بين الوتر وبين ركعتي الفجر۔

۱۷۵۹ عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فقالت كان يصلي ثلث عشرة ركعة تسع ركعات قائما يوتر فيها وركعتين جالسا فإذا أراد أن يركع قام فركع وسجد ويفعل ذلك بعد الوتر فإذا سمع نداء الصبح قام فركع ركعتين خفيفتين۔

المحافظة على الركعتين قبل الفجر

۱۷۶۰ عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع أربع ركعات قبل الظهر وركعتين قبل الفجر۔

۱۷۶۱ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع أربعا قبل الظهر وركعتين قبل الصبح۔

۱۷۶۲ عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها۔

وقت ركعتي الفجر

۱۷۶۳ عن حفصة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا نودي لصلوة الصبح ركع ركعتين خفيفتين قبل أن يقوم إلى الصلوة۔

۱۷۶۴ عن حفصة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أضاء له الفجر

وتر اور فجر کی دو سنتوں کے درمیان نفل پڑھنا جائز

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ جن میں سے نو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھتے۔ ان میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب آپ رکوع فرمانے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور ایسا وتر کے بعد کرتے اور پھر جب صبح کی اذان سنتے تو دو ہلکی پھلکی رکعتیں یعنی فجر کی سنتیں ادا فرماتے۔

نمازِ فجر کی سنتوں کی تاکید!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل کی چار رکعتوں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل اور بہتر ہیں۔

فجر کی دو سنتوں کا وقت

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جس وقت فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پر جانے سے قبل ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر کی روشنی ظاہر ہوتی۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ

صلى ركعتين۔

وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے

الاضطجاع بعد ركعتي الفجر على الشق الايمن

١٧٦٥ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سكت المؤذن بالاولى من صلوة الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين قبل صلوة الفجر بعد ان يتبين الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن۔

نمازِ فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں طرف لیٹنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ موذن جب فجر کی پہلی اذان دے کر چپ ہو جاتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں فرض سے پہلے ادا فرماتے۔ لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر آپ دائیں پہلو پر لیٹتے

باب ذم من ترك قيام الليل

١٧٦٦ عن عبد الله بن عمرو قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل۔

رات کو عبادت شروع کر کے پھر ترک کر دینے والے کی مذمت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ فلاں شخص کی طرح مت ہو جاؤ۔ وہ پہلے رات کو عبادت کرتا تھا اور بعد ازاں ترک کر دی۔

١٧٦٧ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكن يا عبد الله مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح مت ہو جو رات کو پہلے عبادت کیا کرتا تھا اور پھر اس نے عبادت چھوڑ دی!

باب وقت ركعتي الفجر

١٧٦٨ عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي ركعتي الفجر ركعتين خفيفتين۔

فجر کی دو رکعتوں کا وقت

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں ہلکی پھلکی ادا فرماتے تھے

١٧٦٩ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يركع ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الفجر۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے۔

١٧٧٠ عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بين النداء والصلوة ركعتين خفيفتين

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور نماز کے درمیان دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے

۱۷۷۱ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۲ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام فجر کی اذان و تکبیر کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۷۳ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صبح سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

۱۷۷۴ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو سجدے فرماتے!

۱۷۷۵ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب موذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے!

۱۷۷۶ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوۃُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ موذن جب اذانِ فجر دے کر خاموش ہو جاتا۔ اور نماز پڑھنے کے لیے جاتا۔ تو جماعت کھڑی ہونے سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۷ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر شروع ہونے سے قبل دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے!

۱۷۷۸ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر نمودار ہوتی تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب فجر نمودار ہوتی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو ہلکی پھلکی رکعتیں ہی ادا فرماتے۔

۱۷۸۰ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۸۱ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر نمودار ہو جاتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۸۲ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۸۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فجر کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے

۱۷۸۴ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے بعد ازاں وتر پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ جب رکوع فرمانے لگتے تو کھڑے ہو جاتے۔ اور اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرماتے۔ یہ آپ کی نماز فجر ہے۔

۱۷۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں اذان سن کر پڑھتے۔ اور ان میں تخفیف فرماتے۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۷۸۶ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ شُرَيْحَانِ الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شریح حضرمی کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ رات بھر قرآن کی تلاوت کرکے اپنے سر کو تکیہ پر نہیں رکھتے! واللہ و رسولہ اعلم۔

یَتَوَسَّدُ (تکیہ لگانا) کا معنی یہ ہے کہ وہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سوتے نہیں!۔

بَابُ مَنْ كَانَ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

ایک شخص رات کو تہجّد پڑھتا ہو اور ایک رات کو نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے۔!

۱۷۸۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ تَغْلِبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ۔

ارشاد فرمایا۔ جو شخص رات کو نماز پڑھتا ہو اور بعد ازاں نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اللہ جل جلالہٗ اسے نماز کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ اور اس کی نیند اس کے لیئے صدقہ ہو جائے گی!

۱۷۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلٰوةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رات کو کوئی نماز ادا کرتا ہو۔ پھر سو جانے کی وجہ سے نماز ادا نہ سکے تو اللہ جل جلالہٗ کا اس کے لیئے صدقہ ہو جائیگا۔ اور اس کے لیئے نماز کا ثواب لکھا جائیگا۔

۱۷۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ نے بعد ازاں ایسے ہی ارشاد فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ

امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی سند میں ابو جعفر رازی حدیث شریف میں قوی نہیں۔

بَابُ مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

ایک شخص اپنے بستر پر آیا اور وہ رات کو اٹھنے کی نیت رکھتا تھا لیکن سو جانے سے اٹھ نہ سکا!

۱۷۹۰ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ خَالَفَهُ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیئے آئے لیکن اس کی نیت رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی ہو۔ بعد ازاں وہ صبح تک سو جائے تو اسے نیت کا ثواب ملے گا! اور اس کا سونا اس کے پروردگار کے نزدیک اس کے لیئے صدقہ ہوگا!

۱۷۹۱ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سفیان ثوری نے حبیب ابن ابی ثابت کی مخالفت کی۔ اور اسے حضرت ابوالدرداء سے روایت کیا۔ یہ آپ کا قول تھا۔ حضور کا ارشاد نہ تھا۔

بَابٌ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ اَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

۱۶۹۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ ذٰلِكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

اگر کوئی شخص نیند یا علالت کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکے تو وہ دن کے وقت کتنی رکعتیں ادا کرے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند یا علالت کے باعث نماز ادا نہ فرما سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

بَابٌ مَتٰى يَقْضِيْ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ

۱۶۹۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ قَالَ جُزْئِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهٗ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ۔

۱۶۹۶ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ وِرْدُهٗ مِنَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے، تو وہ دن کے وقت کیسے پڑھے!

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص رات کو اپنے وظائف پورے یا اس میں سے کچھ نہ پڑھ سکے اور سو جائے بعد ازاں وہ فجر کی نماز سے ظہر تک اسے پڑھ لے تو گویا اس کو رات کے پڑھنے کی طرح ثواب ملا۔

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصے سے سو جائے۔ بعد ازاں اسے صبح کی نماز سے ظہر تک ادا کرے تو اسے رات کی طرح ثواب ملے گا۔

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کے رات کے نوافل وعبادات ادا نہ ہو سکیں بعد ازاں وہ انہیں سورج کے ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک ادا کرے تو گویا اس نے عبادات کا وہ وقت پالیا۔

سیدنا حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی رات کی عبادات قضا ہو جائیں

فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ ۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ

۱۷۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۷۹۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۔

۱۷۹۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

۱۸۰۰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى

بعد ازاں وہ اسے ظہر سے قبل ادا کرے تو اسے رات کی عبادات کے برابر ثواب ملے گا۔

فرض نمازوں کے سوا دن رات میں بارہ رکعتیں ادا کرنے کا ثواب

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتوں کو ہمیشگی سے ادا کرے۔ وہ جنت میں جائے گا (وہ بارہ رکعتیں) چار رکعتیں ظہر سے قبل، دو رکعتیں ظہر سے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ رکعتیں ادا کرے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنا دے گا چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص دن رات میں فرض نماز کے سوا بارہ رکعتیں ادا کرے۔ تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

سیدنا حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ آپ جمعہ سے قبل بارہ رکعتیں ادا فرماتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ام حبیبہ کو عنبسہ بن ابی سفیان سے بیان فرماتے سنا۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو

الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللهُ لَهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

شخص فرض کے سوا رات اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۰۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہ جنت میں اس کے لیے ایک گھر تعمیر فرما دے گا۔

۱۸۰۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں طائف میں گیا۔ تو حضرت عنبسہ ابن ابی سفیان کو قریب المرگ پایا۔ اور میں نے آپ کو بے قرار دیکھا۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ تو اچھے آدمی ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے میری بہن ام حبیبہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دن یا رات کو بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرما دے گا۔

۱۸۰۳ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دن میں بارہ رکعتیں پڑھے چار ظہر سے قبل، دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل تو اللہ جل شانہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۰۴ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّى بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوٰةِ الصُّبْحِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ چار ظہر سے قبل، دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۵ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرما دے گا۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو ظہر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے،

۱۸۰۶ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فرض نمازوں کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس نے اپنا گھر جنت میں تعمیر کیا۔ چار ظہر سے پہلے تو اس کے بعد دو عصر سے پہلے دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے

۱۸۰۷ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فرض کے سوا رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا

۱۸۰۸ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جس شخص نے رات دن بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھیں، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دے گا۔

۱۸۰۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ کہ جو شخص رات دن میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے فرض کے علاوہ اللہ جل شانہ جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھے تو اللہ جل جلالہٗ جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا۔

۱۸۱۲ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا۔

۱۸۱۳ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فرضوں کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا۔ اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا

۱۸۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص

رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

فرض کے سوا ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے۔ اس کے لیے اللہ جل شانہٗ جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۱۵ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهٗ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

سیدنا حضرت حسان ابن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت عنبسہ کی وفات نزدیک آئی تو آپ بے قرار تھے۔ لوگوں نے آپ کو تلقین کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار ظہر کے بعد، اللہ جل شانہٗ اس کے گوشت پر دوزخ حرام فرما دے گا۔ جب سے میں نے سنا اس دن سے میں نے انہیں نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيْبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَلَا تَمَسُّ النَّارُ جِلْدَهٗ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ کے حبیب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان شخص چار رکعتیں ظہر کے بعد پڑھے تو اگر اللہ چاہے تو جہنم کی آگ اس کے بدن سے کبھی نہ لگے گی۔

۱۸۱۷ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ جل شانہٗ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

۱۸۱۸ عن ام حبيبة قال مروان وكان سعيد إذا أتي عليه عن ام حبيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم أقربك لكم لم ينكره وإذا حدثنا به مم لم يرفعه قالت من ركع أربع ركعات قبل الظهر وأربعا بعدها حرمه الله على النار۔ قال أبو عبد الرحمن مكحول لم يسمع من عنبسة شيئا۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

۱۸۱۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهٗ أَمْرٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت محمد ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب آپ کی موت کا وقت نزدیک آیا تو آپ بے چین ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے حدیث شریف بیان فرمائی۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظہر سے قبل چار رکعتوں اور بعد کی چار رکعتوں کی حفاظت کرے تو اللہ

عَلَى النَّارِ۔

١٨٢٠ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ

آخِرُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ

١٨٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

١٨٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

١٨٢٣ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ "اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي"

١٨٢٤ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا

جل شانہٗ اس پر جہنم حرام فرما دے گا!

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرے اور بعد چار رکعتیں پڑھے۔ اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی

نماز کی کتاب ختم شد

کتاب الجنائز

موت کی خواہش کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیوں کہ اگر وہ صالح ہوگا تو شاید اور زیادہ نیکی کرے اور اگر بد ہے تو شاید بدی سے توبہ کرے۔ زندگی بہرحال اس کے لیے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیوں کہ تم میں سے اگر کوئی شخص صالح اور نیک ہے۔ تو وہ شاید زندہ رہے اور نیکی زیادہ کرے اور وہ اس کیلیے بہتر ہو اور اگر گناہ گار ہے تو شاید توبہ کرے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اس مصیبت کی وجہ سے نہ کرے جو اسے دنیا میں پہنچی لیکن اسے دعا یوں کرنی چاہیئے اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو۔ اور اس وقت فوت کرنا جب کہ میرے لیے مرنا افضل اور بہتر ہو!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی بھی دنیاوی تکالیف سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر موت کی خواہش ضروری ہو تو یوں دعا کرے کہ۔

اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے تو مجھے

كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

زندہ رکھ اور جب مرنا بہتر ہو تو مجھے مار دے!

اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

موت کی دعا کرنا

۱۸۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کے لیئے دعا کی خواہش نہ کرو اور اگر دعا کرنا ضروری ہو تو یوں کہو۔ یا اللہ! جب تک میرے لیئے زندگی اور جینا بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ اور جب میرے لیئے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔

۱۸۲۶ عَنْ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهٖ۔

سیدنا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے شکم مبارک میں سات داغ لگوائے۔ آپ فرمانے لگے اگر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس درد کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے موت کی دعا کرتا۔

كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کا ذکر بکثرت کرنا

۱۸۲۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کو بکثرت یاد کرو کیونکہ یہ لذتوں کو مٹانے اور کاٹنے والی ہے۔

نوٹ:۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ موت کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچتا، اور نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے وہ گناہوں سے تائب ہوتا ہے اور اس طرح اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ وقت ذکر دغم کی عادت جاتی رہے گی اور اگر اچانک کوئی رنج وخوف ہوا تو ہلاکت کا خوف ہے۔ لہٰذا انسان کے لیئے خوشی اور رنج دونوں ضروری ہیں۔ تیسرے یہ کہ موت کی یاد اکثر تفکرات کو مٹاتی ہے۔ اور دنیوی رنج وغم افلاس وتنگ دستی رشک وحسد وغیرہ کو دور کرنے کی وجہ ہوتی ہے!

غم جوانی کو جگا دیتا ہے۔ لطف خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

۱۸۲۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

يَقُوْلُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سُنا جب تم ایسے بیمار شخص کے نزدیک آؤ جو قریب المرگ ہو تو اس کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا کرو کیوں کہ تمہاری دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب میرے خاوند (ابو سلمہ) کا انتقال ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہو اے اللہ ہمیں اور ابو سلمہ کو بخش دے۔ اور اس کے بعد ہمیں اس سے بہتر عنایت فرما۔ تو اللہ نے اس کے بعد مجھے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دیا۔

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ

میت کو تلقین کرنا

١٨٢٩ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مرنے والے کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ!

نوٹ:۔ یعنی کلمہ طیبہ کو اس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے!

١٨٣٠ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مرنے والے کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ!

بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

مسلمان کی موت کی نشانی

١٨٣١ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ عَرَقُ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے!

نوٹ:۔ مقصد یہ ہے کہ مسلمان پر مرتے وقت اس قدر شدت ہوتی ہے کہ اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔ اور دنیا میں اس کے گناہ مٹانے کے لیے یہ سختی ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ وہ اللہ کے پاس گناہوں سے محفوظ و مصئون ہو کر جائے!

١٨٣٢ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ مسلمان کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے۔

شِدَّةُ الْمَوْتِ

موت کی سختی

١٨٣٣ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ لَبَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ وَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

مروی ہے کہ حضور کو میں دیکھ رہی تھی۔ جو کہ میرے سینہ اور بغل کے درمیان ہوتی۔ اب میں کسی شخص کے لیے موت کو برا نہیں سمجھتی۔ جب سے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ موت کی سختی برائی کی دلیل نہیں بلکہ بہتر افضل اور باعث ترقی درجات و بخشش و مغفرت ہے۔

اَلْمَوْتُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

پیر کے دن موت کا آنا

۱۸۲۴عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَۃٍ نَظَرْتُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَشَفَ السِّتَارَۃَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرَادَ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّرْتَدَّ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ امْکُثُوْا وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَذٰلِکَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری بار حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، جب آپ نے پردہ اٹھایا، اور لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے کھڑے تھے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا، آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا۔ اور اسی دن کے آخری حصہ میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور یہ سوموار کا دن تھا۔

اَلْمَوْتُ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ

وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہونے کی فضیلت

۱۸۲۵عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُّلِدَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَّوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی تھی وہاں ہی اس کا وصال ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ افسوس کہ اس کی موت کہیں اور ہوئی ہوتی لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا مسلمان جب اپنے اصلی وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہوتا ہے۔ تو جنت میں اسے پیدائش کی جگہ سے لے کر اس کے پاؤں کے آخری نشانات مرنے کی جگہ تک جگہ دی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ یعنی فرمایئے کہ زمین میں سفر کرو۔ اس حدیث شریف سے سیاحت اور غربت کی فضیلت معلوم ہوئی جب کہ وہ برے کام کے لیے نہ ہو۔ بلکہ جہاد اور رزقِ حلال وغیرہ کے کمانے کے لیے ہو۔

بَابُ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ

مرتے وقت مومن کی تکریم کا بیان

۱۸۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ أُخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ مَا أَتَاكُمْ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ أُخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان کی موت قریب ہوتی ہے۔ تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لیکر آتے اور کہتے ہیں۔ اے رُوح اتو راضی خوشی حالت میں اور اس حالت میں کہ اللہ جل شانہٗ بھی تجھ سے راضی ہے نکل۔ تو اللہ کی رحمت اور اس کے رزق سے اپنے پروردگار کی طرف نکل جو ناراض اور غصے نہیں۔ (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں۔) پھر رُوح عمدہ خوشبو دار مشک کی طرح خارج ہوتی اور فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر آسمان کے دروازے پر لے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ کتنی اچھی خوشبو ہے۔ جو زمین سے آئی ہے۔ بعد ازاں اسے مسلمانوں کی رُوحوں کے پاس لاتے ہیں وہ اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہیں۔ جو تمہیں کسی گئے ہوئے شخص کے آنے سے ہوتی ہے۔ اور اس سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ دُنیا میں پیچھے رہنے والا فلاں شخص کیسے کام کرتا ہے۔ پھر رُوحیں کہتی ہیں۔ کہ ابھی ٹھہر و اور اسے چھوڑ دو۔ یہ دنیا کے غم میں تھا پھر رُوح کہتی ہے۔ کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں تھا۔ روحیں کہتی ہیں۔ کہ وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور جب کافر کی موت ہوتی ہے۔ تو عذاب کے فرشتے ایک بوریے کا ٹکڑا لے آکر کہتے ہیں (تو اللہ کے عذاب کی طرف نکل) کیونکہ تو اللہ سے ناراض ہے۔ اور اللہ جل جلالہٗ تجھ سے ناراض ہے۔ بعد ازاں رُوح جلے ہوئے بدبودار مُردار کی طرح نکلتی ہے حتیٰ کہ اسے زمین کے دروازے پر لاتے ہیں تو فرشتے پوچھتے ہیں، کہ یہ کیا بدبو ہے؟ بعد ازاں اسے کافروں کی روحوں میں لے جاتے ہیں۔

فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

اللہ کی ملاقات چاہنے والا شخص

۱۸۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ، ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ قال شریح فاتیت عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ان کان کذلک فقد ھلکنا قالت وما ذاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ولکن لیس منا احد الا وھو یکرہ الموت قالت قد قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس بالذی تذھب الیہ ولکن اذا طمح البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد فعند ذلک من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ۔

ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ شریح فرماتے ہیں کہ میں حضرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا اے ام المؤمنین! سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ اگر اسی طرح ہوا تو ہم تمام ہلاک ہو جائیں گے آپؓ نے دریافت فرمایا۔ کیا؟ میں نے بتایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے جو شخص اللہ جل جلالہٗ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ بھی اسے ملنا چاہتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ لیکن ہم میں سے موت کو ناپسند نہ کرنے والا کوئی شخص بھی نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ یہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ لیکن آپ جو مطلب سمجھے وہ نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب بینائی ختم ہو جائے اور سینے میں سانس آ جائے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اس وقت جو شخص اللہ سے، ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جو شخص اللہ سے نہ ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے نہ ملنا چاہے گا۔ موت کی نزدیکی وقت میں مسلمان کو خوشی ہوتی ہے۔ جب کہ کافر غمگین اور ملول ہوتا ہے۔!

۱۸۳۶ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جب کوئی بندہ مجھ سے ملاقات چاہتا ہے۔ تو میں بھی اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں بھی اس سے نہیں ملنا چاہتا۔!

۱۸۳۹ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و برا جانے گا۔ اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا جانے گا۔

۱۸۴۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و برا جانے گا اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا جانے گا۔

۱۸۴۱ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَزَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ عمرو نے اپنی حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل جلالہٗ سے ملنا کیسا ہے؟ موت سے ملنا۔ اسے تو ہم میں سے ہر شخص برا جانتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ یہ صرف مرتے وقت ہے۔ جب مرتے وقت کسی شخص کو اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جب اسے اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

تَقْبِيْلُ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینا

۱۸۴۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان

۱۸۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مَيِّتٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم (کی آنکھوں کے درمیان) بوسہ دیا۔ حالانکہ حضور کا وصال شریف ہو چکا تھا۔

۱۸۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ میں، ایک گھوڑے پر مقام سنح میں اپنے مکان میں تشریف لائے حتیٰ کہ آپ اتر کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور کسی سے گفتگو نہیں فرمائی۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ اور اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دھاریوں والے کفن شریف میں لپیٹ دیا چکا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرۂ انور کھولا آپ پر جھک گئے۔ بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر عرض کی میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ کی وفات دوبارہ نہیں فرمائے گا۔ جس موت کا وعدہ تھا وہ ہو چکی۔

نوٹ:۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حیاتِ حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی نورانی قبروں میں اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں۔ سنتے ہیں دیکھتے ہیں۔ جانتے ہیں اور کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں۔ اپنی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ اس عالم دنیا میں بھی ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنکھ والوں نے ان کے جمالِ جہاں آرا کی بارہا زیارت کی۔ اور ان کے انوار سے مستفیض ہوئے۔ بالخصوص ہمارا روئے سخن خاتم النبیین حضور رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کی طرف ہے۔ مختصراً اسے یوں عرض کیا جا سکتا ہے۔

(۱) و لا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات۔ الخ

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں قتل کیے جانے والوں کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ وما ارسلنك الا رحمة للعلمين اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت کرنے والا بنا کر ارسال کیا ہے۔ آپ اٹھارہ ہزار عالم کے ہر فرد کو ہر آن فیض پہنچا رہے ہیں۔ (۲) و لا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا الخ

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ گمان تک بھی نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ

نے انہیں اپنے فضل و کرم سے جو کچھ عنایت فرمایا ہے۔ وہ اس پر راضی اور خوش ہیں۔ ...

قرآن پاک کی ان آیات مقدسہ کے بعد احادیث شریفہ میں حیات انبیاء کے متعلق بعض ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ ابو یعلی فی مسندہ (امام بیہقی حیات الانبیاء)

(۲) حضرت یوسف بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ثابت بنانی کو حمید طویل سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا انہیں کوئی ایسی حدیث شریف پہنچی ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی قبر میں نماز پڑھتا ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں (ابو نعیم حلیہ) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے۔ اور وہ میری قبر انور پر کھڑا ہے پس ہر درود شریف پڑھنے والے شخص کا درود وہ فرشتہ مجھے پہنچا دیتا ہے۔

اس قسم کی بے شمار احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم وفات شریف کے بعد ایسا ہے۔ جیسے حیات مقدسہ میں تھا۔ نیز آپ درود شریف پڑھنے والوں کا نام و نسب روشن صحیفے میں لکھتے ہیں۔ حضور نے شب معراج خود اپنے آپ کو بھی جماعت انبیاء کرام علیہم السلام میں دیکھا۔ حضور نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کو قبر انور میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ لہٰذا دوسروں کو زندگی بخشنے والا خود بھی مُردہ نہیں ہو سکتا۔

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میّت کو ڈھانپ دینا۔

۱۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا هٰذِهٖ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَا تَبْكِيْ أَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے والد کو احد کے دن لائے اور (کافروں نے آپ کے) اعضاء کاٹ دیئے تھے آپ (کی میت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی آپ پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا میں نے اسے کھول لینے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائے جانے کا حکم فرمایا۔ جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سُنی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مت رو یا کیوں روتی ہے اسکے جنازہ کو اٹھائے جانے تک فرشتے اس پر اپنے پروں سے سایہ کیئے رہے!

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۸۲۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقُبِضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ يُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

۱۸۲۷ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔

۱۸۲۸ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ

میت پر رونا کیسا ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کم سن بچی جب مرنے کے قریب ہوئی تو آپ نے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا۔ بعدازاں اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے۔ وہ آپ کی موجودگی میں وصال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام ایمن آپ روتی ہیں اور میں تمہارے پاس موجود ہوں۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حبیب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ روؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں روتا نہیں ہوں یہ اللہ کی رحمت ہے (لیکن آہستہ آہستہ رونا اور محض آنسو نکلنا اللہ کی طرف سے بندے پر رحم ہے) بعدازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لیے بہرحال بھلائی ہے۔ اس کی جان دونوں پسلیوں سے نکلتی ہے تاہم وہ اللہ جل جلالہ کا بہرحال شکر گزار رہتا ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ پر رو کر عرض کرنے لگیں۔ اے میرے والد آپ اللہ کے نزدیک ہو گئے۔ اے میرے باپ! میں آپ کی موت کی خبر جناب جبرئیل علیہ السلام کے پاس پہنچاتی ہوں۔ اے میرے باپ آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں ہے!

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ تو میں آپ کا منہ کھولتا اور روتا۔ لوگ مجھے منع کرتے اور حضور نے مجھے منع نہ فرمایا۔ میری پھوپھی رونے لگیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس پر مت روؤ۔ کیونکہ فرشتے مسلسل اپنے بازوؤں سے پر بچھائے رہے۔ حتی

بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ۔

کہ تم نے اس کو اٹھا لیا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ

کونسا رونا منع ہے

۱۸۴۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رض اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ اَبَا الرَّبِيْعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَتْ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتْ اِبْنَتُهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ آپ پر بیماری غالب ہے۔ آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا تو انہوں نے جواب نہ دیا۔ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور ارشاد فرمایا۔ اے ابو الربیع! تقدیر کے معاملے میں ہم مغلوب ہو گئے ہیں یہ سُن کر عورتیں چلائیں اور رونا شروع کیا۔ ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انہیں کچھ نہ کہو! جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی شخص نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مر جانا۔ آپ کی بیٹی نے عرض کیا۔ مجھے توقع تھی کہ آپ شہید ہوں گے۔ کیونکہ آپ جہاد کا سامان تیار کر چکے ہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب بخشا تمہارے خیال میں شہادت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں۔ جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو وہ شہید ہے جو شخص ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص عمارت کے نیچے آ کر فوت ہو وہ شہید ہے۔ جو ذات الجنب کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے۔ جل کر مرنے والا شہید ہے۔ جو عورت بچہ جننے وقت مرے وہ شہید ہے (یا پیدائش کے بعد مرے)۔

١٨٥٠. عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِيرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ إِنَّكَ وَاللهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت زید بن حارثہ اور جناب جعفر ابن طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اور اس بات پر افسوس و رنج آپ سے معلوم ہوتا تھا میں آپ کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا حضرت جعفر کی گھر والیاں رو رہی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جائیے اور انہیں منع فرمائیے۔ وہ گیا اور اس نے منع کیا۔ بعد ازاں وہ پھر واپس آئے اور فرمایا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے اور انہیں منع فرمائیے۔ آپ دوبارہ گئے اور آ کر عرض کیا۔ میں نے انہیں منع کیا اور وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے اور ان کے منہ پر مٹی ڈالیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ جل جلالہٗ اس کی ناک خاک آلود کرے۔ خدا کی قسم تو نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور تو ایسا کرنے والا نہیں!

ماتم گریہ و بکا اور رنج و غم قرآن و حدیث کی نظر میں!

رنج و غم دل کے صدمہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گریہ و بکا اسی کا نتیجہ ہے۔ غم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک دنیوی مال و اولاد کا غم دوسرا دین و عقبیٰ کا غم، ان ہر دو کے متعلق مولانا شرف الدین بخاری رحمۃ اللہ الباری اپنی فارسی کی معروف کتاب "نام حق" میں فرماتے ہیں۔

غم دین خور کہ غم، غم دین است
ہمہ غمہا فروتر ازیں؛ است

غم دنیا مخور کہ بیہودہ است
ہیچ کس در جہاں نیاسودہ است

پہلی قسم کا غم بھی اگرچہ اضطراری ہوتا ہے۔ اس لیے شرع نے اس پر مواخذہ نہیں فرمایا۔ مگر پھر بھی صبر کا حکم دیا ہے۔ اور جزع فزع سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا حضرت ابراہیم جب ڈیڑھ برس کی عمر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں فوت ہوئے تو شفقت پدری کے باعث حضورؐ کی آنکھوں سے اشکِ غم جاری تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے "اے ابراہیم تیرے فراق سے میں غمگین ہوں۔ آنکھیں روتی ہیں لیکن میں وہ بات نہیں کہتا جس سے خدا ناراض ہو"

حضورِ انور نے اس کے سوا کوئی کلمہ زبان مبارک سے نہ نکالا! سر و سینہ پیٹنا اور نوحہ و بین کا تو ذکر ہی کیا، گریہ زاری اور نالہ و بُکا سے بھی محترز رہے۔ اولاد کا غم اگرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مگر بتدریج کم اور محوِ خاطر ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم کا غم اللہ والوں کو ہوتا ہے۔ جو بقولِ آنکہ "نزدیکاں را بیش بود حیرانی" خوفِ عقبیٰ سے مغموم ہو جایا کرتے ہیں۔

١٨٥١ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردے کو اس کے گھر کے رونے والوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے

١٨٥٢ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے۔ کہ عمران بن حصین کے پاس اس بات کا ذکر ہوا کہ زندوں کے رونے سے مردوں کو عذاب ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

نوٹ:- حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ایک واقعہ سے مخصوص تھا جب کہ یہودی عورت کے رشتہ دار اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

١٨٥٣ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

(ترجمہ گزر چکا)

اَلنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

مردے پر چلّانا اور اس کے اوصاف بیان کرنا

١٨٥٤ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رض قَالَ لَا تَنُوْحُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا۔ کیوں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رویا پیٹا نہیں گیا۔ مختصر روایت کی گئی

١٨٥٥ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو آپ نے نوحہ نہ کرنے کا اقرار کرایا۔ عورتوں نے، عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! بعض عورتیں جاہلیت میں رونے پیٹنے میں ہمارے ساتھ شامل تھیں۔ کیا ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوں؟ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ بات اسلام میں ناممکن ہے۔

١٨٥٦ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ جب لوگ اسے روتے پیٹتے ہیں۔

۱۸۵۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ عَلَيْهِ هٰهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مُردے کو اس کے گھر والوں کے چلانے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ اگر کوئی شخص (ایران کے علاقہ) خراسان میں فوت ہو اور اس کے گھر والے یہاں نوحہ کریں تو اس کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ عمران نے فرمایا۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور تو جھوٹ کہتا ہے۔

۱۸۵۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور ارشاد فرمایا۔ اس قبر پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر یہ آیت شریف پڑھی:۔
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى

نوٹ:۔ آیت شریفہ کا مطلب ہے۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر مُردے کو دوسروں کے رونے کی وجہ سے عذاب کیوں؟ اس صورت میں ہے اگر مرنے والا رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے ورنہ یہ وعید کافروں کے لیے ہے۔ جیسا حدیث نمبر ۱۸۶۲ میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رضی ذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ذکر کیا گیا کہ جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مُردے کو زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ نے جھوٹ نہیں بولا تاہم آپ بھول گئے یا خطا ہوئی دراصل بات یہ ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے رشتہ دار اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے لواحقین تو اس پر رو رہے ہیں۔ اور اسے عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۶۱ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رض يَقُولُ لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض أَلَا يَنْتَهِي هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ أُصِيبَ عُمَرُ فَجَعَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ وَا أُخَيَّاهُ وَا أُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ رض يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَا يَشْفِيكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ تو میں دوسرے لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا اور عورتیں رو رہی تھیں۔ جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ آپ لوگوں کو رونے سے منع نہیں کرتے۔ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی ارشاد فرماتے تھے۔ میں ایک دفعہ سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا۔ جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو بعض سواروں کو ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ دیکھئے یہ سوار کون کون ہیں؟ میں نے جاکر دیکھا تو حضرت صہیب اور آپ کے اہل خانہ ہیں۔ میں نے واپس آکر اطلاع دی کہ وہ آدمی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لاؤ۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس رو کر فرمانے لگے ہائے میرے دوست ہائے میرے بھائی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے میرے بھائی نہ روئیے۔ کیونکہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی

عَلَيْهِ.

اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! آپ یہ حدیث شریف جھوٹوں اور جھٹلانے والوں سے روایت نہیں کرتے لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے۔ اور قرآن میں تمہاری تسلی اور تشفی کے لیئے خداوند قدوس کا ارشاد پاک ہے۔! کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا! لیکن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کافر کو اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دے گا!

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

١٨٦٢ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبُ مُصَابٌ وَالْعَهْدُ قَرِيْبٌ.

مُردے پر آنسو بہانے کی رخصت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اور عورتیں اکٹھی ہو کر رونے لگیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منع کرنے اور وہاں سے انہیں منتشر کرنے تشریف لائے۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عمر! چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ آنکھیں آنسو بہانے والی، دل رنجیدہ اور موت کا وقت نزدیک ہے

نوٹ :۔ اگر دل کا بخار آنکھوں سے باہر نہ نکلے اور آہستہ آہستہ آنسو نہ بہائے جائیں تو ایک قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ للہٰذا آہستہ آہستہ رونے اور آنسو بہانے کی اجازت ہے!

دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

١٨٦٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ.

جاہلیت کی طرح چلانا اور زور زور سے رونا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چہرہ پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے والا ہم میں سے نہیں!

اَلسَّلْقُ

١٨٦٤ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ رض قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِي مُوْسٰى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبْرَاُ اِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ.

چلا کر رونا ممنوع

سیدنا حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ اور لوگ رونے لگے! آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس طرح نصیحت کرتا ہوں جیسے ہمیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ مصیبت میں ہندوؤں کی طرح سر منڈانے، کپڑے پھاڑنے اور چلا کر رونے اور والا ہم میں سے نہیں۔

ضَرْبُ الْخُدُوْدِ

١٨٦٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

اَلْحَلْقُ

١٨٦٦ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَبِیْ بُرْدَةَ رض قَالَا لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسٰی اَقْبَلَتْ اِمْرَاَتُهٗ تَصِیْحُ قَالَا فَاَفَاقَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِمَّنْ بَرِیَٔ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَا وَكَانَ یُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ۔

شَقُّ الْجُیُوْبِ

١٨٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

١٨٦٨ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَبَكَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَهَا اَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ۔

١٨٦٩ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رخساروں کو پیٹنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!۔ گالوں کو پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح زور زور سے چیخنے چلانے والا ہم میں سے نہیں!

مصیبت میں سر منڈانا

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی علالت سخت ہوئی تو آپ کی زوجہ چلاتی ہوئی تشریف لائیں جناب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہوش میں آ کر ارشاد فرمانے لگے کہ میں اس چیز سے بری ہوں۔ جس سے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بری تھے۔ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف بیان کرتے تھے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں سر منڈوانے کپڑے پھاڑنے اور چیخ و چلا کر رونے والے شخص سے بری الذمہ ہوں

گریبان پھاڑنا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گال پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح چلانے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بے ہوش ہوئے تو آپ کی لونڈی رونے لگیں۔ جب آپ کو ہوش آیا۔ تو پوچھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں جو کچھ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے چیخنے چلانے، سر منڈوانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں!

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔

۱۸۷۰ عَنِ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسٰى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَيُّ شَيْءٍ قَالَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ خَرَقَ۔

کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بال منڈانے، چیخنے چلانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت قرشع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سخت علیل ہوئے تو آپ کی زوجہ چلائیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ نہیں جانتیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔ بولیں ہاں کیوں نہیں جانتی۔ بعد ازاں خاموش ہوگئیں۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ بے شک حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والے، زور زور سے چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے شخص پر لعنت فرمائی۔

الْأَمْرُ بِالِاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۸۷۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

آزمائش ومصیبت میں اجر مانگنا اور صبر کرنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے۔ لہٰذا آپ تشریف لایئے۔ آپ نے کہلا بھیجا انہیں میرا سلام کہنا اور کہنا جو کچھ دے اور لے وہ سب اللہ کا مال ہے اور ہر چیز کے لیئے اللہ کے ہاں مدت مقرر ہے۔ صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا چاہیئے۔ آپ نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا تو آپ تشریف لائے اور آپ حضرت سعد بن عبادہ، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور بعض دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم کے ساتھ چلے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ بچہ پیش کیا گیا۔ اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کی آنکھیں کیوں بھر آئیں؟ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں انسانوں پر رحم فرماتا ہے۔ جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں

۱۸۷۲ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبر حقیقی دراصل صدمہ کی ابتداء میں صبر کرنا ہے اور رو پیٹ کر تو سب کو صبر آ ہی جاتا ہے۔)

۱۸۷۳ عَنْ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ أَتُحِبُّهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ ۔

سیدنا حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہٗ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا تو اسے پسند کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ آپ سے بھی ایسی محبت رکھے جیسے میں اپنے فرزند کو محبوب رکھتا ہوں۔ بعد ازاں وہ لڑکا فوت ہو گیا اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا۔ آپ نے اس کے والد سے دریافت فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا چل بسا۔ بعد ازاں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تو جنت کے جس دروازے پر جائے گا اپنے اس بچے کو پائے گا! اور تیرے لیئے دروازے کھولنے لپکے گا!

ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

صبر کرنے والے اور اللہ ربّ العزت سے اس کا اجر و حساب چاہنے والے کا ثواب

۱۸۷۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ يُعَزِّيهِ بِابْنٍ لَهُ هَلَكَ وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ ۔

سیدنا حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں ان کے بچے کی تعزیت میں ایک خط لکھا۔ اور اس خط میں آپ نے یہ لکھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہٗ سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مومن کے لیئے اور کسی ثواب سے راضی نہیں جتنا کہ اس ثواب سے راضی ہوتا ہے۔ جو اس کے لڑکے کو لے جا کر اسے عنایت فرماتا ہے۔ اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور جنت کے سوا کسی دوسرے اجر پر راضی نہیں ہوتا۔

ثَوَابُ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ

۱۸۲۵ عَنْ أَنَسٍ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا لَيْتَنِي قُلْتُ وَاحِدًا۔

جس شخص کے تین بچے فوت ہوجائیں اس کا ثواب

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے نطفے سے فوت ہونے والے تین بچوں کے لیے ثواب طلب کرے وہ جنت میں جائے گا! ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ دو بچوں کے فوت ہونے پر؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو بچوں کے مرنے پر بھی۔ عورت نے کہا اے کاش! میں صرف ایک ہی کہتی!

مَنْ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ

۱۸۲۶ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

جس شخص کے تین بچے فوت ہوجائیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان، شخص جس کے تین بچے نوجوان ہونے سے پہلے فوت ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اللہ فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۲۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے نوجوان ہونے سے قبل فوت ہوجائیں تو اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت و فضل سے ان کی مغفرت فرما دے گا۔

۱۸۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان جس کے تین بچے فوت ہوجائیں۔ اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ سوائے قسم پوری ہونے کے، اور وہ قسم یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا۔ وان منکم الا واردھا (یعنی تم سب کو جہنم پر سے گزرنا ہوگا!)

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ يُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے بلوغت سے قبل فوت ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل سے انہیں جنت میں لے جائے گا۔ بچے کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین نہ جائیں ہم نہیں

يَدْخُلَ أَبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ۔

مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً

۱۸۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا تَشْتَكِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلٰثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ النَّعْيِ

۱۸۸۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۱۸۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔

۱۸۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا نَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ رض بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ أَتَيْتُ أَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيبَتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمْ

جاتے۔ پھر انہیں کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جاؤ!

جس کے تین بچے فوت ہو چکے ہوں!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیمار بچہ لے کر حاضر ہوئی۔ اور عرض کی کہ حضور مجھے اس کی وفات کا اندیشہ ہے۔ اور اس سے قبل میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جہنم سے بچنے کیلئے مضبوط آڑ بنائی ہے

موت کی اطلاع دینا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید اور جعفر رضی اللہ عنہما کی خبر آنے سے پہلے ان کی موت کی اطلاع دی۔ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا اور ارشاد فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگو!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے۔ کہ ایک دن ہم حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے ایک عورت کو دیکھا۔ ہمارے خیال میں آپ نے اسے نہ پہچانا۔ جب آپ راستہ کے درمیان پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے حتٰی کہ وہ عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی، صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، اے فاطمہ! آپ اپنے دولت کدہ سے باہر کیوں نکلیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس میت

الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكِ۔

کے اہل خانہ کے پاس گئی تھی۔ ان پر دعائے رحمت کی اور ان کی مصیبت کی تعزیت کی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا آپ ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں آپؓ نے فرمایا! اللہ کی پناہ! میں قبرستان تک کیوں جاتی۔ حالانکہ جو کچھ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ میں اسے سن چکی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر تو ان کے ہمراہ قبرستان چلی جاتی۔ تو تو جنت نہ دیکھ سکتی۔ جب تک کہ تمہارے باپ کے دادا نہ دیکھتے!

نوٹ: مصنف نے اس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکالنے کی دلیل دی ہے۔ کہ عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے!

غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

میّت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا

۱۸۸۴ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے انتقال کیا۔ تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری غسل میں تھوڑا سا کافور یا اس قسم کی کوئی چیز ملا دو۔ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو۔ جب ہم فارغ ہو چکے تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اپنا تہبند دے کر ارشاد فرمایا کہ یہ کفن کے نیچے آپ کے بدن پر لپیٹ دو!

غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ

گرم پانی سے غسل دینا

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِي فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عَمِرَتْ مَا عَمِرَتْ۔

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ اور میں اس پر رونے لگی۔ تو میں نے غسل دینے والے شخص سے کہا کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور اسے نہ مارو۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ام قیس کا قول آپ سے بیان کیا۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ام قیس کی عمر طویل ہو انہوں نے کیا ارشاد فرمایا! پھر ہمیں معلوم نہیں کہ کسی عورت کی عمر اتنی زیادہ ہوئی ہو جتنی کہ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی (اور یہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا دینے کی وجہ سے تھا!)

غَسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ

۱۸۸۶ عَنْ حَفْصَةَ رض تَقُولُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

میّت کے سر کو دھونا

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ ان عورتوں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کے سر مبارک کو تین چوٹیوں پہ تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹیاں کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں!

غَسْلُ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

۱۸۸۷ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

میّت کی دائیں جانب سے شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادی کے غسل میں ارشاد فرمایا۔ کہ پہلے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات سے شروع کرو!

غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا

۱۸۸۸ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا۔

میّت کو طاق بار غسل دینا!

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیجیے۔ اور انہیں تین، پانچ یا سات دفعہ غسل دو اگر تم مناسب سمجھو! اور آخر میں تھوڑا سا کافور ملا دو! جب غسل دے چکو تو تم مجھے اطلاع دو! ہم نے فارغ ہو کر آپ کو عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہ بند میری طرف پھینک کر ارشاد فرمایا۔ یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو! اور ان کے بال تین چوٹیاں کر کے ہم نے ان کی پیٹھ کی طرف لٹکا دیں۔

غُسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

۱۸۸۹ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ

پانچ دفعہ سے زائد مرتبہ میت کو غسل دینا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی کا انتقال ہوا آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ انہیں تین، پانچ یا

مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ۔

غُسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

۱۸۹۰ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

۱۸۹۱ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ

۱۸۹۲ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

اَلْكَافُورُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۸۹۳ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى

اس سے زیادہ بار غسل دو، اگر تمہیں ضرورت محسوس ہو۔ پانی اور بیری کے غسل دو اور آخر میں کافور یا اسی قسم کی کوئی اور چیز شامل کر دو جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ جب ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ کو عرض کی آپ نے اپنا تہبند دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو دوسری روایت میں بھی تین یا پانچ یا سات یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دینے کا حکم ہے!!

سات دفعہ سے زیادہ مرتبہ میت کو غسل دینا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کا وصال ہو گیا تو آپ نے ہمیں انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا کہ انہیں پانچ سات یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو۔ میں نے عرض کیا کیا طاق بار تو ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور آخر میں کافور یا اس قسم کی کوئی چیز شامل کر دو جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کرو۔ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہبند دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔)

میت کے غسل میں کافور ملانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحب زادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین، پانچ یا مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخر میں تھوڑا سا کافور ملا دو یا اس قسم کی کوئی اور چیز جب تم غسل دے چکو تو مجھے بھی مطلع کرو۔ جب

إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ أَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ أَوْ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔ وَاجْعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ کو عرض کی۔ آپ نے اپنا تہ بند پھینکا اور ارشاد فرمایا۔ یہ انہیں اوڑھا دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا سات دفعہ غسل دیجیے! ام عطیہ فرماتی ہیں، کہ ہم نے ان کے بالوں میں تین چوٹیاں کر دیں۔ ایک روایت کے مطابق ہم نے آپ کے سر کی تین چوٹیاں کر دیں!۔

١٨٩٤ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

١٨٩٥ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

الْإِشْعَارُ

میّت کے کفن کے اندر ازار پہنانا

١٨٩٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ (أي محمد بن سيرين) عَلَى ذَلِكَ قَالَ لَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ أَتُؤَزَّرُ بِهِ قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُفْنَهَا فِيهِ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ام عطیہ ایک انصاری عورت جلدی کرتی ہوئی بصرے اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیئے تشریف لائیں لیکن انہیں نہ دیکھ سکیں۔ تو اس عورت نے ہمیں یہ حدیث شریف بیان کی۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحب زادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا کافور کی قسم کی کوئی چیز ملا دو جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کرو جب ہم فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنا تہ بند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو! اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں فرمایا۔ اور فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی کون سی صاحب زادی تھیں؛ میں نے دریافت کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے۔ کیا ازار پہنانا ہی مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے۔ یہ کپڑا لپیٹ دینا مراد ہے (آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کپڑا لپیٹ دیا۔)

١٨٩٧ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ فَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذَلِكَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی نے انتقال کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں، تین، پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو! اور بیری و پانی سے دھوؤ۔ اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا اس قسم کی کوئی چیز شامل کر جب

مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ قَالَتْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ

تم غسل سے فارغ ہو چکو تو مجھے مطلع کرو۔ ہم نے آپؐ کی خدمت میں عرض کی۔ آپؐ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو!

اَلْاَمْرُ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ

اچھا کفن دینے کا حکم!

۱۸۹۸ عَنْ جَابِرٍؓ يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَّكُفِّنَ فِیْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الْاِنْسَانُ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپؐ نے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا۔ جو رات کو ناقص کفن میں دفن کیے گئے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ لوگ نماز کے لیے کم آئیں گے۔ یا کفن کا عیب چھپانے کے لیے۔ اگر جب ضرورت ہو تو۔ اور حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو وہ اسے اچھا کفن دے۔

یعنی صاف اور پورا سنت کے عین مطابق۔ اس میں اسراف اور کمی نہ کرے بلکہ جیسا کہ وہ زندگی میں پہنتا تھا۔ اسی کپڑے کا ہے دا

اَیُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ

کون سا کفن بہتر ہے؟!

۱۸۹۹ عَنْ سَمُرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو انہی میں کفن دیا کرو۔

كَمْ كُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

۱۹۰۰ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ بِيْضٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے ایک گاؤں سحول کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیے گئے جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے روئی کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں کرتا اور عمامہ نہ تھا! بعد ازاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ دو کپڑے اور یمن کی ایک چادر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یمن کی ایک چادر آئی تھی۔ لیکن لوگوں نے اسے واپس کر دیا اور اسے آپ کے کفن میں نہ دیا۔

اَلْقَمِيْصُ فِي الْكَفَنِ

کفن میں قمیص کا ہونا۔

١٩٠٣ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ ابن ابی منافق کی وفات ہوئی۔ تو اس کا بیٹا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنی قمیص عنایت فرمایئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں۔ اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں۔ نیز اس کے لئے بخشش طلب فرمائیں۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عنایت فرمائی بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ جب تم غسل اور کفن سے فارغ ہو چکو تو مجھے اطلاع دینا میں نماز پڑھوں گا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے مجھے ان کیلئے بخشش مانگنے یا نہ مانگنے کا اختیار دیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس پر نماز پڑھی تب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق یہ آیت شریفہ اتاری! وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی ان میں سے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور ان کی قبر پہ کھڑے نہ ہوں! بعد ازاں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دی!

١٩٠٤ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ وُضِعَ فِيْ حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ لَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر تشریف لائے اور وُہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور حکم فرمایا وُہ نکالا گیا اور آپ نے اسے دو گھٹنوں پر بٹھایا۔ بعدازاں اپنی قمیص پہنائی اور اس کے سر پر اپنا لعاب مبارک ڈالا!

نوٹ: عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایک کرتہ دیا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر احسان کا بدلہ چکانے کے لیے اسے پہنا دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے!

۱۹۰۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُوْنَهُ فَلَمْ يَجِدُوْا قَمِيْصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تھے۔ انصار نے آپ کو پہنانے کے لیے ایک کرتہ تلاش کیا۔ مگر ان کے آپ کا کرتہ نہ ملا مگر عبداللہ بن ابی کا کرتہ صحیح اور درست آیا اور وُہی ان کو پہنا دیا۔

۱۹۰۶ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَاْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ اِذْخَرًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہجرت کی۔ تو ہمارا اجر و ثواب اللہ پر ثابت ہو گیا۔ لیکن ہم میں سے ایک صاحب کی وفات ہو گئی لیکن اس نے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا بلکہ سب آخرت میں رہا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے! جو احد کے دن شہید ہوئے اور آپ کے کفن کے لیے ہمیں ایک کملی کے سوا کچھ نہ ملا۔ جب اسے ہم آپ کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے۔ اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر باہر نکل آتا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آپ کا سر چھپانے اور پاؤں پر ایک قسم کی گھاس اذخر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس کے پھل پکتے ہیں۔ اور وہ ان کو چنتا ہے۔

كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

اگر کوئی محرم شخص فوت ہو جائے تو اسے کس طرح کفن دیا جائے!

۱۹۰۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُحْرِمًا۔

اَلْمِسْكُ

۱۹۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مِّثْلَهُ۔

اَلْإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ

۱۹۰۹ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ

۱۹۱۰ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُوْنِيْ فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكَرِهُوْا أَنْ يُوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

کہ حضورؐ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میت کو اس کے دو کپڑوں میں جن میں اس نے احرام باندھا تھا۔ میں کفن دو اور اسے پانی و بیری سے غسل دو۔ دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام کی حالت میں اٹھایا جائیگا۔

مشک کا بیان

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری بہترین خوشبو مشک ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

جنازے کا اعلان کرنا

حضرت ابو موسیٰ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوشبو تمہاری مشک ہے۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک غریب عورت بیمار ہوئی۔ تو حضورؐ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے مرض کی اطلاع ہوئی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم غرباء کی بیمار پرسی فرمایا کرتے۔ اور ان کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فوت ہو گئی اور اس کا جنازہ رات کو نکلا۔ لوگوں نے رات کے وقت حضورؐ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب خیال نہ کیا اور اسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا۔ کہ تم مجھے اس کی وفات سے مطلع کرنا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضورؐ (بے شک آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا) لیکن ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ اس کے بعد حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ یہاں تک کہ اس کی قبر پر لوگوں کی صف جمائی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں!۔

اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کو جلدی لے جانا

۱۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوءَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَتِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب نیک آدمی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو۔ مجھے آگے لے چلو اور جب برا شخص چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے۔ ہائے افسوس مجھے کہاں لیے جا رہے ہو۔

۱۹۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَتِي إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو۔ اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس تم مجھے کہاں لیے جا رہے ہو
ہر سننے والا اس کی آواز سنتا ہے سوائے آدمی کے۔ اگر آدمی اسے سنے تو بے ہوش ہو جائے

۱۹۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جنازے کو جلدی لے چلو اگر نیک ہے تو اس کو نیکی کی طرف لیے جاتے ہو جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی اپنی گردنوں سے اتارو۔

۱۹۱۴ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۱۹۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَيَمْشُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَكَانُوا يَدِبُّونَ دَبِيبًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یونس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ساتھ تھا۔ اور زیاد تخت کے سامنے آگے آگے چل رہے تھے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں سے چند لوگوں نے تخت کے آگے آگے اپنی ایڑیوں پر چلنا شروع کر دیا۔ اور فرمانے لگے کہ اللہ آپ کو برکت دے۔ تم آہستہ آہستہ چلو۔ تو وہ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم مربد کے راستے میں تھے۔ تو ابوبکرہ اپنے خچر پر سوار ملے

إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ۔

جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو خچر کو ایک طرف لے گئے۔ اور اپنے کوڑے سے اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو برکت دی! کاش تم نے دیکھا ہوتا کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت جلدی جنازے کو لے چلتے۔ یہ سن کر لوگ خوش ہو گئے!

١٩١٦ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جنازے میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کیا کرتے تھے!

١٩١٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ۔ اور جنازے کے ساتھ جانے والا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے نہ بیٹھے!

١٩١٨ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ!

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جنازہ کو دیکھے اس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

الْأَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم!

١٩١٩ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

سیدنا حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو حتی کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پہ رکھا جائے!

١٩٢٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے

١٩٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف رکھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ کہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جاتا۔

١٩٢٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض لوگ

فَقَامَ وَقَالَ عَمْرٌو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

ایک جنازہ لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں یوں ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۲۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَّعَهٗ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى نَفَذَتْ۔

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ نکلا، تو آپ کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب تک وہ جنازہ نکل گیا آپ کھڑے رہے

الْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۱۹۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے۔ ان پر ایک جنازہ گزرا اور وہ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ بھی اسی زمین کے رہنے والے تھا (یعنی ذمی) فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ اور آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور یہ جنازہ یہودی عورت کا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ ایک روح نہ تھی۔

۱۹۲۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ موت ایک دکھ ہے۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

الرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ

جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی رخصت

۱۹۲۶ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَمْرُ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اسی دوران ایک جنازہ نکلا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا ہے لوگوں نے کہا ابو موسیٰ نے بتایا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے

ہو گئے۔ پس اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہ ہوئے۔

۱۹۲۷ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

سیدنا حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک جنازہ نکلا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حسن نے کہا کیا حضور ایک یہودی کے جنازے کے لیئے کھڑے نہیں ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں بعد ازاں جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوئے۔

۱۹۲۸ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

سیدنا حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت حسن اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا حضرت حسن کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے حضرت حسن نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیئے کھڑے نہیں ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کھڑے ہوئے تھے اور بعد ازاں بیٹھنے لگے

۱۹۲۹ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ؟ قَالَ لَهُ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ۔

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھے رہے۔ کھڑے ہونے والے نے دوسرے صاحب سے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں خدا کی قسم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ اور بیٹھنے والے نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تھے۔

۱۹۳۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ حضرت محمد باقر سے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ کہ اسی دوران ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات

اللہ علیہ وسلم علی طریقھا جالسا فکرہ ان تعلو راسہ جنازۃ یھودی فقام۔

۱۹۲۱ عن جابر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ مرت بہ حتی توارت۔

۱۹۲۲ دوسری روایت اس طرح ہے:

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لجنازۃ یھودی حتی توارت

۱۹۲۳ عن انس ان جنازۃ مرت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فقیل انھا جنازۃ یھودی فقال انما قمنا للملائکۃ۔

استراحۃ المؤمن بالموت

۱۹۲۴ عن قتادۃ بن ربعی کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا ما المستریح وما المستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من تعب الدنیا واذاھا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب۔

۱۹۲۵ عن ابی قتادۃ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی عورت کا جنازہ گزرا۔ آپ راستے میں تشریف فرما تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو گوارا نہ ہوا کہ یہودی کا جنازہ سر سے اوپر سے جائے۔ لہٰذا آپ کھڑے ہو گئے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیئے کھڑے ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک وہ دور چلا گیا!

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ہم فرشتوں (کی تکریم) کے لیئے کھڑے ہوئے۔

مسلمان شخص کا موت سے آرام پانا

سیدنا حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ خود آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ ارشاد گرامی چہ معنی دارد۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو دنیا کی تکالیف اور صدموں سے چھٹکارا پاتا ہے۔ اور جب بدکار مرجاتا ہے تو اس سے انسان اور بستیاں درخت اور جانور آرام پاتے ہیں (کیونکہ وہ انسانوں کو تنگ کیا کرتا! اور بستیوں کو ویران کرتا اور درختوں کو کاٹتا اور جانوروں کو ناحق مارتا تھا)

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے!

وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

اس دوران ایک جنازہ نکلا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے گناہوں سے پاک مسلمان جب فوت ہو جاتا ہے تو وُہ دنیا کی تکالیف، صدموں اور رنجوں سے آرام پاتا ہے۔ اور جب کوئی فاسق فاجر شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو وُہ اللہ کے بندوں شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے جاتا ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ

مرُدے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت اچھا تھا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جب ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر دوسرا نکلا لوگوں نے اس کی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اِس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس شخص کی تم نے برائی بیان کی اِس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو!

۱۹۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَوْلُكَ الْأُولَى وَالْأُخْرَى وَجَبَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ بعد ازاں دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی صحابہ کرام نے عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پہلے کیا ارشاد فرمایا اور بعد ازاں کیا ارشاد فرمایا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے آسمان میں اور تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو!!

۱۹۳۸ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِالْخَيْرِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا اَوْ ثَلٰثَةٌ قَالَ اَوْ ثَلٰثَةٌ قُلْنَا اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ۔

سیدنا حضرت ابو الاسود دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ بعد ازاں، دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ اور لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہوئی۔ اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہا جیسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے نیک ہونے کے متعلق چار آدمی گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا ہم نے دریافت کیا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا تین ہی سہی۔ ہم نے دریافت کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ خواہ دو ہی ہوں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

مردوں کا ذکر صرف نیکی ہی سے کرنا

۱۹۳۹ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا برائی کے ساتھ تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

مردوں کو برا کہنے کی ممانعت

۱۹۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا برا مت کہو مردوں کو، وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

۱۹۴۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ایک اس کے رشتہ

فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ۔

دار، دوسرا اس کا مال و دولت، اور تیسرے اعمال۔ پھر رشتہ دار اور مال و دولت واپس آجاتی ہیں۔ اور ایک اس کا عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔

۱۹۴۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں! جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے۔ دوسرا جب وہ فوت ہو جائے۔ تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلے! تیسرے جب وہ دعوت کرے تو یہ قبول کرے۔ چوتھا جب وہ ملے تو اسے سلام کرے۔ پانچواں جب چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے اور چھٹے حاضر و غائب ہر دو حالتوں میں اس کا خیر خواہ رہے۔

اَلْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازوں کے ہمراہ چلنے کا حکم

۱۹۴۳ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں مریض کی بیمار پرسی، چھینک کا جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی امداد، سلام کو جاری کرنے، دعوت کو قبول کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، میاثر، قسی، استبرق اور دیبا و حریر پہننے سے منع فرمایا۔

نوٹ: استبرق، حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے کی معروف اقسام ہیں! میاثر میثرہ کی جمع ہے۔ ایک قسم کا سرخ ریشمی کپڑا اور قسی ایک ریشمی کپڑا ہے۔ جو موضع قس کی طرف منسوب ہے!

فَضْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت

۱۹۴۴ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطٌ وَمَنْ مَشٰى مَعَ الْجَنَازَةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نمازِ جنازہ پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا

حَتّٰى دُفِنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے مساوی ہوگا۔

۱۹۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَاِنْ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اگر وہ اس سے پہلے چلا آئے تو اس کا ثواب ایک قیراط کے برابر ہے۔

مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے ساتھ سوار آدمی کی جگہ

۱۹۴۶ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جہاں، چاہے رہے۔ اور چھوٹے بچے پر نماز پڑھی جائے۔

مَكَانُ الْمَاشِيْ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے ساتھ پیدل آدمی کے چلنے کی جگہ

۱۹۴۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے۔ اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

۱۹۴۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا

۱۹۴۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام، صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

مُردے پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی

رسولَ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّم انّ اخاکم قد مات فقوموا فصلّوا علیه.

ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے اٹھو اور اس پر نماز پڑھو۔

الصلوٰة علی الصبیان

۱۹۵۱ عن عائشة رضی الله عنها قالت اُتِیَ رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّم بصبیٍّ من صبیان الانصار یصلّی علیه قالت عائشة فقلت طوبٰی لهذا عصفورٌ من عصافیر الجنّة لم یعمل سوءً ولم یدرکه قال اَوَ غیر ذلک یا عائشة خلق اللهُ عزّوجلّ الجنّة وخلق لها اهلاً خلقهم فی اصلاب آبائهم.

بچوں پر نماز پڑھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کا جنازہ لایا گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ اس چڑیا کے لیے مبارک ہو۔ یہ تو جنّت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی گناہ کی عمر کو پہنچا۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اس پر مزید بھی کچھ کہنا ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے جنّت کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔ لہٰذا دنیا میں آنے سے قبل اللہ جل مجدہٗ نے مقرر فرما دیا ہے۔ کہ یہ جنتی ہے یا دوزخی۔ اور جہنم کو پیدا فرمایا اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

الصلوٰة علی الاطفال

۱۹۵۲ عن المغیرة بن شعبة انّه ذکر انّ رسول اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّم قال الراکب خلف الجنازة والماشی حیث شاء منها والطفل یصلّی علیه.

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل کی جہاں مرضی ہو چلے اور چھوٹے بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

اولاد المشرکین

۱۹۵۳ عن ابی هریرة قال سُئل رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وآلهِ وسلّم عن اولاد المشرکین فقال اللهُ اعلم بما کانوا عاملین.

۱۹۵۴ عن ابی هریرة انّ النّبیّ صلّی اللهُ علیهِ وآلهِ وسلّم سُئل عن اولاد المشرکین

مشرکین کی اولاد

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلّم سے مشرکین کی اولاد کا حال پوچھا گیا (کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی) تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ جو کچھ عمل کرنے والے تھے اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام سے اولاد مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ جنتی

فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔

۱۹۵۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔

۱۹۵۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَآءِ

۱۹۵۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَآءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہیں یا جہنمی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جاننے والا ہے ان کے اعمال کے متعلق ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ جل شانہٗ نے انہیں پیدا فرمایا تو اسے معلوم تھا کہ وہ کونسے عمل کرنے والے تھے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کون سے عمل کرنے والے تھے۔ اللہ جل شانہٗ کو اس بات کا اچھی طرح علم تھا

شہداء کی نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی، پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بعض صحابہ کرام کو وصیت فرمائی جب ایک غزوہ میں چند قیدی بطور غنیمت کے حاصل ہوئے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کو تقسیم فرمایا۔ اور اس شخص کا حصہ بھی متعین فرمایا۔ آپ کے صحابہ کرام نے اس کا حصہ اس کے پاس پہنچایا اور وہ ان حضرات کے سواری کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب وہ اس کا حصہ دینے آئے تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ تیرا حصہ ہے۔ جو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے بخشا ہے! اس نے یہ حصہ لے لیا اور اسے لے کر حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تیرا حصہ نکالا ہے اس نے عرض کیا کہ میں مال و دولت جمع کرنے کی غرض سے آپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ بلکہ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللهَ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ۔

نے آپ کی پیروی محض اس لیے کی ہے کہ میری اس جگہ حلق پر تیر مارا جائے بعد ازاں میں مروں اور جنت میں جاؤں۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو سچے دل سے اللہ کی تصدیق کرے گا تو اللہ بھی تجھے سچا کرے گا بعد ازاں لوگ کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہے۔ اور اس کے بعد دشمن سے جہاد کے لیے اٹھے۔ کچھ آدمی اسے اٹھا کر حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لائے اسے اس جگہ تیر لگا تھا جہاں اس نے بتایا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی جو صفات ارشاد فرمائی یقیناً اس نے ان کی عملاً تصدیق کی۔ تو شہادت پا کر مراد پوری ہوئی اور اللہ نے اسے بھی سچا کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جبے کا کفن اسے مرحمت فرماتے ہوئے اسے آگے رکھا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ کی نماز میں سے جتنا لوگوں کو سنائی دے سکا۔ وہ یہ تھا! آپ فرماتے تھے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے، تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت پائی، میں اس بات پر گواہ ہوں!

۱۹۵۸ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دن حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باہر تشریف لے گئے اور آپ نے شہدائے احد کی نمازِ جنازہ پڑھی جس طرح مردے کی پڑھی جاتی ہے! بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں قیامت میں سب سے پہلے اٹھ کر جنت میں داخل ہوں گا اور تم پر گواہ ہوں!

تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ

شہداء کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۵۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا فرماتے اور بعد ازاں ارشاد فرماتے ان دونوں میں سے قرآن کریم کو کون زیادہ جاننے والا ہے؟ جب لوگ ایک کی طرف اشارہ کرتے اور اسے قبر میں آگے قبلہ کی جانب کرتے بعد ازاں ارشاد فرماتے۔ میں ان لوگوں پر گواہ

ہوں اور آپ نے انہیں لہو سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ نہ ہی آپ نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا

نوٹ:۔ دوسری روایات کے مطابق حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔!

بَابُ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

۱۹۶۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا! قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ! فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

زنا کی حد میں سنگسار ہونے والے پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ اسلم میں سے ایک شخص ماعز اسلمی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے اپنا رخ اور پھیر لیا۔ اس نے پھر زنا کا اقرار کیا، آپ نے دوبارہ اپنا چہرہ مبارک اُس سے پھیر لیا اس نے پھر زنا کا اقرار کیا آپؐ نے اپنا چہرہ پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے اپنے آپ پر چار مرتبہ گواہی دی۔ اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تو پاگل ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے پتھروں سے مار دینے کا حکم فرمایا۔ جب اُسے پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ بھاگنے لگا! لیکن لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور اسے پتھروں سے مارا۔ وہ فوت ہو گیا۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اس کی نمازِ جنازہ آپ نے نہ پڑھی

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

۱۹۶۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَفَعَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا

زنا کی حد میں سنگسار کیے جانے والے شخص کی نمازِ جنازہ۔!

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت حضورِ پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضورؐ میں نے زنا کیا ہے!۔ وہ حاملہ تھی۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے سرپرست کے سپرد کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس

وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلَى سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور جب بچہ جنے تو اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ جب اس نے بچہ جنا تو حضور سرور عالمیاں صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا۔ اس نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیئے اور اسے کانٹوں سے جما لیا (تاکہ وہ رجم کرنے میں نہ کھلیں) حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر سے مروا ڈالا۔ اور بعد ازاں اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس نے زنا کیا ہے۔ اس کے باوجود آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر آدمیوں میں وہ توبہ تقسیم کی جائے۔ تو ان سب کو کافی ہوگی اور اس سے بہتر کون سی توبہ ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو اللہ کے لیئے دے ڈالا۔

الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ يَحِيفُ فِي وَصِيَّتِهِ -

جو شخص وارثوں کے لیئے کچھ نہ چھوڑتے ہوئے وصیت میں ظلم کرے اس کی نماز جنازہ پڑھنا

۱۹۶۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور ان غلاموں کے علاوہ مزید قابل تقسیم اور کوئی مال نہ تھا۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ غصے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ میں نے اس پر نماز نہ پڑھنے کا ارادہ کیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس کے غلاموں کو بلایا۔ اور ان کے تین حصے کیئے! پھر قرعہ ڈالا تو دو کو غلاموں کو آزاد فرمایا۔ اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔ ۱

نوٹ: ۱۔ یعنی تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ غَلَّ

۱۹۶۳ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ اَنَّہٗ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا فِیْہِ خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَھُوْدَ مَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کی خیبر میں وفات ہو گئی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ میں نہیں پڑھتا۔ اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اس کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک ایسا نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی!

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ عَلَیْہِ دَیْنٌ

۱۹۶۴ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَاِنَّ عَلَیْہِ دَیْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ ھُوَ عَلَیَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

قرض دار شخص کی نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک انصاری صحابی کا جنازہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے آپ نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو (میں نماز جنازہ میں شامل نہ ہوں گا) کیونکہ وہ مقروض ہے! حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ وہ قرض میرے ذمے رہا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تو اسے ادا کرے گا؟ آپ نے عرض کیا جی ہاں! تب حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی!

۱۹۶۵ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رض قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلِّ عَلَیْھَا قَالَ ھَلْ تَرَکَ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَرَکَ مِنْ شَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ قَتَادَۃَ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ آیا! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا اس کے ذمے کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے ترکہ میں کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ ایک انصاری حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے! وہ قرض میرے ذمے رہا۔ تب حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی!

۱۹۶۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَأَلَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھتے ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں اس پر دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور وہ دو دینار میں ادا کروں گا۔ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت سے نوازا۔ تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں ہر ایک مسلمان پر اس کی جان سے زیادہ حق دار ہوں۔ جو شخص قرض چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو مال چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔!

۱۹۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جاتا اور اس پر قرض ہوتا، تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کیا یہ اپنے قرض کے مطابق جائیداد چھوڑ گیا ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے کہ ہاں چھوڑ گیا ہے؟ تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اگر لوگ بتاتے کہ نہیں تو آپ صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے، کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیئے تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ جو شخص قرض دار ہو کر فوت ہو جائے تو وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو شخص مال چھوڑ جائے، تو اس کے وارثوں کا ہے!

تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۶۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے خودکشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیر سے مار ڈالا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔!

۱۹۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ثُمَّ تُقْطَعُ عَلَى شَيْءٍ حَادٍّ يَقُولُ كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا ہمیشہ اسی میں رہے گا اور جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو دوزخ میں زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا اور وہ ہمیشہ اس کو پیتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو لوہے سے مار ڈالے، راوی فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے یاد نہیں یعنی تیز چیز سے تو دوزخ کی آگ میں وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ میں مارے گا اور وہ ایک طویل عرصے تک جہنم میں رہے گا۔

الصَّلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

منافقین کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۷۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا۔ تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا۔ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ جب کہ اس نے فلاں دن ایسی باتیں کہی تھیں اور فلاں فلاں دن ایسی ایسی کفر اور شرک کے متعلق اس کی باتیں گنتا رہا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مسکراہٹ کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے عمر! چھوڑیئے! جب میں نے بار بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مجھے منافقین کی نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے۔ اور اگر میں جانوں کہ ستر بار اس کی مغفرت اور بخشش چاہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی البتہ میں ستر بار سے زائد اس کی بخشش طلب کروں! بعد ازاں حضور نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور واپس تشریف لائے۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد سورہ برأۃ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں اور جب ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو آپ ان پر نماز نہ پڑھیں۔ اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہوں کیونکہ

يَوْمَئِذٍ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ .

ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے۔ اور وہ حالتِ فسق میں فوت ہوئے ہیں۔ بعد ازاں میں حضور علیہ السلام پر اپنی اس قدر جرأت پر حیران ہوا حالانکہ اللہ و رسول خوب جانتے تھے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

نمازِ جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا

۱۹۷۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۹۷۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر خاص مسجد کے اندر ہی نماز پڑھی۔

نوٹ: یہ احادیث شریفہ منسوخ ہیں۔ اور مسجد میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ خواہ مردہ و نمازی مسجد کے اندر ہوں یا مردہ مسجد کے باہر اور نمازی مسجد کے اندر ہر صورت میں جائز نہیں۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

نمازِ جنازہ رات کے وقت پڑھنا

۱۹۷۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِينَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوا فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ حَتّٰى أَرَوْهُ قَبْرَهَا

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اطرافِ مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا حال دریافت کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نمازِ جنازہ پڑھنے سے قبل اس کو دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اسے مدینہ منورہ لائے حضور کو دیکھا، تو آپ سو گئے تھے۔ صحابہ کرام نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر اسے بقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی اور صحابہ کرام آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ اور ہم آپ

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ سو رہے تھے۔ ہم نے آپ کو جگانا اچھا خیال نہ کیا۔ یہ سن کر حضور صحابہ کرام کے ساتھ چلے حتیٰ کہ انہوں نے اس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں!

اَلصُّفُوْفُ عَلَى الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ کی صفیں باندھنا

۱۹۷۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے۔ تم کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور جنازے کی صفوں کی طرح ہماری صفیں بندھوائیں۔ اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی!

۱۹۷۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اس دن دی جب وہ مرا۔ بعد ازاں آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مصلیٰ کی طرف نکلے۔ ان کی صف بندھوائی اور اس پر نماز پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں!

۱۹۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهٗ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی موت کی خبر دی۔ صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں!

۱۹۷۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا کھڑے ہو اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ ہم نے اس کی نمازِ جنازہ کی دو صفیں باندھیں!

۱۹۷۸ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور صلے علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ.

۱۹۷۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ.

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

۱۹۸۰ عَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسْطِهَا.

اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَاَةٍ

۱۹۸۱ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرْتُ جَنَازَةَ صَبِيٍّ وَامْرَاَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْاَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ.

اِجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۱۹۸۲ عَنْ نَافِعٍ يَزْعَمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا فَجَعَلَ

پڑھی، میں دوسری صف میں تھا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا کھڑے ہو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو ہم نے کھڑے ہو کر اس پر صفیں باندھیں۔ جیسے میت پر صفیں باندھتے ہیں۔ اور اس پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں۔

جنازے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز پڑھی جن کی وفات حالت زچگی میں ہو گئی تھی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لیے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

لڑکے اور عورت کا ایک ہی جنازہ۔

سیدنا حضرت عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمار کے پاس ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ لایا گیا۔ تو آپ نے لڑکے کو لوگوں کے نزدیک رکھا۔ اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت عوام میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابن عباس، حضرت ابو قتادہ اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ میں نے ان سے، دریافت کیا کہ یہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی سنت ہے۔

عورتوں اور مردوں کے جنازے کو ایک ہی جگہ رکھنا

سیدنا حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں کی نماز ایک ہی دفعہ ادا فرمائی

الرِّجَالُ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هِيَ السُّنَّةُ

آپ ؐ نے مردوں کو امام کے قریب کیا اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک، اور ان سب کی ایک صف بنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی صاحب زادی حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کی زوجہ اور آپ کے ایک فرزند جنہیں زید کہا جاتا تھا، کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا۔ اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے والے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہٗ تھے، اور لوگوں میں سے ممتاز حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔ اور بچہ امام کے نزدیک تر رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اسے بُرا سمجھا تو میں نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا سنت ہے۔

۱۹۸۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب کی نمازِ جنازہ پڑھی جن کی وفات حالتِ نفاس میں ہوئی تھی۔ آپ ان کے جنازہ کے درمیان میں کھڑے ہوئے

عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازے پر کتنی تکبیریں کہی جائیں

۱۹۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی۔ ان کے ساتھ مصلّٰی کی طرف نکلے۔ بعد ازاں صف باندھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

۱۹۸۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ عوالی کے رہنے والوں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی سب سے زیادہ عیادت فرمایا کرتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب اس کی وفات ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ رات کو وہ فوت ہو گئی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی جب صبح ہوئی تو آپ نے اس

اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا كَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتٰى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

کے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو ہمیں آپؐ کا جگانا اچھا معلوم نہ ہوا۔ آپؐ اس کی قبر پر تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

۱۹۸۶ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَّقَالَ كَبَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابی لیلٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ تو آپؓ نے پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں اور فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں

بَابُ الدُّعَاءِ

جنازے کی دُعا کا بیان

۱۹۸۷ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْمَيِّتِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضورؐ کو یہ دُعا فرماتے ہوئے سُنا اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اسے معاف فرما اور عذاب قبر سے سلامت رکھ۔ اس کی مہمانی اچھی طرح فرما اور اس کی جگہ کو کشادہ فرما۔ اور اس کے گناہوں کو پانی، برف، اور اولوں سے دھو ڈال۔ اس کو گناہوں کی گرمی سے بچا دے! اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک اور صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور اسے دنیا کے گھر کی نسبت اچھے گھر کی طرف بدل دے، اور گھر کے لوگ دنیا والے لوگوں سے بہتر عطا فرما اور دنیوی بیوی کی نسبت اچھی بیوی اور اسے عذاب قبر اور دوزخ کی آگ سے محفوظ فرما! حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا سُن کر میں نے دِلی آرزو کی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا!

۱۹۸۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِيْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو ایک میت پر پڑھتے ہوئے سنا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ آخر تک۔

۱۹۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلَاتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَاَيْنَ عَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

اصحاب رسول میں سے ایک صحابی سیدنا حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عبید بن خالد سلمی کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ ان دونوں میں سے ایک شخص شہید کر دیئے گئے اور دوسرے چند دن کے بعد فوت ہو گئے ہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کون سی دعا مانگی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے لیے دعا کی یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما یا اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اس کی نماز کہاں گئی اور اس کا عمل کہاں گیا؟ البتہ دونوں میں عملاً درجہ اتنا فرق ہے جتنا کہ آسمان اور زمین میں فرق ہے

نوٹ:- دونوں کے جنازوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پھر یہ دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں!۔

۱۹۹۰ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا۔

سیدنا حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے باپ سے سنا۔ آپ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نماز جنازہ میں دعا فرماتے یا اللہ ہمارے زندہ، مردہ حاضر اور غائب، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے کو بخش دے!۔

۱۹۹۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے سورۃ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی۔ حتیٰ کہ ہم نے سن لیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔

۱۹۹۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ تَقْرَاُ قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ حَقٌّ وَسُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ سورت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ لازمی اور سنت ہے!!

١٩٩٣ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَّقْرَأَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَّالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ۔

١٩٩٤ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدِّمَشْقِيِّ الْفِهْرِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيِّ بِنَحْوِ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے۔ کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے بعد ازاں تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیرنے

دوسری حدیث میں بھی اسی طرح مروی ہے

فَصْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ

جس شخص پر سو آدمی نماز جنازہ پڑھیں

١٩٩٥ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً يَّشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک ہو اور اللہ کے ہاں، اس کی سفارش کریں تو اللہ جل شانہ اس کی سفارش کو منظور فرمائے گا۔

١٩٩٦ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان شخص جو فوت ہو پھر اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت ادا کرے جن کی تعداد سو تک پہنچی ہو اور وہ اللہ جل جلالہ کے ہاں اس کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو مقبول و منظور فرمائے گا۔

١٩٩٧ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو الْمَلِيْحِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ كَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيْطٍ عَنْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ

سیدنا حضرت حکم بن فروخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت ابو الملیح نے ہمارے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی ہمیں خیال ہوا کہ آپ تکبیر ارشاد فرما چکے۔ بعد ازاں آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ صفوں کو قائم کرو اور تمہاری سفارش اچھی ہوگی۔ ابو الملیح نے فرمایا کہ مجھ سے عبداللہ بن سلیط نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو ان

النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ فَسَاَلْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ ۔

کی سفارش قبول کی جائے گی حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا۔ میں نے ابوالملیح سے دریافت کیا کہ امت میں کتنے آدمی شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، چالیس آدمیوں کو امت کہا جاتا ہے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ

جنازے پر نماز پڑھنے والے کا ثواب

١٩٩٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اسے ایک قیراط کی مثل ثواب ملے گا اور جو شخص اس کے دفن ہونے تک انتظار کرے اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔

١٩٩٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز جنازہ ہونے تک جنازے کے ہمراہ رہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص دفن ہونے تک حاضر رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔

٢٠٠٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اِحْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مِّنَ الْاَجْرِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے خدا کے لیے اس کی نماز جنازہ پڑھے اور بعد ازاں اسے دفن کرے۔ تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص نماز پڑھ کر دفن ہونے سے پہلے واپس آئے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا۔

٢٠٠١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ مِّنَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور بعد ازاں اس پر نماز پڑھے

الْأَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ۔

اور لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز پڑھے، بعد ازاں بیٹھا رہے۔ یہاں تک کہ وہ دفن سے فارغ ہو تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ سے بڑا ہے۔

الْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے

٢٠٠٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کسی شخص کا جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو۔ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ زمین پر اسے رکھ دیا جائے۔

الْوُقُوفُ لِلْجَنَائِزِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

٢٠٠٣ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کو بیان فرمایا۔ جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے۔ اس کے بعد آپ تشریف رکھنے لگے۔

٢٠٠٤ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ اور بیٹھے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

٢٠٠٥ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے جب ہم قبر پر پہنچے تو ابھی قبر تیار نہ ہوئی تھی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور ہم اس طرح چپ چاپ بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے۔

مُوَارَاةُ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

۲۰۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلَى أُحُدٍ زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

أَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ

۲۰۰۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَيَّةَ قَالَ أُصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۰۰۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ۔

بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

۲۰۱۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً لَمْ أَحْفَظْهُ۔

شہید کو اُس کے خُون اور زخموں سمیت دفن کرنا

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضور نے اُحد کے شہدا کے بارے میں فرمایا لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کردو) اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

شہید کہاں پر دفن کیا جائے

سیدنا حضرت عبیداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ طائف کی جنگ میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ لوگ اِن کی میتیں کو حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے آپ نے انہیں اس جگہ دفن کرنے کا حکم صادر فرمایا جہاں وہ شہید کیے گئے تھے (اس حدیث شریف کے راوی جناب عبیداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کو ان کے جائے شہادت پر لے جانے کا حکم فرمایا۔ اور انہیں مدینہ منورہ منتقل کردیا گیا تھا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑائی میں شہید ہونے والوں کو ان کی جائے شہادت پر دفن کرو۔

مُشرک کو دفن کرنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے بوڑھے چچا حضرت ابوطالب وفات پا چکے اب انہیں کون دفن کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جائیے اور اپنے والد کو دفن کیجیے اور جب تک میرے پاس نہ آؤ کوئی نئی بات نہ کرنا۔ میں نے جاکر انہیں زمین میں چھپایا۔ بعدازاں کرحضورِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر

ہوا۔ آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا میں نے غسل کیا آپ نے میرے لیئے دُعا فرمائی، اور ایک ایسی دُعا ذکر فرمائی جو مجھے یاد نہیں!

نوٹ:۔ یہ حضرت ناجیہ کا قول ہے جو حدیث شریف کے راوی ہیں!

بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

لحد اور شق

٢٠١١ عَنْ سَعْدٍ رض قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے لیے بغلی قبر کھود دیجیے، اور اینٹیں کھڑی کیجیے۔ جیسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے تھی!

٢٠١٢ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کی وفات ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا میرے لیئے لحد کھدواؤ اور اس پر اینٹیں کھڑی کرو جیسے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا!

٢٠١٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لحد ہمارے لیئے ہے اور شق غیروں کے لیئے ہے!

نوٹ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ قبر کھودتے وقت صندوقی ہیئت میں کھودنے کی بجائے بغلی صورت میں کھودنا چاہیئے!

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

گہری قبر کھودنا مستحب ہے

٢٠١٤ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ قَالُوْا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ۔ (ط)

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے غزوۂ اُحد کے دن حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے لیئے فرداً فرداً ہر آدمی کے لیئے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کھودو، گہرائی کے ساتھ کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو یا تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھ دو! لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم قبلہ کے نزدیک ترین کس کو رکھیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ جسے قرآن زیادہ یاد ہو حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد ایک ہی قبر میں دفن کیئے جانے والے تین افراد میں سے ایک تھے۔

ط:۔ گہری قبر کھودنے کا فائدہ یہ ہے۔ کہ مردے کی عفونت باہر نہ نکلے اور زندہ اشخاص اس کی بدبو سے محفوظ رہیں!

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

قبر کو کھلا اور کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۵ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن غزوۂ احد ہوا تو کئی ایک مسلمان شہید ہو گئے اور زیادہ زخمی، حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قبر کو کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو اور تین تین لاشوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور قرآن زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

وَضْعُ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

قبر میں ایک کپڑا بچھانا

۲۰۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں رکھے گئے تو آپ کے جسد اطہر کے نیچے ایک سرخ کملی بچھائی گئی

نوٹ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس چادر کو آپ کے نیچے اس لیئے بچھا دیا تاکہ آپ جس چادر کو استعمال فرماتے تھے کوئی دوسرا شخص استعمال نہ کرے۔

السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ

جن اوقات میں مردوں کو دفن کرنا ممنوع ہے

۲۰۱۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے یا مردے دفنانے سے منع فرماتے۔ ایک تو جس وقت سورج نکلتا یہاں تک کہ بلند ہو جاتا۔ اور دوسرا ٹھیک دوپہر کو حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور ایک سورج ڈوبنے کے وقت۔

۲۰۱۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا۔ اور جنہیں رات کو ہی ایک گھٹیا کفن میں دفن کر دیا گیا تھا آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ مگر جب مجبوری ہو۔

دَفْنُ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

۲۰۱۹ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۰ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشُكِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

مَنْ يُقَدَّمُوا

۲۰۲۲ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا وَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ۔

بہت سے افراد کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوۂ اُحد کا دن تھا تو لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی، حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھودو اور وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو تین افراد کو دفن کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، کس کو آگے کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص قرآن زیادہ جانتا ہو

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کو لوگ سخت زخمی ہوئے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے اِس امر کی شکایت کی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کھودو وسیع کرو اور اسے اچھی طرح صاف کرو اور ایک قبر میں دو دو تین افراد کو دفن کرو اور قرآن مجید زیادہ جاننے والے کو آگے کرو

سیدنا حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھودو اچھی طرح صاف کرو اور دو یا تین افراد کو ملا کر دفن کرو، اور قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

قبر میں کون سے اشخاص آگے رکھے جائیں

سیدنا حضرت ہشام بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُحد کے روز میرے والد شہید ہو گئے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور ان میں قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔ اور ایک قبر میں دفن کیے جانے والے تین افراد میں سے میرے والد گرامی کی میت ایک تھی اور ان کی نسبت قرآن شریف زیادہ جاننے والے تھے لہٰذا آگے رکھے گئے۔

إخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه

۲۰۲۳ عن جابر يقول أتى النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أبي بعد ما أدخل في حفرته فأمر به فأخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه. والله أعلم.

دفن کرنے کے بعد مردے کو قبر سے نکالنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لائے جب اُسے قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ تو آپ نے اپنے گھٹنوں پر بٹھا کر اپنا لعاب مبارک اس پر لگایا۔ اسے اپنی قمیص پہنائی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر اس سے آپ کا مقصد کیا تھا (کیوں کہ عبداللہ ابی منافق تھا۔)

۲۰۲۴ عن جابر يقول إن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بعبد الله بن أبي فأخرجه من قبره فوضع رأسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه وألبسه قميصه والله أعلم.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ابی کے لیے حکم فرمایا۔ تو اسے قبر سے نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ نے اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔

۲۰۲۵ عن جابر يقول إن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بعبد الله بن أبي فأخرجه من قبره فوضع رأسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه وألبسه قميصه. والله أعلم.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ابی کو قبر سے نکالنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اس پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

إخراج الميت من القبر بعد أن يدفن فيه

دفن کرنے کے بعد مردے کو قبر سے نکالنا

۲۰۲۶ عن جابر قال دفن مع أبي رجل في القبر فلم يطب نفسي حتى أخرجته ودفنته على حدة.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ قبر میں ایک دوسرے شخص کو دفن کیا گیا۔ مجھے ناگوار محسوس ہوا تو میں نے اسے نکال کر الگ دفن کیا۔

الصلوة على القبر

قبر پر نماز پڑھنا

۲۰۲۷ عن يزيد بن ثابت أنهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فرأى قبرا جديدا فقال ما هذا؟

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ قبر ملاحظہ

قَالُوْا هٰذِهٖ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ ظُهْرًا وَّاَنْتَ صَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُّوْقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوْتُ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَّا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا يَعْنِيْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِيْ لَهٗ رَحْمَةٌ۔

فرمائی۔ اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت اور فلاں کی لونڈی ہے آپ نے اسے پہچان لیا اور یہ دوپہر کو فوت ہوگئی تھی حضورِ انور روزہ رکھے ہوئے تھے اور آرام فرما تھے ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی آپ نے چار دفعہ تکبیر ارشاد فرمائی بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص میری زندگی میں فوت ہو تو مجھے مطلع کرنا کیونکہ میرا اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا اس کے لیئے باعثِ رحمت ہے

٢٠٢٨ عَنْ الشَّعْبِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مُّنْتَبِذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ اَصْحَابُهٗ خَلْفَهٗ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

سیدنا حضرت شعبی سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم سب قبروں سے الگ تھلگ ایک قبر پر سے گزرے۔ آپ نے امامت کرائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی! سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے دریافت کیا کہ وہ کون صاحب تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما!

٢٠٢٩ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے دفن ہونے کے بعد ایک عورت کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی!!

اَلرُّكُوْبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازے سے فارغ ہو کر سوار ہونا

٢٠٣٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِيَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو الدحداح کے جنازے کے ہمراہ نکلے جب آپ واپس تشریف لے گئے تو زین کے بغیر ایک گھوڑا آیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپ کے ساتھ پیدل چلے!

اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر زیادہ کرنا

٢٠٣١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ اَوْ یُزَادَ عَلَیْہِ اَوْ یُجَصَّصَ زَادَ سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی اَوْ یُکْتَبَ عَلَیْہِ۔

انور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے یا قبر زیادتی کرنے اِس پر آگ سے بنا ہوا چونا لگانے یا لکھنے سے منع فرمایا!

نوٹ:۔ قبر کو پختہ بنانا جائز ہے لیکن صرف اوپر کا حصہ، اندر سے کوئی حصہ پختہ نہ کیا جائے۔ قبر کے سرہانے نام کا کتبہ لگانا تاکہ دوست واحباب فاتحہ کے وقت قبر کو پہچان سکیں، جائز ہے۔ علماء صلحاء اولیاء بزرگان دین کی قبروں پر قبہ بنانا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے، اسی طرح ان قبروں کے نزدیک عمارات بنانا تاکہ فاتحہ پڑھنے آئیں تو انہیں آرام ملے یا قبر کے قریب مسجد بنانا تاکہ جو لوگ اس میں نماز ذکر تلاوت کریں اس کا ثواب میت کو پہنچے جائز ہے۔
علماء وسادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کیا جائے۔ اور اگر اندر کچی و خام ہو نیز اوپر سے چونا سمینٹ وغیرہ لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں!

اَلْبِنَاءُ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر عمارت بنانا

۲۰۲۲ عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ اَوْ یُبْنٰی عَلَیْہَا اَوْ یَجْلِسَ عَلَیْہَا اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے، ان پر عمارت بنانے اور ان کے اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا

تَجْصِیْصُ الْقُبُوْرِ

قبروں پر چونا لگانا

۲۰۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے سے منع فرمایا۔

تَسْوِیَۃُ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ

بلند قبر کو گرا کر برابر کرنا

۲۰۲۴ عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ کُنَّا مَعَ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَنَا فَاَمَرَ فُضَالَۃُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِہَا۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم روم میں حضرت فضالہ بن عبید کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ حضرت فضالہ نے حکم فرمایا۔ تو ان کی قبر برابر کی گئی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قبر کو برابر کیا جائے!

نوٹ:۔ بہتر اور افضل یہی ہے کہ قبر کو کوہانی بنایا جائے تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو نیز معلوم ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے اور زائرین فاتحہ پڑھنے والے وہاں آکر پہچان سکیں کہ یہ کس کی آخری آرام گاہ ہے۔

۲۰۳۵ عَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُوْرَةً فِي بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا

سیدنا حضرت ابو الہیاج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت علی نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں اس کام کے لیئے نہ بھیجوں جس کے لیئے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا؟ کوئی بلند قبر نہ چھوڑیئے بلکہ اسے برابر کر دیجیئے اور کسی گھر میں جو بھی تصویر دیکھو اسے مٹا دو!!

زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کرنا

۲۰۳۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب قبروں کی زیارت کرو! اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ سے رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب جب تک تمہاری مرضی ہو رکھو! اور میں نے تمہیں کھجوروں کو کسی برتن میں بھگونے سے منع کیا تھا۔ سوائے اس کے۔ انگوروں کو کسی مشک میں بھگویا جائے! اب تم جس برتن میں چاہو بھگو لو۔ اور اسے پیو لیکن یہ نشہ دینے والی نہ ہو!!

۲۰۳۷ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ اِلَّا ثَلٰثًا فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ اَنْ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الظُّرُوْفِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ اِنْتَبِذُوْا فِيْمَا رَاَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک ایسی مجلس میں تھے جس میں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا تھا اب کھاؤ، کھلاؤ اور جتنا مناسب ہو جمع کر رکھو! اور میں نے تمہیں کھجور یا انگور کی شراب چند برتنوں تو نبے، ہنتیان کھجور کی لکڑی کا برتن اور سبز روغنی برتن میں بنانے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن ہر نشہ لانے والی چیز سے بچو اور میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع فرمایا تھا! اب جس کا دل چاہے زیارت کرے۔ لیکن زبان سے بُرا نہ کہے!

نوٹ: زیارتِ قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات، ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے۔ سب سے افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیاء کرام مزاراتِ طیبات پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔

زِيَارَةُ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

۲۰۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

مُشرک کی قبر کی زیارت کرنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی مزار پر تشریف لے گئے خود بھی رو دیئے اور اپنے ساتھ والے لوگوں کو رُلانے لگے۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مالک سے والدہ کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہ ملی

بعدازاں میں نے ان کی قبر پر جانے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت بخشی گئی۔ تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور موت کی یاد دلاتی ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

۲۰۳۹ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

مُشرکین کے لیئے دُعا کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سُنا کہ جب حضورؐ کے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کا وقت نزدیک آیا، تو آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے جہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے چچا تم کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ اِس کلمہ کی برکت سے میں تمہارے لیئے اللہ جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں مغفرت کی عرض کروں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا۔ اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین کو پسند نہیں کرتے؟ بعدازاں وُہ دونوں ان سے بات چیت کرتے رہے یہاں تک ابوطالب کے منہ سے آخری بات یہ نکلی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہارے لیے دُعا مغفرت کروں گا جب تک مجھے ممانعت نہ ہو گی۔ اس وقت یہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی ما کان للنبی والذین امنوا آخر تک یعنی نبی اور ایمان لانے والوں کو مشرکین کے لیئے دُعا مغفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے!

۲۰۴۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی۔ ہے۔ کہ میں

لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ۔

ــــــــــــــــ

نے ایک شخص کو اپنے مشرک ماں باپ کے لیئے دُعا مانگتے سُنا مَیں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تُو اُن کے لیئے دُعا کرتا ہے حالانکہ وُہ مشرک تھے۔ انہوں نے کہا جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیئے دُعا کی تھی حالانکہ وُہ مشرک تھا میں حضور سرورِ کائنات کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا اور آپ سے عرض کیا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیئے جو دعا فرمائی تھی وُہ ایک وعدے کی وجہ سے تھی!

نوٹ ،، جو حضرت ابراہیم نے لاستغفرن لک کہہ کر ارشاد فرمایا تھا۔ جب آپ کو معلوم ہُوا کہ آذر اللہ کا دشمن ہے۔ تو آپ اس سے بیزار ہو گئے!!

اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

مسلمانوں کے لیئے دُعا کرنے کا حکم

٢٠٤١ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِيْ هُوَ عِنْدِيْ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ اَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ

سیدنا حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سُنا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں تمہیں اپنا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بیان فرمائیے! آپ نے فرمایا۔ ایک دفعہ میری باری کی رات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے۔ اسی دوران آپ نے کروٹ لی اور دونوں جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیں اور چادر کا بچھونا بچھایا۔ بعد ازاں آپ نہ ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے میں سو گئی۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے جوتیاں پہنیں اور اپنی چادر اٹھائی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اور چپکے سے باہر تشریف لائے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے بھی اپنا کرتہ سر میں ڈالا، اوڑھنی سر پر اوڑھی اپنا تہبند پہنا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی حتّٰی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تک تشریف لائے۔ وہاں تشریف لا کر دونوں ہاتھ تین دفعہ اٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر واپس آئے اور میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی جلدی چلے اور میں بھی جلدی جلدی چلی۔ آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑنے لگی بعد ازاں آپ تیزی سے دوڑنے لگے میں نے بھی ایسے ہی دوڑنا شروع کر دیا اور

أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ وَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَ فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وانا ان شاء الله بکم للاحقون

میں آپ سے پہلے گھر پہنچی گر لیٹی ہی تھی کہ اسی دوران حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ اے عائشہ! کیا وجہ ہے آپ کی سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اٹھ آیا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھے بتا دو ورنہ سب باریکیوں کو جاننے والا اللہ جل شانہ مجھے بتا دے گا! میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ وجہ ہے اور میں نے ساری صورت حال عرض کر دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ آپ ہی کا سایہ تھا جو میں نے اپنے سامنے دیکھا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے میرے سینہ پر گھونسہ مارا جس سے مجھے صدمہ پہنچا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کیا تو یہ خیال کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم فرمائے گا (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دل میں خیال فرمایا تھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آپ کی باری کی بجائے کسی اور زوجہ مطہرہ کے ہاں تشریف نے جائیں گے۔ اس لیے آپ ہمراہ اور ساتھ ہو گئیں) میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے کیا چھپائیں گے؟ اللہ جل شانہ نے آپ کو بتا دیا کہ میرے دل میں یہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے جب آپ نے دیکھا کیونکہ آپ کپڑے اتار چکی تھیں! انہوں نے مجھے آپ سے چھپا کر بلایا میں نے بھی انہیں آہستہ سے آپ کو چھپا کو جواب دیا۔ بعد ازاں میں نے خیال کیا کہ آپ سو گئی اور مجھے آپ کا جگانا ناگوار محسوس ہوا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ آپ اکیلی پریشان نہ ہو جائیں! بہرحال حضرت جبرائیل نے مجھے بقیع میں چلنے کو فرمایا۔ وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنے کے متعلق فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح عرض کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہو۔

ان گھر والوں کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو اور اللہ جل شانہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے۔ اور اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۰۴۲: عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور آپ نے کپڑے پہنے پھر باہر تشریف لائے۔ میں نے اپنی لونڈی بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو پیچھے پیچھے جا۔ وہ گئی یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں پہنچے اور وہاں جتنی دیر تک اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کھڑے رہے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو حضرت بریرہ آگے بڑھ گیا۔

ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ۔

اور مجھ سے بیان فرمایا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے بقیع والوں کی طرف دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا وَاِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُوْنَ غَدًا اَوْ مُوَاكِلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب آپ کے ہاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات بقیع کی طرف تشریف لے جاتے۔ اور ارشاد فرماتے۔ "اے مسلمانوں کے گھر تم پر سلام ہو ہمیں اور تمہیں کل کا وعدہ دیا گیا ہے اور اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے جلدی ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو بخش دے!!"

جنت البقیع مدینہ منورہ کے نزدیک ایک قبرستان کا نام ہے! اس میں پہلے غرقد نامی ایک کانٹے دار درخت تھا۔ اس لیے اسے بقیع الغرقد کہتے ہیں!!

۲۰۴۴ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم قبروں پر تشریف لے جاتے تو آپ ارشاد فرماتے۔ اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام! اگر اللہ کو منظور ہوا تو ہم تم سے جلدی مل جائیں گے۔ تم ہم سے آگے گئے ہو! اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔

۲۰۴۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب بادشاہ حبشہ نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی مغفرت اور بخشش کے لیے دعا کرو۔

۲۰۴۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) کی وفات کی خبر اس روز دی۔ جب اس کا انتقال ہوا اور ارشاد فرمایا۔ اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔

اَلتَّغْلِيْظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُوْرِ

قبروں پر چراغ جلانے کی برائی

۲۰۴۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مساجد بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں!!

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں پر بیٹھنے کی بُرائی

۲۰۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھے۔ حتیٰ کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو یہ قبروں پر بیٹھنے سے بہتر ہے!!

۲۰۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو!!

اِتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانا

۲۰۵۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنانے والی قوم پر لعنت فرمائی!!

۲۰۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی مزاروں کو مسجد بنالیا۔

كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

قبرستان میں سبتی جوتے پہن کر جانا مکروہ

نوٹ: سبتی بالوں والا چمڑہ جس کو دباغت کے بعد صاف کیا جائے اور اس کے بال دور کر کے جوتیاں بنائی جائیں۔ یہ جوتیاں پہن کر قبرستان میں جانے سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ ان میں نجاست نہ ہو نیز قبروں کی بے حرمتی نہ ہو یا اگر وہ اعلیٰ قسم بدزیب و زینت والی جوتیاں ہوں تو ان سے تکبر فخر اور غرور کی بو آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔ عربوں میں رواج تھا کہ وہ بال سمیت چمڑے کی جوتیاں پہنتے تھے!!

۲۰۵۲ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا

سیدنا حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے آپ مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی برائی سے بچ گئے اور آپ آگے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی بھلائی سے محروم رہے۔ اور اس کے بعد حضورؐ آگے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپؐ نے دیکھا کہ ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہن کر چل رہا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے سبتی جوتیوں والے انھیں اتار دو۔

اَلتَّسْهِيْلُ فِيْ غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

سبتی جوتیوں کے سوا دوسری جوتیاں پہننا

۲۰۵۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے کو اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے دوست واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

نوٹ:۔ مصنف علیہ الرحمتہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قبرستان میں جوتیاں پہن کر جانا درست ہے۔

اَلْمَسْأَلَةُ فِي الْقَبْرِ

قبر میں سوال کا بیان

۲۰۵۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی، واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے بعد ازاں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تو اس عظیم ہستی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ کہتا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنی جگہ کو جہنم میں دیکھو اللہ جل شانہٗ نے تجھے جنت میں اس سے بہتر ٹھکانا دیا ہے۔

حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھر وُہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے!

مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ

۲۰۵۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ يُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔

کافر سے سوالِ قبر کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب انسان کو اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اقرباء واپس آجاتے ہیں۔ تو وُہ ان کی جوتیوں کی آواز سُنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دُو فرشتے آتے ہیں اسکو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تیرا اس شخص کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ جو مسلمان ہوتا ہے وُہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھو! اللہ جل شانہٗ نے تجھے اس کے بدلے وُہ جگہ دی جو اس سے بہتر ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعد ازاں وُہ اپنی دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق کو جب کہا جاتا ہے کہ تیرا اس شخص کے متعلق کیا عقیدہ تھا تو وُہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا جیسے لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو تُو نے اپنی عقل سے دریافت کیا اور نہ ہی قرآن کریم کو سمجھا۔ بعد ازاں اسے دونوں کانوں کے درمیان میں مارا جاتا ہے۔ وُہ ایک زور دار چیخ مارتا ہے جس کو آدمی اور جن کے سوا سب قریب والے سنتے ہیں!

مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

۲۰۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى الشَّهِيدُ۔

جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مر جائے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ میں سلیمان بن صرد اور حضرت خالد بن عرفطہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں صاحب پیٹ کی بیماری میں مُبتلا ہو کر فوت ہو گئے ان دونوں نے آرزو کی کہ کاش وُہ اس کے جنازے میں شامل ہوتے بعد ازاں ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مُبتلا ہو کر فوت ہو جائے اسے قبر کا عذاب نہ ہو گا! دوسرے نے کہا کہ ہاں وہ شہید ہے!

اَلشَّهِيْدُ

۲۰۵۷ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهٖ فِتْنَةً۔

۲۰۵۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهٗ مَرَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهٗ

۲۰۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ۔

عَذَابُ الْقَبْرِ

۲۰۶۰ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ

شہید سے سوال قبر کا بیان

سیدنا حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سُنا کہ ایک شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہے کہ سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جاتا ہے۔ مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش کافی ہے!

سیدنا حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طاعون پیٹ کے عارضے سے مرنا ڈوب کر فوت ہونا اور بچہ جنتے وقت مرنا شہادت ہے! اس حدیث شریف کے راوی تیمی فرماتے ہیں۔ کہ ہم سے ابو عثمانؓ نے یہ حدیث شریف کئی دفعہ بیان کی اور ایک دفعہ تو اسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فرمایا۔

قبر کا دبانا اور دبوچنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ یہ وہ ہستی ہیں جن کی وفات سے عرش ہل گیا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شامل ہوئے۔ البتہ اسے ایک دفعہ قبر میں دبایا گیا اور بعد ازاں وہ عذاب جاتا رہا!

عذاب قبر کا بیان

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت شریفہ یثبت اللہ الذین امنو الخ عذاب قبر اور آخر میں عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے!

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ عذاب قبر کے بارے میں

مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

نازل ہوئی۔ مُردے سے سوال ہوگا تیرا رب کون ہے؟ تیرا پیغمبر کون ہے؟ وُہ کہے گا میرا پروردگار اللہ ہے اور میرے پیغمبر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت یثبت اللہ الذین الخ شریفہ سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ایمان والوں کو ٹھیک بات پر ثابت رکھے گا!

نوٹ:۔ حدیث شریف سے اثبات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دُنیا میں ایمان والوں کو ٹھیک باتوں پر قائم رکھے گا۔ اور آخرت میں بھی وُہ ہر سوال کا جواب دیں گے۔ مسلمان اور کافر، نیکوکار اور گنہگار اور اچھے بُرے کی موت میں یہی فرق ہے!

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق!

۲۰۶۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا قَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سُنی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اس شخص کی وفات کب ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت کے دَور میں (یہ سُن کر آپ نے اطمینان محسوس فرمایا کہ یہ شخص مسلمان نہیں) بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ وُہ تمہیں عذابِ قبر سُنا دے!!

۲۰۶۳ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ نے ایک آواز سُن کر فرمایا۔ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (یہ حدیث شریف حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔ آپ کی شان میں ارشاد فرمایا گیا وما ھو علی الغیب بضنین یعنی یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ صاحب تفسیر معالم التنزیل نے آپ کے علم غیب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور کے پاس علم غیب آتا ہے پس آپ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں۔ اور تمہیں خبر دیتے ہیں۔ جیسے کاہن چھپاتے ہیں۔ ویسے نہیں چھپاتے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں ہے ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ یہ علم تو میرے علوم کا بعض حصہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے۔ میں تمہیں وُہ کچھ بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھاتے اور گھروں میں جمع رکھتے ہو تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے بارے میں کیا کہنا جو سب سے اعلیٰ اور اولیٰ و افضل ہیں۔)

اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
عذابِ قبر سے پناہ طلب کرنا

۲۰۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۶ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي أَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۲۰۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ

کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر الخ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا اللہ میں عذابِ قبر، جہنم کے عذاب، زندگی و موت کے فساد، اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ عذابِ قبر سے پناہ طلب فرماتے!

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما راویہ ہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے قبر کے اس فتنہ کا ذکر فرمایا۔ جو انسان کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسے بیان فرمایا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہ سُن سکی۔ جب ان کی چیخ ختم ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا! اس نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی اور یہ آزمائش فتنۂ دجال کی آزمائش کے برابر ہوگی!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دُعا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ یہ دُعا کچھ اس طرح ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنہ اور زندگی و موت کی ہر آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی! یہ سُن کر آپ گھبرائے اور ارشاد فرمایا۔ کہ یہودیوں کی آزمائش ہوگی!!

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم کئی راتیں کھڑے رہے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہیں قبر میں آزمایا جائے گا حضرت عائشہ نے فرمایا پھر میں نے آپ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

۲۰۶۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عذاب قبر، فتنہ دجال سے پناہ مانگتے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں تمہاری، آزمائش ہوگی!!

۲۰۷۰ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن ایک یہودی عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی چیز مانگی آپ نے اسے وہ چیز دی یہودی عورت نے کہا۔ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا حتیٰ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہودیوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ جسے جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عَجُوزَتَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی یہودنیں آئیں اور انہوں نے کہا اہل قبر کو قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا برا محسوس ہوا۔ بعد ازاں وہ دونوں وہاں سے رخصت ہوگئیں اور حضور سرور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی یہودنیں مدینے سے آئی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا بے شک قبر والوں کو قبر میں ایسا عذاب ہوتا ہے جسے سب جانور سنتے ہیں۔ بعد ازاں میں نے حضور انور صلے اللہ

علیہ وسلم کو ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگتے سُنا۔!

وَضْعُ الْجَرِيْدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۰۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا اَوْ اِلٰى اَنْ يَّيْبَسَا۔

قبر پر سبز شاخ رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکۂ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی باغ کے نزدیک سے گزرے،! وہاں دو ایسے افراد کی آواز سُنی جن کو عذابِ قبر ہو رہا تھا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دُوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔! جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں شاید انکے عذاب میں، تخفیف ہو

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ قبروں پر پھولوں کے ہار ڈالنا سُنّت ہے۔!

۲۰۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا۔ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی گناہ کبیرہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے پاک صاف نہیں رہتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تر و تازہ شاخ لی۔ اسے چیر کر دو ٹکڑے کیئے بعد ازاں ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس لیئے شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو! جب تک یہ خشک نہ ہوں

۲۰۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہو تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ میں سے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا۔

۲۰۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقِيلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو شخص فوت ہو جائے اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے، اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ حتیٰ کہ اللہ جل شانہ اسے قیامت کے دن اٹھائے

۲۰۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں جو شخص مر جاتا ہے اسے صبح و شام اپنا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ جنتی ہو تو جنت سے اور جہنمی ہو تو جہنم سے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔

أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ

مسلمانوں کی روحیں

۲۰۷۷ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کی روح جنت کے درختوں پر اڑتی رہے گی حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدن کی طرف ارسال فرمائے گا۔

۲۰۷۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا تِيكَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم مکے اور مدینہ شریف کے درمیان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے آپ بدر والوں کا ذکر فرمانے لگے اور فرمایا کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پہلے ہمیں کافروں کے مارے جانے کی جگہیں دکھائیں اور فرمایا۔ کہ یہ فلاں کے قتل ہونے کی جگہ ہے، اور یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو کل! حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر اس ذات کی قسم! ہم نے حضور انور صلی اللہ

يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ۔

علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر ارسال فرمایا۔ ہر ایک کافر ٹھیک اسی جگہ مارا گیا! ان سب کو ایک کنوئیں میں ڈالا گیا اس کے بعد حضورِ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور بلند آواز سے بُلایا۔ اے فلاں فلاں کے بیٹے۔ اے فلاں فلاں شخص کے بیٹے! تمہارے پروردگار نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا یا نہیں۔ اور میں نے تو اپنے رب کے وعدہ یعنی فتح و نصرت کو پا لیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ آپ مُردہ جسموں سے گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سُنتے۔

———

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں سماعِ موتیٰ کی زبردست دلیل موجود ہے۔ نیز یہ کہ میت اپنے نزدیک آنے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ان کو پہچانتا۔ ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے!!

۲۰۷۹ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا أُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَتُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوئیں پر سُنا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر آواز دے رہے تھے۔ اے ابوجہل ابن ہشام، اے شیبہ بن ربیعہ اے عتبہ بن ربیعہ اے امیہ بن خلف! کیا تم اپنے پروردگار کے وعدۂ عذاب کو سچ نہیں پایا میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مرکر گلنے سڑنے والوں سے بات چیت فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان سے میری بات چیت کو زیادہ نہیں سن سکتے۔ لیکن ان میں جواب دینے کی استطاعت نہیں!

۲۰۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ يَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہو گئے اور پوچھا کیا تم نے اللہ ربّ العزت کا وعدۂ عذاب سچا پایا۔ جو اللہ نے تمہارے ساتھ کیا تھا! اس کے بعد فرمایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں یہ اس وقت اسے سُن رہے ہیں۔ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سیدنا

ثم هو الحق ثم قرأت قوله إنك لا تسمع الموتى حتى قرأت الآية۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا۔ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سچ تھا اور اسے وہ جانتے ہیں! بعد ازاں آپ نے یہ آیۂ شریفہ کی تلاوت فرمائی اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى الخ!

٢٠٨١ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بني آدم وفي حديث مغيرة كل ابن آدم يأكله التراب إلا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے بدن کو ریڑھ کی ہڈی کے سوا زمین کھا جاتی ہے اسی سے انسان کا جسم تعمیر ہوا ہے اور پھر اسی میں جوڑا جائے گا!!

نوٹ: عجب الذنب کا مطلب ہے جہاں سے کسی جاندار کی دم پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک کا مقصود یہ ہے کہ انسان کی کمر کے سوا اس کا باقی سارا جسم گل سڑ جاتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کی پیدائش یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے اور قیامت میں جسم کی دوبارہ تعمیر کی ابتداء اسی ہڈی سے ہوگی! اور انسان کا جسم ویسا ہی تیار ہو جائے گا۔ ریڑھ کی ہڈی نہ گلنے سے مراد یہ ہے کہ یہ ساری نہیں گلتی اس کے باریک باریک اجزاء نہ گلتے ہوں گے اگرچہ باقی سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب بمرادہ!

٢٠٨٢ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الله عز وجل كذبني ابن آدم ولم يكن ينبغي له أن يكذبني وشتمني ابن آدم ولم يكن ينبغي له أن يشتمني أما تكذيبه إياي فقوله إني لا أعيده كما بدأته وليس آخر الخلق بأعز علي من أوله وأما شتمه إياي فقوله اتخذ الله ولدا وأنا الله الأحد الصمد لم ألد ولم أولد ولم يكن لي كفوا أحد۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اور اس نے مجھے گالی دی جو اسے ایسا کرنا زیب نہ دیتی تھی! پس جھٹلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اللہ جل شانہٗ کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ جیسے اللہ نے اسے پہلی دفعہ پیدا فرمایا۔ اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ مشکل نہیں ہے اور ابن آدم کا اللہ کو گالی دینا یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے! حالانکہ میں ایک ہوں کسی کا محتاج نہیں۔ نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ ہی میں کسی سے جنا گیا ہوں۔ اور کوئی میرا ہمسر نہیں!!

٢٠٨٣ عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسرف عبد على نفسه حتى حضرته الوفاة قال لأهله إذا أنا مت فأحرقوني ثم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ ایک شخص نے بہت گناہ کیے تھے۔ جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے

اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبُنِيْ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ فَفَعَلَ اَهْلُهٗ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

رشتہ داروں کو کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلانا اور پیسنا اور بعدازاں میری کچھ خاک ہوا میں اڑا دینا۔ اور کچھ دریا میں بہا دینا۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہو گا تو وہ مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا کسی کو نہ کرے گا۔ لوگوں نے اس کے فوت ہونے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کچھ حصّہ لینے والی ہر چیز پانی، زمین اور ہوا کو حکم فرمایا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے۔ وہ حاضر کرو۔ حتیٰ کہ وہ شخص سالم ہو کر کھڑا ہوا اس وقت اللہ جلّ شانہٗ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو بندے نے عرض کیا تیرے ڈر سے، اللہ جلّ شانہٗ نے اس کی مغفرت فرما دی!!

۲۰۸۴ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنْ يَّقْدِرْ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِيْ قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلٰٓئِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوْحَهٗ قَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَّخَافَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے افعال کو بُرا جانتا تھا۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو تم مجھے جلاؤ۔ اس کے بعد آٹا کی طرح پیس دو پھر دریا میں ڈال دو۔ کیونکہ اگر اللہ جل شانہٗ نے مجھے عذاب میں مبتلا فرما دیا تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں فرمائے گا (جب وہ فوت ہو گیا تو لوگوں نے ایسا ہی کیا) اللہ جلّ شانہٗ نے فرشتوں کو حکم فرمایا جنہوں نے اس کی روح کو پکڑا۔ بعد ازاں اللہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا! اے اللہ! میں نے ایسا تیرے خوف اور ڈر کی وجہ سے کیا۔ خداوند قدوس نے اس کی مغفرت فرما دی۔

اَلْبَعْثُ

قیامت میں اٹھنے کا بیان

۲۰۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُّلَاقُوا اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ فرماتے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سُنا۔ کہ تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ ملو گے!!

۲۰۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی، ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے سیدنا حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ بعدازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔ یعنی جیسے ہم نے پہلے پیدا فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ پیدا فرمائیں گے!!

۲۰۸۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھیں گے! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر شخص کو اپنا دھیان پڑی ہوگی (تو کوئی شخص کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے گا!)

۲۰۸۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَلِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن اٹھایا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کے ستر کو دیکھیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خیال کہاں ہوگا! حشر کی مصیبت بہت کڑی اور شدید ہوگی۔

۲۰۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ تین طرح سے اٹھیں گے۔ ان میں سے بعض جنت کے شوق میں وارفتہ ہوں گے اور بعض دوزخ سے لرز رہے ہوں گے! ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار اور دس دس ایک ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ باقی لوگوں کو جہنم کی آگ گھیرے گی! جہاں وہ دن کے وقت ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی

أَمْسَوْا۔

اور وہ جس جگہ رات کو ٹھہریں گے۔ آگ بھی ان کے ہمراہ ٹھہرے گی! جہاں وہ صبح کریں گے۔ آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی وہ جس جگہ شام کریں آگ بھی اس جگہ شام کرے گی۔

نوٹ: یہ حشر کی منظر کشی ہے۔ جب کہ اعلیٰ درجے کے مومن جیسے انبیاء و شہداء، صالحین وغیرہ جنت کے شوقین ہوں گے جنہیں نارِ جہنم کا کوئی خوف نہ ہوگا! اور دوزخ سے ڈرنے والے گنہگار مسلمان ہوں گے۔ اس کے برعکس آگ میں گھیرے ہوئے کافر ہوں گے۔

۲۰۹۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجٍ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجٍ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٍ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صادق و مصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ لوگ تین طرح سے اٹھیں گے! ایک تو سوار کا گروہ ہوگا جو کھاتے اور پہنتے جائیں گے اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے اور آگ کی طرف لے جائیں گے! تیسرا گروہ اپنے پاؤں پر چلتا ہوا دوڑے گا اللہ جل شانہٗ سواریوں پر مصیبت ڈال دے گا اور سواری نہ ملے گی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا۔ اور وہ اسے اونٹ کے بدلے دے گا لیکن اسے اونٹ نہ ملے گا!

نوٹ: حشر سے مراد حشرِ قیامت ہے۔ اور باغ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ یعنی سواری کی ایسی قلت ہوگی کہ اگر کوئی شخص اونٹ کے بدلے اپنا سارا باغ بھی دینا چاہے گا تو بھی کوئی اونٹ نہ ملے گا!

ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُكْسَى

قیامت میں سب سے پہلے کس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے

۲۰۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا فَقَالَ وَكِيعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَيُجَاءُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمانے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو تم اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں اور بے ختنہ اٹھائے کیے جاؤ گے۔ بعد ازاں حضور نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ یعنی جیسے ہم نے پیدائش کے وقت شروع فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ کریں گے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جناب

قَالَ وَهْبٌ وَكِيعٌ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي اِلَى قَوْلِهٖ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمُ الْاٰيَةَ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُدْبِرِيْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے۔ اور ان کو پکڑ کر بائیں طرف لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ میرے صحابہ کرام ہیں۔ ارشاد فرمایا جائے گا جو کچھ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا آپ اسے نہیں جانتے میں اس طرح کہوں گا جیسے نیک بخت بندے (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اللہ کے سامنے فرمایا تھا جب تک میں ان میں موجود تھا تو میں ان پر گواہ تھا۔ جب تو نے مجھے اٹھا لیا۔ تو فقط تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اگر تو ان کی مغفرت اور بخشش فرما دے۔ تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ کہا جائے گا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے جب آپ ان سے جدا اور الگ ہو گئے۔

نوٹ: حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر مقام شفاعت حاصل ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقام محمود وہ مقام ہے جس کا مالک ہر شخص کے نزدیک قابل ستائش ہو گا اور تمام مخلوق آپ کو رشک کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اور مقام محمود مقام قرب و شفاعت ہے کہ جب تمام جہان والے حیران و سرگرداں ہوں گے اور انبیاء و رسل میں سے کوئی بھی ہیبت و دہشت کی وجہ سے دم نہ مار سکے گا اور بلند نہ کر سکے گا۔ تو اس مقام کے مالک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے!

فِي التَّعْزِيَةِ

تعزیت کرنا

۲۰۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ رَجُلٌ لَّهٗ ابْنٌ صَغِيْرٌ يَاْتِيْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ فَيُقْعِدُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ يَّحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهٖ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا اَرٰى فُلَانًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَاَيْتَهٗ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ بُنَيِّهٖ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت معاویہ ابن قرہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو کئی اصحاب آپ کی خدمت میں بیٹھتے! ان میں سے ایک ایسا شخص تھا جس کا چھوٹا سا بچہ اس کی پیٹھ کی طرف آتا اور وہ اسے اپنے سامنے بٹھاتا۔ اتفاقاً اس بچے کی وفات ہو گئی۔ اس شخص نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا (اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا اور صدمہ ہو گا) چھوڑ دیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے نہ پایا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں پاتا! لوگوں نے عرض کیا حضور اس کا وہ چھوٹا بچہ جسے آپ نے

بُنَيَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّمَا كَانَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْلَا تَأْتِيَ غَدًا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَذَاكَ لَكَ .

دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم پھر اس شخص سے ملے اور اس سے اس کے بچے کا حال دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے اسے تسلی اور تشفی دیتے ہوئے رنجیدہ باتیں کم فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا فلاں! تجھے کونسی بات پسند ہے؟ یہ کہ تو اس سے عمر بھر فائدہ اٹھاتا، یا یہ کہ تو روزِ قیامت کو جنت کے کسی دروازے پر جائے گا، تو اپنے بچے کو وہاں پہلے ہی پائے گا۔ وہ تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھے اس کی زندگی سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تیرے لیے یہی ہوگا!

نَوْعٌ اٰخَرُ

٩٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى (عَلَيْهِ السَّلَام) فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ .

تعزیت کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کا فرشتہ (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجے گئے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک تھپڑ مارا اور ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی فرشتے نے اپنے پروردگار کے پاس جا کر عرض کی۔ اے اللہ! تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف ارسال فرمایا۔ جو موت نہیں چاہتے۔ اللہ جل شانہ نے ان کی آنکھ پھر درست فرما دی۔ اور دوبارہ حکم فرمایا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور انہیں کہیں کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ اس میں سے جتنے بال آپ کے ہاتھ آئیں گے آپ کی عمر اتنی ہوگی (انہوں نے اگر ایسا ہی کیا) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے تمام جہانوں کے پالنہار اس کے بعد کیا ہوگا ارشاد ہوا پھر موت ہے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر ابھی مرنا بہتر ہے۔ اور دعا فرمائی کہ،
اے اللہ! مجھے پاک زمین (بیت المقدس) کے نزدیک ایک پتھر
کی مار کے برابر فرما دے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اگر میں اس طرف ہوتا تو میں تمہیں سرخ ٹیلے
کے نیچے راستے میں ان کی قبر بتاتا۔